5 جون 1990

اجمل صاحب

15 مئی کا خط دو تین دن پہلے ملا۔ اِن دنوں طبیعت بے کیف رہی۔ اس سے جان چھڑانے کی خاطر میں نے " فلوبین کا توتا" سے" ایمابوداری کی آنکھیں کا ترجمعہ کرڈالا ۔ بغیر آپ کی اجازت آئے ہوئے۔ لیکن مجھے اس پر اصرار نہیں کہ آپ اسے ضرور چھاپیں۔ اگر افضال کے ذمے آپ نے یہ کام پہلے سے لگا رکھا ہے اور یہ بہت کچھ ترجمعہ کر چکے ہیں تو پھر آپ ایضائے وعدہ کا پاس رکھیں۔ بہ صورت دیگر ترجمعہ اگر کسی قابل ہوتو ۔ بلا تکلف استعمال کرلیں ۔ میں نے چھ عدد فٹ نوٹس بھی چسپاں کردے ہیں ۔ اِنہیں اُنھیں صفحوں پر لگلائیں جہاں یہ واقع ہوئے ہیں، مجھے بہ حالت مجبوری ، ترجمعہ کے آخر میں دینا پڑا۔پہلے دو نوٹ شاید غیر متعلق نظر آئیں ۔ایسا ہی ہوتو آپ انھیں حذف کرسکتے ہیں۔

میں ایک جملے سے معتئمن نہیں۔ اصل ہے:

There were other examples: Coleridge, Yeats and browning were some of caught not knowing a hacek from a handsome, or not even knowing what handsaw was in the fifth place.

خط کشیدہ فقرہ کا مناسب اردو متبادل ضرور موجود ہے لیکن ذہن پر کئی دن سے مسلسل زور دینے کے باوجود یاد نہیں آرہا ۔ اگر آپ کے یا آپ کے کسی کر م فرما کے ذہن میں حاضر ہوتو حسب ضرورت تبدیلی کرلیجیے ، اور اگر مضائقہ نہ ہوتو مجھے بھی اطلاع دیدیجیے ۔

مئی کے وسط میں ضمیرالدین احمد صاحب کی اہلیہ کا خط آیا تھا کہ ضمیر صاحب ہسپتال میں داخل کردیے گئے ہیں اور ٹیسٹ ہورہے ہیں اس سے زیادہ نہیں لکھا ۔ خدا خیر کرے۔

زاہد ڈار بے لوث آدمی ہیں۔ میری باز آمد سے خوش ہوئے تو کوئی عجب نہیں۔ لیکن یہ کچھ مجھ سے ہی مخصوص نہیں۔ کوئی اور ہوتا تب بھی انہیں اتنی ہی خوشی ہوتی۔ ان جیسے آدمی نایاب ہیں۔ لیکن credit تو آپ کو جاتا ہے۔ اگر آپ ، آپ نہ ہوتے ، اور اگر "آج" نہ نکالتے تو میری واپسی ناممکن تھی۔ سیاسی قتل وغارت میں کمی رہ گئی تھی تو وہ ادبی محاز پر پوری ہو رہی ہے۔ سید صاحب کاdiatribe آپ نے دیکھ ہی لیا۔ یوں طئیش میں آئے ہیں جیسے اُن کی لونڈیا بھگائے لے گیا کوئی ۔

میں نے انتوں شمس کا مضمون بھی ترجمعہ کردیا ہے لیکن ابھی صاف نہیں کیا۔اس میں بعض بعض جگہوں پر مفہوم سمجھ میں نہیں آیا ان سے وضاحت چاہی ہے۔ فی الحال اس کا انتظار ہورہا ہے۔ آجائے تو پھر ایک طرف کروں اور آپ کو بھیجوں۔

"آج ــــ گرما" کی آمد آمد ہوگی۔ کراچی کی حالت آپ جانیں ، حیدرآباد میں جو ہورہا ہے اس سے طبیعت سخت متوش ہے۔ بڑے بھائی مع اپنے کنبے کٹم کے رہیں ہیں۔ پندرہ بیس روز میں انہیں فون کرتی ہوں۔ سب گھر میں بند پڑے ہیں۔ جانے کیا ہونے والا ہے خبر آئی تھی کہ لاڑکانہ کے پاس دو مہاجر صحافیوں کو ماردیا گیا۔ ہم دنیا سے کیا مقابلہ کریں گے ! مغربی ممالک ایک دوسرے سے قریب آرہے ہیں اور ہم ایک دوسرے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

خیر یہ بتائیے آپ کے پاس Milorad Pavićکا ناول ، یا بلکہ Dictionary , a lexicon novel of the khazars ہے ؟ نہ ہوتو کسی کے ہاتھ بھجوانے کی سبیلی کروں۔ خرید لیا ہے ۔ اس ناول کا ایک ایڈیشن نر اور دوسرا مادہ ہے ۔ دونوں میں صرف ایک پیراگراف کا فرق ہے۔

5417ریجینٹ اسٹریٹ

میڈیسن اسکانسن 53705

یو ۔ایس۔اے

9 جولائی 1990ء

برادر اجمل کمال صاحب

انتون شمس سے جو وضاحتیں منگوائی تھیں وہ انہوں نے بھیج دی ہیں؛ چنانچہ میں نے ان کے مضمون کے ترجمے کو فائنلائز کر لیا ہے، اور یہ آج ہی الگ سے آپ کے نارتھ کراچی کے پتے پر بھیج رہا ہوں ۔ رُشدی پر تو وہاں اب پر از غوغا اور قتل و غارت ایک فلم بھی بن گئی ہے (اور کیا چاہیے! )، جس سے فضا میں پھر اُبال کی سی کیفیت پیدا ہوگئی ہوگی۔ ایسے میں اگر آپ فیصلہ انتون کے مضمون کو شامل کرنے کے خلاف کریں تو ناروا نہ ہوگا ۔ لیکن فیصلہ، بہر حال، آپ کو ہی کرنا ہوگا۔

اس درمیان میں افتخار جالب اور وارث علوی کے خط ملے۔ جالب صاحب کا کرم ہے کہ انھوں نے اس عام چاند ماری کے موسم میں یاد رکھا ۔ ان کے خط سے بڑی ہمت بندھی، ورنہ قبلہ مطہر علی جید نے تو منہدم (بلکہ اپنے تئیں میری بیخ کنی ) کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ میں نے انھیں شکریے کا خط لکھ دیاہے۔

وارث کا خط تمام تر ” جاتی چیزوں کے بارے میں ہے۔ میں نے افسانے کا پہلا اور دوسرا ورژن دونوں رائے دینے کے لیے بھیجے تھے۔ وارث نے رائے تو ایمانداری سے دی ہے، لیکن اس میں زیادہ تر ذكر اُن محاسن کا ہے جو انھیں افسانے میں نظر آئے ۔ اس سے کچھ بھلا ہوا تو میری انا کا، وہ الجھن دور نہ ہوئی جو نظر ثانی شده ورژن کا محرک بنی تھی۔ بلکہ ” چو کسائی کے سوا اُنهیں دونوں ورژنوں میں کوئی خاص فرق نظر نہیں آیا۔ اب میں اچھے خاصے مخمصے میں پڑ گیا ہوں، یعنی اس افسانے کے حوالے سے کچھ اور الجھ گیا ہوں۔ نیر مسعود اور آپ کی رائے آ جائے تو شاید نجات کی کوئی صورت پیدا ہو، سمجھنے کی کوئی سبیل نکلے ۔ میں وارث کے خط سے متعلقہ حصہ آپ کے مطالعے کے لیے بھیج رہا ہوں۔

میں نے کسی پچھلے خط میں ضمیر الدین احمد صاحب کی علالت کے بارے میں اشارتاً لکھا تھا ۔ اچانک ان کا خط ملا کہ inoperable lung cancer تشخیص ہوا ہے؛ کیمو تھیرپی کرائی جائے تو ڈیڑھ دو سال زنده رہنے کی مہلت مل جانے کا پچاس فیصد امکان ہے؛ کہ وہ دس بارہ روز کے لیے اپنے لڑکے سے ملنے نیویارک آرہے ہیں ۔ میری یہاں ٹیلیفون پر ان سے تین بار گفتگو ہوئی۔ عقل دنگ ہے۔ خدا رحم کرے ۔ وہ 3 جولائی کو واپس لندن چلے گئے؛ ۴ سے کیمو تھیرپی شروع ہونے والی تھی۔

تین چار دن ہوئے کیلیفورنیا سے کسی کاظم صاحب کی طرف سے کتابوں کا ایک پیکٹ ملا۔” آپ گم“ (یوسفی)؛ ”دو زبانوں میں سزائے موت “ (افضال احمد سید )؛ اور عسکری کے افسانے“ برآمدہوئیں۔ ساتھ میں کوئی خط وط نہیں تھا؛ مجھے تو آپ کی عنایت خاص نظر آتی ہے ۔ کاش میرے دوست سب امیر و کبیر ہوں اور مجھے اسی طرح کتابیں بھیجتے رہا کریں!

یوسفی صاحب کی کتاب شروع کردی ہے۔ اپنے پوز کے باوجود، غنیمت ہے۔ میں موصوف کو ، در اصل،اپنی اردو درست کرنے کے لیے پڑھتا ہوں۔ اور یہ کوئی کم اہم بات نہیں۔

ہفتہ عشرہ ہوا ہمارے شعبے سے اس اردو ورڈ پر اسسر کا آڈر پاکستان بھیج دیا گیا ہے جس کے بارےمیں آپ سے گفتگو رہی تھی ۔ آپ متعلقہ افراد کو متنبہ کر د گا کہ ضرورت کی تمام چیزیں بھیجنا نہ دیجیے بھولیں۔

غلام محمد (بنگلادیش ) کے بارے میں آصف نے آپ کو بتایا ہوگا کہ اردو کے واسطے وہاں بہت کچھ کر رہے ہیں، جس میں ”پروتی پگھو “ نامی ایک ششماہی اردو رسالے کی اشاعت بھی ہے۔ انھوں نے پہلے شمارے کے لیے بڑے اصرار سے کوئی تحریر مانگی ہے ۔ میں نے بہت غور کیا، اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس کے لیے امیتاو گھوش (ارے، آپ نے موصوف کے نام کے اردو ہجے کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ؟ ) کے ناول کا وہ اقتباس نہایت مناسب رہے گا جو کشمیر میں موئے مبارک کے سرقے کے بارے میں ہے۔ سوچ رہا ہوں وہی بھیج دوں۔ آپ کو اعتراض تو نہیں ہوگا؟ میرا خیال ہے کہ ان کا پرچا ”آج (خزاں ) سے پہلے تو کیا نکل سکے گا ۔ تاہم لکھیے گا۔

آپ کا آخری خط یکم جون کو ملا تھا ۔ میں 3 مئی سے 11 جون تک آپ کو پانچ لفافے بھیج چکا ہوں، جن میں ” مه وش خانم؛ گھوش کے اقتباسات کا اصل انگریزی متن؛ انتون شمس کے مضمون کی اصل؛ سلیم الرحمٰن کے افسانے ” آوازیں“ کا انگریزی ترجمہ؛ ” جاتی چیزیں“ کا پہلا اور نظر ثانی کرده ورژن؛ اور جولین بارنز کے ناول ” فلوبیر کا توتا “ سے ” ایما بوواری کی آنکھیں‘ والے باب کا ترجمہ شامل تھے۔ آخری دو لفافے نارتھ کراچی والے پتے پر بھیجے تھے ۔ امید ہے یہ چیزیں آپ کو مل گئی ہوں گی۔ اگر بعض مشمولات راستے کھیت رہے ہوں تو بتائیے گا۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ زینت بی بی کو سلام پہنچے۔

والسلام --

آپ کا

محمد عمر میمن

تمہارا افسانہ " جاتی چیزیں جب پہلی بار تم نے مجھے بھیجا تھا تبھی پڑھ لیا تھا لیکن خط نہ لکھ سکا ۔|…|اس دوران میں تمھارا تصحیح کیا ہوا افسانہ کا نسخہ ملا۔ خیال گزرا کہ اچھا ہوا فوراً رائے نہ دی، محذوف شدہ حصوں کی تعریف ہوتی تو خواہ مخواه خفت اٹھانی پڑتی۔ پھر تم نے لکھا تھا سخت رائے دینا۔ سوچا پہلی رائے تو تعریفی ہی ہوتی۔ تم بھی خیال کرتے کہ چاپلوسی کی ہے یا سر کا بوجھ اتارا ہے ۔

بہر حال افسانہ کی نظرثانی شدہ کاپی پڑھی۔ مجھے کچھ بہت فرق نظر نہیں آیا۔ ایک دو مقامات پر بے ساختہ ہنسا تھا انھیں محذوف پایا ۔ مثلا لسان العيب، سيلان الهم وغيره - لیکن انھیں حذف ہونا ہی تھا ۔ وجہ یہ تھی کہ تمہارے پچھلے افسانہ " کولاژ ۰۰۰ کی تکرار ہوتی تھی۔ زبان اور خیالات کی نہیں، لیکن تیکنیکی روی کی، یعنی افسانہ نگار کے ساتھ نقاد ایسا چمٹا ہوا ہے۔ کہ افسانہ نگار براه راست افسانہ بیان نہیں کر پاتا معاصرانہ چشمک ہو یا فکشن کے گلیشی تصورات پر طنز، افسانہ نگار ان کی ترغیبات کے سامنے سپر انداز ہے۔ اگر تمہارے پہلے ورژن پر خط لکھتا تو شاید یہ باتیں نہ لکھتا کیونکہ انھیں تمھارے میںرازم کے طور پر قبول کرلیا تھا ، یہ عیب اس لیے گوارا تھا کہ بہت تباہ کی نہیں تھا ۔ کولاژ ۰۰۰“ میں بھی کامیاب تھا، اور اس افسانہ میں بھی گوارا تھا ۔ لیکن اسے حذف کردیا تو افسانہ چو کسائی کو پہنچ گیا ۔

مجھے یہ افسانہ بہت پسند آیا۔ مرد عورت کے تعلقات میں وصل اور فراق، شادمانی اور افسردگی، آسودگی اور نا آسودگی کے جو ازلی عناصر پنہاں ہیں انھیں اس افسانہ میں نہایت نکیلے انداز سے پن پوائنٹ کیا ہے۔ ویسے تو لگتا ہے کہ اس تعلق میں کوئی گہرائی نہیں۔ دور جدید کے جن رشتوں کے لیے راہ کشادہ کی ہے ان میں سے ایک encounter نہیں بلکہ intimacy کا بیان ہے ، لیکن یہ نزدیک کا تعلق عشق جنوں پیشہ بنے بغیر چاہت اور لگاوٹ کے ایسے ہلکے رنگ لیے ہوے ہے کہ خوف محسوس ہوتا ہے کہ ذرا گہرے ہو جائیں تو فراق کیسا جاں گسل ثابت ہو ۔ اس افسانے کا کمال یہ ہے کہ اس تعلق کے نازک اور لطیف احساسات کو نہ تو جنس کی آلودگی سے بچانے کی کوشش کی ہے نہ اسے ایک ایسی passion میں تبدیل ہونے دیا ہے جو گردوپیش کی زندگی اور کاروبار جہاں سے غیر ملوث ہو۔ مرد اور عورت دونوں کے تعلقات ان کے پیشہ ورانہ مشاغل، خاندانی سروکار اور تہذیبی اور دانشورانہ سرگرمیوں کے ساتھ قائم ہیں۔ یہی چیز افسانہ کو ایک پیشن کی کہانی نہیں بننے دیتی۔ لیکن یہ محض ایک فریب ہے۔ عورت کے جذبات جذبات ہی رہیں اور پیشن میں نہ بدلیں یہ مرد اور افسانہ نگار کی خواہش ہے۔ لیکن ان جذبات میں ہم ان لرزشوں کو دیکھ پاتے ہیں جو پڑھیں تو انھیں پاگل کر دینے والے پیشن میں بدل دیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جنسی فینٹیسیز کے باوجود لوئیز کے کردار میں ہماری انسانی دلچسپی اس احترام سے تہی دامن نہیں ہو پاتی جو ایک پر اعتماد عورت کے لیے ہم محسوس کرتے ہیں ۔

جنسی فینٹاسی والے ٹکڑے بہت اچھے ہیں، لیکن ہمارا مشرقی مزاج انہیں قبول نہیں کرے گا ۔ اپارٹمنٹ والی فینٹاسی تو بے مثال ہے ۔ یہ مشکل ترین مقام تھا جس سے تم کامیاب گزر گئے۔ امواج لذت کا ایسا بیان جو لذت انگیز بھی نہ ہو اور اس قدر clinical بھی نہ ہو کہ خشک اور میکانکی لگے، نہایت دشوار مرحلہ تھا ۔ پھر یہ ایک عورت کی فینٹاسی تھی، لہذا لذت سے گریز ناممکن تھا ۔ اک ذرا سی بداحتیاطی اس بیان کو قاری کے لیے بیجان خیز بنا دیتی اور افسانہ پورنو گرافک بن جاتا ۔ اردو میں یہ کوشش پہلی بار ہے اور نہایت کامیاب ۔ لیکن یاد رکھنا اس کامیابی پر تمھیں جوتیاں پڑیں گی۔

اس افسانہ کی زبان پر تم نے جتنی محنت کی ہے اس کا ثمر تمھیں مل گیا ہے۔ زبان اس تہذیبی فضا سے بالکل مانوس ہے جس کی وہ عکاس ہے۔ جملوں کی ساخت ایسی ہے کہ لگتا ہے وہ ترجمہ ہیں اور ہونا بھی چاہیے کہ وہ ایک مغربی خاتون کے ہیں کی ترجمانی کرتے ہیں، لیکن حملے ٹھیٹ بامحاورہ اردو میں ہیں ۔ صناعی میں یہ بے ساختگی اور فطری پن افسانہ کا حاصل ہے۔ precision ایسا ہے کہ سائنسی مقالہ نگاروں کو رشک آئے۔ ہر جملہ نستعلیق اور ڈھلا ڈھلایا، صاف ستھرا اور چمکدار اور وہ کام کرتا ہے دل کے مبہم، پیچیدہ اور نازک جذبات کی ترجمانی کا۔ علامت اور اسطور کے نام پر ہمارے یہاں جس شعریت زدہ چکنی چپڑی منھ کا مزا خراب کرنے والی زبان کا رواج ہوا اس کے پس منظر میں اس افسانہ کی زبان ایک انوکھا لطف رکھتی ہے۔

تم نے سخت تنقید کرنے کو کہا تھا لیکن میں تو تعریف کرنے بیٹھ گیا ۔ لیکن یہ تعریف افسانہ کو شاہکار سمجھ کر نہیں کی گئی بلکہ ایک دلچسپ تھیم پر ایک اچھی کہانی سمجھ کر ۔ پتا نہیں اسے چھاپنے کے لیے تمھیں کون سا رسالہ ہاتھ آئے گا۔ میں زیادہ مشرقی ذہن رکھنے والے قارئین سے بھی توقع نہیں رکھتا کہ وہ اس کہانی کی تحسین پر آسانی سے راضی ہوسکیں گے۔

وغيره وغيره -

19جولائی ٍ1990ء

برادر اجمل صاحب

22 جون کا خط 10 جولائی کو موصول ہوا اور پھر چار دن بعد آج کے تازہ اشارے کی 2 اور سابقہ شمارے کی ایک کاپی ملی ۔میں فوراً پرچے کے مطالعے پر لگ گیا اور ایک دن کے اندر اندر وجے دان بیتھا کے لفافے کے علاوہ سب کو چاٹ گیا۔ انور خان کا "یادبسرے" پہلے پڑھ چکا تھا چنانچہ اس سے جان بچ گئی۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ یہ پڑھنے کے قابل چیز نہ تھی ۔بلکہ ابھی چند ماہ پہلےہی پڑھاتھا اس لیے حافظ میں تازہ تھا۔ یہ جب میں نے پڑھا تھا تو پسند آیا تھا۔ بلکہ خان صاحب کے ننے مجموئے کے تقریباً سبھی افسانے بڑی لطافت اور تازگی کا احساس دلاتے ہیں۔ تاہم مجھےان میں ایک آنچ کی کسرکا بھی احساس ہواہے۔یہ بات میں انہیں لکھ بھی چکاہوں اور کمال دیکھیے ،انھوں نے اسا کا برا نہیں منایا۔

سلیم کے اس افسانےمیں Indirection کا ستعمال ،جانے کیوں، گرآں لرزا ، حالانکہ "آوازیں "میں یہ اُس افسانے کی جان تھا "کیکٹس" ہلکا ہلکا زیہارانہ ہے ۔یعنہ یہ ساری چیز اپنی قدر و قیمت میں حقہِ نہیں۔ تاہم جو چیز اس اشائت کو صحیح معنوں میں منفرد بناتی ہے وہ فہمیدہ ریاض کا"زندہ بہارا" ہے۔ مجھے اس بات کا بے حد افسوس ہے کہ 1979 میں اُن سے وہ مخترسی ملاقات ہوگئی۔ اس سے زیادہ افسوس اُن کے بعض رازوں سے نارانستہ اور ناخوانستہ باخبر ہوجانے کا ہے۔دراصل biography کا عل ناری کے لیے ادیب کی شخصیت کو مسخ کردیتا ہے۔اس کے بعد اس کی شخصیت سے اسا کی تحریر کو الگ کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ مجھے اس سفر کی روداد کر پڑھتے وقت محترمہ کی شخصیت کو پرے رکھنے میں خاصی دشواری پیش آئی ۔تاہم میں اسا آزمائش سے گزرگیا۔ قوم کی سیاست میں جانبداری ہے۔ انہیں بنگلہ دیش کے الگ ہوجانے میں بھی بھٹو صاحب کunyielding اور ہٹ دھرم طبیعت کا ہاتھ نہیں نظر آتا۔لیکن یہ بات اُن کی شخصیت بلکہ سیاسی سوجھ بوبجھ کو میرے لیے ضرور قابل مواخذہ بنادیتی ہے اُن کی اس تحریر کی قدر قیمت کو نہیں گھٹا دیتی۔ یہ بے مثال تحریر ہے۔ زبان بھی تازہ انداز بھی بنا۔ اور واحد متکلم کا بعض بعض موقعوں پر واحد غائب میں ظاہر ہونا تو واقعی ایک tour de force ہے۔ وہ شاید ابھی حال ہی میں لندن آئی ہوئی تھی۔ اگر کراچی میں اُن سے مڈبھیر ہوجائےتو میری طرف سے انہیں کامیاب اور تازہ اشارہ تحریرکی تخلیق تر مبارک پیش کردیجئے گا۔

ایک سو ساٹھ صفحے کے پرچے میں ایک سو سے زائد صفحے ایک تحریی پر وقف کردینے پر مجھے نہ اب اعتراض ہے نہ آئندہ ہوگا، لیکن آپکے اور بہت سے قاری ، جو پرچہ خرید کر پڑھتے ہونگے ، ضرور بلبلائیں گے۔

آپ کو شاید یاد ہوکہ پچھلے سال نومبر دسمبر میں میں نے "باشدت" ام کی تراجم کی ایک کتاب تیار کرنے کے ارادے کا ذکر کیا تھا۔"مہ وش خانم" اُسی کے لیے ترجمہ کیا تھا اور میں اس ترجمے کو رُنیت اور تحریک نسواں کے نام ممنون کرنا چاہتا تھا ۔ میری دلچسپی محض ادب ہی سے نہیں۔ اور میں اس تحریر کو آپ کو اور زینت کو پڑھوانے کے لیے بیقرار تھا تو اس کی وجہ اس تحریر کی مقدریا ظاہر ramifications تھیں۔اس کا "آج" میں چھپنا کوئی ضروری نہیں۔ چنانچہ آپ اس سلسلے میں **سرذد نہ** ہوں ، کہ میں خود **تسرور** نہیں۔ایک لحاظ سے پاکستان کی موجودہ صورتحال کے بیچوں بیچ آپ کا پرچا اور ہماری بیشتر تحریریں ایک طرح کا ذہنی تعیش ہیں۔ کہ لا یغیت کی عام فضا میں زندہ رہنےکے لیے یہ تعیش کتنی ضروری ہے یہ دوسری بات ہے۔

صاحب سچ بات تو یہ ہے کہ سید صاحب کے تبصرہ سے خاصی تکلیف پہنچی تھی۔ آپ بالغ اور باہوش آدمی ہیں تاہم اس قسم کی مہل بات لکھتے ہیں" کئی بار جی چاہا کہ کسی Sniperکی گولگے تو نجات حاصل ہو" لیکن مجھ جیسے بالغ اور باہوش آدمی کو ممہل بات لکھتا ہوا دیکھتے ہیں تو تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پہ جو العجیب !؟میںآخر پتھر کا بنا ہواتو نہیں ہوں۔ اور پھر میں ساری دنیا کے سامنے تو نہیں رورہا تھا۔ ایک لحاظ سے دیکھیے تو مجھے افسوس سید صاحب کی رائے یا تنقیدی بصیرت پر آنا نہیں تھا۔(کہ جس نے ان کا 'آج" والد تنقیدی سقط حمل دیکھا ہے وہ بصیرت اور رائے جیسے تین لفظ اُن کی ذات کے ساتھ وابستہ کرنے کی حماقت نہیں کرسکتا جتنا اس بات پر کریں میں نے اپنی مختصر اور دور افسادہ زندگی میں انہیں ذزاتی طور پر کہاں اور کب زندہ پہنچائی تھی جو انھوں نے اس طرح کا ذاتی حملہ کیا۔

احمد ہیش کے ادارے سے اُن کی خفگی کی کوئی معقول وجہ دریافت کرلینا نا ممکن ہے۔ آپ نے "معقول" کی شروانہ گاری ہوتی تو وجہ میں آپ کو بتادیتا ۔اول تو آپ کا پرچا اُن کے لیے سوہان روح بنا ہواہے۔ دوئم اور شاید زیادہ اہم یہ کہ وہ مجھ پر خارکھائے بیٹھے ہیں۔ 1989 میں ناصر بغدادی نے میری طرف دعوت کی تھی۔ اس میں انہیں بھی بھلایا تھا۔ اور بھی کئی لوگ تھے بات نکلی تو میں نے احد عین کے نے لے ڈالے۔ انھوں نے ایک زامنہ ہوا ایک افسانوی انتخاب چھاپا تھا۔اس میں میری کہانی بھی تھی ۔ میری تعارف میں انھوں نے مجھ سے کچھ ایسی باتیں منسوب کیں جو خلاف واقعہ تھیں ۔انتظار نے بھی یہی کہا کہ موصوف نے ان کے تعارف میں بھی غلط سلط باتیں ان سے منسوب کیں۔ میں نے اس پر اچھی خاصی جرح کر ڈالی ، جس پر وہ کافی بلبلائے اور اُن کے بعض حواری اسی محفل میں مجھ پر حملے کرنے لگے۔ ان سب کا غم ہے کہ میں نے ان کی کہانیوں کے ترجمے کیوں نہیں کرتا یا کرواتا۔ خود ہمارے دوست ناصر بغدادی بھی خاصے ڈپلومیٹ واقع ہوے ہیں۔ ان سے ملاقات اور دوستی کی بھی عجیب کہانی ہے۔ 50,s میں میں"جام نو" کے لیے مفت کام کرتا تھا۔ میرے خلاف مظہرصاحب نے خط میرے حوالے کردیا ۔ میں نے ناصر کو لکھا کہ آکر چاہیں تو آکر مل لیں، میں بتادونگا کہ افسانہ کس وجہ سے رد کیا ہے۔ فروہ آکر ملے، اور یوں دوستی کی بنیاد پڑی ۔ خاصے تعلقات ہوگئے لیکن مجھے اس کا کبھی اطمنیان نہیں رہا کہ ناصر میرے معاملے میں سوفیصد مخلص رہے ہوں۔ خیر پچھلی دفعہ نعیم صاحب کراچی آئے تھے تو احمد ہمیش نے اُن کے ساتھ بھی ایک بڑی احکمانہ بات کی تھی اورو غسہ کی کھائی تھی۔ حالانکہ نعیم صاحب نے اور میں نے اپنے اپنے طور پر احمد ہمیش کی ادبی اہمیت کے بارے میں ہمیشہ نہایت فراخدلی سے بات کی ہے۔ خیر یہ اہمیت اب ماضی کا حصہ بن گئی ہے۔ افسوس انھوں نے اپنا جوہر ضائع کردیا۔

(ارے بھئی آپ نے"آج" کا تازہ شمارہ یہاں کے خریداروں کو بھجوادیا ہے؟)

تنقیدی پاروں پر مشتمل سیکشن کی تجویز معقول ہے۔ جو مناسب خیال فرمائیں کیجئے ۔ میری سمجھ میں کوئی تحریر آئی تو بتاؤں گا۔ (جب ایمابوواری کی آنکھیں" چھاپنے کا وقت آئے تو بتادیجئے گا، میں نے دوبارہ پڑھا تو اس میں دوتین جگہ لفظوں کے ردبدل کی ضرورت محسوس ہوئی) "ہم" کے استعمال پر وہ وضاحتی جملہ بیکارہی لکھا آپ نے۔ بھائی میں اس دنیا سے اکیلا ہی جانے والا ہوں۔آپ مطئمن رہیں"ہم" کسی fraternity کے بنیاد نہیں بنے گا۔ میں نے آصف سے اپنے انٹرویو میں بھی یہ بات کہی تھی کہ ایک زمانے میں مجھے براج میزا اورانور سجادکے گروپ کا ممبر تصور کیا جاتا تھا اتاہم ان سے ساری دوستی اور بعض باتوں میں شدید اتفاق کے باوجود مجھے کبھی یہ محسووس نہیں ہوا کہ ہمارے راسستے ایک ہیں۔ میں نے اپنی ذہنی آزادی کی بڑی بھاری قیمت ادا کی ہے۔ اب اسا بڑھاپے میں میں اس compromise کہاں کراتا پھر وں گا۔اگر آپ کو ڈر ہوتو چلیے باقائدہ ایک ادھ جھگڑا کر ڈالیں تاکہ ایک دوسرے کے بارے میں کوئی خوش فہمی نہ رہے۔چلیے بابائے اردو کی جو لغت دستیاب ہو وہی بھجوادییجے ۔ میرا خیال ہے بہت وزنی کوگی ، کوئی اتا جاتا مل جائے اور تیاربھی ہوتو اس کے ہاتھ بھجوادیجیے میں 6،4 ماہ مزید انتظار کرسکتا ہوں By Air بھجوانے میں کافی رقم لگ جائے گی۔

صاحب غلام محمد افسانہ نگاری کے بارے میں میری رائے ہے جو آپ کی ہے۔ میں تو اس درجہ خائف ہوں کہ 'آج" کا آن سے بھولے سے بھی ذکر نہیں کرتا۔ اور نہ ناصر سے۔ آدمی مخلص ہیں لیکن افسانے کے اسرار درموز نہیں سمجھتے اور نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہ مجھے باقاعدہ افسانے بھجواتے تھے اور رائے مانگتے تھے۔ میں نے اخلاقاً رائے دی اور کوشش کی کہ مافی الگیران ان کا دل دکھائے بغیر ادا ہوجائے ۔انھیں اب بہرحال یہ احساس ہوگیا ہے کہ مجھے **رام** کرناآسان نہیں۔حضرت ، پر چاآپ کا ہے، آپ فیصلہ کیجیے ۔بس یہ خیال رہے کہ اُن کی وہاں حیثیت ایک میں اسٹریم اردو ادیب سے مختلف ہے۔ چنانچہ جواب دیتے وقت۔ پھر آکر کہانیاں انھوں نے براہ راست نہین بھیجی تو آپ کو راہ راست جواب لکھنے کی شاید ضرورت بھی نہیں۔ آپ کی جوا رائے ہو، آصف کو بتادیں ۔ وہ سمجھ لیں گے۔

'جاتی چیزین" پر آپ کے تاثرات سے تھوڑا فائدہ ضرور ہوا ، لیکن یہ پتا نہیں چلا کہ افسانہ آپ کو اپنے تھیم کے اعتبار سے پسند بھی آیا یا نہیں۔ یہ بتائیے کہ اگر بیٹے کے خط کو شامل نہ کیا جائے تو کیا آپ کی دانست میں بقیہ میں کوئی کہانی نظر آسکتی ہے؟ میرے حساب سے بیتے کا (یاکسی اور کا ) خط (یا اس سے ملتی جلتی کوئی چیز) ضروری ہے۔ یہی چیز بقیہ کو افسانہ بناتی ہے۔ اور اسے اس کا المہ احساس دیتی ہے۔ یہی بہر حال بیٹے کے خط کو اور بھی tone down کرنے کی کوشش کرونگا، یہ اسا وقت کہ بقیہ کسی قابل بھی ہو۔ tone down کرتے وقت مجھے لوئیسز کانام نکال کر کوئی اور نام استعمال کرنا ہوگا ۔ دیکھتے ہیں۔

آپ کی یہ بات دل کو لگی کہ بیٹے کا خط کافی مصنوعی اور contrived لگتا ہے۔ آپ نے جو دوسرا سبب بیان کیا ہے میں اس سے خاصی الجھن میں بڑگیا ہوں۔ میں بیٹے کے خط کی نثرتو مختلف/درست کرسکتاہوں ، لیکن آخر آپ کو لوئیسز کے خطوں کی نثربھی مصنوعی لگتی ہے تو پھر یہ افسانہ salvage نہیں ہوسکتا۔ آپ کے متعلقہ جملے میں احمد صاحب وضاحت کی کسی قدر کمی کے سبب فیصلہ کرنے میں دقت ہورہی ہے۔"دوسرا آپ کی نثر ہے۔۔۔۔ میری رائے ہیں ایک خاص طرح کی نچر جو بدقسمتی سے خاسی Stylized بھی ہے۔ آپ کی limitation ہے۔ یہ نثر آپ کی تحریر میں ایک سے زیادہ وادیوں کی موجودگی کو روانہیں رکھتی۔"اب اگر اعتراج بیٹے والے خط کی نثر کے Stylizedیا خاص طرح کی ہونے پر ہے تو بات سمجھ میں آتی ہے اور اس کا علاج بھی ہوسکتا ہے، لیکن اگر آپ کو لوئینر کے خطوں کی نثر اور وہ چند ٹیلی فون مکالمے بھی بہت زیادہ stylized نظر آرہے ہیں تو بڑی مشکل ہوجائے گی۔یہ بات خاص طور پر ثانی الذکر کے حوالے سے اور بھی زیادہ پریشانی کا باعث ہے ۔وجہ: وہ ٹیلی فونی مکالمے ایک ہی نست کے ہیں ۔ان میں زمانی فضل نہیں، اور تعلق خاطر کے اس دورسے وابستہ ہیں۔ جب دونوں کو چیزوں کے جانے کا احساس ہوچلا ہے۔ کچھ تو اس وجہ سے اور کچھ اس بات سے کہ دونوں تو قیر ذات کے قابل بھی ہیں۔ کم ازکم اس مقام پر ان کے درمیان گفتگو تھوڑے بہت تضع کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتی۔ تضع، اگر ہے ، تو شاید اس وجہ سے بھی کہ مکالموں کا کوئی واحد غائب راوی نہیں۔ صرف لفظ ہیں ،تغیرات جسم ورُخ نہیں، جن سے لفطوں کی براہ راستگی کو کند کیا جا سکے ، گویا ، یہ زبان کے کنک ہونے کا موسم ہے، اور گفتگو صرف کتابوں میں ہی ہوسکتی ہے۔یہ بھی ملحوظ رہے کہ واسق کی اگر کوئی زبان ، لہجہ اور طرز ادئیگی ہے تو یہ براہ راست (اور صرف) ٹیلی فون والے حصے ہی میں نظر آتی ہے۔ چنانچہ دیکھنا یہ ہے کہ لوئیسنر کے خطوں کی نثر اور بیٹے کے خط کی نثر میں یکسانیت تو نہیں آگئی ہے۔

اور آپ نے فینسی والے حصوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا؟ ان میں رکاکت اور ابتزال تو نہیں آگیا؟ مجھے ان کی نثر پر کافی محنت کرنی پڑی تھی ۔ ایک بات اور بھی ہے: اردو ادب جنس کے مختلف پہلوؤں کے تذکرے سے بالعموم دامن بچاکر چلاہے۔ اور پھر کسی پہلو کا عورت کی زبان سے ذکر۔۔۔ خداس بناہ ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟! چنانچہ ایسا پرتذکرہ ipos facto نیز قدرتی ہی لگےگ گا، تا آں کہ ہم اس کے عادی ہوجائیں اور یہ ہمارا روزمرہ بن جائے۔ میں نے 9 کو انتوں شمس کے مضمون کا ترجمہ بھیجدیا تھا (نارتھ کراچی پر) اور ایک خط اُسی دن قصر خفا والے پتے پر ڈالدیا تھا۔

جولین بارنز

ایما بوواری کی آنکھیں

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مجھے نقادوں سے کیوں نفرت ہے ۔ عادی وجوہ کی بنا پر نہیں: کہ یہ ناکام تخلیق کار ہیں (عام طور پر نہیں ہوتے! نا کام نقاد تو ہوسکتے ہیں، لیکن یہ الگ بات ہے ) یا یہ کہ طبعاً خورده گیر، حامد اور خود پسند ہوتے ہیں (عام طور پر نہیں ہوتے بلکہ اُنھیں تو ضرورت سے زیادہ فیاض ہونے کا الزام دینا زیادہ مناسب ہوگا ؛یہ تو شہرتوں کو آسمان پر چڑھا دیتے ہیں، صرف اس لیے کہ خود ان کے باریک بین امتیازات نادر تر نظرآنے لگیں ۔ نھیں بھئی ، میں کسی وجہ سے نقادوں سے نفرت کرتا ہوں ۔ خیر، بعض اوقات ہی سہی ۔۔تو وہ یہ ہے کہ وه اس قسم کے جملے لکھتے ہیں؟

فلوبیر اپنے کرداروں کی تعمیر اس طرح نہیں کرتا جس طرح بالزاک کرتا تھا ، معروضی اور خارجی بیان کے ذریعے؛ سچ تو یہ ک ہےکہ وہ ان کے ظاہری حلیے کے معاملے میں اس قدر لاپروا واقع ہوا ہے کہ ایک موقعے پر وہ ایما کی آنکھوں کا رنگ بھورا دکھاتا ہے ( ۱۴ ) ایک اور موقعے پر گہرا سیاه ( ۱۵ )؛ اور ایک اور موقعے پر نیلا (۱۶)۔

یہ ہے کم وکاست اور مایوس کن فرد جرم مرحوم ڈاکٹر اینڈ سٹار کی (Enid Starkie) نے لگائی ہے جو آکسفوورڈ یونی ورسٹی میں فرانسیسی ادب کی ریڈر امیریٹس اور فلوبیر کی متبحر ترین انگریز مونح نگار ہیں۔ متن میں جو نمبر شمار ہیں وہ ان فٹ نوٹس کی طرف لے جاتے ہیں جن میں انھوں نے باب اور سطروں کے نمبر دے دے کر گویا ناول نگار کو اپنے نیزے کی آئی سے گود کر رکھ دیا ہے۔

ایک بار مجھے ڈاکٹر سٹار کی کو سننے کا اتفاق ہوا، اور مجھے یہ اطلاع دیتے ہوے مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ بحمد اللہ کا فرانسیسی تلفظ نہایت زشت تھا بس ویسا ہی تلفظ جومدرسہ خواتین کے زائید اعتماد کا غماز؛ اور اس استناد سے تہی ہوتا ہے جو زبان کو گوش کے ذریعے سیکھنے سے آتا ہے جو روزمرہ کی درستگی زبان اور نقالی سے پیدا ہونے والی غلطی کے درمیان ڈگمگا تا رہتا ہے؛ سیکھنے سے دونوں گناکامحض ایک ہی لفظ میں مرتکب بھی ہوتا ہے ۔ لیکن اس سے ظاہر ہے آکسفورڈ میں درس و تدریس کی اُن کی اہلیت کو کوئی گزند نہیں پہنچتا، کیونکہ یہ دانش گاہ ابھی حال تک زندہ زبانوں کو بھی اسی طرح برتتی رہی ہے جیسے مردہ زبانوں کو؛ اس طرح وہ کچھ زیادہ ہی باوقار نظر آنے لگتی ہیں۔ لاطینی اور یونانی کے دور دراز کمال سے زیادہ مشابہہ ۔ تاہم مجھے یہ بات خاصی عجیب لگی کہ کوئی شخص جو اپنے نان نفقے کے واسطے فانسیسی ادب کا رپین منت ہو، وہ اس زبان کے بنیادی الفاظ کو اسی طرح ادا کرنے سے اس بھیانک درجہ قاصر رہے جس طرح اُس کے فاعل Subject اس کے بیروزنے (اور ہاں، آپ چاہیں تو، اِن میں اس کی تنخواہ دینے والوں کو بھی شامل کرلیجیے) انھیں اول اوال ادا کیا تھا۔(۱)

آپ سوچتے ہوں گے کہ ایک مرحوم خاتون نقاد سے کیا رکیک بدلہ لے رہا ہے، اور وہ بھی صرف اتنے سے جرم کی پاداش میں کہ اس نے اس طرف توجہ دلائی که قلوبیر کو ایسا برواری کی آنکھوں کا قابل اعتماد علم نه تها ۔ لیکن اب میں مرے ہووں کے بارے میں خوش گفتار رہو "(de mortuis nil nisi bonum)کا بہر حال، قائل نہیں (ظاہر ہے میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے بات جو کررہاہوں)؛ پھر اگر کوئی اِس قسم کی چیز کی طرف آپ کی توجہ دلائے تو اس پر جتنا برہم ہوا جائے ، کم ہے۔ یہ برہمی ڈاکٹر سٹار کی پرنہیں،کم ازکم شروع میں تو نہیں۔۔ وہ تو ، جیسا کہ عام محاورہ ہے، محض اپنا فرض ادا کررہی تھیں۔ بلکہ فلوبیر ہے۔ محنت شاقہ کے عادی اس عبقری سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے مشہور ترین کردار کی آنکھوں کا رنگ پورے ناول میں ایک جیسا ہی رکھتا؟ ہا۔ اور تادیر اُس سے ترش روی برتنے کا یارانہ پاکر آپ اپنے پھرے ہوے جذبات کا رخ نقاد کی طرف پھیر دیتے ہیں۔

مجھے اعتراف ہے کہ جتنی بار بھی "مادام بوواری“ پڑھی ، ہیروئن کی دھنک آنکھوں کی طرف میرے سے کبھی توجه ہی نہ دی۔ دینی چاہیے تھی؟ آپ دیتے ؟ کیا میں ان دوسری چیزوں پر توجہ دینے میں ضرورت سے زیادہ منہمک تھا جو ڈاکٹر سٹار کی کی نظروں سے خطا جارہی تھیں ( گو اس وقت میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا که یہ کیا چیزیں ہوسکتی ہیں )؟ به الفاظ دیگر: کیا کہیں کوئی مثالی، مکمل قاری موجود ہے؟ کیا ڈاکٹر سٹار کی نے جس طور " مادام بوداری" پڑھا ، اس میں وہ تمام تاثرات آجاتے ہیں جو اس کو پڑھتے وقت مجھ میں پیدا ہوے اور اس کے علاوہ کثیر مقدار میں بہت کچھ اور بھی جس شہر میں مطالعہ بے معانی قرار پائے؟ نہیں بھئی خدا نه کرے، میرا مطالعه ادبی تنقید کی تاریخ کی رو سے تو بے معنی ہوسکتا ہے، کتاب سے لطف اندوز ہونےکی رو سے بالکل نہیں۔ اب میں یہ تو نہیں ثابت کرسکتا کہ بے تربیت قاری، پیشہ ورنقادوں کے مقابلے میں ، حظ اٹھانے کی صلاحیت زیادہ رکھتا ہے ، لیکن ، میں آپ کو اس ایک فوقیت کے بارے میں ضرور بتا سکتا ہوں جو ہمیں نقادوں پر حاصل ہے۔ ہم بھول سکتے ہیں ۔ ڈاکٹر سٹار کی اور ان کے قبیلے والوں کے ساتھ حافظے کی لعنت لگی ہوئی ہے۔ یہ جو کتابیں پڑھاتے ہیں اور جن کاموں کے بارے میں لکھتے ہیں، وہ ان کے حافظے سےکبھی محو نہیں ہوسکتیں۔ یہ ان کا کنبا کٹم بن جاتی ہیں شاید اسی لیے بضے بعضے نقاد اپنے فاعل کے حق میں دبا دبا سا سرپرستانه لب و لہجہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کا طرز عمل کچھ یوں ہوتا ہے جیسے فلوبیر یا ملٹن پاؤڈر کے بھبھو کے اٹھ رہے ہوں اور ماضی کی بازخوانی کے سوا اوع کسی چیز میں دلچسپی نہ رکھتی ہو، اور جس نے سالہا سال سے کوئی نئی بات نہ کہی ہو ۔ جی ہاں، اس میں کیا کام کہ گھر خالہ ہی کا ہے، اور جس کو دیکھیے بلا کرایہ اس میں دھرنا دیے بیٹھا ہے، تاہم، سچ تو یہ ہے کہ آپ بہر حال جانتے ہی ہیں ۰۰۰ وقت قریب ہے۔

اس کے برعکس، ایک عام لیکن پر شوق و جوش قاری کو بھولنے بھلانے کا اذن عام ہے ، وہ اٹھ کر جا سکتا ہے، دوسرے تمام لکھنے والوں سے بے وفائی کرسکتا ہے لوٹ کر آسکتا ہے، اور باردگر فن پارے میں محو اور بے خود ہوسکتا ہے۔ خانگی زندگی کو اس رشتے میں مخل ہونے کی کبھی ضرورت نہیں پڑتی؛ یہ رشته متغرق الاوقات تو ہوسکتا ہے لیکن جب بھی وقوع پذیر ہوجائے، ہمیشہ ہی بڑا شدید ہوتا ہے۔ اس میں روزمرہ والا بغض و عناد نہیں ہوتا، جو لوگوں میں ڈھور ڈنگروں کی طرح ساتھ جمے جمے زندگی کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ مجھے تو کبھی فلوبیر کو ،تھکن سے چور آواز میں، اس یاد دہانی کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی که بھئی ہاتھ میٹ کو قرینے سے لٹکا دیا ہوتا ، یا ٹائلٹ کو بعد از استعمال برش سے صاف کرلیتے ۔ لیکی بس یہی ڈاکٹر سٹار کی کرنے سے باز نہیں رہنے والیں۔ دیکھیے، میں چیخ کر کہنا چاہتا ہوں ، ادیب کامل یا بے عیب نہیں ہوئے ، اسی طرح عام زن و شو نہیں ہوتے۔ اگر کوئی اصول یقینی ہو سکتا ہے تو وہ بس یہ ہے،، اگر بے عیب “ نظر آئیں ، تب بھی نہیں ہوتے۔ میں نے اپنی بیوی کو کبھی "بے عیب " نہین خیال کیا تھا۔ مجھے ہے اس سے محبت تھی، لیکن میں نے خود کو کسی فریب میں نہیں آنے دیا۔مجھے یاد آتا ہے۔۔۔ لیکن میں یہ کسی اور موقعے کے لیے اٹھا رکھتا ہوں۔

اس کے بدلے مجھے ایک اور لیکچر یاد کرناچاہیے جس میں میں سامع س کی حیثیت سے شریک تھا، چند ل پہلے چلٹنہم (Cheltenham) کے ادبی میلے میں۔ یہ لیکچر کیمبرج کے ایک پروفیسر صاحب ، بنام کر سٹوفررکس (Christopher Ricks) نے دیا تھا ۔ یہ ایک بڑی ضیا پاش پرفارمیںس تھی، ان کی چندیا بھی چمکدار ، کالے کفش پا بھی چمکدار ، اور لیکچر بھی، اب ظاہر ہے، بے حد چمکدار ۔ موضوع تھا "ادب میں غلطیاں اور کیا یہ واقعی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ پوتوشینکو (Yevtushenko)، مثلا، امریکی بلبلوں کے بارے میں اپنی ایک نظم میں بڑی بھاری غلطی کا مرتکب ہوا تھا ۔ رقص کے موقعے پر جو فوجی لباس پہنا جاتا ہے اس کے بارے میں پشکن سے شدید غلطی ہوئی تھی۔ جان وین ہیرو شما پر بم گرانے والے ہواباز کے بارے میں غلط تھا۔ نیکوف (Nabokov) یا رجب !۔۔ لولیٹا کے نام کی صوتیات غلطی پر تھا۔ چند اور مثالیں بھی تھیں، کولرج یے ٹس ، اور براؤننگ ان میں سے بس چند ہی تھے جو "ہاک" اور "بینڈسا" (hawk and handsaw)کے فرق سے قطعی لاعلمی کے عالم میں ؛پکڑے گئے تھے، یا اول تو یہی کہہ "پینڈسا" ہوتا کیا بلا ہے ۔

دو مثالیں، خاص طور پر پہلی LORD OF TIIE FLIES کے بارے میں بڑی قابل لحاظ دریافت تھی۔ اس مشہور منظر میں، جس میں پگی (Piggy) کی عینک آگ کی دریافت نوکے واسطے استعمال ہوتی ہے، ولیم گولڈنگ کا عالم بصریات (optics) بالکل الٹ پلٹ ہو کر رہ گیا ہے۔ پگی نزدیک میں ہے؟ اس عارضے کے واسطے نسخے میں جس قسم کے عدسوں والی عینک تجویز ہوئی ہے اس سے آگ سلگانے کا کام سرے سے لیا ہی نہیں جاسکتا۔ آپ چاہیے جس زاویے سے اسے استعمال کریں، یہ سورج کی شعاؤں کو ایک نکتے پر شدت کے ساتھ مرتکز کرنے سے عاجز ہی رہے گی ۔

دوسری مثال کا تعلق ٹینی سی کی Chatne of the Light Brigade سے تھا۔ “into the valley of Death/Rode the six hundred”ٹینی سن نے یہ نظم بہت عجلت میں کہی تھی، " دی ٹائمز " میں ایک رپورٹ پڑھنے کے بعد جس میں یہ فقرہ بھی شامل تھا، کسی سے بڑی فاش غلطی تھی ۔ اس نے ایک سابقہ بیان پر بھی اعتماد کیا، جس میں ” ۶۰۷ خمدار" تلواریں “ مذکور تھیں۔ بہر حال، بعد میں اس معرکے میں، جسے کمیل دوسے (Camille Rouser) نے ” یہ بھیانک اور خونیں کھائی باڑ گهر دوڑ" (“ce trrible sanglant steeplechase)کے الفاظ میں یہاں کیا ہے، حصہ لینے والوں کی تعداد میں سرکاری طور پر تصحیح کر کے اسے 643 مقرر کیا گیا۔ Into the valley of Death/Rode the six hundred and seventy three? لیکن مصرعے میں وہ غنائی آہنگ کہاں تو تعداد کو سات سو کرلینے سے شاید کام چل جائے؟ ۔ لیکن یہ بھی کہاں بالکل درست ہے،خیر، بالکل نہ سہی ، کم از کم مقابل زیادہ درست تو ہے؟ ٹینی سن کے مسئلے پر غور و خوض کیا اور نظم میں تبدیلی نہ کرنے ہی کا فیصلہ کیا "بحر کے اعتبار سے، چھ سو (جیسا کہ میرا خیال ہے ) سات سو سے کہیں زیادہ بہتر ہے ، چنانچہ برقرار رہنے دو۔

'چھ سو تہتر' یا "سات سو" یا "تقریباًسات سو" کے بجائے "چھ سو" کا استعمال میری دانست میں تو کوئی ایسی بات نہیں جسے "غلطی" سے متصف کیا جاسکے۔ دوسری طرف، گولڈنگ کے علم بصریات میں جو کپکپاہٹ کا عالم ہے، اسے ضرور "غلطی کی صف میں ڈالا جاسکتا ہے۔ اب اگلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے، تو کیا اس سے کوئی لمبا چوڑا فرق پڑ جاتا ہے؟ جہاں تک ڈاکٹر رکس کا لیکچر میرے حافظے میں تازا ہے تو اُن کا دعوا تھاکہ اگر ادب کا امر واقعہ پہلو قابل اعتماد نہ رہے تو پھر" طنز “ اور ” فینٹسی " جیسی فنی حکمت عملیوں سے کام لینا سخت دشوار ہوجاتا ہے۔ اگر آپ کو یہ نہیں معلوم کہ سچ کیا ہے، یا کیا ہونا چاہے، تو پھر جو جھوٹ ہے، یا جو ہونا چاہے، اس کی صحیح قدر و قیمت گھٹ کے رہ جاتی ہے۔ یہ دلیل، کم از کم مجھے تو ، پڑی مستند نظر آتی ہے ا گر میں یہ سوچنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ ادبی سہو کے کتنے موقعے ایسے ہوں گے جن پر اس کا، في الواقع، اطلاق ہوسکے۔ جہاں تک پگی کے چشمے کا تعلق ہے تو میرے خیال میں (الف)

چشما سازوں، معالجین اور چشم، اور چشما برد از پروفیسران انگریزی سے قطع نظر، کم ہی لوگوں کی توجہ اس طرف جاسکے گی اور ( ب ) اگرجائے بھی تو وہ "غلطی " کو بے اثر کر دیں گے ۔ جس طرح کسی چھوٹے سے بم کو نگراں دھماکے کے ذریعے بے نیش کر دیا جاتا ہے۔ اور تو اور بے نیشی یا ڈیٹونیشن کا یہ عمل ( جو پانی کے کسی اجاڑ سے کنارے کی ریت پر وقوع پذیر ہوتا ہے، جہاں گواہ کی حیثیت سے بس ایک آدھ کتا ہی موجود ہو تو ہو ) ناول کے بقیا اجزا کوآگ نہیں لگا دیتا ۔

چشما سازوں،مثلاً جیسی کہ گولڈنگ نے کی ہے، "خارجی غلطیاں" ہوتی ہیں ۔۔ اس تفاوت کی زائیده ہوتی ہے جو کسی چیز کے بارے میں کتاب بارےمیں دعوے اور حقیقت کے بارے میں ہمارے علم کے درمیان پایا جاتاہے۔اکثر وبیشتر یہ محض اس بات کی دلیل ہوتی ہیں کہ ادایب کسی علم سے متعلق مخصوصی فنی معلومات سے نابلد ہے ۔(۲) یہ گناہ بالکل قابل درگزر ہے۔ لیکن "داخلی غلطیوں" کے بارے میں کیا حکم دیا جائے ، مثلاً جب ادیب اپنی نگارش میں دو ایسی باتوں کا دعویٰ کرے جو ایک دوسرے کی ضد ہوں اور جن میں کوئی توافق نہ پایا جاتا ہو؟ ایما کی آنکھیں بھوری ہیں ، ایماکی آنکھیں نیلی ہیں۔ آہ، یہ صرف نا اہلیت ہی کا نتیجہ ہوسکتا ہے، اور ادبی پھوہڑ پن کا ۔ چند دن پہلے میں نے ایک ناول پڑھا جو اس ادیب کی پہلی کاوش تھا اور جس کی خوب تعریف یوں ہورہی تھی، اس کاراوی ـ جو جنسی اعتبار سے نا آزمودہ اور فرانسیسی ادب کا شوقیه پرستار دونوں ہی ہے ۔۔ لڑکی کو جھڑ کی کھائے بغیر چومنے کے بہتر ین طریقے کی پر از مزاح آزمایشی مشق کرتا ہے۔ " آہستہ ، شہوانی، نا قابل مدافعت طاقت سے الڑکی کو بتدریج اپنی طرف کھینچو اور ،در این اثنا ،اس کی آنکھوں میں یوں ڈوب کر دیکھو جیسے ابھی ابھی تمھیں " مادام بوواری کے پہلے، اشاعت سے روکے ہوے ایڈیشن کا ایک نسخہ تحفتاً ملا ہو ۔

مجھے محسوس ہوا کہ بات بڑے سلیقے سے ادا کی گئی تھی، بلکہ یقیناً بڑے پرتفنن طریقے پر ۔ لیکن چکر بہ تها کہ " مادام بوواری کے پہلے، اشاعت سے روکے ہوے ایڈیشن " جیسی کسی چیز کا سرے سے وجود ہی نہیں۔ یہ ناول، جیسا کہ میرے خیال میں کم و بیش سبھی جانتے ہیں، سب سے پہلی بار "رویو دیاری " (REVOLE DE PARIS) میں قسط وار طبع ہوا تھا ؟ بعد از آن اس پر فحاشی کا مقدمہ چلا اوربریت کے بعد کہیں جا کر یہ کتابی صورت میں شائع ہوا ۔ میرا گمان ہے کہ نوجوان ناول نگار ( ان کا نام ظاہر کرنا سراسر زیادتی ہو گی ) شاید شارل بودلیر کے مجموعی "بدی کے پھول “ (LES FLEURS DU MAL) کے پہلے، اشاعت سے روکے ہوے سوچ رہے ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں، اگر اس کی نوبت آئی، وہ بروقت غلطی کا ازالہ کر دیں گے۔

بهوری آنکھیں، نیلی آنکھیں۔ کیا اس سے واقعی کوئی فرق پڑ جاتا ہے ؟ نہیں، اگر ادیب خود اپنی ہی تردید کرے تو اس سے کونسا فرق پڑ جاتا ہے لیکن تو کیا اس کی اہمیت ہے کہ آنکھیں کس رنگ کی ہیں؟ جب، ناول نگاروں کو عورتوں کی آنکھوں کے رنگ کا ذکر کرنا پڑ جائے تو مجھے ان پر رحم آتا ہے اپسند کے لیے انتخاب اتنا محدود ہوتا ہے اور انتہائے کار، جس رنگ پر نظر ٹھہرائے، نہایت پیش پا افتاده مضمرات کا حامل نکل آتا ہے۔ اس کی آنکھیں نیلی ہیں معصومیت اور ایمان سیاہ ہیں، شہوانیت اور گہرائی ؛ سبز ہیں، سرکشی اور حسد بھوری اس قابل اعتماد اور عقل سلیم بنفشی ہیں ناول ر ریمنڈ چینڈلر (Raymond Chandler)کا نوشتہ ہے۔ خاتون کے کردار کے بارے میں جملئہ معترفہ کے کسی توشہ دان کے بغیر آپ کی اس تمام چکر سے گلو خلاصی بھلا کہاں ممکن ہے۔ اس کی آنکھیں کیچڑ کے رنگ کی ہیں؛ وہ جو کانٹیکٹ: لینسز استعمال کرتی ہے تو اس کی آنکھیں اسی حساب سے اپنا رنگ بدل لیتی ہیں؛ اس نے اس کی آنکھوں کی طرف کبھی دیکھا ہی نہیں ۔ ہاں تو، انتخاب کے لیے جو چاہیے چن لیجیے ۔ میری بیوی کی آنکھیں سبزی مائل نیلی تھیں، جس سے اس کا قصہ خاصا طول طویل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ لکھنے والا، صاف گوئی

Muhammad Umar Memon

5417 Pagent Street

Madison, Wisconsin 53705, U.S.A

۴ ستمبر ۱۹۹۰ء

اجمل کمال صاحب

۱۴ آگست کا خط یکم ستمبر کو ملا بارنز کے ترجمے میں جو ردبدل کرنا ہے۔ وہ معلوم ہے۔ انتوں شمس کو میں نے ترجمے کی ایک کاپی بھیجی تھی ۔ انھوں نے مندرجہ ذیل تبدیلیاں کرنے کے لیے لکھا ہے۔ اول تو ان کے نام کے نیچے وہ چاہتے ہیں ہیں کہ انتون شمس کے بجائے "انطون شماس" ہو جس طرح عربی میں لکھا جاتا ہے۔ تعارف اور مضمون میں جہاں جہاں اُن کا نام آیا ہے۔ آپ انطون شماس کرلیں۔ تعارف میں افراھم ھیوشراع کے بجائے اورھام شراع ہونا چاہیئے ۔ مضمون صفحہ ۱۲پر"زخروم دفاریم" کے بجائے "زخرون دواریم"۔ مضمون میں صفحہ ۹ سے والٹر بینیامن کا ذکر باربار آیا ہے اور اس صفحے سے پہلے بھی کئی بار۔ انطون نے "بینیامن" کے بجائے "بن یامن"کرنے کے لیے لکھا ہے۔ انطون نے پوچھا ہے کہ ترجمعہ انداز "کب تک نکل آئے گا" میرے کہنے پر انھوں نے انہیں Black and white تصویر بھی بھیجی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ کو بہ حفاظت بھجوانے کی کیا تدبیر کی جائے۔

یہ سہولت کی بات نہیں اور نہ کامن سینس کی۔ اگر مجھے معلوم ہوتاکہ "آج" کی وہ کاپیاں یہاں والے صدیقی صاحب کے لیے ہیں تو نہیں ملے" ہی انھیں دے دیتا"۔ چونکہ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ وڈرج (اِل نوائے) والے عزت حسین امیری زونا چلے گئے ہیں اور ان کا پتا نیوز معلوم نہیں اس لیے ان کے حصے کے نسخے لمبے بھیجدیں۔ میں سمجھا یہ کاپیاں انھیں کے لیے تھیں۔ پتا ملنے پر یہ میں نے انھیں ایری زونا بھجوادیں۔ اب انھوں نےلکھا ہے کہ ان کے حصے کی کاپیاں ری ڈئریکٹ ہوکر ایری زونا پہنچ چکی ہیں انھیں لکھ رہا ہوں کہ جو میں نے بھیجی تھیں وہ لوٹا دیں۔ ان کا نیا پتا فون نمبر لیجیے:۔

Mr. Itrat Husain

4947 E Dallas

Mesa, Arizona 858205, U.S.A

آپ صدیقی صاحب کا رسالہ مجھے بھیج سکتے ہیں ۔(آئندہ) انھیں دینے میں مجھے کوئی دقت نہ ہوگی۔

اگر آپ کے ریمارکس "جاتی چیزیں" کے تیسے ورژن کے بارے میں ہیں تو عرض ہے کہ صفحہ ۱۰ پر متعلقہ حصہ غور کلامی نہیں۔ تاہم اگر یہ جذباتیت سے بوجھل ہے تو حذف کیا جاسکتا ہے۔فینسٹی والہ حصہ امریکی لڑکی کا لکھا ہواہی ہے کسی اردو کے ادیب کا نہیں ۔یہاں مجھے آپ کے محسوسات قبول کرنے میں تامل ہے۔ خیر آپ یہ بتائیے کہ ان ن"آج" کے قابل ہے یانہیں ۔اگرہو' جس پر مجھے اصرا ر نہیں' تو اب اس میں مزید نظر ثانی کی گنجائش نہیں۔ (میرے حساب سے) وہ ٹکڑا ، جسے آپ نے خود کلامی کی حیثیت سے پہنچاناہے، حذف کیا جاسکتا ہے، دوسرے یہ کہ میں نے Dolores (اس کا مطلب غم ہوتا ہے، اور وہ بھی جو بی بی مریم نے جھیلے) کا اردو لفظ غلط کردیا ہے۔ اسے ڈیلوریس کے بجائے "ڈیلورس"ہونا چاہے۔یہ صفحہ ، پیراگراف ۲ میں ایک بار ،اور صفحہ ۲، پیراگراف۲ میں تین بار وارد ہواہے۔ بہ صوروت دیگر یعنی اگر افسانہ "آج" کے لائق نہیں، مجھے مطلع فرمادیں۔میں کہیں اور بھیجدوں گا۔ گویہ یعنی نہیں کہ ایڈیٹر حضرات آسانی سے قبول کریں گے۔ بزل۔

اطلاعاً عرض ہے کہ میں اسی تار گوش کے ناول کا"موٹے مبارک" ولہ حصہ جو میں نے ترجمہ کیا تھا۔ غلام محمد کو بھیج رہا ہوں ۔میں نے اس سلسلے میں آپ کی رائے وار اجازت کے لیے لکھا تھا یاد ہوگا۔

غلام محمد کا خط آیا ہے ۔انھوں نے اور ان کے اس پاس کے لوگوں نے "زندہ بہار" کو خاصے خطرناک رجحانات کا حال پایا ہے۔انھوں نے اس سلسلے میں شاید یہ آصف کو بھی لکھا ہے۔

میں حسب حکم ڈیڑسوڈالر شبانہ محمود کو جلدی ہی لندن بھیجدوں گا۔

ضمیر صاحب کی کیمیو تھراپی چل رہی ہے۔

مزید: ڈیڑھ دو ماہ ہوئے کہ ہمارے شعبے سے

PMDC والوں کو اردو کے ورڈ پروسیسر پروگرام کا آرڈر

بھیج دیا گیا تھا۔ نیوز کچھ موصول نہیں ہوا۔ اگر زحمت نہ ہوتو پوچھ گچھ رکے لکھیں۔

۴اکتوبر 1990ء

اجمل کمال صاحب

آداب :۔ میرا 4 ستمبر والا خط ملا ہوگا۔ ممکن ہے آپ نے اس کا جواب لکھ دیا ہو جو ابھی راستے میں ہی ہو۔ میں یہ خط بہرحال ایک ضرورت کے باعث لکھ رہا ہوں۔ پہلے ایک وضاحت میں مندرجہ معاملے میں پ کی اعانت کا جویا ہوں ، صورت حال کا ذمہ دار آپ کو نہیں سمجھ رہا۔

ہم نے 16 جولائی کو PDMS والوں کو اردو ورڈ پراسیسر کا آڈر بھیج دیا تھا۔ لیکن انھوں نے پلٹ کر خبر تک نہیں لی۔ آڈر کی نقل ملفوف ہے۔ کیا آپ معلوم کرسکتے ہیں کہ کیا معاملہ ہے۔ آپ انھیں یہ یقین دلا سکتے ہیں کہ ان کے پیسے نہیں مارے جائیں گے۔ یونی ورسٹی کے اپنے قاعدے قوانین ہیں۔ چیز ملتے ہی رقم بھجوا دی جائے گی۔

ان دونوں آصف یہاں آئے وئے ہیں۔ فون پر گفتگو ہوئی تھی۔ انھوں نے "آج" کا تازا شمارا بھجوادیا ہے جو چار پانچ روز میں مل جائے گا۔

میں انطون شماس کی تصویر آصف کے ساتھ آپ کے لیے بھیج رہا ہوں۔

یہ دور آپ کے اور 'آج" کے لیے خاصا صبر آزما ہوگا۔

Muhammad Umar Memon

5417 Pagent Street

Madison, Wisconsin 53705, U.S.A

8 اکتوبر 1990ء

اجمل صاحب

ان دنوں بدحواسی کا بازار گرم ہے۔ کچھ تو مصروفیت کچھ نئی بیماریوں سے مانوسی پونے کی اولین جھجک ۔۔۔ غرض بعض باتیں بھول بھی جاتا ہوں۔ آپ کو 4 دن پہلے جو خط لکھا تھا اس میں بھی ایک بات لکھنا بھول گیا تھا۔ خراب سہی۔

آصف نے فون پر بتایا کہ تازہ "آج"کی ایک کاپی میرے لیے لیتے آئے ہیں اور ڈاک سے بھیج رہے ہیں۔ میں نے پوچھ لیا کہ پرچے میں کیا کیا شامل ہے۔ انھوں نے منجد دیگر شرلات کے"ایمابوواری کی آنکھیں' کا ذکر بھی کیا۔ میرے حساب سے یہ ترجمعہ شاید کسی آئندہ موقعے کے لیے اٹھا رکھا تھا۔ (وہی تنقید سے متعلق ایک خاص حصہ جس کا آپ نے ذکر کیا تھا۔)پھر میرا خیال اسی تار گوش کے ناول کے آقباسات کے تراجم کی طرف گیا اور اچانک محسوس ہواکہ وہاں کی موجودہ صورت ھال میں ان کی اشاعت سے آپ اور "آج" دونوں بری طرح لہولہان ہوجائیں گے۔ اور یہ مجھے کسی طرح منظور نہیں ۔ازراہ کرم آپ ہو تینوںآفناس اب نہ چھاپیں۔(آئندہ اگر حالات بہتر ہوں تو دیکھا جائے گا) میں بقتا دو کے چھاپنے کی اجازت دے دیتا ۔ لیکن تیسرے کی عدم موجودگی میں ان کی اشاعت مہل ہوگی کیونکہ اس تیسرے (اور شاید قابل اعتراض) آفناس میں ہی تردیب کی شخصیت کو سمجھنے کا مواد بنیادی طور پر موجود ہے۔ پھر ہوئے مبارک والے آفناس سے بھی یار گوں غلط نتیجہ نکال سکتے ہیں۔

میں نے شبانہ محمود کو 150 ڈالر کے متبادل یا پاؤنڈ کا ڈرافٹ 19 ستمبر کو بھیجدیا تھا۔

دو تین دن پہلے بھئی سے انور خانم کا خط ملا ۔ لکھا ہے کہ ابھی حال ہی میں وارچ علوی کے قلب کی بائی پاس سرجری ہوئی ہے۔ پچھلے سال سرطان کے باعث ان کا ایک گردہ نکال دیا گیا تھا۔ خدا خیر کرے۔ بعض اوقات "زنے" میں آجانے والی کیفیت ککا نا گزیر احساس ہوتا ہے۔

خط کر کر کے لکھنے کی یہ خوب رسم چلی ہے۔ لیکن آپ کی اپنی مجبوریاں ہوں گی اور مصروفیات۔

امید ہے آپ بہ خیریت ہوں گے۔

Muhammad Umar Memon

5417 Pagent Street

Madison, Wisconsin 53705, U.S.A

5 نومبر 1990ء

نعیم صاحب اور کینیڈا والے فاروق ھسن کل تک یہیں تھے ۔دونوں کو تازہ "آج"نیوز نہیں ملا ہے۔ (مجھے تو خیر آصف فرخی کے توسط سے مل گیا تھا) دونوں"آج" کے پہلے ۲ شمارے بھی درکار ہیں۔ دونوں نے مجھے 15 ڈالر فی کس (کل 30 ڈالر) دیدے ہیں۔ کیا آپ انھیں پہلے 3 شمارے ذرا جلد رجسٹر ، بک پوسٹ ، بائی ایئر بھجوا سکیں گے؟ عنایت ہوگی ۔

امید ہے آپ کو انطرن شماس کی بلیک اینڈ وہائٹ تصویر مل گئی ہوگی جو میں نے آسف کی ممرفت بھجوانی تھی ۔ آپ نے شماس کے مضمون کی اشاعت کے سلسلے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟

Pakistan Data Management Serviceنے مطلوبہ ورڈ پروسیسر حال ہی میں بھیج دیا ہے۔

امید ہے آپ بہ خیریت ہوں گے۔

محمد عمر میمن

کی مرتبہ اور ترجمعہ (کا ملاً/جزاً) دو تازہ کتابیں جن کے دیپاچوں میں اردو فکشن کے ارتقاد (یہ اعتبار بیعیت ومعانی) سے تعلق بحث بھی شامل ہے۔

The tale of the old fisherman, contemporary Urdu short stories Washington D.C: three continents press 1991.

The colour of nothingness, modern Urdu short stories New Delhi: penguin books (India), 1991

ایک تیسرا یسا ہی انتخاب (اشاعت: متوقعہ بہار 1992)

Domains of fear and desire, Urdu stories from the Indian subcontinent

Toronto, Canada: TSAR publication

ان انتخابوں میں افسانہ نگار شامل ہیں، قرۃ العین حیدر ضمرالدین احمد، عبداللہ ۔ نیر مسعود، انتظار حسین، قدرت اللہ شہاب ، خالدہ اصغر (حسین) شرون کمار ورما، محمد اقبال مجید، حسن منظور، جیلانی بانو،سریندرپرکاش، بمراج میزا، رام لال، انورسجاد، براج کومل، پروین مسرور، مسعود شہزاد، اکرم اللہ، انورخان، محمد نٹایا، آصف فاروق، سلیم عاصمی، سلام بن رزاق، علی اما م نقوی ۔

21 جنوری 1992

اجمل کمال صاحب

میں لڑھکتا پڑھکتا واپس پہنچ ہی گیا۔ PIAکا جہاز کراچی ڈیڑھ گھنٹہ دیر سے اُڑا۔ نتیجہ ، پیرس دیر سے پہنچا اور امریکا کی فلائیٹ نکل گئی ؛ ثم نتیجتہً، پورے چوبیس گھنٹے پیرس میں گذارنے پڑگئے ۔ بہرحال۔

یہاں انطون شاس کا خط نشر ملا۔ چونکہ اس کا تعلق"آج" سے ہے ، نقل بھیج رہا ہوؐ۔ اس سلسلے میں مزید کاروائی آپ کی جانب سے مزید ہدایت ملنے کے بعد ہوگی۔

میرا تیسرا انگریزی انتخاب 31 مارچ تک نکل آئے گا۔ واہ یہ سردیاں تو کتابوں کی اشائت کا موسم ثاب ہورہی ہیں۔ گویا آموں کی فصل تیار کھڑی ہو۔

میں شبانہ کا مضمون پڑھ لیا ہے۔ افسوس کہ یہ میں شاملِ اشاعت نہیں کرسکوں گا۔ انھوں نے کو کچھ لکھا ہے، اس سے بہتر کارلو کپولا اپنے مقالے میں کہہ چکے ہیں ۔البتہ مضمون کے آکر میں شبانہ نے جو ماخذ جمع کے ہیں ان کی تاریخی حیثیت ہے اور میں Annual کے دستاویز یا documentوالے گوشے میں شبانہ کے نوٹ کے ساتھ چھاپ سکتاہوں۔ میں فوری اس سلسلے میں شبانہ کو خط لکھوں گا۔

کراچی میں آپ لوگوں کے ساتھ وقت اچھا گزرا۔بس اس کی کرتا، عمری کا افسوس ہے۔زینت کی خاموشی میں بھی عجیب سی قربت کا احساس ہوا، میرا مطلب ہے خوش گوار اور دل کو چھولینے والی قربت کا۔ امید ہے نمازی کے وجود سے پیدا ہونے والی کلفت سے دامن چھڑانے کا کوئی بڑا داخلی ہتھیار اب تک زینت نے ایجاد کرلیا ہوگا۔

میں کچھ اور بھی لکھنا چاہتا تھا تاکہ بیچ میں ایک صاحب کا فون آگیااور اب بالکل یاد نہیں آرہا کہ کیا بات تھی۔

Fisherman والی کتاب پر تبصرہ وغیرہ نکلے ہوں تو بھجوائیے گا۔ اور ہاں میں نے 16 کو آصف کو ایک خط لکھا ہے جس میں اپنے بعض تاثرات جو The News والے انٹرویو کے دوران سرسری طور پر ادا ہونے تھے ، قدرے شرح وبسط سے لکھ بھیجا ہے۔ زینت کو پیار اور آپ کو اور افضال کو پیار سے ذرا زبان رسمی اور سلام دوعا سے قدرے کم رسمی سی کوئی چیز۔

3 مارچ 1992

اجمل صاحب

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ دوست صغیر ملال کے سانحے نے بری طرح متاثر کیا۔آپ کا خط مجھے 7 فروری کو ملا تھا۔ اگلے روز آپ سے فون پر گفتگو ہوئی۔اس روز ایری روزنا سے ایک دوست کا فون آیا کہ اتوار 26 جنوری رات میں درد اُٹھا۔اسپتال جانا پڑا۔ 12 فروری کو کواڈردیل بائی پاس ہورہا ہے۔ جس دن ان کا آپریشن ہوا خود مجھےاسپتال میں بھرتی ہونا پڑگیا۔ پورا ایک دن under observation رہا ۔دراصل پچھلے دسمبر سے میری طبیعت مسلسل خراب چلی آرہی ہے۔ بے حد کم زور ہوگیا ہوں۔ اب پتا چلا کہ سلیم الرحمٰن کی بڑی بہن کا بھی 26 جنوری کو انتقال ہوگیا ۔وہی ہارت اٹیک۔ جنوری کا یہ ویک اینڈ بڑا منحوس ثابت ہوا۔ صغیر کی صورت اس کا دمکتا ہوا ذہین شاش چہرہ مسلسل ذہن میں گردش کرتا رہتا ہے۔

ادھر میں جوں توں کرکے منڈرینزکی دوسری خط کا ترجمعہ مکمل کرلیا ہے اس ماہ صاف کردونگا۔

میں نے شبانہ محمود کو جنوری ہی میں خط لکھ دیا تھا ۔اُن کے جواب کا انتظار ہے۔

آپ کے لیے ایک اور خریدار بنایا ہے۔ انٹی نسیم۔ نام پتا نوٹ کر لیجئے اور مارچ والے شمارے سے خریداری شروع کردیجئے۔

Mr. Iftikhar U Nazim

6033 North Sheridon Road

Apt. 40J

Chicago, Illinois 60660, USA

نیگوئن والی کتاب کی ہندوستان میں بڑی پذیرائی ہورہی ہے۔ کئی تبصرہ نکلے ہیں۔ ایک آپ کے لیے محفوم ہے۔زندہ قوموں کی یہی نشانی ہوتی ہے۔ ایک ہم گوں ہیں۔ ہمارے تبصرے کیا اور ان کا معیار کیا۔ تیسری کتاب کا اشتہار نکل آیا ہے۔ بس اب آنے ہی والی ہے۔

کیسے آپ کا دورہ لاہور کیسا رہا؟ وہاں کوئی قابل ذکر بات ہوتو ضرور لکھیے گا۔ میرا دل تو وہیں آپ لوگوں کے آس پاس رہ گیا ہے۔ کہیں۔ افضال کو پیار اور زینت کو بھی پیار ۔ صغیر کے جانے سے آپ کی زندگی میں بڑی کمی آگئی ہوگئی ۔آپ کو بھی پیار۔

بر سل تذکرہ:-انٹی شاعر بھی ہیں شاید آپ واقف ہوں۔ ان کی ایک نظم ہے:

Love that dare not speak its name…..

آؤ میرے پاس آؤ  
میرے سینے کے بالوں سے کھیلو  
اور میں تمھارے  
سینے کے بالوں کے جنگل میں  
اپنے غزالوں کو ڈھونڈوں  
کہ جن کے تعاقب میں  
بچپن کی حدسے بہت دور نکل آیا ہوں  
آؤ میرےساتھ آؤ۔ میری آنکھوں میں جھانکو  
کہ ہم آج کی کشتئی نوح کے وہ مسافر ہیں  
جنھیں جرم الفت میں واپس   
طوفان میں لوٹ جانا پڑا ہے

آؤ میرے پاس آؤ  
میرے ساتھ لیٹو  
میں اپنے لعاب دہن سے  
تمھارے بدن کی بھرکتی ہوئی   
آگ کو سرد کردوں  
  
نہیں تو چلو آج ہم  
شہد کی سب سے اونچی عمارت پہ جاکر  
خود اپنے ہی بوسوں کی شدت نے   
اٹھتی ہوئی بھاپ سے  
آسمانوں پہ ایک ایسا پیغام لکھیں  
جو خلق خدا کو پریشان کردے

23 اپریل 1992

اجمل کمال صاحب

31 مارچ اور یکم اپریل کے مکاتیب ملے۔ ناکاکو، میری بیوی کی سرجری ہوئی ۔اب ٹھیک میں کلین کاصی کم زور ہوگئی ہیں۔میری طبیعت بھی نرم گرم چل رہی ہے، لیکن ، پہلے سے بہتر ہوں۔ ادھر شعبے میں کام کا دباؤ ناقابل برداشت حد تک بڑھ گیا ہے ۔ میں یہ خط بڑی عجلت میں لکھ رہا ہوں۔ میں یکم اپریل کو واشنگٹن گیا تھا۔ وہاں سے آپ کے لیے کچھ کتابیں خریدیں۔ واشنگٹن سے فلاڈلفیا ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے گیا جو مشرق واسطیٰ کی ادیبیات کے متعلق تھی۔ وہاں دو ایک قاب؛ ذکر مقالالت پرھے گئے جن کی نقول آپ کے لیے حاصل کرلی ہیں۔ دو ایک کے لئے درخواست کر کھی ہے ۔دیکھیے آتے بھی ہیں یا نہیں۔ موئید صاحب کی کتاب آپ کے لیے منگوالی ہے۔ خود میرے کتبخانے میں جدید عربی ادب کے متعلق کئی کتابیں ہیں۔ یہ سب کچھ میں آہستہ آہستہ آپ کو بھجوادون گا۔ شرط یہ ہے کہ معتبر لوگ وافر مقدار میں مل جائیں، جس کا امکان اس سال زرا کم ہی ہے۔ چنانچہ اگر آپ کو ایسے افراد کے بارے میں معلوم ہو جو واپس پاکستان جارہے ہوں تو بتائیے گا۔ میری ذاتی کتابیں آپ کو مسگار بھیجی جائیں گی ۔ آپ متعلقہ اشیاء کے Xerox بنواکر کتابیں آہستہ آہستہ لوٹا دیجیے گا۔ کتاب ترجمعے کے لیے نہ دیجیے گا۔ مجھ سے نسدی اورخستہ کتاب برداشت نہیں ہوتی ۔ یہ میری کمزوری ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ جو فہرستیں بناکر بھیج رہے ہیں تو میں مئی سے پہلے ان کی حصول یابی کی تدبیریں کرسکتا ۔ مقصد یہ ہے کہ مئی کے آخر میں پہلے جاکر معلوم کرونگا کہ کہاں سے دستیاب ہو سکیں گی۔پھر کتاب فروش کو ساری معلومات حوالے کرے منگوانے کے لیے کہوں گا۔کتابیں آتے آتے چھ سے آتھ ہفتے لگ سکتے ہیں ۔حضرت آکر Heinemannکی مطلوبہ کتب کے لیے آپ اپنے لنڈن کے رابطے کو استعمال کریں تو ہر لحاظ سے بہتر ہوگا۔ بہ صورت دیگر اُلٹے بانس بریلی والا مضمون ہوگا۔ لنڈن سے میڈیسن اور پھر کراچی۔

ناگی کی کتاب پر اگر آپ کا مطلوبہ تبصرہ اصل سے مختلف ہوتو اصل بھجوادیجیے۔ میں سوچ رہاہوں کہ اس تبصرہ کو Aus میں شامل کروں۔ لیکن اس صورت میں آپ شروع میں ایک آدھ پیراگراف کا اضافہ کردیجیے۔ اس میں اس قسم کی معلومات ہوں جو ہیاں والوں کے لیے منٹو 'ناگی' کی کتاب کے حوالے سے قابل فہیم context بہم پہنچاسکیں۔ اسی طرح متن میں جہاں بیان یہاں والوں کی مناسبت سے شرح وبسط کا تکافی ہوا۔ براہ کرم مہیا کردیں۔ بھئی یہ کام آپ کو کرنا ہی ہوگا۔۔۔۔ اور جلد!

بھئی یہ آپ کی شبانہ محمود تو بڑی پُرانا پاکستانی بی بی نکلیں۔عند اطلاعات ذکر ہوگا۔

اب بھائی میں اتنا نا تجربیکار بھی نہیں کہ four کے انتخاب کی ترکیب سے ہی نابلد سمجھ لیا جاؤںسارا چکر ہی ہے کہ طریقہ استعمال سے واقف ہونے کے باوجود default فانٹ کے علاوہ کسی اور فانٹ کا انتخاب بار آورثابت نہیں ہورہا۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ جس پریٹنگ پروگرام کو استعمال کیا گیا ہےشاید بہت قدیم ہے۔ان دنوں میکنٹاش کا آپریٹنگ پروگرام 7 تک پہنچ گیا ہے۔میں نے میکناش II SI کا آرڈر دیا ہواہے جس میں 80 میگا بائٹ کی ہارڈ ڈسک ہوگی۔اور روم میموری 17 میگا بائٹ۔ پرنٹر کی میوری میں اضافہ بھی کرنے والاہوں۔ گرمیوں میں سارے تجربے ہوں گے۔ پھر کوئی فیصلہ کرونگا۔ فی الحال شدید مصروفیت ہے۔

زینت کے امید سے ہونے میں مجھے اپنے خلاف بڑی لطیف سی سازش کا احساس ہوا۔میرے رقیبوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بہرحال آپ دونوں کو مبارک باد۔

زمانے کے بعد عبداللہ حسین کا خط ملا –وہ ابھی تک پااکستان میں ہی ہیں۔ لکھاہے کہ مارچ کے آکر کے کسی Friday timesمیں سلیم کی کہانی کا میرا کیا ہوا ترجمعہ چھاپیے۔ اگر آپ کے پاس ہوتو ترانہ بھجوائیے ۔ اور ہاں، اگر زینت میری تصویروں کے negative سے فارغ ہوچکی ہوں تو رجسٹر ڈاک سے بھجوادیجیے۔آپ کی Butemis صاحبہ نے ابھی تک تو خریداری کے لیے رابطہ قائم نہیں کیا۔ کینیڈا والے خالد سہیل نے مزید دوسال کے لیے"آج" جاری کروانے کا معاوضہ (40ڈالر)بھیجدیا ہے۔ عزت حسین اور بیدار بخت کو لکھا ہے۔ ہان آپ کمال ابدالی صاحب کو آئندہ شمارہ نہ بھیجیں۔ میں نے انہیں renewal خط لکھا تھا جو واپس آگیا ہے۔ شاید ان کا پتا بدل گیا ہے۔ میں انھیں track down کرنے کی کوشش کرونگا۔ کامیابی کی صورت میں نیا پتا لکھوں گا۔ تب مزید بھیجیے گا۔

ساتھی سے عجرت پکڑنے کی نیت سے ملنا بھی میرے حساب سے وقت کا خون ہے۔ بہرحال آپ کود بہتر سمجھتے ہیں۔ آپ کو شاید اب تک موصوف کے اس خط کی نقل مل چکی ہوگی جو انھوں نے بھنا کر محمود ایاز کو لکھا ہے۔ مجھے ایک کاپی بھیجی ہے۔ لکھا ہے ہندوپاک کے بہت ادیبوں کو اس خط کی نقل بھیج رہے ہیں۔اگر نہ دیکھی ہ تو میں بھیجوادوں۔ کب تک اور کہاں تک عبرت پڑیں گے!

بھئی وہان کوئی قابل ذکر کتاب چھپے تو اس پر Aus کے لیے تبصرہ کرکے بھجوادیا کریں۔

زینت بی بی کو دعا اور افضال کو بھی دعا۔

19 نو مارچ 1992ء

اجمل کمال صاحب ! کل آپ کا 3 مارچ کا خط ملا ،آصف کے تبصرے کی نقل اور ڈاکٹر انیس ناگی کی منٹوپر کتاب اپنے تبصرے کی نقل دونوں کا بے حد شکریہ ۔ مؤخر الذکر پتا ملا 'بے لگدف'باممل، اور دل چپ ہے۔ آپ نے جہاں hippoenities استعمال کیا ہے۔ اور اس نے کماحقہ فائدہ اٹھایا ہے ۔ 'وہاں' “or hippoenities” سے بھی کچھ تفنن پیدا ہوسکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ کاش میں بھی کبھی ان ہی مجہول تالیف کے قابل ہوجاؤں، کم ازکم اس طرح آپ کو مجھ قلم اُٹھانے کا موقع تو مل ہی جائے گا، اور مجھے سرفراز ہونے کا۔ تیسرے یہ کہ آپ نے ناگی کی مرتبہ کتاب میں افتخار جالب کے "موذیل" ہر تجزیاتی مضمون کی تعریف کی ہے۔ بھئی یہ پڑھوائے۔

میں شماس کو آپ کی فرمائت کی فہرست بناکر بھیجدوں گا، یا بعد جو انھیں اور خدا کو مظور ہو۔ یعنی دیدہ باید۔ عربی اور فارسی کہانیوں کے اب تک بے شمار انتخاب چھپ چکے ہیں۔ ڈیویز کا دوسرا انتخاب، جس کے بارے میں آپ نے لکھا ہے، اگر درکار ہوتو لکھیے۔اگر درکار ہوتو لکھیے ، میں ھاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں Journal of Arabic Literature پندرہ بیس سال سے چھپ رہاہے، یہ E.J.Brill والے Leiden (ہالینڈ) سے چھپاتے ہیں۔ میں اپریل کے شروع میں ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے واشنگٹن جا رہاہوں۔ وہاں عربی اور فارس افسانوں کے تراجم کے مجموعے آپ کے لیے ڈھونڈ ونگا۔ حشمت مؤثید صاحب کی کتاب کل شائع ہونے والی ہے۔ میں آپ کے واسطے ایک عدد جلد کا آرڈر دے رہا ہوں۔ گرمیوں تک کوئی لے جانےوالا مل ہی جائے گا۔آپ یہ کیجیے کہ پہلے اسے اول تا آخر دیکھ جائیے۔ جو کہانیاں پسند آئیں ان کی نشاندہی کردیجیے ۔حشمت موئید سے میرے ذاتی تعلقات ہیں اور وہ میرے استاد بھی رہ چکے ہیں۔ میں اُن سے کہانیوں کی اصل حاصل کرلوں گا۔ رہا بعد از انقلاب کی فارسی کہانیوں کا انتخاب تو اگر فریہ معلومات فراہم کرسکیں تو اس کے حصول کی کوشش کی جائے۔

میری مصروفیات کم ہونے والی نہیں، اللہ یہ کہ چیرمیں شپ سے استعفادیدوں۔ بھائی میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ پہلے انتخاب کے لیے پڑھوں اور پھر منتخب کہانیوں کا ترجمعہ کروں۔ تاہم میں ان گرمیوں میں دوایک کہانیوں کا ترجمعہ ضرور کرسکتاہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کہانیوں کا انتخاب خود کریں اور مجھے پورا حوالہ لکھ دیں۔ میں پرھنے کے بعد آپ کو بتادونگا کہ ترجمعہ میرے بس کاہے یا نہیں۔ اس طرح کام بھی ہوجائے گا اور مصروفیات بھی بہت زیادہ خارج نہیں ہوگی۔کیونکہ خیال ہے۔ میں موئید صاحب سے غلام حسین سامری کے بارے میں پوچھوں گا اور یہاں لائبریری میں بھی کتاب تلاش کرونگا۔

بھئی آپ سولژے نتسن والے ترجمعے کے سلسلے میں بلکل تردد نہ کریں۔ اگر بات نہیں بن رہی تو رہنےدیں۔ یہاں 7 تا 15 مارچ تفصیل بہار تھی ۔ ارادہ تھا کہ بووار کی دوسری قسط کا مبیضہ بنانا شروع کردوں گا۔ لیکن نہ شہ ان دنوں ہم سنسکرت کی جگہ پر کرنے میں لگے ہوئے ہیں ۔ا سکی وجہ سے خاصی مصروفیات رہی۔پھر اچانک میری بیوی کے آپریشن تک بات جا پہنچی ۔اس کی وجہ سے کافی ذہنی اور جلی اضطراب رہا۔17 کو سرجری ہوئی۔ ابھی تک ہسپتال میں ہیں ۔ لیکن خدا کا شکرکہ کوئی پیچیدگی نہیں پیدا ہوئی۔ مصروفیات ، میں نے دیکھا ہے، مارچ اپریل میں ضرورت سے زیادہ اور ناگہانی وارد ہوجاتی ہیں۔ برسوں DOMAINS OF FEAR AND DESIRE کے پروس اس تاکید کے ساتھ پہنچے کہ 2 ہفتے کے اندر اندر لوٹادو۔ اب میں کیا کیا کروں!؟۔

نیر مسعود کے خط سے معلوم ہواکہ نیگوٹن والی کتاب پردھرا دھڑ تبصرہ شائع ہورہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی پر پروگرام بھی ہوئے۔ عام طور پر انتخاب کافی مقبول رہا ہے۔ نئے لکھنے والا خوش ہیں کہ ان کی پذیرائی ہوئی ۔الحمداللہ۔

بھی آپ سے درخواست ہے کہ انکار کو اس کت جائز مقام سے آگے پیچھے دخل درمعقولات یا دراز دستی کی اجازت نہ دیں۔ مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اب "آج" میں آپ نے مصنف کے ساتھ ہی مترجمہ کانام بھی سرفہرست رہنا شروع کردیا ہے۔ جناب مترجم بھی اپنی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نیک کام کو ہورا کرنے کا دوسرا رکن یہ ہے کہ اب آپ "آج" کے ٹائٹل پیج پر بھی ترجمن کے نام دینا شروع کردیں۔ مثلاً فلاں فلاں مصنفین اور یہ ان کے ترجمعین۔

بھئی میں نے نیا پروگرام کمپیوٹر پر چڑھا لیا ہے لیکن اب یہ دقت پیش آرہی ہے کہ سوائے default settingکے کچھ اور نہیں چھپتا۔ اس والے کاdefault فانٹ نستعلیق ہے جو مجھے ذراپسند نہیں ۔ممکن ہے وجہ یہ ہوکہ کمپیوٹر یا پرنٹر میں memory کم ہے۔ میں ذرا سانس ملنے پر memory کے اضافی بورڈز لگاکر پروگرام چلاؤنگا۔ کامیابی رہی تو ٹھیک ورنہ دونوں پروگرام مع دم چھلوں کو لوٹادونگا اور قیمت معاف کردونگا۔ اصل میں اگر عارف یہاں ہوتے تو ان سے پوچھ گچھ کی جا سکتی تھی۔

اتنی دور بیٹھے کچھ نہیں ہوسکتا ایک صاحب نےبتایا کہ ممکن ہے جوآپریٹنگ پروگرام استعما ل کیا گیا ہے وہ پرانا ہو۔(ابھی یہ نزاکتیں میری سمجھ سے بالاہیں۔)آپ اپنے مزکورہ سے میری طرف سے کچھ مہلت مانگ لیں۔ میں جلد یا بدیر ان کی امانت ان کو پہنچادونگا۔میں نے عارف سے اپنے لیے Keyboard بنوایا اور اس میں نون غنہ رکھنے بھول گیا۔ یہ ہے میری دماغی حالت۔میرا 3 مارچ والا خط ملا ہوگا۔اپنے منصوبوں کے بارے میں بعد میں لکھونگا۔

27 مئی 1993 ء

اجمل کمال صاحب

ان دنوں قیامت کی مصروفیت ہے ۔اس میں 4 روزکے لیے مونٹسریال جانا پڑگیا۔ 25 کولوٹا تو آپ کا 12 مئی کا خط منتظر ملا۔ آپ "آج" کے تازہ شمارہ کی بد طباتمی سے کچھ زیادہ ہی کبیدہ خاطر ہوگئے ہیں ۔جہاں افسانوں کا furnished product کے تعین میں اور شکل وصوروت پر قابو نہ ہو، وہاں اس پر جھنجھلانے اور دل خون کرنے کا کیا محل ہے۔اصل کام تو پرچے کو جاری رکھنا ہے۔ زینت اور آپ کے احباب نے ٹھیک رائے ہی دی ہے۔ "آوارگ"کا سانحہ بھی آکر گذر ہی گیا تھا۔یہ سانحہ بھی کسی نہ کسی طور گذر جائے گا۔ دل چھوٹا نہ کیجئے ۔ اگر رسالےکے بغیر زندگی کا تصورمشکل ہورہا ہے تو رسالے کو جاری رکھیے اور یہ نہ بھولیے کہ آپ کےوسائل محدود ہیں۔ سائز اور کاغذات کے سلسلے میں جو compromises کرنے ہیں ۔ کر گذریے۔ ممکن ہے چند سال بعد وہ وقت آجائے کہ رسالہ بالکل ہی خود کفیل ہوجائے اور پرانے خوابوں کو پوارا کرنے کا موقع مل جائے۔ بھئی اپ ماشاءاللہ خود بڑے سمجھ دار آدمی ہیں۔

ابدالی صاحب کے پتے کے سلسلے میں یہ عرض کرنا اہے کہ پتا درست ہے ۔ میری ان سے فون پر بات ہوئی تھی ۔معلوم ہواکہ جب ان کا پتا بدلا تھا تو انھوں نے آپ کو اطلااع دیدی تھی، گو تجھے بتادی تھی۔ آپ انھیں پرچہ بھیجدیجئے ۔انھیں تراجم کے سلسلے میں کچھ باتیں کہنی تھیں۔ میں منتظر ہونکہ آجائیں تو آپ کو بھجواؤں۔انھوں نے خریداری کی تجدید کا زبانی اقرار بھی کیا تھا۔(دراصل میں نے اسی سلسلے میں انھیں کہا تھا)گو رقم ابھی تک ملی نہیں ہے۔اس درمیان میں خالد سہیل اور بیدار بخت نے 2 سال لیے اور عزت حسین اور تحسین صدیقی نے ایک سال کے لیے خریداری کی توسیع کی ہے اور پیسے بھیجدیے ہیں۔ اب آپ کے کل 445.45 میری جانب نکلتے ہیں؛ اس میں سے کوئی 40 کے لگ بھگ موئد صاحب کی کتاب او بعض دوسری کتابوں کے نکالنے کے بعد ،یو سمجھیے ، کوئی 400 کے قریبقریب بچ رہیں گے۔ میں مفصل حساب کسی اگلے خط میں بھیجدونگا۔

حجرت آپ سے ایک گذارش ہے۔آپ جلد جلد نمبر نکالنے کی دھمکی نہ دیا کیجیے۔ اگر کاروبار مین اوقیانوس جیسے ابحار داخل ہوں تو نمبروں کی اشاعت کے سلسلے میں آادمی کو تھوڑا بہت حقیقت پسند ہونا چاہیے ۔آپ خصوصی نمبروں پر کام کرتے رہیں۔ جب ۔۔۔۔۔۔ چھاپ دیں عربی اور فارسی والے دونوں مصنوعی نمبروں کے سلسلے میں محبت سے کام نہ لیجیے ۔ اس سال کتابیں بھجوانے کے سلسلے میں دقت پیش آرہی ہے۔ خیال تھا کہ مئی میں وطن لوٹنے والے کچھ لوگ مل جائیں گے'ولی نہ شہ' انتظار اورو تلاش دونوں جاری ہیں۔ کتابیں ڈاک سے ضرور بھیجی جا سکتی ہیں لیکن نہ ملنے کی صورت میں جس کا امکان 80 فیصد کے قریب سمجھیے ، خار آپ کو برداشت کرنا ہوگا۔ اب جو حکم۔

آصف فرخی نے slues in tradition بھجوائی تھی۔ مگر میرے پاس پڑھنے کا وقت کہاں۔ آپ کا تبصرہ بہرحال پڑھ لیا ہے۔آپ نے تو ان کی اچھی خاصی مزاج رسی کر ڈالی ہے،اپ کا یہ ہی مقصد بھی تھا۔ جلد یا بدیر وہ مجھ سے خفا ہوجائیں گے ۔ آپ ناگی کی کتاب پر اپنے تبصرے میں ایسی معلومات کا اضافہ کردیجیے گا جن سے یہاں کے قارئین کو بحث کے سیاق وسباق کا اندازہ ہوجائے ۔بس۔

کمپیوٹر کے سلسلے میں عرض ہے کہ ہم وہی سب کت رہے ہیں جس کی آپ نے نشاندہی کی ہے۔ مسئلہ کچھ اورو ہی ہے۔اگر سمپل فائلز پرنٹ ہوبھی گئی تو کیا۔ ہمارا مقسد حل نہیں ہوئے گا۔ آپ ذرا جلد کچھ معلومات فراہم کردیجیے ۔ابھی حال ہی میں میں نے Macintosh IISi لیا ہے ۔ اس پر تو اردو پروگرام مکمل ہی Crash ہوگیا۔ یہ نئے سے نیا ماڈل ہے اور اس میں 7 نمبر کا آپریٹنگ سسٹم استعمال ہورہا ہے۔ آپ ذرا عارف سے پوچھیے کہ ان کا پروگرام اسا ماڈل پر استعمال ہوسکتا ہے یا نہیں۔ کیاد وہ اس نئے ماڈل کو مدنظر رکھ کر پروگرام modify کررہے ہیں یا نہیں؟ اور اگر کررہے ہیں تو کب تک تیارا ہوجائے گا؟ باقی باتیں بعد میں۔

حسن منظر بھی عجیب شئی ہے ۔"رہائی" کے ترجمے پر ایسے داد دے رہے ہیں جیسے ترجمعہ پہلی بار دیکھا ہو میری عادت ہے کہ ترجمعہ مصنف کو پڑھوا دیتا ہوں۔ وہ پہلے ہی اس سے واقف ہوچکے ہیں۔ اب داد دینا ان کی عنایت ہی ہوگی۔ ایک ہفتہ ہوا DOMAINS OF FEAR AND DESIRE چھپ کر آئی ہے؟ یہ طباعت اور کاغذات کے لحاظ سے پچھلی دونوں ۔۔۔۔۔ سے کہیں زیادہ اچھی ہے ۔کسی آتے جاتے کے ہمراہ آپ کو بھجواؤنگا۔ penguin والا انتخاب ہاں بازار میں آگیا ؟ ۔۔۔۔۔۔۔والوں نے مجھے بتایا تھا کی وہ کئی سو کاپیوں کا آرڈر دے چکے ہیں اور بس آج یا کل میں آیا جاتی ہیں۔

سلیم صاحب بہت دن پہلے ایک خط آیا تھا جس میں مسعود کے عنقریب پاکستان آنے کے امکان کا لکھا تھا۔ کیا وہ آئے۔۔۔ میں نے پچھلے خط میں دو ایک باتیں اورو لکھی تھیں۔ آپ نے ساق کے خط کے بارے میں کسی حیرت تشویش یا غم وغصے کا اظہار نہیں کیا۔اب مجھے یقین آگیا کہ آپ"آج" کے حوالے سے کتنے دُکھی ہیں۔

میری بیوی اب ٹھیک ہے۔

لاس اینجلس میں ہنگامہ یہاںسے کہیں زیادہ تھا۔

میڈلن میں صورت حال بگڑنے نہیں پائی۔

5جولائی 1992 ء

اجمل کمال صاحب

آپ کا 12 مئی والا آخری خط 25 مئی کو مل گیا تھا اور میں نے 27 کو جواب بھی لکھ دیا تھا ۔آپ نے مئی کے آخرمیں ناگی کی کتاب پر نظر ثانی شدہ تبصرہ بھجوانے کا لکھا تھا۔میرے پچھلے دونوں خطوں میں بھی کچھ جواب طلب باتیں تھیں میں نے چنانچہ 'آج صبح ساڑھے نو بجے (آپ کے ساڑھے سات بجے شام ) آپ کو فون کیا۔ کسی صاحب نے اٹھایا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انھیں میری آواز سنائی نہیں دی ۔دوبارہ آپریٹر کے ذریعے فون نمبر ملوایا اس بار رابطہ تو ٹھیک رہا لیکن ان صاحب نے یہ خبر سنائی کہ اس نمبر پر کوئی اجمل صاحب نہیں رہتے۔ میں نے 5688391 پر فون کیا تھا۔ اب خیال آیا کہ آپ مہینوں سے یہ جگہ چھوڑ کہ کسی اور فلیٹ میں منتقل ہونے کی دھمکی دے رہے تھے ۔ بہرحال۔

2 جون کو ممتاز احمد کا فون آیا تھا۔ انھوں نے حال ہی میں "آج" ملنے کا ذکر کیا بتایا کہ فہمیدہ ریاض اور مرحوم صغیر ملال کی چیزیں شامل ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے کہ مجھے یہ شمارہ نیوز نہیں ملا۔تحسین صدیقی کو بھی نہیں ملا ۔ممتاز احمد نے خریداری کی مزید ایک سال کی توسیع کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی پیسے بھیجوائے ۔چنانچہ اس سال جس شمارے سے ان کی خریداری ختم ہورہی ہو اس کے بعد سے پرچہ ہرگز نہ بھجوائیں۔

اس درمیان میں کمال ابدالی نے 2 سال کے لیے اور معظم صدیقی نے ایک سال کے لیے خریداروں کی توسیع کے چیک بھیجدیے ہیں۔

اگر ناگی والی کتاب پر تبصرہ تیار ہوتو بھجوادیجیے گا۔ ورنہ زحمت نہ کیجیے گا ۔وقت کے پیش نظر میں پچھلے والے سے ہی کام چلانے کی کوشش کرونگا۔

اب مین نے ایک پروگرام کا آرڈر دیا ہے جس سے نئے میکنٹوش کی ہارڈڈسک partition ہوسکے گی ۔ایک حصے پر پرانے سسٹم کو پڑجانے کی کوشش کی جائے گی جس سے شاید "نظامی" چل جائے۔

افتخار عارف کے Pakistani Literature کی اعانت کرنے کے سلسلے میں کئی خط آئے ۔ میں نے جو جواب لکھا ہے اس میں ترجمن کی فہرست میں زینت کا نام بھی دیدیا ہے (زینت تو اب یاد بھی نہیں کرتی) ۔اطلاعاً عرض ہے۔

تنویر انجم کو عنہ اطلاعات میرا سلام پیش کریں۔ ادھر دو تین ہفتوں سے دو مسلسل یاد آرہی ہیں اور میری سمجھ میں اس کی کوئی معقول وجہ نہیں آرہی ہے۔ خداجانے یہ کیا عقدہ ہے ۔بہرحال۔

دعاہے کہ "آج" کی طباعت کے حوالے سے آپ کے دل کی قدرت میں حسب خواہش اور ھسب برداشت کمی ہوئی ہوگی۔

21 جولائی سے 4 آگست تک آسٹریا چیکو سلاویہ اورو برقی کے بعض علائقوں میں ہوں گا۔

1 جنوری 1993 ء

اجمل کمال صاحب

16 دسمبر کو ایک فخیم سا فسانہ آپ کے نئے پتے پر بھیجا تھا اور موجودہ خط آپ کے والد بزرگوار کے پتے پر بھیج رہاہوں ثروت کے اپنے ڈھنگ ہیں: ۔۔۔۔میں پتے جمع کرنے سے آتی ہے۔بہر حال مبارک باد!اس خط کو لکھنے کے دوفوری موک ہیں اور ایک کم فوری (تو پھرفوری کیسے ہوا؟) ملی التربیت:

1۔ صفیہ صدیقی صاحبہ ان دنوں اپنے بیٹے سے ملنے لنڈن سے ارکا آئی ہوئی ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "آج" کا کوئی شمارہ ابھی تک نہیں ملا ہے۔ ان کے بیٹے نے ایک سال کی خریداری کی رقم مجھے جولائی میں بھجوائی تھی جس کی اطلاع میں نے آپ اپنے پرا یا ویانا والے خط میں دی تھی ،نیز ان کا لندن کا پتہ بھی رقم کردیا تھا۔ میں نے قرم کو لکھ دیا تھا ہے کہ "آج" ابھی حال ہی میں نکلا ہے۔ اور اشاریہ لندن میں ان کا منتظر ہے۔ بہرہال اگر آپ نے پرچہ انھیں بجوادیا ہے تو ٹھیک ورونہ اب فوری بھجوادیں۔ پتا دوبارہ Safia Siddique; 10, Twyford Abbey Road; London nw107HG UK.

2- Pakistani literature کے دوسرے شمارے میں اکیڈمی آف لیٹرز والوں نے میرا یک ترجمہ استعمال کیا ہے جس کا معاوضہ (700روپے) بذریعہ چیک بھجوایا ہے ۔ میں نے افتخار عارف کولکھا ہے کہ آپ کے نام بناکر آپ کو (والد صاحب کے پتے پر) بھیجدیں۔ آپ منگا لیجیے گا۔ میں آپ سے جوچیزیں منگواتا رہتا ہوں ان کی قیمت چکانے کے کام آجائے گا۔ اگرthe colour of nothingness وہاں مل رہی ہوتو ایک جلدخرید کر تحفہ (کیری طرف سے) Professor Alamgir Hashmi کو اس پتے پر رجسٹر بک پوسٹ بھیجدیں اور کل خرچ فی الحال میری حساب میں لکھ لیں اور چیک ملنے پر اس میں سے

ایڈریس: house 40 ; street 25 G-10/2 Islamabad

3۔ پتا چلا کہ شمون رشید کو کراچی جانا پڑ گیا۔ ان کے والد کا انتقال ہوگیا اور اس افراتفری میں یہاں سے نکلے کہ مجھے اطلاع نہ دے سکے۔ ان کے ایک دوست نے ان کے جانے کے کئی دنوں کے بعد بتایا۔

میں نے فہمیدہ ریاض کا 'گوداوری' پڑھا ۔بھئی بڑے معرکے کی چیز ہے۔ اپنی کم زوریوں کے باوجود ۔ محترمہ سےکہیے کہ مستقل ناول افسانے لکھا کریں۔ یہاں سیاست میں اپنا وقت ضائع کررہی ہیں۔ پھر خیال آتا ہے کہ یہ سیاست ہی تھی جس کےطفیل' گوداوری" کا تجربہ میسر آیا۔ نہ ہندوستان جاتیں نہ یہ لکھا جاتا۔ لیکن ان کی نئی نظمیں ان ساری تازگی سے معرانظر آئیں۔ ایک لحاظ سے اساے کامیابی کہا جا سکتا ہے کہ۔ "معرا" ہونا ہی واحد وہ تجربہ ہے جس کا فہمیدہ پچھلے 30 برس سے سایے کی طرح مقامی کررہی ہیں۔

فروری پارچ کے بعد سے سلیم الرحمٰن نے مجھے کوئی خط نہیں لکھا ہے۔ آخری خط میری طرف سے ہی گیا تھا۔ ستمبر میں Domains بھجوائی تو اس کی رسید تک ندارد۔ آپ کے خطوں میں بھی ذکر نہیں آیا۔کیا بات ہے؟َ ٹھیک تو ہیں نا؟ ان کے بارے میں لکھیے ۔ان کی یونانی ادب کی کتاب زمانہ ہواکہ" بس نکلنے ہی والی ہے" لکھو؟ اگر لاہور جانے کا اتفاق ہو اور ان سے ملیں تو پوچھ لیجیے گا کہ خاموش کیوں ہیں۔

زینت و ندرت کمال کو نیا سال مبارک!

2 فروری 1993ء

اجمل کمال صاحب

میں جمعہ 5 فروری کو ہسپتال جا رہا ہوں۔ catheterization ہوگا۔ پھر فیصلہ کیا جائے گا کہ angioplasty کی جائے یا by pass ۔ پچھلے دنوں ٹیسٹ ہوے تھے اور پتا چلا کہ قلب کے ایک حصے میں خون کا بہاؤ حسب ضرورت نہیں۔ بہرحال ۔سوچا آپ کو بتادوں۔

آپ کے 2 خط دسمبر مے وسط تک ملے تھے ۔میں نے 17 نومبر،7ڈسمبر اور 6 جنوری کو آپ کو خط بھیجے تھے۔ان میں سے ایک خاصا صحیح تھا( اس میں ساقی اور احمد مہیش کے خطوں کی نظمیں تھیں) اور آپ کے نئے پتے پر بھیجا تھا۔ شاید اس بیچ میں آپ نے کو ئی خط وعین لکھ دیا ہو۔ مجھے بہرحال نہیں ملا۔

میں نے حال ہی میں بردار کی دوسری قسط پر کام شروع کردیا تھا۔ 80 فیصد تیار ہوگی ہے۔ اگر اسپتال سے جلد نجات مل گئی تو فروری کے آکر تک ایک طرف کردینے کا ارادہ ہے۔

افضال احمد سید صاحب کیسے ہیں؟ اور ذی شان ساحل؟ میں Annual of Urdu Studies میں دونوں کی کئی نظموں کے تراجم شامل کر رہا ہوں۔

یہ کیوں لگ رہا ہے جیسے آپ سے برسوں سے بات نہیں ہوئی۔

آپ کو ایک عجیب بات بتاتاہوں: مجھے ترجمعہ کرنے میں کبھی آن دقت نہیں ہوئی جتنی بودار کی ان قسطوں کے ترجمے میں ہورہی ہے۔ یا یہ ترقی معکوس ہے، یا ترجمعہ بے حد مشکل فن ہے۔

تازہ یا اس سے پیچیدہ؟ اب یاد نہیں رہا۔

زینت اور ندرت، یعنی دونوں مستورات کو نیک تمنیات۔

10 فروری 1993 ء

اجمل کمال صاحب

10 فروری والا خط ملا۔ 5 کی صبح catheterization ہوا اور ڈاکٹرونے کہا کہ درمیانی نلکی( جو 1989 میں پچھتر فیصد بلاک تھی) بالکل بند ہوچکی ہے۔ اگر اجازت دوتو کھولنے کی کوشش کردوں۔ میں نے اجازت دے دی ۔ بیچارا پورے ڈیڑھ گھنٹے تک کوشش کرتا رہا لیکن نلکی میں 3 bends سے جاکر بلاک تک پہنچنا پڑتا تھا اور وہاں تک رسائی نہیں ہوئی۔ میں نے کہا کہ اب بائی پاس کروگے۔ بولا بلاک آرڑی بہت زیادہ اہم نہیں ۔ بقیا دو میں سے ایک جو 1989 میں کھولی گئی تھی تبھی تک کھلی ہونی ہے۔ اس سے اور دوسری سے فی الحال کام چل رہاہے۔ سو چلنے دو ۔اس سے بائی پاس کا مشورہ نہیں دیا۔ میں گو آگیا ہوں ۔صورت یہ ہے کہ ورزش کے دوران ( جواب ہفتے میں 3 بار سے بڑھا کر7 بار کردی گئی ہے) متلب کے ایک حصے میں خون نہ پہنچنے کی وجہ سے اینجائنا ہوجانے کا امقان ہے۔ دیدہ باد باسب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق اس بلاکڑ آرڑی کو 1989 میں ہی کھول دینا چاہیے تھا۔ اس وقت جو ڈاکٹر علاج کررہا تھا اس نے اس طرف توجہ نہ دی ورنہ آج یہ صورت نہ پیش آتی۔ بہر حال یہی کیا کم ہے کہ زندہ ہوں۔

آپ کا 21 جنوری کا خط 2 فروری کو اور تازہ خط ملا۔ جواب طلب امور کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں نے گرانٹ والوں کو اپنا ایمریکن ایکسپریس کا نمبر بھیج دیا تھا کہ قسمت اس سے لی لیں۔ ابھی تک امریکن ایکسپریس والوں کی جانب سے کوئی ایسی statement نہیں ملی ہے جس میں قیمت کے گرانٹ کو دیے جانے کا اندارج ہو۔

"الکھ نگری" پر آپ کا تبصرہ مل گیا تھا۔ چلیے آپ نے فرض پورا کردیا۔ اچھا ہے ورنہ تبصرے کو دیکھتے ہوے اس کتاب پر کسی مد میں وقت خرچ کرنے کا جواز نہین نکلتا۔

پہلے ارادہ ہوا کہ احمد بخش کو نہایت مہذب خط لکھوں اور شائستگی سے کہدوں کہ بھائی تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ لیکن وہاں تو ہربات حقیقت سے بعید تھی۔ کس کس کو غلط ثابت کرتا۔ پھر میری طبیعت بھی نرم گرم چل رہی تھی اور شعبے کی مصروفیات الگ۔ چنانچہ جواب نہ دے سکا ۔اب بات اتنی پرانی ہوگئی ہے کہ رخست و گذشت کرنے میں ہی فلاح ہے۔

صفیہ صدیقی تو اچھی کاصی افسانہ نگار نکل آئیں۔ حال ہی میں انھوں نے اپنے افسانوی مجموعہ بھجوایا ہے۔ ان کا جذبہ صادق اور لگن قابل داد ہے۔ لیکن افسانے جو (ملک میں پاکستانیوں کے مسائل سے متعلق ہیں ۔۔۔۔۔ سے اجازت نہیں۔

ان دنوں ہندوستان سے میرے پاس کسی کا خط نہیں آیا ۔ڈیڑھ دو ماہ پہلے وارث علوی اور محمود ایاز کے خط ملے تھے ۔دونوں میں سے کسی کو جواب لکھنے کا وقت نہیں مل سکا، 5،6، ماہ ہوئے کہ انور خانہ اور نیر مسعود کو خط لکھے تھے ! ان کے جواب نہیں آئے ۔خاص طور پر نیر مسعود کے خط نہ لکھنے سے ایک کمی کا احساس ہوتا ہے۔

چلیے اچھاہے کہ آپ پرچے کو کم لاگت یہ شائع کرنے کے نئے نئے ذرائع فراہم کررہے ہیں ۔پریس بدلیں تو یہ خیال رہے کہ طباعت کا معیار موجودہ پریس سے کسی طرح کم نہ ہو۔

حضرت آپ کو زحمت تو ہوگی لیکن آپ شولڑے نتیس کا دو رتجمہ جو "آج" میں شامل نہ ہوسکا ، "ادبیات" کے یا سر صاحب کو بھجوادیجیے ۔ خط میں لکھ دیجیے گا کہ میمن صاحب نے بجھوا دیا ہے۔ پسند آجائے تو شامل کرلیں اور رسید براہ راست انھیں (میڈلین ) بھیجدیں۔

بھائی آپ کے ذرائع محمدود ہیں۔ عربی فارسی کا ایسا انتخاب ، جو آکر حرف آخر نہ ہو تب بھی بڑی حد تک نمائندہ تو ہو، ان محدود ذرائع میں ناممکن ہے۔ مانہ پری کی بات دوسری ہے۔ چنانچہ آپ حسبتہً حسبتہً چھاپے اور جب بہت کہانیاں چھپ جائیں تو ایک ضحیح سی کتاب بغیر کسی بلند بانگ وعدے کے چھاپ دیا کریں۔

ایک اور بات جو میں عرصے سے لکھنے کی سوچ رہاہوں یہ ہے۔ "آج" کی کریداری کا حساب کتاب رکھنا میرے لیے مشکل ہوتا جارہا ہے۔ جن صاحب کا agreement ختم ہو رہا ہے دو ایک ماہ پہلے انھیں خط کے زریعے مطلع کردیا کریں ۔اس درخواست کے ساتھ کہ رقم مجھے بھجوادیں۔ میں آپ کو بتا دیا کرونگا۔ (یا خط لکھ کر مجھے بھیجدیا کریں۔ اور میں یہاں سے بھیجدیا کرونگا) میری طرف سے renewal کی اطلاع نہ ملے تو پرچہ بھیجنا بند کردیں۔ مجھے ڈر ہے کہ لوگوں اور میری کاہلی کے باعث آپ کا نقصان نہ ہوجائے۔

ہسپتال؛ سے لوٹتے ہی میں نے بووارا کے ترجمے پر کچھ اور کام کیا آخر کے 5 صفحے باقی رہ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے میں اس ماہ کے آخر تک دوسری قسط آپ کو بھیج سکونگا اس کے بعد تیسری اور آخری پر کام شروع کرونگا۔ یہ تھکن اور سستانے کا دور ہے۔ فی الحال نئے تراجم میرے پروگرام میں شامل نہیں۔ اگر یہ صورت بدلی تومیں آپ کو بتاؤنگا۔۔۔ آپ نے فہمیدہ ریاض کو میری مبارک باد پہنچادی تھی؟

زینت کے والد کا بائی پاس وہیں کراچی میں ہوا؟ میری طرف سے نیک تمنیات پہنچادیجیےگا۔

اب تو آپ آصف بھولے سے بھی ذکر نہیں کرتے۔ بھائی غیبت زندہ رہنے کے اصولوں میں سے ایک اہم اور فایدہ مند آصل ہے۔

زینت اور نذرت کو میری دعائیں پہنچیں۔

15 مارچ 1993

اجمل کمال صاحب

آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ فون کیا۔مجھے ایسا الگا کہ وہاں اب بھی دو ایک افراد ایسے باقی رہ گئے ہیں جو مجھے عزیز جانتے ہیں۔ پچھلے دنوں پے بہ پے مجھ پر مایوسی کے دورے پڑتے رہے ہیں۔ چند دن ہوئے زینت کا خط بھی ملا۔ اس سے بھی اپنائیت کی مہک آتی ہے۔ بھئی میں آپ دونوں کا شکریہ کیسے ادا کروں۔ میرے پاس اب الفاظ تک باقی نہیں بچے ہیں۔

طبعیت لشٹم پشٹم چل رہی ہے۔ جلد تھک جاتا ہوں۔ دوا بدل دی گئی ہے۔ ااس سے ڈپریشن پیدا ہوتا ہے ۔ ہورہا ہے۔ اب جتنے دن بچے ہیں اسی طرح کٹیں گے۔ جونکہ 3 میں سے صرف ایک آڑری سو فیصد بلاک ہے، ببائی پاس کا قدرہ نہیں دیا گیا۔چنانچہ دوپر گذارا کرنا اہوگا۔دیکھیے۔

خیر طبیعت کا جوعالم ہے وہ تو ہے ہی۔ مصروفیت نے الگ جان مار رکھی ہے۔ بھائی میں تو اس صدر نشتی سے لہولہان ہوکر رہ گیا ہوں۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ بدوار والا ترجمعہ حسب وعدہ فروری کے آخر تک درست کرکے بھیجدوں۔ دلی نہ شہ۔ جوں توں کرکے میں نے 30 صفحہ تیار کرلیے جو اس خط کے ساتھ بھیج رہاہوں۔ باقی صفحے، جو بارہ تیرہ ہیں' ان پر تھوڑا سا کام باقی ہے۔ جلد از جلد نمٹاکر بھیجنے کی کوشش کرونگا۔ آپ اتنے میں ان صفحوں کو ٹائپ کرنا شروع کردیں۔

ان صفحوں میں دوباتیں آپ کی خصوصی توجہ چاہتی ہیں۔ بالکل شروع کے چند صفحوں میں “Self-collar”کا فقرہ باربار آیا ہے ۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ "اکثر کالر کی قمیص" لکھوں یا"مکلف قمیص" بہر حال "مکلف" قومین میں دیدیا ہے۔آپ دونوں میں سے جو پسند آئے بحال رکھیں اور ددوسرے کو قلم زد کردیں۔ جہاں یہ قفرہ آیا ہے ، میں نے نشاندہی کردی ہے۔ دوسرے یہ کہ صفحہ 13 پر"میں تمہیں لینا چاہتا ہوں" دراصل “I want you” کا ترجمعہ ہے۔ مقصد ہم بستری سے ہے۔ آپ چاہیں تو میرا ترجمعہ قائم رکھیں ، چاہیں تو کوئی اور بہترر تلاش کرلیں۔

تیسری قسط پر بھی وقت ملتے ہی کام شروع کردونگا فی الحال اس پر اکتفا فرمائیے۔ زینت اور ندرت دونوں کو پیار ۔ بھائی کیوں نھیں خط لکھتے۔

آج کا شمارہ ملا چند چیزیں پرھیں ۔عارف حسام کا خط ملا ۔نئی فلاپی بھی ملی اس سے کام چل گیاہے۔بمعہ اطلاعات ،میری طرف سے شکریہ ادا کردیں۔ پچھلے دنوں ہندوستان سے صرف انور خان کا خط ملا ہے۔ فسادات خاصی افراتفری پیدا کردی تھی۔ خیر وہ ٹھیک ہیں۔آپ نے مسلیے کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ۔ نہ آصف کے بارے میں ۔

8 اپریل 1993ء

اجمل کمال صاحب

امید ہے کہ آپ زینت ۔اور ندرت سب خیر وعافیت ہوں گے۔میں نے 15 مارچ کو بدوار کے ترجمے کی دوسری قسط کے 30 صفحے بھیجے تھے ملے ہونگے ۔باقی ماندہ 14 صفحے اب بھیج رہا ہوں ۔رسید بھجوائیے گا۔ اب تیسری قسط باقی رہتی ہے جس پر مہلت ہی کا م شروع کردونگا۔ میری مصروفیتات برقرار ہیں۔ سوچ رہاہوں مدد نشینی سے سبدوکش ہوجاؤں۔ دیدہ باید!

وہ 30 صفحے جو بھیجے تھے ان میں "چی چی کا سیتا نگر" (صفحہ 14)، کیتال تیناگو "(صفح 19) اور " ماساتینانگر" (صفحہ 20) کی علی الترتیب ۔ یوں تصحیح کرلیجیے : چی چی کا سیتا نگر"،"کتیال تنانگو"، اور" ماساتینانگر"۔ ممکن ہے یہ الفاظ ان صفحوں پر کہیں اور بھی آئے ہوں آف فرخی کا خط آیا ہے کہ میکنکو آنے والے ہیں اور آتے جاتے امریکا کی سیر کا ارادہ ہے، اور شاید مجھ سے بھی ملاقات ہوسکے۔ درایں صوروت ان کے ہمراہ آپ کی کتابیں بھجوانے کی کوشش کرونگا۔ Aus ہفتے بھر میں پریس جارہا ہے۔

13 اپریل 1993

اجمل کمال صاحب

کل آپ کا 13 اپریل کا خط ملا ۔ جن دو سابقہ خطوں کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ مجھے نہیں ملے ۔ بے حد افسوس ہے۔ جن دنوں وہ بھجے گئے تھے میں شدید ڈپریشن کے دور سے گذر رہا تھا اور ان سے بڑی آسودگی ملتی۔ خیر

ہاشمی اور یاسر صاحبان کو فرمائشات بھجوانے کا شکریہ ۔ان لوگوؐ نے ابھی رسید نہیں بھیجی ۔ ہماری طرف شاید یہ ان مہذب رسمیاے کا کم کم رواج ہے۔ ممکن ہے آئندہ رسید آجائے ۔اہم یہ ہے کہ کام آپ نے کردیا۔

میں اپنی صحت کے بارے میں کسی اور خط میں لکھوں گا۔ اس وقت ذہن دوسری طرف تسط ہواہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ یہ خط جلد آپ کو چلاجائے۔

"لم ڈھینگ" دراصل flamingo کے لیے استعمال کیا ہے۔ آپ کو ناگوارمحسوس ہوتو کسی اور لفظ سئ بدل لیں یا انگریزی لفظ ہی چلنے دیں۔

میں نے دوسری قسط کے آخری 14 صفحے ابھی 8 اپریل کو اپ کو بھیجے ہیں ۔آپ کا جب جی چاہے چھاپیے۔ میری طرف سے کوئی قید نہیں۔

میں پچھلی بار آیا تھا تو سنگ میل والوں کو ایک سورہ دے آیا تھا۔ یہ پچھلے پانچ سات برسوں کے گئے تراجم میں (افسانوں/ناولوں کے پاروں کے) بس آنسٹ سے چھاپنے کا کام بچتا تھا۔ پورا دورہ آئی بی ایم والے پرانے پروگرام پرنٹ کیا گیا۔ان لوگوں نےپلٹ کر جواب تک نہ دیا۔ آپ نے اگر کتابوں کی اشاعت کا کام دوباراہ شروع کیا ہو۔ ۔۔۔۔۔۔۔ اور تراجم پسندیدہ اور مال اعتبارا سے خسارے کا سودا ثابت ہونے کا احتمال نہ رکھتے ہوں تو جائیے گا۔

جی ہاں، آپ نے کس لیے پوچھا؟ بھئی سارے یا پڑلے کے بعد بھی عارف حسام کا پروگرام بہ آسانی چلالینا نہ شُد! اس قدر وقت طلب اور premature ہے کہ نہ پوچھیے ۔ پھر viewing کی صلاحیت معقود ہونے کی صورت میں جب تک پرنٹ نہ کیجیے پتا نہیں چلتا کہ کیا ہورہا ہے۔ بہرحال۔

نیر مسعود صاحب آصف کو بہت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لیے صلھ صفائی کی کوشش کررہے ہونگے۔ دوسری طرف یہ عالم ہے کہ مجھے خط لکھنے کے لیے وقت نہیں۔ ان کے آخری خط کو آئے دس ماہ کے لگ بھگ ہورہے ہیں۔

اس خط سے لگتا ہے جیسے آاپ نے گم شدہ خطوں میں بھی آصف کے حوالے سے کچھ لکھا تھا۔ مضائقہ نہ ہوتو پھر لکھیے۔ نعیم صاحب کی یونیورسٹی میں ساؤتھ ایشیا کے فن کا روں کو دو تین ماہ کے لیے بلانے کا ایک پروگرام ہے اس کے لیے آصف کا انتخاب ہوگیا ہے۔

بھئی آپ نے سیم الرحمٰن کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ۔ ضرور لکھیے گا۔ ان کا کوئی پتا نہیں۔ افسوس کہ خود انھوں نے بھی خط لکھنے کی زحمت نہ کی ۔آخری خط میری طرف سے ہی گیا تھا۔

آپ کی طرف ۔آپ کی ضرورت کا لیزر پرنٹر کتنے میں مل جاتا ہے؟ اگر آپ چاہیں تو میں اس سلسلے میں آپ کی مدد کرسکتا ہوں۔ اگر آپ کی انا اور توقیر نفس جیسی اہم چیزین اجازت نہ دیں تو ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ میں جس قدر رقم مجھ سے ہوسکے بغیر سود کے آپ کو اُدھار دیدوں۔ آپ آہستہ آہستہ اپنی سہولت سے واپس کردیجیےگا۔

زینت اور ندیت کو پیار۔

۷اکتوبر ۱۹۹۳ اجمل کمال صاحب

وہ جو چند باتیں آج کے فیکس میں لکھنے سے رہ گئیں،یہ ہیں :

صاحب نے میرا اپنی کتاب پر تعارف لکھواتا ہوں نہ اس کی اعزازی کاپیاں بانٹنے کے حق میں ہوں ۔ چنانچہ دو چار دوستوں کو چھوڑکر (اور یہ زیادہ تر ہندوستان کے دوست ہیں ، مثلأ: انور خان ، وارث علوی ، محمود ایاز ، شمیم حنفی ، منیر مسعود وغیرہ)۔میرا دل تو نہیں کرتا کہ کتاب ایسے دوستوں اور دشمنوں کو عذت دی جائے جو اسے خریدنے کے اہل ہیں ۔آگے آپ جانیں ۔اسی طرح میری کتاب پر تبصرہ کون کرے گا؟آصف ، تو ٹھیک ہے ایک جلد اسے دیدیجئے گا ۔"آوارگی "پر جو مجھے بہت پسند ہے ، کتنے تبصرے نکلے ؟سہیل احمد خان نے خود ہی لکھا کہ ضرور تبصرہ کرکے "محراب "میں چھپائیں گے ؛ابھی تک تو انھیں فرصت ملی نہیں ۔تو جناب یہ جو ۱۰۰ کاپیاں آپ نے اس کارخیر کے لیے وقف کی ہیں ،ان کا جواز ،میری میری دانست میں ،مشکل ہی سے نکلتاہے۔

جب آپ اپنی مطبوعات تقسیم کاروں کو ۵۰ فیصد کمیشن پر دیتے ہیںتو قیمت وصولیاں پر ادا ہو جاتی ہے یا کتابوں کے بکنے پر سی جاتی ہے ؟

ننگی کیا نہائے گی ،کیا نچوڑوگی ! میں کتاب پر آپ کے پیسے خرچ کراکے خدا کو کیا منہ دکھاؤنگا!لیکن :اور کوشش کی جائے کہ آپ کی آئیندہ کتابیں اسی کتاب کی واپسی آنے والی رقم سے شائع ہوں " والد جملہ بڑا خوف ناک ہے ۔یا اگر خوف ناک نہیں تو اس کا مفروضہ صدق محل نظر ضرور ہے ۔کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک !والد مضمون ہے ۔بہرحال ،آپ نیک اندیشی سے کام لے رہے ہیں ۔ یہی کافی ہے ۔

آپ کے پیش نظر وہاں کا نظر نامہ ہے۔ابھی حضرت آپ کو ترجمے چھاپنے ہیں ۔چھاپ ماریے ۔یہاںوالوں کو involve کریں گے تو حقوق اور اجازت کے قضیے اٹھیں گے۔میری مانیں تو اس بات سے جل رہی ہیں کہ پورے پاکستان میں ایک لائبریری بھی ایسی نہیں جہاں آپ کو جدید فارسی ادب دستیاب ہوسکے ۔

ایک اور چیز :چادر دیکھ کر پیر پھیلائیے ۔ ہمارے ذرائع ہی کیا ہیں ۔ میں آپ کو حرف اس احساس سے نہیں لکھتا کہ ناحق دل دوس کر رہ جائیں گے، ورنہ یہاں ہر ما ہ ہی دو چار کتابیں عربی اور فارسی ادب کی یا اس سے متعلق شائع ہوتی رہتی ہیں ۔ یورپ میں الگ ۔اب کیا کیا خریدیں گے ۔

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ " کے Subscription اور سل چسپی کے بیک اشوز کے لیے آپ رسالے کے دفتر لکھ کر معلوم کیجئیے۔پیسے میں وقت آنے پر بھیجدوں گا۔ لیکن یہاں تو آئے دن اس قسم کی چھیزیں چھپتی رہتی ہیں ۔میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا کہ آپ اپنے احباب کو جو ملک سے باہر ہیں یہ ہدایت کردیں کہ کوئی اچھی تحریر پڑھنے پر (کسی رسالے وغیرہ میں )اس کا Xerox آپ کو بھیجدیا کریں ۔ اور آپ کو بھی پسند آجائے تو ترجمہ کر لیا کریں یا کروالیا کریں۔ کیا خیال ہے ؟

آپ کےدوسرے خط کے لفافے پر Registered ٹائپ کیا ہوا ہے ۔ اس پر ڈاکئہ نے کا ہی حیثیت سے اندراج بھی ہے ،لیکن ڈاکیا عام خط کی طرح ڈال گیا۔ یعنی دستخط ضروری نہیں سمجھے گئے ۔ لفافے پر ۱۱ روپے کے ٹکٹ ہیں ۔ اس سے پچھلا جو رجشٹرڈ نہیں تھا ، اس پر ساڑھے بارہ روپے کے ٹکٹ یا بلکہ مشینی ٹکٹ تھا ۔ جانے کیا مقصد ہے ؟ پھر یہ بھی کہ پچھلے خط میں ایک ورق تھا ، اس دوسرے سے دو برآمد ہوئے آوے کا آ وا ہی ٹیڑھا ہے ۔ آپ ملک کا ... عشرت حسین ، معظم صدیقی ، تحسین صدیقی ، برائن سلور ، فاروق حسن ، انور خواجہ ، افتخار نسیم کو "آج " Subscription کی معیاد ختم ہونے پر نہ بھجوائں کہ ان لوگوں نے پرچہ دوبارہ جاری نہیں کرایا ہے ۔

۷اکتوبر ۱۹۹۳

اجمل کمال صاحب

آگے پیچھے آپ کے ۲ خط ملے ۔ ایک کا جواب کل لکھ چکا ہوں ۔ حضرت "گمشدہ خطوط " کی اشاعت سے متعلق جو چار options آپ نے لکھ بھیجی ہیں ان کا شکر یہ ، لیکن میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی کا انتخاب کروں ۔ آپ نے لکھا ہے تیسری option ، جو آپ مارکیز والی کتاب پر آزما چکے ہیں ۔اس کے نتائج تسلی بخش رہے ہیں ۔تو بسم اللّہ ، آپ یہی آپشن استعمال کیجئیے ۔مجھے صر ف ایک وضاحت درکار ہے ۔ وہاں کے ہارڈکور خاصے پھسپھسے ہوتے ہیں ۔ آپ اپنا اطمینان کر لیجئیے گا۔میرادماغ ان دنوں ماؤف ہے ۔ اور پھر مجھ میں فوری کوئی فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی نہیں ۔ سرورق کے ڈزائن کے بارے میں کیا خاک مشورہ دوں !آپ کے ذہن میں اس حوالے سے جو کچھ آیا ہو ، لکھئیے: ممکن ہے اس طرح میرے ذہن کومہمیز لگے اور چل پڑے ۔ میں نے پچھلےہفتے بڑے بھائی کو لکھا ہے کہ بیس ہزار روپے کا چیک یا ڈرافٹ آپ کو نارتھ کراچی ٹاؤن شپ کے پتے پر بھیجدیں ۔دیدہ باید!اُن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔ماہ ڈیڑھ ماہ پہلے آپریشن ہوا تھا ۔ اس لیے ممکن ہے کام ہوتے ہوتے کچھ وقت نکل جائے۔ آپ اگر مکن ہو تو کتاب کا کام شروع کرادیں۔اول آخر آپ کو پیسے مل ہی جائیں گے۔

یہاں ایرانیوں جم غضیر ہے اور میں کئی ایک سے واقف ہوں ،بلکہ اگلے ماہ ان میں سے بیشتر سے کانفرنس میں ملاقات بھی ہوگی ؛لیکن جو کام آپ کرانا چاہتے ہیں وہ مشکل ہی سے کوئی کرسکے گا۔کتابیں ڈھونڈنا ،پھر Xeroxکرانا، یہ وقت طلب کام ہے اور یہاں لوگوں کے پاس وقت کم ہوتا ہے ۔ وہاں بیٹھ کر یہ بات ذرا مشکل ہی سے سمجھ آسکتی ہے ۔

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ " میں باقاعدگی سے نہیں پڑھتا ۔ کبھی کبھی عربی یا فارسی ادب پر خاص نمبر نکل آتاہے ۔ اگر آپ کے ذکی صاحب کو پیسے درکار ہوں تو بھیجدوں گا ۔ لیکن یہاں جو ان دنوں کتابوں کی قیمت ہے ، وہ جلد آپ کے ٹاٹ گنجی کردے گی ۔اگر آپ کتابوں کی خرید دو تین سال کے لیے ملتوی کردیں تو ممکن ہے کہ اتنی رقم جمع ہو جائے کہ دو تین سال میں اپنا لیزر پرنٹر خریدنے کے قابل ہوجائیں۔ ویسے آپ کی مرضی ۔

آپ کے خط میں دوایک اور باتیں بھی ہیں جن کے ارے میں سو تین میں لکھوں گا ۔ فی الحال آپ تنویر انجم سے مل کر یا فون کرکے پوچھیے کہ ان کا پی ایچ ڈی کا عقالہ اردو لسانیت پر تھا؟اثبات کی صورت میں کیا وہ اس کا کوئی Self -Contained باب ہمارے AUS میں چھپوانا چاہیں گی؟ یہ محض دعوت ہے ، باب شائع کرنے کا وعدہ نہیں ۔ ظاہر ہے اشاعتی فیصلہ ہوا ، دیکھ کر ہو سکتا ہے ۔میں نے کل والے خط میں ایپل کے لیپ ٹاپ کمپیوٹر Power book 165 کے خریدنے کی اطلاع دی ہے آپ ذرا عارف حسام سے پوچھے گا کہ کیا وہ اس کی لسانیت سے اپنی سوفٹ وئیر میں ردو بدل کرینگے ۔

میں آپ کا دیا ہوا فیکس نمبر استعمال کروں گا ۔ اب دیکھئیے کامیابی ہوئی بھی ہے یا نہیں ۔ آپ فیکس کے ملتے ہی رسید خط ضرور اور بھیجدئیجےگا۔ والسلام

۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳

میمن صاحب ۔۔۔۔

فون پر میں نے آپ کے ۸ستمبر اور ۶اکتوبر کے خطوں کے پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی ۔ اس کے دو روز بعد آپ کے بھائی صاحب کی طرف سے دس ہزار روپے کا چیک موصول ہوا اور کل آپ کا ۷اکتوبر کا خط بھی پہنچ گیا ۔دوسری طرف "آج"کا شمارہ پریس میں جا چکا ہے اور دو ایک دن فرصت کے ہیں۔اب میں سکون سے آپ کے خطوں کی جواب طلب باتوں کی طرف متوجہ ہوسکتا ہوں۔"گم شسہ خطوط "کے صفحات کی فلمیں بن چکی ہیں ۔صرف شروع اور آخر کے چند صفحات کا نیا پرنٹ آؤٹ حاصل کرنا ہوگا۔شروع میں سنگ میل کا نام آتا ہے ۔اور آخر میں آپ کی دیگر تصانیف کی فہرست کو درست کرنا ہے ۔سرورق کے سلسلے میں میرے ذہن میں دو باتیں آتیں ہیں۔

۱) یہ جو صورت آپ نے ہر مضمون کے شروع میں اختیار کی ہے اسی کو باہر بھی اختیار کیا جائے اور اس میں دو رنگ (مثلاَچاکلیٹی اور اس کا کوئی ہلکا شیڈ یا نیلااور اس کاکو ئی ہلکا شیڈ ) استعال کیے جائیں۔بیچ کی پٹی سفید رہے گی اور تین رنگوں کا تاثر پیدا ہوجائے گا ۔(۲) مجھے ایک ایران رسالے میں سے ایک اسکیچ حاصل ہوا تھا ۔ مگر ہم اسے "آج" سہ ما ۱۹۹۲کے صفحہ ۱۶۳پر استعمال کرچکے ہیں ۔البتہ زینت کا خیال ہے کہ اس کا رزلٹ کچھ اچھا نہیں آیا تھا اور اسے سرورق پر استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔ اب آپ کو دکھائی دے تو وہ بھی بتائیے گا ۔آپ اس کی اطلاع نومبر کے آخر تک دے سکتے ہیں کیوں کہ میرا ارادہ کتاب کو دسمبر کے پہلے ہفتے میں پریس بھیجنے کا ہے۔

سنگ میل کے حساب کے سلسلے میں آپ کا اکرام اللّٰہ صاحب سے بلکل بے جا ہے ۔ شاید میرے لکھنے سے غلط فہمی پیدا ہوئی ۔اکرام صاحب نے اس بات کی اطلاع دی تھی کہ سنگ میل والے ایسا کہ رہے تھے اور یہ کہ آپ کو مطلع کردیا ہے ۔انھوں مجھ سے کسی طرح کا مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ میں نے ازخود انھیں لکھا تھا کہ آپ کے کچھ پیسے میرے پاس رکھے ہیں اور میں آپ سے اجازت لے کر سنگ میل والوں کو ادائیگی کرسکتا ہوں ۔

فارسی کہانیوں کے سلسلے میں یہ بات کہنے کا جواز نہیں ہے بھر میں کوئی لائبریری ایسی نہیں جہاں یہ کتابیں موجود ہوں۔ میں نے تلاش ادا نہیں کیا ہے ۔ ممکن ہے لاہور میں سے بعض کتابیں دستیاب ہیں ۔کہانیوں متن میں امریکا سے منگوانے کا خیال اس مفروضے سے پیدا ہواتھا کہ موئید صاحب چوں کہ کچھ عرصہ پہلے انھی کہانیوں پر کام کرچکے ہیں اس کا عجب کہ ان سب کی زیرو کس کا بیان ان کے پاس ایک فائل میں لگی ہوئی ہوں۔ اب معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہے ۔انہیں لائبریری سے کتابیں نکلوا کر کاپیاں کرانے کی زحمت سینے کی میری نیت نہیں تھی اور اب بھی نہیں ہے ۔نعیم صاحب نے کمال مہربانی سے یہ کام کرنے کی پیش کش کی ہے مگر نہیں کر رہا ہوں کہ انھیں بھی زیر بار نہ کروں ۔میں نے ایران میں بھی ایک صاحب کو لکھا ہے اور یہاں بھی ذاتی کتب خانوں تک رسائی پانے کی کوشش ہے ۔خرمی صاحب نے چوں کہ ازخود رابطہ قائم کرکے تعاون کی پیشکش کی ہے اس لیے انھیں ان کہانیوں اور کتابوں کے نام لکھ بھیجے ہیں ممکن ہے کام کرسکیں ۔ایرانیوں سے رابطہ قائم کرنے میں بھی خیال یہ تھا کہ ان کی ذاتی کتب خانوں میں ان میں سے کچھ کہانیاں مل سکیں منیر صاحب اس معاملے میں مدد کرنے سے قاصر ہیں ۔بہر حال کچھ نہ کچھ ہورہے ہیں فکر نہ کریں ۔

امریکا میں لوگوں کی عدیم الفرصتی کے بارے میں آپ بلکل درست ہیں اور میری سمجھ میں آتی ہے خود میری بھی زندگی بھی فاسٹ لین میں گزر رہی ہے اور فرصت کے لیے شا ذو نادر ہی آتے ہیں ۔وہاں کے لوگوں کی مصروفیت مجھ سے کم ازکم دوگنی تو ضرور ہوگی۔

وسائل کی کمی نے مجھے کبھی پریشان نہیں کیا ۔یعنی اس قدر پریشان نہیں کیا کہ اپنے منصوبوں کو ترک کردوں۔یہ اچھی بات ہے کہ ایران اور عرب کے ادب کے ترجمے بڑی تعداد میں شائع ہورہے ہیں میں ان سے باخبر رہنا چاہتا ہوں ۔اور ان میں سے بعض منتخب کتابیں حاصل بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی توجہ اور عنایت سے "آج"کے کچھ خرید ار بن گئے ہیں اور کچھ رقم جمع ہوگئی ہے ۔اس رقم کا بہترین استعمال کتابوں ہی میں ہو سکتا ہے ۔لیزر پرنٹر خریدنے کا ارادہ تب ہی کرنا چاہیے جب ہم اسے مناسب حد تک مصروف رکھنے کے قابل ہوں ۔تین مہینے میں ایک دن استعمال کرنے کےلیے اتنی مہنگی چیز خریدنا معقول بات نہیں ۔ جبکہ پرنٹ آؤٹ لینے کی سہولت باہر موجود ہو۔

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ " کا پتا میرے پاس نہیں ہے ۔اگر آپ کے پاس آسانی سے دستیاب ہوجائے تو لکھ دیجئے گا۔آپ کی تجویز معقول ہے کہ اگرکوئی چیز لوگوں کی نظر سے گزرے تو وہ اس کی کاپی کراکر مجھے بھیج دیا کریں ۔مگر یہ کام کرنے کے لیئےکس کو لکھوں ؟اور پھر عدیم الفرصتی کامسئلہ بھی تو ہے۔

پاکستان میں چھپی ہوئی ہارڈ باؤنڈ کتابوں کے بارے میں آپ کا اعتراض درست ہے ۔یہ جلدیں اتنی اچھی اور مضبوط نہیں جتنی امریکا یا یورپ میں چھپی ہوئی کتابوں کی ہوتی ہے ۔وجہ یہ ہے کہ یہاں کتابیں اتنی قابل رحم حد تک کم تعداد میں شائع کی جاتی ہیں کہ مشینی بائنڈنگ کرانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ۔بہر حال دستی جلد بندی سے جس قدر خوبصورتی اور مضبوطی حاصل کی جاسکتی ہے اس کا انتظام ہو جائے گا میرے پیش نظرمثال کے طور پر تاریک گلی کی جلد بندی ہے جو پاکستان کے لحاظ سے ٹھیک ہے ۔

یہاں کے ڈاک خانے والوں کی واقعی کوئی کل سیدھی نہیں بہرحال یہی کیا کہ ہے کہ خط پہنچ جاتا ہے ۔ دوسری طرف سننے میں آرہا ہے کہ اگلے ہفتے سے ڈاک کے نرخ مزید چالیس فیصد بڑھنے والے ہیں یعنی ایک سال میں دوسری بار ۔صرف ڈاک خانے پر موقوف نہیں، یہاں تمام پبلک utilities کا یہی عالم ہے ۔نرخ اور کارگردگی کو ایک دوسرے سے بلکل غیر متعلق سمجھا اور رکھا جاتا ہے۔

PDMS والوں کے سلسلے میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔وہ یہ کہ میں اور زینت ان کے معاملات میں ملوث ہونے سے قطعی قاصر ہیں ۔ان سے تبادلئہ خیالات آپ کو براہِ راست ہی کرنا ہوگا۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

یہ خط اچھا خاصامفصل ہونے کے باوجود خاصا بزنس لائک ہے ۔ وجہ ایک کہ یہ ہے بہت سی جواب طلب باتیں جمع ہوگئی تھیں جن پر توجہ رکھنا مقدم تھا ۔ دوسری وجہ یہ کہ میں یہ خط دفتر میں کھانے کے وقفے کے دوران لکھ رہا ہوں۔

معذرت خاتم کر دو تین روز سے بخارآرہا ہے ۔ زینت خاصی مسروف زندگی گزاررہی ہے ۔ دونوں کو آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے ۔

ثروت حسین اب گھر منتقل ہوتے ہیں ۔ امید ہے کہ مصنوعی پیر لگا کر چلنے پھرنے کے کسی حد تک قابل ہوسکیں گے ۔ہر جمعے کو ان کے گھر جانا ہوتا ہے ۔

تنویر انجم سے بات کر کے ان کا جواب آپ کو لکھوں گا۔AUS پر تفصیلی رائے ابھی ایک آدھ ہفتے اور ادھار رہے گی ۔

امید ہے کے آپ خوش و خرم ہوں گے ۔

آپ کا اجمل کمال

۲۱ اکتوبر کا نوشہ ۴روز ہوئے ملا ۔اس سے قبل بڑے بھائی کے خط سے معلوم ہوگیا تھا کہ رقم انھوں نے آپ کو بھجوادی ہے ۔بھائی آپ نے انھیں رسید بھیج دی تھی ؟

"گمشدہ خطوط" کے سرورق کے سلسلے میں میرا ذہن بلکل ماؤف ہو کر رہ گیا ہے ۔ سارا کام اس تیزی سے ہوا کہ اس طرف توجہ سینے کا موقع نہ مل سکا۔بہرحال ،مجھے آپ کی مجوزہ دونوں صورتوں میں پہلی بہتر معلوم ہوتی ہے۔یعنی باہر بھی وہی صورت اختیار کی جائےجو اندر ہر مضمون کے شروع میں اختیار کی ہے۔کتھئییا نیلا ،جو رنگ آپ کو بہتر نظر آئے ،استعمال کرلیجیے۔رہا وہ ایرانی اسکیچ،تو اس کے حساب سے سرورق کی کمپوزیشن میرے ذہن میں صاف نہیں۔اس لیے کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔پھر اس اسکیچ نے زیادہ متاثر بھی نہیں کیا۔

آپ نے اکرام اللّٰہ کے سلسلے میں وضاحت کردی ،چلیے بات ختم ہوئی۔

آپ بڑے شوق سے کتابیں ہی منگوایئے۔لیزر پرنٹر کا خیال مجھے یوں آیا تھا کہ ابھی چند ماہ پہلے آپ نے ذکر کیےا تھا ۔آپ کی بات بلکل معقول ہے ۔جس چیز کا استعمال ۳ماہ میں ایک بار ہو ، اسے خریدنے کا فائدہ ؟

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ" کا جو شمارہ میرے پاس ہے وہ Major voice in Contemporary Persian Literature Vol. xx(1976)ہے ۔اسے Michell C. Hillmannنے ایڈیٹ کیا ہے ۔اس پر ایڈیٹوریل کرس پانڈینس کے لیے جو پتادیا گیا ہے ،وہ یہ ہے :Literature Earl and West , Box 8107, University Station, Austin, Texas 78712 مجھے PDMS والوں سے لمبی چوڑی توقعات کبھی نہیں تھیں ۔آپ نے جس بے تکلفی سے ان لوگوں کا فیکس استعمال کرنے کے لیے لکھا تھا۔اس سے اشتیاہ راہ پاگیا کہ شاید اب یہ لوگ آپ کی بات سننے کے اہل ہوگئے میں اصل میں فاصلہ ہونے کی وجہ سے صحیح تعلقات اور نزاکتوں کا کماحقہ علم نہیں ہو پاتا ۔الغرض اس سلسلے میں اب آپ کو شکایت نہیں ہوگی۔

پچھلے سے پچھلے ہفتے فہمیدہ ریاض یہاں آئی ہوئی تھیں ۔ان کا لیکچر رکھا تھا۔شام کو گھر پر استقبالیہ ۔اس میں وہ دیر تک اپنی نظمیں سناتی رہیں ۔اچھا وقت گزرا۔اب تو ان کی مہربان کی حکومت آگئی ہے ۔شاید انہیں بھی کسی عہدے پر بلالیا جائے۔

ثروت حسین اب کیسے ہیں ؟میرا سلام۔

آپ کا

اجمل کمال صاحب

۱۴اپریل کا نوشتہ ۳دن پہلے ملا ۔اس سے چند دن قبل "آج" کا تا زہ شمار ہ راہ کے شدائد کے نتیجے میں شکستوں سے چور پہنچا ۔لفافہ کٹا پٹا ،رسالے کے بیشتر صفحے مڑےتڑے ...اتنی نازک اور حسین سی شے ،اور اس کے ساتھ یہ زنا بالجر ...بس دل مسوس کے رہ گیا ۔اندرونی سرورق پر جہاں پناہ سرورق کے dominant رنگ کی چھوٹ اچھی accent پیدا کر رہی ہے۔پڑھنے کا سوال بعد میں اٹھے گاکہ ابھی ایک دو ماہ تک خاصی مصروفیت رہے گی ، ایسے دو تین ترجمے ضرور پڑھ لیے ہیں ۔واقعی اچھا انتخاب تیار کیا ہےآپ نے۔

براٹن اور اظہار کاظمی نے مل کر "آج"لگوایا ہے ۔ چنانچہ آپ براٹن کی جانب سے اس باب میں بے فکر ہوجائیے۔ان تلوں اتنا تیل نہیں ۔طاہر شبیر صاحب نے ابھی تک پیسے نہیں بھیجے ۔بھیجے تو مطلع کروں گا۔

مجھے آپ کا ۳۰مارچ کا خط نہیں ملا چنانچہ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں آپ نے کیا کچھ لکھا تھا ۔مشرف علی فاروقی کے تراجم بھجوانے کا شکریہ۔میں نے ایک دو بار دیکھے ۔ ان کی انگریزی زیادہ ہی نستعلیق ہے ۔معلوم ہوتا ہے آپ ابھی ابھی نہا کر مکلّف علی گڑھ کٹ پاجامہ پہن کر باہر نکلے ہیں ۔سفیدی اور اس کے انعکاس کا یہ عالم ہے کہ اس نور علی نور پر مکھی بھی پر نہیں مار سکتی ،اس پر بیٹھنے کا پارا کہاں سے لائے۔زندگی میں میرا سامنا ایسے پاجاموں سے زیادہ ہوا ہے ۔جن کا کلف نکل (اتر)چکا ہو ،تھوڑے سے استعمال سے ان میں انسانیت کی رمق آگئ ہو ، یعنی وہ اندر کی ٹانگوں کے نقوش کو اپنے پر ابھارنے کے اہل بن چکے ہوں ۔بہر حال ایک دو بار ان تراجم کو الٹ پلٹ کر دیکھوں گا۔فی الحال ان سے تو جی نہیں لگا ۔

فارسی کہانیوں والا شمارہ تو آگیا ، اب ظاہر ہے اسے ملتوی کرنے کی بات کا اعادہ فضول ہے ۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ کا ارادہ ایک سے ذائد شمارے نکالنے کا ہے ۔ آپ نے کچھ فرمائشات کی تھیں جن کی طرف پچھلے مہینوں میں متوجہ نہیں ہو سکا تھا ۔سوچ رہا تھا کہ ذرا فرصت کا وقت آجائے تواس سلسلے میں کچھ کروں۔

کچھ عرصہ ہواا ٓپ نے فارسی کتابیں امریکا سے منگوانے کا ذکر کیا تھا ،اس لیےکہ انھیں براہ راست ایران سے پاکستان منگوانے کا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا ۔میں نے جوادی صاحب کی شرکت کا ذکر ہی context میں کیا تھا ۔یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ اس ضمن میں آپ کے مسائل حل ہونے لگے ہیں ۔ کل رات ممتاز امجد سے ایران بکس کے لفافے کا تراشہ نہیں برآمد ہوا ، حالانکہ خط میں آپ نے اسے بھیجنے کا ذکر کیا ہے ۔یا آپ رکھنا بھول گئے یاراستے میں نکل گیا ۔لفافے کے ایک سرے پر ۳ اسٹیپل لگے تھے ۔ اس سے گمان ہوتا ہے کہ دہانہ شاید پھٹ گیا ہو اور یہاں والوں نے اس پر اسٹیپل لگادیے ہوں۔صاحب آپ کو بہت جلد ی تھی ورنہ جو کتابیں آپ نے منگوائیں ہیں وہ بہت کم قیمت میں مل سکتی تھیں ۔ مجھے یاد آتا ہے کہ بزرگ علوی والی کتاب چند ماہ پہلے کہیں آدھی قیمت میں مل رہی تھی ۔خیر ہوسکتا ہے ایران بکس والوں نے ڈاک کے علاوہ handling کے پیسے لیے ہوں ۔ ویسے آپ کو ساری کتابیں حفاظت سے مل گئیں نا؟ ایک بات کاخیال رکھیے: چوں کہ میری فشرمین والی کتاب 3continents Press سے چھپ چکی ہے ۔ مجھے ان کی ہر مطبوعہ کتاب ۴۰ فیصد رعایت پر مل سکتی ہے۔

زینت کو نئی ملازمت مبارک ہو! ان سے پوچھیے کہ میری Fear & Desire، جو آکسفورڈ کی نئی دہلی کی شاخ نے ری پرنٹ کی ہے۔وہاں پہنچ گئی ہے ۔

Penguinوالوں نے مجھ سے پاکستانی کہانیوں کا ایک انتخاب تیارکرنے کے لیے کہا ہے ۔اس میں کل پندرہ کہانیاں ہوں گی ، گو ترجمے ۲۰کے دینے پڑیں گے ۔ تاکہ آخری انتخاب ان کے ادارے والے کرسکیں ۔وہ لوگ اس بات پر راضی ہوگئے ہیں کہ زیادہ حصہ اردو کہانیوں کا ہو۔لیکن سندھی ، پنجابی اور پشتو سے بھی کم ازکم ایک ایک ہو ۔کیا آپ سندھی اور پنجابی کی دو تین بہترین کہانیوں کی نشان ندہی کرسکتے ہیں ؟ اور ایسےلوگوں کی بھی جو ان کا گوارا انگریزی میں ترجمہ کرسکیں ۔ اردو والے حصے کے سلسلے میں کوئی مشورہ دینا چاہیں تو مجھے بھی دیں ۔اس بات کا خیال رہے کہ الفاظ زیادہ طویل نہ ہو اور انگریزی قالب میں آکر اپنا تاثر کم نہ ہونے دے۔

"گم شدہ خطوط" آ پ نے میر مسعود کو بھجوادی ہوگی؟

کیا YATRA پاکستان آتا ہے؟ آپ نے دیکھا ؟یہ GRANTA سے ملتی جلتی چیز ہے ۔ ایک لحاظ سے یہ ہندوستان "گرنٹا" کہا جاسکتا ہے۔ یہ بات آپ ابھی دوسروں کو نہ بتائیے گا ، لیکن YATRA کے چیف ایڈیٹر نے مجھے رسالے کی ایڈیٹوریل کمیٹی میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر انھوں نے میری شرائط مان لیں تو میں سب سے پہلے میر مسعود ، حسن نظر وغیرہ پر توجہ دوں گا۔اس کے بعد بعض نئے ہندوستانی لکھنے والوں پر (انور خان ،سلام بن رزاق ،علی امام نقوی)۔خیر یہ تو بہت دور کی باتیں ہیں ۔میری طبیعت تو پہلے یکسو ہو۔

اگر افضال سید ،آپ ،انور حسین رائے ،عذرا عباس ،تنویر ،ثروت حسن وغیرہ ،چاہتے ہیں کہ میں ان کی تاریخ ولادت کے لیے عاجزی سے فرد اَانھیں لکھوں ، تو میں تیار ہوں ۔ لیکن ان کے لیے کون بھیجےگا؟ تو اجمل کمال صاحب ،آپ کس تاریخ کو اس دنیا میں وارد ہوئے؟احمد علی کی صحیحتاریخ کے سلسلےمیں اب زحمت نہ فرمائیے گا ۔وہ میں نے حاصل کرلی ہے ۔

سنا ہے مظفر علی سید کافی بیمار رہے لیکن رو بصحت ہیں ...کیا آپ کے پاس ان کا وہ کالم ہے جو انھوں نے میر مسعود پر لکھا تھا ؟

میں نے خالد سہیل اور بیدار بخت کو پچھلے ہفتے "آج" کی خریداری کی تجزیہ کے لیے فون کیا تھا ۔دونوں نے اثبات میں جواب دیا ۔ابھی پیسے نہیں آئےافتخار نسیم نے ۲سال پہلے ایک سال کا جرمانہ بھیجا تھا اور پچھلے سال یاد دہانی کا کوئی نوٹس نہیں لیا ۔امید ہے آپ نے ان کا سبسکرپشن موقوف کرایا ہوگا ۔آپ فاروق کو لکھیے کہ وہ بھی خریدار بنوانے کے لیے کچھ دوڑ دھوپ کرے ۔نستعلیق کے استعمال سے پرچے کی فروخت میں کتنا اضافہ ہوا؟"گمشدہ خطوط " کی فروخت کا کیا حال ہے ؟کچھ کاپیاں بکیں ؟

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

والسلام

مخلص

13 جون 1994 ء

اجمل کمال صاحب

اب تو آپ کے خط کسی قریب المرگ کی نسانسوں کی طرح رک رک کر آنے لگے ہیں۔ یعنی جب آتے ہیں۔ خیر، خدا کرے آپ اور زینت او ر ندرت بہ خیر ہوں۔ شکایتاً نہیں لکھ رہا۔ آپ کی طرف سے آخری خط وہ تھا جس میں آپ نے افضال کی نظموں کے انگریزی ترجمے بھیجے تھے۔ میں نےاس کا جواب 9 مئی کو دیدیا تھا۔

ادھر کچھ کروباری امور ہوگئے ہیں: آپ کے طاہر شبیر کی جانب سے 80 ڈالر کا چیک ملا ۔ شمس الرحمٰن فاروقی ان دنوں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک سال کی خریداری کے 25 ڈالر ان سےملے۔ اس کے علاوہ 50 ڈالر بیدار بخت اور 45 ڈالر خالد سہیل (دوسال کا بکرپشن) نے بھی ادا کردییے ہیں۔ ایران بکس کو جو رقم بھیجی تھی اس کا منہا کرنے کے بعد آپ کے 807 ڈالر اور 25 سینٹس نکلےہیں۔

آپ پرچہ فاروقی صاحب کےنام جاری کر دیجیے ۔ انہوں نے "گم شدہ خطوط" کی فرمائش کی ہے۔ ایک جلد میرے حسا ب میں ان کو بھیجدیجیے ۔ وہ اس ماہ لوٹ رہےہیں۔

ممتاز آاحمد شاید جولائی میں کچھ وقت کے لیے پاکستان آ رہےہیں۔ میں نے ان کے ساتھ آپ کے لیے مارکز کی کہانیوں کا مجموعہ دو اور کتابوں ، اور فارسی کتب کے دو کیٹالاگ بھیجے ہیں۔ انہیں آپ کا پتا اورفون نمبر دیدیے ہیں۔ وہ خود آپ سے رابطہ قائم کر لیں گے۔

EMT نے کچھ ٹیپ کیسٹ بنائے ہیںجن میں ضیا محی الدین نے مختلف شواد اور ادباء کی نگارشات کی صدا کاری کی ہے۔ ایسی ہی کچھ اور ٹیپ ہیں جن میں انہوں نے غالب کے خطوط سے بعض بعض خط پڑھ کر سنائے ہیں۔ کیا یہ وہاں دستیاب ہیں! اور انداز اً ٹیپ کی کیا قیمت ہے؟

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں: دوستیاب کیوں مدھم پڑجاتی ہیں اور سب اچھی چیزیں کیوں ٹوٹ جاتی ہیں! شاید یہ وقت کا جبر ہے ، یا ہو!

والسلام

مزید: وہاں کسی سے ضیا محی الدین کا پتا مل سکتا ہو آپ کا

تو مجھے اس کی ضرورت ہے۔ اس محمد خان سے محمد عمران

پوچھیے گا۔

28 جون 94ء

اجمل کمال صاحب

کل آپ کا 16 کا خط ملا، آپ نے اپنے "پاگل پن" کا توذکر کیا، لیکن یہ نہیں بتایا کہ مضمون کا موضوع کیا تھا۔ لکھتے تو عقدہ کھت ۔ کوئی عورت یہ کہے کہ میں پیٹ سےتھی، لیکن یہ نہ بتائے کہ تولید کیا ہوا، یا حمل ضائع گیا۔ تو اس سے مخاطب الیہ کو جو اذیت پہنچے گی ا س کا اندازہ کرلیں۔

Bibliographic Newsکو مرتب کرتے ہوے روسائل دیکھ رہا تھا تو The literacy Review کے ایک حالیہ شمارے پر نظر گئی جو لبنان پر خصوصی سمارہ ہے۔ میں نے وہ آپ کےلیے منگوالیا ہے اور ممتاز احمد کو بھیج دیا ہے۔ وہ جولائی کے آخر میں نکلیں گے اور بقیہ چیزوں کے ساتھ آپ کو پہنچا دیں گے۔

حضرت ایک گذارش ہے: دی نیوز لائن، دی بیراٹر ، فرائڈے ٹائمز، ڈان کا جمعے کا اخبار ۔ یہ سب آپ کی نظر سے گذرتے ہی ہوں گے۔ ان میں جو ادبی یا کتابوں سے متعلق کالم اور تبصرے نکلیں تراش کر میرے لیے رکھ لیا کریں۔ اکٹھےہونے پر بھجوا دیا کریں ۔ اس سلسلے میں معذور ہوں اور آپ کی نظر خاص کا طلب گا ر۔ ہر چند کہ اذو کام ہے لیکن بہر حال کوئی اور ذریعہ نہ ہونے کی صورت میں آپ کو تکلیف دینی پڑ رہی ہے۔

نیر مسعود کو پتا نہیں "گمشدہ خطوط" ملی یا نہیں ۔ ایک زمانے سے ان کا خط نہیں آیا ۔ اگر آپ کو کوئی آتا جاتا مل جائے تو کتاب کی 5 جلدیں مجھے بھیجدیجیے گا۔ یہاں چند احباب کو دینے کا ارادہ ہے۔

میری صحت کا کیا ہے، گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ۔ کبھی ٹھیک رہتی ہے اور کبھی ناٹھیک۔ ادھر ایک اور بلا اور جان لگ گئی ہے: مکر کا درد، جو صبح بالکل اپاہج کرکے رکھ دیتا ہے۔ ایسے میں کوئی کیا لکھے اور کب تک لکھے۔

٭ ایک فہرست بھیج رہا ہوں۔ ان میں سے جو کتابیں آپ کی دل چسپی کی ہوں، بتائیے گا۔ آپ کے لیے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ یا ممکن ہے اپنی کاپیاں ہی بھیجدوں ۔ آپ نے جو فہرست بھیجی ہے اس سے متعلق جلد ہی قدم اٹھا ؤں گا۔ آہستہ آہستہ بیشتر کتابیں حاصل ہو جائیں گی۔

ان دنوں AUS کو تیار کرنےمیں لگا ہوا ہوں۔ شاید دس بارہ ان میں پریس چلا جائے۔

زینت اور ندرت کو پیار۔

کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ سال کے سال AUS کےلیے ایک مضمون لکھدیا کریں **آ پ کا**

جس میں اس سال مین نکلنے والی اردو نکشن کی چند آپ کی پسندیدہ کتابوں پر **محمد عمران**

تبصرہ ہو؟ آپ اکرام اللہ کے نئے مجوعے سے بسم اللہ کر سکتے ہیں۔

آپ کا محمد عمران

8 اگست 94 ء

اجمل کمال صاحب

آپ کا وہ خط جس میں کتابوں کی فہرست تھی، ملا تھا ، اور اسی زمانے میں اس کا جواب بھی لکھدیا تھ۔

تھری کانٹی نیٹس پریس سے آپ نے 16 کتابیں منگوا نے کے لئے لکھا تھا۔ سردست ان کے پاس صرف 12 مہیا نہیں ۔ وہ زمانے سے آئی رکی ہیں۔ رشدی سے متعلق کتاب بھی خرید لی ۔ تھری کانٹی نینٹس پریس نے 30 فیصد رعایت پر کتابیں دی ہیں اور Hunter in a Narrow Hreetمجلہ دی ہے لیکن پیپر بیک کی قیمت پر ۔ ڈاک خرچ بھی بہت معمول لیا۔ یہ کتابیں ، سب یا جتنی بھی ، ایک دو شاگردوں کے ذریعے بھجواؤں گا جو ستمبر میں یہاں سے لاہور ، اسلام آباد کےلیے نکلیں گے آپ سے رابطہ قائم کر لیں گے۔ ایک 3 ماہ کے لگ بھگ لاہور میں ہی رہے گا۔ آپ اگر وہاں جائیں تو خود لیجئے گا۔ یا اکرام اللہ سے کہہ کر منگوا لیجئیے گا۔ وہ بعد میں آپ کو بھیجتے رہیں گے۔

"آج" کےلیے ایک اور خریدار بنایا ہے۔ آپ تازہ شمارہ انہیں فوراً بھجوا دیں۔ یا اگر نیا آگیا ہو دوچار دن میں آنے والا ہو تو دیں۔

Mr. Syed Ali Jarrar Zaidi

2003 Scollins Circle

Hampton, VA. 23663

U.S.A

یہاں کے جن جن خریداروں کی خریداری ختم ہو رہی ہو ان کی نشاندہی کریں تاکہ ان کی یاد دہانی جائے۔

ممتاز احمد اب یہاں سے نکلے ہیں۔

باقی سب خیریت ہے۔ زینت وندرت کو ملی الترلتیب دعا پیار۔

17 اگست 94 ء

اجمل کمال صاحب

2 اگست کا مکتوب ملا۔ میرا 8 والا خط اب تک آپ کو مل چکا ہوگاIndex on Ceusorling کے سلسلے میں جو خط لکھا ہے، اس کی نقل ملفوف ہے ، AUS میں سالانہ قابل ذکر کتابوں کا جائزہ لینے میں آپ کی معذرت نوٹ کرلی ہے۔ تنقید کے میدان میں اپنی بنارس کی دہائی دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ حسن ظہیر کی کتاب پر آپ نے ، دل چسپ تبصرہ کیا ہے۔ غائب جس رسالے/ اخبار کےلیے کیا ہوگا اس کی فکر آپ سے قریب تر ہی ہوگی۔ بصورت دیگر ، اس کام کی افادیت۔۔۔؟

میری یاداشت بہت کمزور ہوگئی ہے۔ اب یاد نہیں رہا کہ اپنی کس ایرانی کر مفرما کا ذکر کیا تھا (ویسے ایرانی کے ساتھ کر مفرنا اجتماع ضدن ہے یا محض حسن ظن !) وہ خط تو موجود ہی ہوگا۔ متعلقہ جملے نقل کر دیجئے کہ سیاق و سباق سے نشادہی ہوسکے۔ اس عیل فصیح کی مطلوبہ کہانیوں کی تلاش کروں گا۔

بودار کے بعد اردو کے حوالے سے فی الحال میرا کوئی خاص پروگرام نہیں۔ پچھلے سال اسی ماہ میں میں نے فونتس کی "کو نسبتا" کا ترجمہ کیا تھا اور چوتھائی کے لگ بھگ اسے صاف بھی کر لیا تھا۔ لیکن اس کہانی کی تفہیم کا تعلق بڑی حد تک Punctuation کے علانم پر بھی ہے، خاص کر ڈیش (-) پر، جو نظامی سوٖفٹ ویئر میں ناپید ہے۔ (شاید اس سلسلے میں ایک آدھ بار آپ کو لکھا بھی تھا) اس کےلیے دو یاتین لفظوں کے استعمال کا جو نسخہ آپ نے دریافت کیا ہے وہ میرے حلق سے کسی طرح اُتر تا نہیں۔ چناچہ بد دل اور بے کیف کر میں نے مزید کام سے ہاتھ جھٹک لیے۔

میں دراصل AUSکے اگلا شمارے کی فکروں میں ہوں۔ اس میں ایک حصہ حسن نظر کی کہانیوں کے تراجم ، ایک آدھ مضمون اور انٹرویو کےلیے وقف کرنے کا رادہ ہے۔ دیکھئے ۔ آصف کو انٹرویو کے لیے لکھا ہے۔ لیکن جانے کیوں توقع نہیں کہ وہ کام کرنے پر رضامند ہو جائیں گے۔ درایں صورت ، ان کا توشہ ملتوی ہونے کا امکان ہے، اور اس کے بجایےغیر مسعود کی طرف متوجہ ہونے کا خیال ہے۔ میں نے ادھر ہفتے عشرے میں ان کی 2 کہانیوں کا ترجمہ کر لیا ہے اور اب تیسری کا کر رہا ہوں۔ ترجمے کے دووران ان کے فن کے بعض عجیب عجیب پہلو سامنے آئے ۔ ان کو بنیاد بنا کر ایک مختصر مضمون لکھنے کا بھی ارادہ ہے۔ چناچہ چوں کہ اس سارے کام میں صرف اپنی ذمے داری ہوگی۔ اس کا ختم ہوجانا قابل حصول معلوم ہوتا ہے۔ میں نے ابھی نیر صاحب سے اس بات کا ذکر نہیں کیا ہے۔ جب با ت بالکل یکی ہوجائے گی تو اس وقت انہیں لکھوں گا اور تراجم نظر ثانی اور صواب دید کے لیے بھیجوں گا۔ اس کے علاوہ سوچ رہاہوں کہ Penguin کےلیے پاکستانی کہانیوں کے انتخاب کا رول بھی ڈالدوں۔ ادھر مجھے کچھ یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میرا انگریزی کام زیادہ لوگوں تک پہنچتا ہے۔

مجھے تو اس بار بھی ادھر آنان مشکل نظر آرہا ہے۔ ا س میں مادی ذراع اور فرصت کا دخل نہیں۔ بس میری طبیعت بڑٰ اچاٹ ہوگئی ہے۔ میرا اب لوگوں سے ملنے کو زیادہ دل نہیں چاہتا۔ اگر اس صورت میں تبدیلی ہوئی تو بتاؤں گا۔

ممتاز احمد ہفتہ عشرہ ہوا پاکستان کے لیے نکلے ہیں اور وہاں شاید سال بھر قیام رہے گا۔

بھئی آپ کسی آتے جاتے کے ساتھ اب "گمشدہ خطوط" کی 5 جلدیں مجھے بھجوا ہی دیجیے۔ ڈاک کا نرخ تو قابل برداشت حد تک بڑھ گیا ہے۔ کل شام نیو وسی سے کسی شمس مصطفی کا فون آیا۔ بولے میں تنویر انجم کا بھائی ہوں اور میری والدہ جلد ہی پاکستان لوٹ رہی ہیں آپ فوری تنویر کی ۔کتابیں بھیجدیجیے ۔ اس حادثے کے وقوع کی پیش بنی نہ موصوف کی نہ آپ نے ۔ اور میں اس قسم کی ہنگامی چیزوں سے جلد گوا جاتا ہوں۔ مجھے تو ان صاحب کے متعبر یا نا متبر ہونے کی کچھ علم نہیں۔ مجھے خود کل صبح مونٹ ریال جانا ہے۔ خیر میں نے آج ان صاحب کو 2 پیکٹوں میں کل 8 کتابیں بھیجدی ہیں۔ ان میں بشیتر ذاتی نسخے ہیں۔ جلال آل احمد کی by the pen اور The school principal اور پلمین کی "فروغ فراخ دار ، ربع صدی بعد "میں آپ کو 18،95 میں دے رہا ہوں۔(بعد میں اپنے لیے سے خریدنے کی کوشش کروں گا)۔Gassan Kanafain کی All that’s lef to you Johson Daris کی Egyptain S. Stronis ، اور Towling Yosuf Death in Berirul in Baris

آپ پڑھنے اور استعمال کے بعد لوٹا دیجیے گا۔ یوسف ادریس کی The sinners اور Elmessivi کی مرتبہ The Palastinian میری طرف سے تحفہ رکھیں۔

Three Continclo pron سے جو کتابیں منگوائی تھیں۔ وہ اور For Rushdie ایک طالب علم کے ساتھ بھجیجوں گا جو ستمبر آزاد میں لاہور کے نکل رہا ہے۔

میرا خیال ہے ضروت کی سبھی باتیں ہوئیں۔

والسلام

آپ کا محمد عمران

محمد عمران

ٹورانٹو 25 اگست 1994 ء

اجمل کمال صاحب

18 کو ٹھیک ایئر پورٹ کےلیے نکلتےہوئے۔ آپ کا 11 اگست کا مکتوب ملا۔ اس سے ایک دن پہلے میں نے آپ کو ایک خط لکھا تا جس میں نویرا انجم والی داستاں تھی۔ اس خط کو لکھنے کی بظاہر ایسی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔ لیکن فاروق حسن کے یہاں مونٹ ریال میں 4 ،5 دن گذارنے کے بعد ٹورانٹو پہنچا (کل) اور آج کوئی سوا بجے میں ، بیدار بخت کے گو میں اکیلا بیٹھا ہوں ۔ یہاں کچھ نہ کرنے کے لیے ہی آیا تھا۔ چناچہ فراغت کے ان لمحات میں آپ کو یاد کرنے کی یاد آئی۔ یہاں آکر وہ جو سابقہ بس چھپھلتا سا خیال تھا، عقیدہ راسخ میں بد ل گیا ہے: یہی کہ میں مردم بیزار آدمی ہون۔ میری تو اپنی سے بھی بمشکل ہی نبھتی ہے۔ ساخیال تھا۔ عقیدہ راسخ میں بدل گیا ہے: یہی کہ میں مردم بیزار آدمی ہوں۔ میری تو اپنے سے بھی بمشکل ہی نھتی ہے۔ صاحب یہاں پیسے کی وہ ریل پیل ہے کہ الامان اس سے کم ازکم یہ فائدہ ضرور ہوا کہ مجھے فقرو فاقہ میں ایک بڑا دل سوز حسن نظر آنے لگا ہے۔)؛ اور پیسہ ہو تو بڑے بڑے ضیغم آپ کے سامنے پسر جاتے ہیں۔ آپ، ادب کے مائی باپ نظر آنے لگتے ہیں، اس کا آخری ملبا و ماوی ادب کے بارے میں آپ کی رائے صائب ، دوسرے کی ناصائب (؟) آپ اپنی تماتر نوخیزی اور ناتجربہ کاری کے باوجود ، جب بولتے ہیں۔ تو بڑے بڑے اسداللہ خان با اداب ہوکر بیٹھتے اور سنتے ہیں۔ بھائی میرا تو سر چکر ا گیا ہے۔ اردو ادب کو سمجھو ں نے حب توفیق لہو لہان کیا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ برون ملک کے نو دو لیتوں نے سنا ہے عینی صاحبہ آوار ڈلینے آرہی ہے۔ واہ صاحب واہ ۔ چلیے کم از کم وہ تو مستحق ہیں۔

دوہفتے ہوئے میڈیسن میں اشفاق احمد (آپ الف کو زیر کے ساتھ ہی پڑھیے گا) اور بانو قدسیہ سے ملاقات ہوئی (ان کا لڑنا ہماری یونی ورسٹی میں پڑھتا ہے) ۔ بانو قدسیہ جب ملتی ہیں، ہمیشہ کہتی ہیں کہ ہمیں تم سے ایک ناول کی توقع ہے۔ اس بار میں نے کہدیا ہے تو مجھے بھی لیکن پوری ہونے کی نہیں۔ کیوں کہ مجھ میں غصہ تھل تھل بھرا ہوا ہے۔ اس حالت میں تعمیر سے زیادہ تخریب زیادہ جازب نظر آتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بھئی آپ جب "نیا قانون" پر جو بنی ہے اس پر مضمون لکھ لیں تو مجھے ضرور بھیجدیں۔ میں اسے AUS میں شامل کرنے کی نیت رکھتا ہوں۔ نظامی صاحب کے بڑھاپے کے ختے کا ذکر بھی کر دیجیے گا۔ جو پچھلے سال ہوا۔

ندرت کو بڑے صالح ماں باپ میسر آئے ہیں۔ بڑی بھاگوں والی ہے۔ میری طرف سے پیار۔ اب ندرت کی سہیلی یا سہیلا کا بھی ہند ولت فرمادیں تاکہ اسے بھی اپنے چھوٹوں کو باقائدہ terrorize کرنے کا قرینہ آجائے۔

والسلام خیر الانام

محمد عمران

24 اگست 1995 ء

اجمل کمال صاحب

29 جولائی کا نوشتہ چند روز ہوئے ملا۔ میں نے اس ماہ کے بالکل شروع میں یا جولائی کی بالکل آخری تاریخوں میں سے کسی میں آپ کو ایک خط اسپین سے لکھا تھا ۔ چوں کہ خود سپرد ڈاک نہیں کیا تھا بلکہ ہوٹل والوں کو ڈاک خرچ سمیت دیدیا تھا۔ معلوم نہیں آپ تک پہنچا بھی یا نہیں۔ پر ان دنوں کراچی کی جو حالت زار ہے اس میں ڈا ک کا نظام خد ا جانے کیا ہوگا۔۔ الغرض ، میں نے لکھا تھا کہ لندن میں "آج" کےلیے دو خریدار بنائے ہیں۔ ایک تو رضا علی عابدی کی بیگم ، جنہیں آپ پر یہ اگلے شمارے سے بھیجیئے گا (جب بھی نکلے) پتہ: Mrs. M. T. Abidi 33 Alverstone Avenue Wimbledon Park London SW19 88D U.K.۔ دوسری سبکرائبر Mrs. Shahida Ahmad ہیں۔ ان کا پتہ:1 Fern House 43 Woodlandi Drive Stammore, Middx HA7 3PB. U.K۔انہیں آپ سرائیو اور ہندی کہانیوں والے دونوں شمارے فوری بھیدیجیے ۔ دونوں نے قیمت وہیں دیدی تھی۔ آج لندن سے جیتندر تمبو صاحب نے بھی ایک سال کا جرمانہ بھیجدیا ہے۔ انہں بھی ہندی والے شمارے سے خریدار بنالیجئے۔ پت : Mr. Jatinder Biloo 1A Vincent Road Wimbley Middx HAO 4NH U.K.اب آپ کے مل ملاکر 1010 اور پچھتر سینٹ میرے پاس جمع ہوگئے ہیں۔

پچھلے دنون کئے بار جی چاہا کہ فون کر کے خیریت پوچھوں ۔ لیکن محبت نہ ہوئی۔ یہ مسئلہ اب مہلت کی اس منزل میں آپہنچا ہے کہ ہر چیز بے معنی لگتی ہے۔ خیریت اس وقت پوچھنے ہیں جب کوئی حادثہ ہو رہا ہو ۔ کہ اگر بچ نکلا تو عمر طبیعی تک پہنچنے کا امکان ہے۔ لیکن جہاں زندہ رہنا خود ایک حادثہ ہو وہاں پوچھنے کا فائدہ ؟ لیکن آپ یہ نہ فرض کر لیجیے گا کہ دل اور دماغ سے محوہو گئے ہیں۔ ایسا نہیں ۔ آپ سب دل سے بے قریب ہیں اور زہن ہر وقت آپ کی طرف ہی لگا رہتا ہے۔

میرا خیال تھا کہ آپ اور میں ایسے دو فرد ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل بے داگ بات کر سکتے ہیں۔ آپ نے شاید ئی میں فون پر کیا تھا کہ انٹر ویو آپ نے ٹرانس کرائب کرلیا ہے اور اب صرف ترجمہ کرنا باقی ہے اور چوں کہ بے حد مصروف ہیں۔ اور زینت بھی کچھ کم مصروف نہیں۔ اسلئے کیا ترجمہ میں نہ کرلوں ۔ اس تمام میں میں یہی سمجھتا رہا کہ ساری بات ترجمہ کرنےپر اٹکی ہوئی ہے۔ چناچہ میں نے چارو نا چار ترجمہ کی ذمہ داری لینے کی بار ہا پیشکش کی۔ اب آپ لکھتے ہیں: "انٹرویو ویسا نہیں بن سکا جسیا میں چاہتا تھا۔ "یعنی کچھ اور ہے، ترجمہ کرنے کی نہیں ۔ گویا یہ جملہ آپ 3 ماہ میں ادا کر پائے ۔ ظاہر ہے میں آپ کو قصوروار کیسے ٹھرا سکتا ہوں۔ مجھے افسوس تو اپنی کوتا ہی پر ہے جس کی بنا پر آپ کو حقیقیت حال کے بے گدو اظہار میں ہچکچا ہٹ ہوئی۔

اگر آپ کو قبلہ حسام الدین صاحب سے میرے لین دین میں اپنے ملوث ہونے پر اصرار ہے تو مجھے اس کا افسوس بھی ہے اور اپنے بری انومہ ہونے پر کامل اعتماد بھی۔ برسوں پہلے آپ نے مجھے دو ٹوک انداز میں لکھدیا تھا کہ میں پروگرام کے سلسلے میں براہ راست انہیں لوگوں سے رجوع کیا کروں۔ آپ اس معاملے میں بالکل نہیں پڑنا چاہتے۔ پھر اس بار جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، آپ براہ راست صبح میں نہیں آئے۔ موصوف کی فکر اتنی اوندھی ہے کہ اگر آپ آتے بھی تو وہ آپ کا بالکل لحاظ اور اس کے نتیجے میں میرے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرنے والے تھے ۔ گو مجھے اپنی صفائی کی ضرور ت نہیں لیکن صرف آپ کے اطمینان کے لیے اتنا ضرور کہوں گا کہ میری نیت جلد از جلد کارڈ لوٹا نےکی تھی۔ لیکن لوٹتے ہی سخت بران کائٹس میں مبتلا ہو کر پست ہوگیا۔ جب اوسان بجا ہوئے اور نیا کارڈ install کرنا چاہا تو وہ چل کہ نہ دیا۔ ان کی ہر چیز دوسروں کی محنت کی رہین منت ہے۔ اول تو بغیر پیچ میکر کے install ہی نہیں ہوا۔ خیر ی لگایا ، تو اب پرنٹر ڈرائیور کی مصیبت پڑی ۔ مجھے سخت جھنجلاہٹ ہوئی اور خیال آیا کہ اگر نئے کارڈ سے کام نہ چلا اور پرانا لوٹا دیا تو دونوں طرف سے مارا جاؤں گا۔ یہاں ان کی کوئی ایجنسی تک نہیں جس سے رجوع کیا جاسکے۔ آخر یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے پیسے لے کر ناقص مال بیچا تھا اور جب خط لکھے تو کئی ماہ تک جواب دینے کی زحمت بھی گوارہ نہیں کی۔ یہ تو کبھی یہ تک نہیں بتانے کہ کیا updates بنا کی ہیں۔ اگر مطلع رکھتے تو مجھے 700 ڈالر خرچ کر کے ایک فاتو کمپیوٹر نہ خریدنا پڑتا کیوں کہ ان کا پرانا کارڈ نئے کمپیوٹر پر غیر مستعل تھا اور کمال یہ کہ اس درمیاں میں یہ نئے ماڈل کےلیے اپنا نیا کارڈ بنا چکے تھے۔ چناچہ میں نے سوچا کہ تھوڑا سا کام دھام ہوجائے اور یہ اطمینان کے بعد میں کوئی چیکر نہیں پڑے گا تو کارڈ لوٹا دوں گا۔ مجھے یہ اطمینان تھا کہ دونوں کارڈ ناجائز تو کیا جائز بھی نہں استعمال ہو رہے اور میری نیت بھی صاف ہے۔ چناچہ ذرا اسی تاخیر سے لوٹانے پر ان کا عملی طور پر کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ ان کا پہلا email آیا۔ جس کا میں نے جواب دیدیا ۔ کہتے ہیں کہ نہیں ملا ۔ پھر انہوں نے email پیغامون کی موسلادھار بارش سی کردی ۔ مجھے تو بھیجیے ہی۔ جانے اور کس کس کو بھی بھیج ڈالے۔ مجھے بھی کچھ چڑ سی ہوگئی۔ ابھی خیر دن ہوکے نیویارک سے کسی الطاف کا فون آیا۔ ان صاحب زادے کو جب میں نے بات قینے سے سمجھائی تو انہیں اپنی حد تک تو سمجھ میں آگئی ۔ لیکن ظاہر ہے وہ حضور یہ غور اور ان کے قبیلے کو سمجھانے سے قاصر رہیں گے۔ جب تک مولانا میرے حقوق کے تحفظ کی بات نہیں کرتے، اب کارڈ لوٹا نے میں مجھے واقعی تامل ہے۔ آپ وہی کچھ جو مناسب خیال فرمائیں۔ اور یہ ساری باتیں آپ کو ان سے کہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ میں اپنی فرصت اور سہولت سے انہیں لکھوں گا۔ عبرت اور حسنی کا مقام ہے کہ ان حالات میں جب کراچی کا وجود تک خطرے میں پڑا ہو اہے۔ ان کے پاس ان فضو لیات پر وقت بار باد کرنے کا ذہن اور حواس موجود ہیں۔ اجمل صاحب سچ جانیے، مجھے آپ کی تکلیف کا اندازہ ہے۔ مجھے راحت تو نہیں پہنچ رہی ۔ تاہم۔۔۔

زینت کو سلام اور ندرت کو پیار

20ستمبر 1995 ء

اجمل کمال صاحب

میں نے آپ کے اگست والے خط کا جواب انہیں دنوں دیدیا تھا اور ایک خط اس سے پہلے اسپین سے بھی لکھا تھا۔ وہاں کے حالات دگر گوں ہیں۔ خدا جانے یہ خط آپ کو ملے بھی یا نہیں ۔ مجھے صرف اس بنا پر شتویش ہےکہ ان میں نئے خریداروں کے پتے تھے۔ منجھوں نے سالانہ زیر جو کچھ بھی کھڑے کھڑے ادا کردیا تھا۔ اگر میرے خط آپ کو نہیں ملے تو ظاہر ہے نتیجہ "آج" بھی انہیں نہیں ملا ہوگا۔ اور نہ جانے وہ کیا سوچتے ہوں گے۔

اس بیچ میں صفیہ صدیقی نے بھی سبکرپشن کی رقم بھیجدی ہے۔ دیگر یہ کہ Aus ساربون (پرس) بھی جاتا ہے ۔ وہاں لابریرین نے اس میں "آض " کا اشتہار دیکھ کر اس کو جاری کروانے کے standing order بھیجا ہے۔ جو کل ہی ملا ہے اور "آج" کے پچھلے شمارے خرید نے کی خواہش کا اظہار بھی کیا ہے۔

پتہ نہیں آپ کے دل و ماغ کی ان دنوں کیا کیفیت ہو۔ تاہم اگر حواس ٹھکانے ہوں تو آپ ہندں کہانی نمبر سمیت جتنے بھی شمارنے نکل سکیں فوری نیچے دیےپتے پر جلد ا ز جلد بھیجدیں اور ان کی تفصیل مجھے لکھدیں۔ میں اس سے لکھا پڑھت کرلوں گا۔ پیکٹ مضبوط رینگ بپر کے بنوائیے گا۔ رجسٹری ہوائی ڈاک استعمال کریں۔

Mr. Sultanan Mohammad

Biliotheque Interuniversitaire hes Langues Orientales

4 Rue de Lille

752007 Paris France

باقی سب خیریت ہے۔ زینت کو دعا اور ندرت کو پیار ۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

24 اکتوبر 1994 ء

بھابی۔

آداب!

امید کہ آپ خیریت سےہوں گی اور شمعون اور ان کی بیگم بھی۔

میں لندن اور اسپین سےواپسی کے بعد بری طرح مصروف ہوگیا اور آپ کو شکر یے کا خط بھی نہ لکھ سکا۔ حالانکہ خیال مسلسل رہا۔ مصروف تو اب بھی ہوں لیکن دوتین روز پہلے اجمل کا خط کراچی سے آیا اور میں نے آپ کو خط لکھنے کا وقت نکال ہی لیا۔

اجمل کمال کے رسالے کے غیر ملکی خریداروں کا حساب کتاب میرے ذمے ہے۔ اجمل کمال نے لکھا ہے کہ اس میں سے دو سو پاؤنڈ کے ساوی رقم آپ کو بھجوادوں تاکہ آپ ان کے نام ان کے پسندیدہ رسائل جاری کروادیں۔ اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے۔ اگر میں تین سو ڈالر امریکا میں آپ کے بڑے صاحب زادے کو بھیجدوں تو کیا رہے گا؟ آپ اگلی بار جب امریکا آئیں گی تو یہ رقم کام آجائے گی۔ جب رقم آپ کے صاحب زادے کو مل جائے۔ اس کے بعد آپ مطلوبہ رسائل جاری کروادیجئے گا۔ لیکن یہ بس ایک تجویز ہے۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ رقم آپ کو پاؤنڈز میں لندن بھیجدی جائے تو یہ بھی ہوسکتا ہے۔ الغرض جو صورت بھی منظور ہو بتائیں تاکہ ویسا ہی کیا جائے۔ احتیاطً اپنے صاحب زادے کا نام اور پتہ لکھ بھیجئےگا۔

خیر صاحب کی وہی کہانی جو Global Voices میں چھپی تھی ، ایک اور انتخاب میں بھی آرہی ہے۔ میں نے پبلشر کو تاکید کردی ہے کہ چھپنے پر ایک کاپی آپ کو براہ راست بھیجدی جائے۔

شمعون کی کتاب چھپ گئی ہے۔ ایک رسالے میں اس کا اشتہار دیکھا تھا۔ آپ شمعون سے پیچھے گا کہ دستخط کرکے ایک کاپی مجھے ضرور بھیجیں۔

آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ پچھلے دنوں میری طبیعت کچھ گڑ بڑ رہی لیکن اب خدا کے فضل سے ٹھیک ہوں۔

اچھا اب چلتا ہوں۔

والسلام

آپ کا بھائی

محمد عمران

5417 Regent Street

Madison, Wisconsion 53705

U.S.A

6 دسمبر 1995ء

اجمل کمال صاحب

آداب!

آپ کے دونوں خط مل گئے تھے۔ پھر ذی شان ساحل کی نئی کتاب اور اس کے فوراًبعد "آج" کا تازہ شمارہ بھی ملا۔ شکریہ ۔ ذی شان کی نظمیں ہنگامی دور کی پیداوار ہیں ، اور دوتہائی اتنی ہی ہنگانی بھی ہیں۔ البتہ ایک تہائی واقعی بہت اچھی ہیں۔ لیکن یہ دور ابتلاء ہے اور اس میں خود کلامی نہ صرف ایک مثبت قدر کا درجہ رکھتی ہے۔ بلکہ زندہ رہنے اور زندہ رکھنے کےلیے ضروری بھی ہے۔ سو یہ ایک لحاظ سے ذی شان کا ہم سب پر بڑا احسان ہے۔ تازہ شمارے میں کئی چیزیں اچھی لگیں جس میں خاص طور پر افضا ل سید کی نظمیں اور فہمیدہ ریاض کےگلابی کبوتر ہیں۔ اس پر یاد آیا: فہمیدہ کی "گوداری" کے پرنٹ آؤٹ کے وعدےپر پورا سال جیت گیا۔ آپ پرنٹ آؤٹ رہا ایک طرف، فلاپی ہی بھجوادیں ۔ ان دنون فہمیدہ کہا برا جملہ ہیں اور ان کا پتہکیا ہے؟ فخر زمانہ نہ کانفرنس کا ٹکٹ بھیجا تھا، لیکن وہ سفارتخانے والوں نے اس دن بھیجا جس دن روانگی تھی۔ میں نے شکریہ کے ساتھ لوٹا دیا۔

نیا کمپیوٹر اور پرنٹر مبارک ہو۔ کیایہ آپ کے لیے ممکن ہوگا کہ Step by Step نظامی نستیلق کی اردو فائل کو پیج میکر 5 میں منتقل کرنےکی ہدایت لکھ بھیجیں۔

AUSکا تازہ شمارہ ملا ہوگا۔ چند دن ہوئے آپکو اور حسن منظر کو ہوائی ڈاک سے بھیجدیا تھا۔ اگر آپ منظر صاحب سے معلوم کر کے لکھیں کہ انہیں ملا یا نہیں تو عنایت ہوگی۔

باقی زندگی کی یک نیت ہے اور بہبود ہ مصروفیت ۔ اس سال میرا وہاں آنا نہیں ہوسکے گا۔ اسے دلولے کے فقدان سےہی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ غالب کے " چلیے اب یار رہیئے اب" والے شعر کی نزاکتیں کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگی ہیں اور پسندیدہ بھی معلوم ہوتی ہیں۔

آپ ندرت کو چند دن کے لیے یہیں بھجوادیجیے ۔ پھر ہم دونوں خوب جی بھر کر۔ نوگ پھلیاں کمایا کریں گے۔ تمام دمیانی لوگوں کی زیادتیوں سے بے نیا ز ہوکر۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

**جب کراچی ولا شمارہ نکلے تو ایک جلد فوری عمر قریشی صاحب کو اس پتے پر بھیجدیں:**

**OMAR QURESHI**

**5532 S. Kenwood Avenue # 306**

**Chicago Illinois 60637 U.S.A**

**انہیں صرف یہی ایک شمارہ درکار ہے۔ سا ل بھر کے لیے نہ جاری کیجئے گا۔**

اس اثنا میں ایک صاحب اور خریدار بن گئے ہیں۔ انہیں سرائیو والے نمبر سے پرچہ جاری کریں۔ ہندی والا شمارہ اور اس کے بعد والا بھی بھیجیں نا م پتہ:

Mr. G Yazdani Siddiqui

6403 Brays Street

Lanham, MD 20706

U.S.A

بنا بریں عزت حسین کو ذی شان کی "کراچی اور دوسری نظمیں" کی ایک جلد رجسٹری ہوائی ڈاک سے فوری بھجوادیں۔ 11 ڈالر انہوں نے دیدیے ہیں۔ ان کا پتا ، اگر نہ ہو ، تو دوبارہ یہ ہے:

Mr. Itrat Hussain

9344 Windbell Way

Columbia, MD 21045

U.S.A

محمد عمران

12 دسمبر 1995 ء

اجمل کمال صاحب

چند دن قبل جو خط لکھا تھا ، ملا ہوگا۔ میں گذشتہ 4 ، 5 دن واشنگٹن گیا ہوا تھا۔ وہاں "آج" کے لیے دو اور خریدار بنائے ہیں۔

Dr. Linda Wentink : Mr. Syed Mohammad Nabibullah

9647 Green Mooen Path : 42-42 Colden Street, # F-11

Columbia, MD 21046 : Flushing, NY 11355-4531

U.S.A : U.S.A

نجیب اللہ صاحب کو پرچہ آنے والے شمارے سے بھیجنا شروع کریں، اور ویٹنگ کو گذشتہ (اکتوبر والے) شمارے سے۔

پچھلے خط میں ایک با ت لکھنا بھول گیا تھا۔ اگر آپ مناسب سجھیں تو آنے والے شمارے سے انگریزی میں ایک اشتہار کا صفحہ شامل کرلیں نہ اس میں"آج" کا سبکرپشن ریٹ اور میرا پتہ دیدیں۔ ریٹس میں دوباتوں کی خاص طور پر وضاحت ہونی چاہیے۔ یعنی کہ Individual ریٹ 25 امریکی ڈالر اور institutional ریٹ 40 (یا 45 جو آپ کے حساب سے مناسب ہو) ہے۔ دوسرے یہ کہ delivery ہوائی رجسٹری ڈاک سے ہوگی۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اسی صفحے پر ان کتابوں کے نام اور قیمت بھی درج کردیں جو آپ بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے AUS میں ذی شان کی نئی کتاب کی قیمت 11 ڈالر اپنی طرف سے لکھدی تھی۔ آپ اس کو بنیاد بنا کر بقیہ کتابوں کی قیمت کا تعین خود کرلیں ہر ان کتابوں کے نام اور قیمت بھی درج کردیں جو آپ بیچنا چاہتے ہوں۔ میں نے AUS میں ذی شان کی نئی کتاب 11 ڈالر اپنی طرف سے لکھدی تھی۔ آپ اس کو بنیاد بناکر بقیہ کتابوں کی قیمت کا تعین خود کر لیں۔ اگر زید مناسب خیال فرمائیں تو میرا Fax اور email بھی دیدیں۔ جو یہ ہیں:

Fax : (608) 265-3538; email [mumemon@facstaff.wise.edu](mailto:mumemon@facstaff.wise.edu)

ایسا ہوسکے تو بہت اچھا ہو۔ اس طرح لوگوں کو اطلاع بھی ہوجائے گی۔ اور کاروباری پہلو میں پسندیدہ رسمیت بھی آجائے گی۔

اگر یہ اشتہار ہر شمارے میں چھپتا رہے تو اور بھی اچھا و۔ ویسے کون کہہ سکتا ہے کہ کراچی والے شمارے کے بعد "آج" اور اس کے "ایڈیٹر" کا کیا حشر ہو۔

تمام اچھے لوگوں اور اچھی بچی کو دعائیں اور پیار۔

مخلص

محمد عمران

2 جنوری 1995ء

اجمل کمال صاحب

میرے گذشتہ خط (2 عدد) ملے ہوں گے۔ توقع ہے کہ نئے خریداروں کو "آج" کی مطلوبہ کاپیاں بھیجدی ہوں گی ۔

انہیں دنوں ایک اور صاحب خریدار بنے ہیں اور انہوں نے 2 سال کے 50 ڈالر بھی بھیجدیے ہیں۔ ان کو رسالہ آنے والے "کراچی خاص نمرب" سے بھیجنا شروع کردیں۔ انہیں "آج" کے بعض شمارے بھی چاہئیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

(1) خزاں 1989، (2) سرما 1992 ، (3) بہار 1992 ، (4) سرمار خزاں 1992 ۔ مزید برآں، انہیں اد محمد خاں کی کہانیوں کے مجموعے (سب کے سب) بھی درکار ہیں۔ اگر "آج" کے مطلوبہ شمارے دستیاب ہوں تو انہیں فوری بھیجدیجیے ۔ اور اسد محمد خاں کے مجموعے مل سکیں تو وہ بھی۔ موخر الذکر کی قیمت اور ڈاک خرچے مجھے لکھ بھیجیے گا ۔ میں ان سے نپٹ لوں گا۔ ان ذات گرائی کا نام پتہ یہ ہے:

Mr. Zahid Dara Abro

C/o The Healthy Habit

Suite No.C-3

Plainsboro, N.J 08536, U.S.A

اس نئے سبکرپشن کو ملا کر اب آپ کے اکاؤنٹ میں 75۔1196 ہوگئے ہیں۔ مبارکباد!

امریکا اور کینڈا میں جن اصحاب کی میعاد ختم ہو رہی ہو ان کو خط لکھدیں اور مجھے مطلع کردیں تاکہ میں بھی گوش مالی کردوں۔

فرانس سے ہنوز رقم نہیں آئی ہے۔ کنگ فیصل والوں نے بھی چپ سادہ رکھی ہے۔

ضمیر صاحب کے بیٹے کا خط آیا ہے کہ بیگم ضمیراں ان دنوں فرانس گئی ہوئی ہیں۔ کہ انہیں میرا خط مل گیا ہے اور جلد جواب لکھیں گی۔ ذی شان کی نئی کتاب کی دوچار کاپیاں بھیجدیں تو ممکن ہے بک جائیں۔ کسی آتے جاتے کے ساتھ بھیجیں تو اور بھی اچھا ہو۔

ندرت کو پیار اور زینت کودعائیں۔

مخلص

محمد عمران

8 جنوری 1995 ء

اجمل کمال صاحب

میرے پچھلے 3 خط ملے ہوں گے۔

اس درمیاں میں ایک اور صاحب نے "آج" جاری کروانے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور "جرمانہ" مبلغ 25 ڈالر بھیجدیا ہے۔ انہیں"کراچی" والے خاص نمبر سے سبکرابر بنالیں۔

نام پتہ ہے: Mr. Mahmood Farooqui

St. Peter’s College

Oxford Ox 1 2DL

U.K.

عمر قریشی صاحب کو نری شان کی کراچی والی نظموں کی کتاب چاہیے اور "آج" کا کراچی والا عمبر بھی۔ پتہ نہیں میں نے پہلے آپ کو اس با بت لکھا تھا یا نہیں۔ خیراب سہی ۔ یہ دونوں چیزیں انہیں بھجوادیجیے گا۔

Mr. Omar Qureshi

5532 S. Kenwood Avenue

# 306

Chicago, Illinosis 60637

U.S.A

والسلام

محمد عمرن

30جولائی 1995 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

لندن میں "آج" کے 2 نئے خریدار بنےہیں۔ ایک رضا علی عابدی صاحب کی بیگم ، اور دو ، شاہدہ احمد نام کی ایک خاتون افسانہ نگار۔ شاہدہ احمد کو آپ بوسنیا اور ہندی کہانیوں والا نمبر فوری بھجوا دیجیے۔ ماہ طلعت عابدی کو پرچہ آنے والے شمارے سے بھیجیں ۔ دونون کے پتے یہ ہیں:

Mrs. Mahe –Talat Abidi Mrs Shahida Ahmed

33 Alverstone Avenue 1 Fern House

Wimbledon Park 43 Woodland’s Drive

London Sw 19 8BD Stanmore, Middx. HA7 3PB

U.K. U.K

دونوں نے 15 ، 15 پاؤنڈ نقد دیدیے ہیں۔ یہ 25 ڈالر سے کچھ کم پڑتے ہیں لیکن خیر ، میں "آج" کے اکاؤنٹ میں 50 ڈالر جمع کردوں گا۔

17اپریل 1995 ء

اجمل کمال صاحب

6 سے 16 اپریل تک واشنگٹن میں تھا۔ کل لوٹا تو آپ کا 31 مارچ کا نوشقہ منتظر ملا۔ واشنگٹن میں "آج" کےلیے 2 نئے خریدار بنائے۔ اور 3 پرانے خریداروں سے مزید ایک سال کی توسیع کا "چندہ" وصول کیا۔ نئے خریدار Dr. Sagaree Sengupta اور رضی رضوی ہیں۔ سین گپتا کو "سرائیو" والے نمبر سے خریدار بنائیے اور پرچہ فوراً بھیجدیجے۔ رضوی صاحب ۔ اگلا شمارے سے جاری کروانا چاہتے ہیں ۔ دونوں کےپتے خط کے اختتام پر لکھ رہا ہوں ۔ معظم صدیقی صاحب کی میز پر بودار کی آخری قسط والا شمارہ دیکھ کر میں نے ایک چبھتی ہوئی سی بات کہدی اور انہوں نے فوراً چیک لکھ دیا۔ میں نے مہبتوں ۔۔آپ سے کہا تھا کہ ان کا "چندہ" برسوں ہوئے "جپندی " ہوچکا ہے۔ پرچہ نہ بھیجیں۔ آ پ ساری دنیا کو با ادب بنانے کے چکر میں ہیں۔ خیر آپ اب انہیں مزید ایک سال تک پرچہ بھیج سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ، شہناز مزید اور برائن سلور/ اظہار کاظمی کو بھی ۔ مؤخر الذکر دونوں مل کر خریدتے ہیں۔ جزار زیدی سے بھی فون پر بات ہوئی اور وہ بھی زید ایک سال کےلیے جاری رکھنے پر رضامند ہیں۔ گو چیک نہیں آیا ہے۔ کمال ابدال ، تمرت حسین، صفیہ صدیقی اور کنگ فیصل سنیٹر کو عنقریب لکھنے والا ہوں۔ تحسین صدیقی کا خریدنےکا کوئی ارادہ نہیں۔ انور خواجہ نے چند سال پہلے صرف ایک سال کےلیے لگوایا تھا۔ کمال ہے آپ میرے کہنے کے باوجود مسلسل پرچہ بھیجتے رہے۔ انہوں نے میرے خط کا جواب دینے کی زحمت بھی گوارہ نہ کی۔ اسی طرح افتخار نسیم کا شبکرپشن بھی برسوں پہلے ختم ہوجانا چاہیے تھا۔ رفیع الدین صاحب کا پتہ آپ مجھے بھیجدیں۔ میں ان کی یادہانی کروادوں گا۔ فاروق حسن سے زیادہ غیر ذمہ دار شخص اس کرہ ارض پر کوئی نہیں۔ آپ خود نہں بالکل کاروباری ساخط لکھ کر بھیجدیجیے کہ 25 امریکی ڈالر کے حساب سے دوسال کا سبکرپشن مجھے بھیجدیں۔ اقبال احمد کو میں چند دن میں فون کرنے والا ہوں (آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔ واشنگٹن میں خالد حسن سے فون پر بات ہوئی تھی۔ اگر پہلے معلوم ہوتا تو ان سے پوچھ لیتا۔ حضرت اگر آپ کا روبار کے معاملے میں جس قدر دریا دلی کا ثبوت دیں گے تو گاڑی نہیں چلے گے۔ رہا سوال قیمت بڑھاکر 30 ڈالر کرنے کا ، تو بھئی میرے خیال میں جو چند خریدار بنے ہیں، ابھی ہاتھ سے جائیں گے۔ 4 ، 5 Loyalist بہرحال ساتھ دیں گے۔ میری سمجھو میں نہیں آتا کہ آپ ممتاز احمد کو کس چکر میں پرچہ بھیجتے رہے۔ وہ پچھلے سال جولائی میں بغیر تجدید کرائے یہاں سے نکلے تھے۔ عزت کو پرچہ نہیں ملا ہے۔ آپ جس پھٹیچر کاغذ میں wrap کرتے ہیں اس میں پرچے کا پاکستان سے نکل جانا معجزے سے کم نہیں۔ آپ کو لکھتے لکھتے میری زبان خشک ہوگئی ہے لیکن آپ اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتے ۔ آپ کچھ بھی کیجیے لیکن مضبوط اور موٹا ریپر استعمال کیجیے۔ رجسٹری کا فائدہ ہی کیا جب اوپر سے پتہ ہی چھٹ کر نکل جائے۔ ایک اور بات : یہ کے حوالے سے آپ کی پالیسی آخر ہے کیا؟ آپ 25 ڈالر میں کتنے شمارے دینا چاہتے ہیں؟ اور یہ پانچ پانچ سو صفحہ کے شمارے آخر کس طرح count ہوتے ہیں!

تراشے بھیجنے کا شکریہ ۔ خالد احمد کا تبصرہ اتنا نہیں لیکن ان کا Slant نے حد نازیبا ہے اور اس کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت تھی۔ اچھا ہوا کہ آپ نے حساب بے باق کردیا ۔ انتظار حسین نے کچھ لکھنے کا ارادہ کیا اورلکھ بھی ڈالا ، بس یہی اہم ہے۔ اس سےزیادہ کی توقع ہی فضول ہے۔ وہ انگریزی بھی اردو ہی میں لکھتے ہیں۔ انہیں انگریزی لکھنے کی بنیادی باتوں کا بھی علم نہیں۔ یہ جملہ اس کے مزاج سے بالجبر طور پر زنا ابالجبر کرتا ہے۔ یہ تو ہے لیکن Nawsline کے اس تراشے کی حسرت ہی رہ گئی جسکے وعدے ہوئے ، جس کی بار ہا فرمائشیں ہوئیں۔ اب زحمت نہ کیجیے گا۔ میں کہیں سے خود ہی حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

AUS کی حتمی deadline آپ کی خار، ئی کا آخر سمجھیے۔ یعنی وسط ئی تک سپرد ڈاک کر نا ہوگا۔ اس کو دیکھنے اور اصل سے ملانے کے بعد کچھ کام ہم لوگوں کو بھی کرنا ہوگا۔ اگر وضاحت طلب امور ہوئے تو ان کی صفائی کےلیےبھی خاصا وقت درکار ہوگا۔ ڈاک کی جو کارگردگی ہے وہ آپ سے مخفی نہیں۔ میں نے واشنگٹن جانے سے پہلے ایک مفصل خط زینت کو آپ کے والد کے پتے پر لکھا تھا۔ اس سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ آپ کو فلاپی اور اصل اردو مجھے بھیجنے ہے اور ایک فلاپی شو سے کو لاہور تاکہ وہ ایڈٹ اور فورمیٹ کر کسے۔ اگر مجھے فلاپی بھیجنے میں ڈاک والوں کو اعتراض ہو تو یہ صرف شوسے کو بھیجدیں اور مجھے اصل کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے ہوئے لی جائیں تو بہتر ہوگا۔ میں تو یہ جاہتا تھا کہ آپ کے ساتھ دوران انٹرویو ہی لی جاتیں۔ لیکن میرے چاہنے سے ہوتا ہی کیا ہے۔

اظہار کاظمی اکثر مجھے فون کر کے انٹرویو کرتے رہتے ہیں۔ اس بار کیا تو میں نے "آج" کے تازہ نمبر کی بات کی بولے اسی پر رکارڈ کرادیجیے ۔ میں نے کہا کہ خیر وہ توت کرا ہی دوں گا، لیکن جس نے یہ ہفت خواں سرکیا ہے اس سے براہ راست بات کیوں نہیں کرتے ۔ آپ کا نمبر دیدیا ۔ ان سے واشنگٹن میں ملاقات ہوئی تھی۔ وزیر اعظم کے دورے کی بنا پروہ پروگرام نشر نہیں ہوسکا ہے۔ دیدہ باید! مقصد تھا کہ اس طرح پرچے کی کچھ پبلسٹی ہوجاتی اور چند خریدار بن جاتے، شاید!

جو ملک کے سلسلے میں آپ کی فرمائش نوٹ کرلی ہے۔ وقت ملنے پر یہکام ہوگا۔ ۔۔فہمیدہ صاحبہ نے "کراچی نمبر" کا اچھا مشورہ دیا ہے۔ میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا لیکن جھجھک کر رہ گیا۔ ۔۔ امید ہے ناخن بریدہ کی قات میں کچھ اور اضافہ ہوگیا ہوگا۔ ۔۔ایک خیال آتا ہے: بجائے ۔۔۔وہ صفے کے نمبر نکالنے کے یہ نہیں ہوسکتا کہ نمبر قسط وار نکالتا رہے؟ یعنی اگر ہندی کہانی نمبر ہوتو سال کے شروع سے نکلے اور دوسرے اور تیسرے اور چوتھے (یا جہاں تک ممکن ہو) شمارے تک جاری رہے؟ اس کے نقصانات بھی ہوں گے۔ لیکن ایک فائدہ بھی ہوگا۔ پر چے کی صفحات قابو میں رہے گی اور لوگوں کو دوسرے شمارے کا انتظار ،!ایک بار تجربہ کرنے میں کیا حرج ہے ! ناکام نرہے تو پرانی روش پو لوٹا جا سکتا ہے۔ لوگ شمارے کی بھر بعد خود رھکہ بندھوا لیں گے۔

آپ نے انس کے خط کے بارےمیں جن تاثرات کا اظہار کیا ہے ، اس سے بڑی ڈھارس بندھی۔۔۔۔زینت اور ندرت کو پیار۔

Mr. Razi A Rizvi والسلام

6119 Greeley Blvd. آپ کا

Springfield Virginia 22152 محمد عمران

U.S.A

11 مئی 1995 ء

اجمل کمال صاحب

ہفتہ 6 مئی کو آپ کا لفافہ ملا ، جس میں سے آپ کا مضمون اور دو ایک تراشے برآمد ہوئے۔ طارق علی سے متعلق مضمون کا تراشہ بھجوا نے کا خاص طو ر پر شکریہ۔ آپ کے مضمون پر نظر ثانی کرلی ہے اور اسے ٹانپ بھی کرلیا ہے۔ مجھے کچھ ردوبدل کی گنجائش نظر آئی۔ چناچہ کر گذرا۔ اب آپ کو پروف بھیج رہاہوں۔ آپ اطمینان کرلیں کہ کہیں آپ کے ماضی الخیر کے ساتھ زیادتی تونہیں ہوگئی ہے۔ میرے خیال میں تو شاید ایسا نہں ہوا ہے۔ بہرحال ۔ دوچار چیزیں نہوز جواب طلب ہیں۔ انکی نشادہی ھواشی ہر کردی ہے۔

میں نے "آج" کےلیے ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ پیسے مل گئے ہیں۔ آپ بوسنیا والا نمبر فوری خط کے آخر میں دیے پتے پر بھیج دیں اور اسی شمارے سے subscription داخل کرلیں ۔ تمر ت حسین ، فیصل انسٹی ٹیوٹ ، ابدالی صاحب ، اور صیفہ صدیقی کو تجدید کا خط لکھ دیا ہے۔ فاروق سے فون پر بات ہوئی تھی۔ جب عادت ہاں ہاں کرتے رہے۔ آپ بھی انہیں ایک شائستہ سا غدنہ ارسال فرمادیں۔ افتی تبسم کو بھی فون کیا۔ انہوں نے بھی وعدہ کیا، جو نہوز پورا نہں ہوا۔ پچھلے دنوں شکاگو گیا تھا جہلم ایک منحل میں ان سے ملاقات بھی ہوئی ، مگر وہ بہ آسانی بھول گئے۔ میں نے بھی یاد دلانے سے اعتراز کیا ۔ کچھ وقت اور گذرجائے تو پھر یاد دہانی کروائی جرار زیدی پر زور وعدے کے بعد بھی خارش ہوکر بیٹھ گئے ہیں میں نے اب ایک خط بھی لکھدیا ہے۔ دیدہ باید ! ان کی ممتاز احمد سے فون پر گفتگو ہوتی رہتی ہے ۔ میں نے واشنگٹن میں جب فون پر گفتگو ہوئی تھی، کہدیا تھا کہ اگلی بار ممتازصاحب سے بات ہو تو بعد سلام عرض کر دیں کہ بھئی وہ دوکتابیں اب اجمل کمال کو بھجوا ہی دیں۔ ممکن ہے ان کی بات ہوئی ہو۔ اور موصوف نے الٹ سلٹ باتیں کر ڈالی ہوں ، جب کے نتیجے میں جناب زیدی صاحب نے اپنے وعدے پر نظر ثانی کی ضرور ت محسوس کی ہو۔

آپ نے خالد احمد کے تبصرے پر اپنا جو خط بھجوادیا تھا ، وہ TFT کی کس اشاعت میں شامل ہوا تھا؟ (تاریخ اور صفے کا نمبر) (یہ مل گئے ہیں) اب زحمت نہ کر June 1990 کے نیوز لائن میں (جو میں نے آپ کے گھر پر دیکھا تھا) ، صفحہ 87 تا 89، Saneey,Husaain اور Mohammed Hanif کارہ Roshan Dhunjibho کے ساتھ کیا ہوا ایک انٹر ویو چھپایا تھا، جو مؤخر الذکر کینٹو یر جرمن ٹیلی وژن کےلیے بنائی ہوئی فلم سے معلق تھا۔ آپ کی اب محمد حنیف سے واقفیت ہوگئی ہے۔ کیا آپ ان سے مل کر اس انٹریو کو AUS میں چھاپنے کی میری لیے اجازت لے سکیں گے؟ کہدیجیے گا کہ AUS کی بڑی محدود اشاعت ہے۔ اور کوئی کمرشیل ویلیو نہیں۔ بس کار خیر ۔ اگر وہ میرے نام اجازت نامہ لکھدیں تو بہت اچھا ہو۔ نیز آپ متعلقہ شمارے کو سنبھال کر رکھیں۔ شاید RD کی تصویر کےلیے ضرورت پڑ جائے۔

سنکر خط سلیم الرحمٰن کو بھجوادیں

Mr Ali Waris – uz Zaman والسلام

3212 Gareen Country Drive مخلص

New Town Square, PA 19073-192 (U.S.A) محمد عمران

12مئی 1995 ء

اجمل کمال صاحب

کل آپ کو ایک لفافہ بھیج چکا ہوں۔ اور کل ہی آپ کا خط بھی ملا ۔ جملہ تحائف کے ساتھ کل تمرت حسین کا چیک بھی آگیا ۔ ان کے سبکرپشن کی تجدید فرمالیں۔ انہوں نے اپنا مکان خرید لیا ہے۔ فی الحال جس اپارٹمنٹ میں قیام ہے (یعنی کولمبیا کا جو نیا پتہ میں نے بھیجا تھا)۔ وہ جون کے آخر میں خال کرنا ہوگا۔ نئے مکان میں یکم اگست سے ہوں گے، اور جولائی کا پورا مہینہ لاپتہ رہیں گے۔ آپ تاریخوں کے حساب سے "آج" بھجوا ئیے گا۔ یعنی نیا شمار ہ اس ماہ تک نکل آئے تو کولمبیا کے موجودہ پتے پر ورنہ بعد میں اگست کے آس پاس اس پتے پر : Itrat Hussain 9344 Wind bell way / Columbia, MD. 921045/ U.S.A

میں نے اقبال احمد کو کئی بار فون کیا۔ کوئی اٹھاتا ہی نہیں۔ ساری سیلری کے بیان کے مطابق (جو مارچ میں آیا تھا) وہ اپنے گھر ہی تھے۔

میں نےایک خط زینت کو بھی لکھا تھا۔ میرا خیال ہے ڈیڑہ ماہ پہلے ۔ خدا کرے وہ مل گیاہو۔ ایک چیز باربار لکھنا بھول جاتا ہوں۔ مارچ میں کسی وقت عارف حسام کا email آیا تھا۔ میں نے اس کا جواب دیدیا تھا۔ اس کے بعد وہ یہی email دوبارہ بھیج چکے ہیں۔ آپ عند الملاقات ان کو بتادیجیے گا کہ میں نے اپنی طرف سے بلا تاخیر حساب بے باق کر دیا تھا۔ اگر کچھ گڑبڑ ہوئی ہے تو وہ اپنی ای میل سروس کا گریبان پکڑیں۔ عموما undelivered ای میل فوری واپس آجاتا ہے۔ اور میرا والد نہیں آیا۔

"نیوز لائن" کا جو تراشہ مرض بحث ہے وہ طارق علی والد نہیں بلکہ وہ جس میں آپ کی شبیہ مبارک شامل ہونے والی تھی۔

کراچی پر خصوسی شمارےکا پلان بہت اچھا ' معقول' اور ambitions ہے۔ لیکن بہر حال کراچی کا ساقبہ بھی آپ جیسے منحنی لیکن جناتی آدمی سے پڑا ہے۔ میں بہر حال آپ کے حق میں دعاگو ہوں۔ مجھے آپ کی مستعدی دیکھ کر بخار پڑھے لگتا ہے۔ جیسے کوئی عنصریت حملہ آور ہو۔

حضرت ، منظر صاحب کے انٹرویو والا کار خیر تکمیل کی کس منزل میں ہے؟

ازراہ کرم آپ میری روح کو تکلیف نہ پہنچا یا کریں۔ اگر آپ کو اس قسم کے نوجوان کو اپنے کام میں شریک کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو بذریعہ خط دعوت دیدیا کیجئے۔ یہ گھر جا جا کر دعوت دینا تو کوئی اتنی اچھی بات نہیں۔ بہر حال آپ بالغ ہیں اور مجھے اس قسم کی نصیحت زیب نہیں دیتی۔

بی بی ندرت کو پیار۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

23 جون 1994 ء

اجمل کمال صاحب

کل آپ کا خط ملا اور پرسوں زینت کا۔ "آج" کا تازہ شمارہ ہفتہ بھر پہلے مل گیا تھا۔ زینت کے والد بزرگوار کو جواب دینے کے لیے جو فراغت چاہیے ، وہ میرے پاس فی الحال نہیں۔ لیکن میں انہیں جواب دونگا ضرور ۔ وہ یہی کر سکتے ہیں کہ صبر و انتظار کریں۔ اس درمیاں میں انہیں یہ اطمینان بہرحال دلایا جا سکتا ہے کہ ان کا کارڈ ناجائز استعمال نہیں ہور ہا ہے۔ بلکہ جائز بھی خال خال ہی استعمال ہوتا ہے۔ ابدال صاحب نے 2 سال کے 50 ڈالر بھجوا دیے تھے۔ فاروق نے ایک سال کے 25 ؛ جرا ر زیدی نے دوباہ کی دوڑ دھوپ کے بعد دوسال کے 50 بھیجدیے ہیں، اور انٹی نسیم نے 4 سال کے سو ڈالر ۔ ان لوگوں میں سے جن کو رسالہ بھیجنا موقوف ہو چکا ہے، دوبارہ بھیجنا شروع کر دیجیے ۔ صدیق صاحب سے پچھلے دنوں ملاقات ہوئی ۔ وہ بھی خریدار بننے کےلیے رضامند ہوگئے ہیں۔ جیسے وہ بعد میں دیں گے۔ انہیں بھی ہندی کہانی نمبر بھیج کر ابتدا کر دیجیے ۔ اب آپ کے اکاؤنٹ میں 75۔935 ہوگئے ہیں۔

صدیقی کو میں نے ہندی کہانیوں کے ترجمے کےلیے تیار کیا ہے ۔ اور زائن رائے دبھوتی کے ناول "کرفیو" کےلیے بھی۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ سے پوچھ لی اجائے کونسی کہانیوں کے تراجم پسند کریں گے۔ سو اگر آپ کا عندیہ اس جانب ہو تو پسندیدہ کہانیوں کی نشاندہی کردیں ۔ مزید یہ کہ کیا آپ "کرفیو" کا ترجمہ کتابی شکل میں چھاپنے میں دلچسپی رکھتے ہیں؟

پچھلے ویک اینڈ پر طارق یہاں آئے ہوئے تھے۔ میں نے ان کے ساتھ آ پ کے لیے ایک کتاب بھجوائی ہے۔ اکرام اللہ بھی امریکا پہنچ چکے ہیں۔

کراچی کی خیریت ملتی رہتی ہے۔ جب حالات اور کیفیات سے آپ حضرات دوچار ہوں گے۔ ان کا کسی قدر تصور کیا جا سکتا ہے لیکن اصل شدت تو ہم "سبک ران صاحل "کیا محسوس کر سکیں گے۔ فی امان اللہ !

حسن منظر کا انٹریو نہ شامل ہوسکا تو مجھے کچھ زیادہ ہی تائف ہوگیا۔ آپ اصل اردو ہی بھجوا دیتے۔ خیر اب سہی۔

انتظار حسین کے "بستی" کا انگریزی ترجمہ چھپ گیا ہے۔ میں نے نہیں دیکھا ۔ میرے بنگالی پڑوسی نے "انڈیا ٹو ڈے" میں اس پر تبصرہ دیکھا جس میں میرا نام بھی تھا۔ تو آکر مجھے مطلع کیا۔

اکرام اللہ نے بتایا کہ انتظار حسین کا نیا ناول چھپ گیا ہے۔ یہ بھی کہ انہوں نے "معاصر" کے تازہ شمار ے میں زاہد ڈار پر ایک خاکہ لکھا ہے۔ آپ نے شاید یہ تحریر یں دیکھی ہوں۔ کیسی لگیں؟

کیا آپ کو چومکی کی ساری کتابیں چاہئیں اموا ایک کے جس کا تذکرہ آپ نے خط میں کیا تھا؟ کیا استعمال شدہ کتابوں سے کام چل جائے گا یا نئی چاہئیں؟

عرفان کا تذکرہ بھی آپ کے خطوں سے غائب ہوگیا ہے۔

آپ حسن منظر والا انٹر ویو (اصل اردو) ضرور بھجوا دیجیے۔

میں 13 کی شام لندن جا رہا ہوں۔ وہاں سے 24 کو الاندلس ۔ واپسی 5 اگست کو ہوگی ۔ لیکن آپ انٹرویو میری یہاں عدم موجودگی کی بنا پر بھیجئے میں التوا سے کام نہ لیں۔

زینت کو جو ابا سلام ، اور ندرت کو پیار ۔ ندرت اگر سمجھ سکے تو بتادیں کہ دور افتا د گان سے دل لگانے میں سوائے درد کےکیا ہاتھ آئے گا۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

5417 Regent Street

Madison Wisonsin 53705

U.S.A

18 نومبر 1993 ء

اجمل کمال صاحب۔

پچھلے دنوں عربی شاعر ھینری زوغیب Henri Zoghaib کی نظموں کی کتاب "سمفونیا السقوط و الغفران " (The Symphony of Falling and Forgiveness )”نظر سے گزری ۔ اس میں کچھ قلمی تصویر بھی تھیں ۔ لائن ڈرائنگ / اسکیچ قسم کی چیز ۔ ان میں کچھ انفرادت نظر آئی۔ سوچا آپ کو بھی دکھوا یا جائے۔ سو حاضر ہیں۔ ان میں سے کوئی اگر "گم شدہ خطوط " کے سرورق کےلیے موزوں نظر آئے تو آپ استعمال کر سکتے ہیں۔

کتاب چھپنے پر ایک دو کاپیاں مجھے ہوائی رجسٹری ڈاک سے اور ایک میر مسعود کو مناسب ترین تیز رفتار ذریعے سے بھجوا دیجیے گا۔ بعد میں ، آہستہ آہستہ ، ایک نسخہ محمود ایاز انور ، اور وارث علوی کو۔ ان کے علاوہ کسی او ر کو کتاب بھجوا سے سردست مجھے دل چسپی نہیں۔ گو آپ کو چھٹی ہے جو منا سب خیال فرمائیں ، کریں۔

"آج" کے پرانے شمارے سعودی عرب بھجوا دیے ہوں گے، امید ہے ۔ کیا آپ نے بھائی صاحب کو پیسوں کی وصول یا بی کا خط / رسید لکھدی تھھی؟

"آج" کے سلسلے میں یہ کہنا کہ اس کا انتظار معنوی قول محال ہے۔ عرب تو ان معاملات کےلیے بھی جن کے وقوع پذیر ہونے کا اشتیاق ہو، ماضی کا صیغہ استعمال کرتے تھے۔ لیکن کم کم ۔

بہرحال، ندرت وزینت خانہ کو پیا ر دعا۔

آپ کا

محمد عمران

5 جنوری 1994 ء

اجمل کمال صاحب

اا دسمبر کا خط ہفتہ عمرہ قبل ملا۔ "اج" کا تازہ شمارہ بھی مل گیا ۔ طباعت بے حد ستھری اور پاکیزہ ہے۔ جتنی داد دی جائے کم ہے۔ نستعلیق بر حال مجھے ذرا پسند نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ خط بذاتہ ناپسند یدہ ہے۔ یہ بات نہں ۔ میں اسے آرٹ فارم سمجھتا ہوں ۔ البتہ میرا عقیدہ ہےکہ اسے مشینی طور پر نقل کرنے کسی کہی کوشش کا نتیجہ سودمند کبھی نہیں ہوسکتا۔ مجھے نستعلیق وہی پسند آتا ہے جو ہاتھ سے لکھا گیا ہو۔ خیر ، ابدالی صاحب کو یہ انتا پسند آیا کہ مجھے فون کیا اور دیر تک تعریف کرتے رہے۔ پروگرا م کے بارے میں بھی خاصی پوچھ گچھ کی۔ وہ خود کمپیوٹر پروگرامنگ کے طاہر ہی اور Ph.dیہں میڈلسن سے اسی مضمون میں کی تھی۔

فاروق حسن ان دنوں شاید پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے "آج" کا دوسا ل کا جرمانہ مبلغ 45 ڈالر بھجوا دیے ہیں۔ آپ نوٹ کرلیں ۔ میں نے آپ کے حب الحکم ماتر خیز کے افسانوں کی نئی کتاب کی ایک جلد آپ کے لیے خرید لی ۔

فارسی کہانیوں پر مشمل "آج" کے خاص نمبر کے لیے مطلوبہ کہانیوں وغیرہ کی فہرست ملی۔ حضرت ، میں اس سلسلے میں آپ کی حب طلب مدد نہیں کر سکتا۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے جس کی نیز آیتیں بغیر مری حالت کو جانے ہوئے اور یہاں کے ماحول میں دس پندرہ سال گذارے ہوئے آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ البتہ "لڑیچر ایسٹ اینڈ ویسٹ" کے بسیویں شمارے سے جو چیزیں آپ کو درکار ہیں وہ فرصت ملنے پر Xerox کر کے (اور یہ حقیقت ہے، زیر ا کس کرکے ، کرو ا کے نہیں ) بھجدوں گا ۔ یہ شمارہ بہرحال میرے پاس موجود ہے۔

میں نے AUS کا شمارہ آصف کو بھی AIR MAIL سے بھیجا تھا۔ وہ انہیں ملا نہیں۔ (آپ کو مل گیا)۔ اب انہیں ان کی کمی "دوستہ " کے ذریعے دوبارہ (دستی) بھیجا ہے۔ یعنی اس مفلسی میں مصل آٹا گیلا ہوتا جا رہا ہے۔ اس پر انہیں اور آپ کو یہی شکایت رہتی ہے کہ میں سمندری ڈاک سے چیزیں کیوں نہیں بھجوا دیتا۔

میں نے آپ کو ایک خط شروع نومبر اور دوسرا 18 نومبر کے بھیجا تھا۔ موخر انوکر آپ کے سفاری ہائٹس والے پتے پر لکھا تھا۔ نقل وجود ہے، سو حاضر ہے لیکن اس لفافے میں اور جو کچھ تھا، اس کا سوگ ، میری طرح ابھی مٹائیے۔

میری طبیعت اکتوبر کے آخر سےخراب ہونی شروع ہوئی اور وسط نومبر سےآخردسمبر تک خاک چنے چبو ادیے برا نکل نمونیہ ہوگیا تھا ۔ ابھی تک 4 قدم چل کر بری طرح بانپ جاتا ہوں ۔ ورزش وغیرہ بھی بند کرنی پڑی ۔ پتہ نہیں قلب کی کیسی حالت ہے۔

آپ کو زینت اور ندرت کو نیا سال مبارک باد۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

11فروری 1994 ء

اجمل کمال صاحب

29 جنوری کا رقعہ کل ملا۔

ایران بکس والے جیسے ہی بل بھیجیں گے، میں ادا کردوں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔

ادھر تمرت حسین نے مزید ایک سال کےلیے "آج" کی خریداری کی تجدید کرائی ہے۔ سو آپ پر چا ان کے نام اسی شمار ے سے جاری کر دیجیئے جس سے یہ معمہ منقطع ہوا ہو۔

نیو پارک سے بی بی فرانس پر بجٹ کا خط ملا ۔ وہ بھی شاید آپ کی تحریک سے مغلوب ہوکر "آج" دوبارہ لگوالیں۔ الغرض جیسے ہی نقدی وصول ہو جائے گی آپ کو مطلع کردوں گا۔

میں نے آپ کے کہنے پر مارکر کی کہانیوں ٹی کتاب آپ کے لیے خرید لی ہے۔

کیا آپ کے پاس "گوداوری" کمپیوٹر پر محفوظ ہے؟ دراصل "آج" کے شمارے میں اس کی طباعت اتنی بری ہوئی ہے کہ بعض بعض جگہ بالکل پڑھا نہیں جاتا ۔ اگر محفوظ ہو تو فلاپی پر منتقل کر کے بھی بھیجدیجیے گا۔ یہ ناول مجھے کافی پسند ہے اور اول آخر اس کا ترجمہ کسی سے کرواؤں گا۔ اس صورت میں صحیح نسخے کی ضرورت پڑے گی۔

ایسی ہی درخواست "ایک محبت کی کہانی" کی پچھلی دونوں قسطوں اور آنے والی قسط کےلیے بھی کرنی ہے۔ یہ بھی فلاپی پر منتقل کر کے کبھی بھجوادیجیے گا۔ اگر پچھلی دونوں محفوظ نہ کی ہوں تو کم از کم آنے والی کے سلسلے میں یہ الزام ضرور کیجیے گا۔

امید ہے آپ اور زینت اور ندرت بخیر عافیت ہوں گے۔

میری طبیعت نو برسے مسلسل خراب چلی آرہی ہے۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

5417 Regent Street

Madio on, Winxo Main 53705x

پس نوشت: میرا دفتر کا ذاتی فون نمبر(608) 262 – 3418ہے۔

265-0524اور 262-3012 مین آفس کے فون ہیں جو سیکریٹری کو پہنچتے ہیں۔

مزید : ذی شان کا خط آیا تھا کہ شاید امریکا اور کینڈا آئین۔ آپ میری طرف سے معذرت کرلیں کہ بروقت جواب نہیں دے سکا۔ وہ یہاں پہنچنے پر فون نمبر دیدیجیے گا۔ ویسے میں اس ٹھکانے آنے پر انہیں خط لکھوں گا۔

23 فروری 1994ء

اجمل کمال صاحب

یکم فروری کا خط 18 کو ملا۔ اس سے چند دن قبل ایران بکس والوں سے فون پر گفتگو ہوئی۔ کل انکی طرف سے invoice موصول ہوئی۔ آج ہی انہیں مطلوبہ رقم کا چیک بھیجدیا ہے اور خط لکھ دیا ہے کہ کتابیں آپ کو زید تا خیر کے بھیجدیں ۔ دیدہ باید !

پچھلے خط میں تمرت حین کے سبکرپشن تجدید کرانے کی اطلاع دی تھی (24 ڈالر) : ادھر فرانسیس پر بحث نے بھی 2 سال کے لیے پرچا لگوالیا ہے اور 24 ڈالر کا چیک بھیجدیا ہے۔مرکیز کی کتاب کی قیمت اور ایران بکس کا بل منہا کرنے کے بعد اب "آج" کے اکاؤنٹ میں 35۔563 بچتے ہیں۔

نستیلق استعمال کرنے کے سلسلے میں آپ کی وضاحت کا شکریہ ، لیکن یہ غیر ضروری تھی۔ مجھے ذاتی طور پر نستعلیق کی مشینی نکال نا پسند ہے۔ آپ نے نسخ جن وجوہ کی بنا پر تج دیا ، مجھے ان کا بہ خوبی علم ہے۔ ممکن ہے میرے لہجے میں اعتراض کا رنگ نادانستہ طور پر آگیا ہو۔ میں تو ایک اچھی روش کے اُٹھ جانے کا سوگ منا رہا تھا ۔ بلکہ بزعم خود ، یہ سوگ آپ کے ساتھ ساتھ منا رہا تھا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے، آپ اپنی فرمائشیں لکھ بھیجا کیجیئے۔ پوری ہوسکیں تو ضرور پوری کروں گا۔ یہاں بات کی ٹھوڑی سی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں۔ ہر چند کہ میری طبیعت مسلسل ٹھیک نہیں رہتی، آپ کی فرمائشوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ طبیعت کی خرابی نہیں۔ اس کا تعلق یہاں کی زندگی سے زیادہ ہے۔ کبھی آپ سے ملاقات ہوگی تو زبانی عرض کروں گا۔ قصہ ط لانی ہے اور اب لفظوں پر اعتبار نہیں رہا۔

میری طبیعت چوں کہ آپ نے زور دےکر پوچھا ہے، تو یہ سمجھیے کہ کوئی ہفتہ بھر سے کسی قدر سنبھلی ہے۔ شروع نومبر میں براں کائٹس ہوگی تھی۔ ڈاکٹر نے حسب ضرورت تو جہ نہیں دی ۔ (وہ سمجھتا ہے کہ میری ساری بیماریاں میرے دماغ کی اختراع ہیں۔) پھر یہ نمونے میں تبدیل ہوگئی۔

ڈاکٹر نے اس پر بھی کوئی خاص نوٹس نہیں لیا۔ جھک مار کر اپنے candiologic سےملا۔ اس نے اوپری معائنہ کرکے بتایا کہ قلب کی حالت پہلے جیسی ہی معلوم ہوتی ہے، البتہ lungs متاثر ہوگئے ہیں۔ اسی نے نمونیہ تشخیص کر کے جراثیم کش دوا کا نسخہ لکھدیا ۔ یہ دوا یہاں بی کامپلیکس کے بغیر استعمال کروائی جاتی ہے اور آدمی کو بے حد کم زور کر دیتی ہے۔ پچھلے بدھ کو دو ا ختم ہوئی ہے اور آہستہ آہستہ کچھ طاقت آرہی ہے۔ قلب کا صحیح حال خدا جانے ۔ دراصل اس معاملے میں میں تقریباً Asy uplomatic ہوں ۔ یعنی آرٹری کا گلہ بند ہوجانے کے بعد بھی اوپر سے کچھ پتانہیں چلہ ۔ اس کے لیے probe کے ذریعے قلب کے اندر جانا پڑتا ہے اور یہ عمل اوپن پارٹ سردی کے لگ بھگ اسکی ہے۔

ِِ

مجھے احمد فواد ، افضال احمد سید ، تنویر انجم ، اجمل کمال، انور سین رائے، عذرا عباس ، اسد محمد خان ، مروت حسین، محمد خالد ذی شان ساحل اور صغیر ملال کی تاریخ پیدائش ذرا فوری درکار ہے۔ امید ہے یہ کام آپ ذرا جلد کردیں گے

زینت کو دعائیں اور ندرت کو پیار۔

P.S. احمد علی صاحب کی وفات کی صحیح تاریخ سےبھی مطلع فرمائیں مخلص

محمدعمران

2 اپریل 1994 ء

اجمل کمال صاحب

میں نے 8 دن کے لیے بوسٹن ، واشنگٹن ، فلا ڈیف آیا ہوا ہوں۔ کل میڈیسن لوٹوں گا او ر 4 کو یہ خط سپرد ڈاک ہوگا۔ واشنگٹن میں ایک ایرانی صاحب سےملاقات ہوئی جو زمانے سے امریکا میں ہیں ۔ مختلف یونیورسٹیوں وغیرہ میں پڑھا بھی چکے ہیں۔ ان کا مضمون انگریزی رہا ہے۔ فورغ فرخ زاد کے تراجم کی کتاب بھی تیار کی۔ ان دنوں VOA میں ملازمہ ہیں اور بیوی کے ساتھ مل کر فارسی اور فارسی سے متعلق انگریزی کتابوں کی ایک کمپنی (شرکت کتاب جہاں ) کھولی ہے۔ اس کا Catalogue بھی دیا۔ میں اس کیٹلاگ سے "داستاں" والے حصے کا زیر کس اسی خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں ۔ آپ دیکھ لیجئے اور اگر کچھ کتابیں درکار ہوں تو بتائیے ۔ اس سلسلے میں مزید کاروائی کی جائے۔ حسین جوادی صاحب نےیہ بھی بتایا کہ ایران سے بھی کتابیں منگوانے کا ان کےپاس معقول انتظام ہے۔ کچھ رعایت پر کتابیں دینے کا اشارہ رہ بھی کیا۔ یہ بھی کہا کہ ان دنوں ایران سے کتابوں پر ڈاک کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 3 جلد وں میں نمیان ستار گان (مجموعہ داستانی کوتاہ)٭ چھپا ہے ، قیمت شاید 60 ڈلر کے لگ بھگ ہے۔ اس کے علاوہ "آدینہ" ، گردون" ، "دینا نے ۔۔" اور "کلک" نامی وسائل کے پیچھے اور نئے شمارے بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ان میں ہر شمارے میں ایک دو تازہ افسانے ہوتے ہیں۔

"آج" کے لیے 2 خریدار اور بنائے ہیں۔ ازراہ کرم موجودہ ڈبل شمارے سے (نیلے رنگ کے سرو رق والا) ان لوگوں کے نام پرچہ جاری کردیں:

Mr. IzharKazmi Mrs. Shahnaz Aziz

7520 Candy Tuft Ct. 8365 Magic Leaf Road

Spring Field, Virginea 22153 Spring field, Virginia 22153

U.S.A

شہناز ، فہمیدہ ریاض کی دوست ہیں، انہیں "آج" کے سارے پرانے شمارے بھی درکار ہیں۔ میں نے کہا کہ شاید ان کا ملنا ممکن نہ ہو بہرحال آپ مجھے بتائیے کہ کوفے والے Back issues نہوز مہیا ہیں۔ اس میں مارکیز والی کتاب بھی شامل کرلیجئے گا ۔ اس کی قیمت کیا ہے؟

میں آپ کا خط ملنے پر ان سے بات کر لوں گا۔ پھر آپ کو بتاؤں گا کہ بھیجیں یا نہ بھیجیں۔ معظم صدیقی نے بھی دوبارہ پرچہ لگوانے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن چیک نہیں دیا۔ اگر بھیجا تو بتاؤں گا۔ حضرت مجھے معظم کے پاس 3 سال کے شمارے نظر آئے ۔ میرا خیال ہے انہوں نے پرچہ صرف 2 بار لگوایا تھا۔ آپ ذرا اپنا حساب کتاب دیکھ کر بتائیے۔ آرا لیا ہے تو ان سے تیسرے سال کا سبکرپشن ۔۔۔جرمان کے وصول کیا جائے۔

میری اکسفورڈ والی anthology پر وہاں اگر کوئی تبصرہ وغیرہ تو ضرور بھجوائیے گا۔ شاید Herald میں آئے۔ India Today کی اور مارچ کی اقامت میں خشومت سنگھ نے اس پر نہایت چیتا بے کا تبصرہ کیا ہے۔

اگر آسمان سے عذاب نازل ہونے کا خدشہ نہو تو کیا آپ "آج" کا جدید فارسی کہا نیوں والا نمبر چھ آٹھ مہینے کےلیے ملتوی نہں کر سکتے؟

اسے ایک خط بھی نہیں لکھا تھا۔ اب جون سے وہ اٹلی میں ہے۔ ابھی تک اسے لکھنے کی نوبت آئی نہیں۔

3 اکتوبر 1994 ء

اجمل کمال صاحب

27 ستمبر کو آپ کا خط ملا، 29 کو "آج" کا تازہ شمارہ ، اور 30 کو کتابوں کا پیکٹ ۔ جس میں سے مارکیز والی کتاب "صحافت یا بند سلاسل" اور میری کتاب کی 3 جلدیں برآمد ہوئیں۔ کس نے Texas سے سپرد ڈاک کی تھیں۔ یہ معلوم نہ ہوسکا۔ شاید اس کی ضرورت بھی نہیں۔ لیکن بہر حال کریہ تو ہوتی ہی ہے۔

خط میں سے 3 تصویر یں بھی برآمد ہوئیں۔ شاید، یا بلکہ حقیقتا، آپ ندرت سے ملاقات کروانا چاہتے تھے: دیکھ تو جہاں کمال اور زینت جمع ہوجائیں۔ وہاں کیسی کیسی ندرتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ لیکن صاحب ، ہم ندرت سے زیادہ زینت کو دیکھتے رہے اور ایمسٹرڈم کی وہ دوپہر یاد کرتے رہے جب زینت ، سٹیشن کے پاس چائے خانے میں یوں سکٹری سمی بھجی تھیں کہ ندہت سے زیادہ بڑی نہیں معلوم ہوتی تھیں۔ وقت بھی کیا شے ہے! ویسے یہ ندرت بڑی ذہین اور زندہ دل نظر آتی ہیں۔ مجھے لگا وہ وقت بھی یاد آیا جب مطلع پر ندرت کا امکان بھی نظر نہیں آیا تھا۔،آپ لمبے لمبے خریدار خط لکھنے کے عادی تھے، اور عجیب عجیب سی باتیں لکھا ککرتے تھے۔۔۔

آپ اپنے یہ تبصرے وغیرہ مجھے پڑھنے کےلیے بھجوا دیا کیجیے ۔ پہلے آپ اپنی بہت سی تحریر یں پڑھوا دیا کرتے تھے۔ شاید اب میں معتبر نہیں رہا۔ لیکن یہ، کم از کم میری طرف سے ، یا میری دانست میں ، اعتبار ، داستناد کا مسئلہ نہیں بلکہ سراسر میری ذہنی تربیت کا ہے۔ آپ اس لیے بھیجا کیجیے کہ اس سے میرا بھلا ہوگا۔ میری معلومات میں اضافہ نہ ہوگا۔ اس لیے نہیں کہ اس پر باقائدہ رائے بھی دی جائے گی، ایک فد ہی فریضے کی پابندی (اور شاید اتنے ہی کھوکھلے پن) کے ساتھ۔

"نیا قانون" کی سینرشپ سے متعلق میں آپ کے تبصراتی مضمون کا انتظار کر رہا ہوں ۔ نیا AUS ابھی 3 ہفتے پہلے ہی نکلا ہے چناچہ اگلے شمارے کے آنے میں کافی وقت ہے۔ تاہم آپ جتنی جلدی اس کام سے نپٹ لیں ، اچھا ہوگا۔

بی بی پر کیٹ کی کتاب کا آپ نے ذکر کیا تو یاد آیا کہ جب انہوں نے چند سال پہلے اس کے لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ بام آگہی کے نسبت سے نام Nets of Awarenenرکھیں گی تو مجھے اس "nets" پر عجیب سا لگاتھا اور میں نے کہدیا تھا کہ بھی مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ مچھلی پکڑنے کے net ویٹ کی بات ہو رہی ہے۔ خیر وہ تو مذاق تھا۔ میرا اب بھی یہی خیال ہےکہ "دام میں" Trafo" کا جو ایک مفہوم شامل ہے وہ net سے ادا نہں ہوتا۔ لیکن اب وہ اگہی کو بھی مچھلی سمجھے بیٹھے ہیں تو اسے پکڑنے کے لیے Net ہی موزوں ہے کہ یہاں والوں کو ذرا معلوم تو ہو کہ اس قسم کی چیزوں کے بارے میں ذہین ، جنوبی ایشیا ئی اردو والے کس قسم کا ردعمل رکھتے ہیں۔ اور وہ جو بازگشت کی بات آپ نے لکھھی تھی۔ اس کا بھی ذکر کر دیجئے گا۔ ایک دومثالیں بھی دیجئے گا۔ یہ بہت ضرروی کام ہے اور اگر آپ کر دیں تو بڑی عنایت ہوگی۔ آپ تنقید کےمیدان میں اپنی نا یسائی پر اصرار کرتے ہیں تو چلیے یہ تبصرے کا میدان ہے جس کے آپ بہر کیف راہوار برق رفتار ہیں۔ ویسے تنقیہ سے متعلق نارسائی کا عذر جو آپ نے پیش کیا ہے، وہ منظقی اعتبار سے اتنا نحیف و نزار کہ حیرت ہوتی ہے۔

ٹھیک ہے صاحب ، اگر تنقید نگار "اپنا کام کم کرتے ہیں، انتشار زیادہ پھیلا تے ہیں، اور اکثر نوں ایسی " کرتے ہیں " گو یا ادب کے ملجاد ما ویٰ یہی ہوں" تو کیا ضروری ہےکہ آپ ھی یہی سب کریں ۔ آپ تو ان صفات کا کچھ اس طرح ذکر کر ہیں جیسے آپ کو ان کی بڑی حسرت ہے۔

ممتاز احمد صاحب نے مجھے بھی اپنا پتہ نہیں دیا ہے۔ بس کہہ گئے کہ چوں کہ وہ فل برائٹ اسکالر شپ ہر ایک سال کےلیے جا رہے ہیں، میں انہیں US ایجوکیشنل فاؤنڈیشن اسلام آباد کی معرفت خط لکھ سکتا ہوں۔ آدمی ذرا سست ہیں لیکن معبر ۔جلد یا بدیر کتابیں آپ کو پہنچا ہی دیں گے۔

میں جلد یا بدیر ، اسماعیل فصیح والا کام کر دوں گا۔ لیکن کوئی حتمی تاریخ اس سلسلے میں نہیں دے سکتا۔ فونتس کی کہانی کے سلسلے میں آپ کی فرمائش نوٹ کرلی ہے۔ فی الحال میں اس کی طرف رجوع کرنے سے قاصر ہوں۔)

پچھلے سال اپنی رو میں جارہی تھی اور ختم بھی قرینے سےہو جاتی لیکن جن چیزوں سے بد دل پیدا ہوئی ۔ انہوں نے اسے التوا میں ڈال دیا اب چند اور کام اٹکے ہوے ہیں۔ پہلے انہیں ختم کرلوں تو پھر اس کہانی کی طرف متوجہ ہوں۔ میرا خیال تھا میں نے آپ کو فونتیس کی وہ کتاب بھجوائی تھی جس میں یہ کہانی شامل ہے۔ شاید کسی اور کو بھجوادی ہو۔

ایڈروڈ سعید کے کس مضمون کے ترجمے سے آپ کو دل چسپی ہے؟ نشاندہی کردیں، جب موقع ملے گا کردوں گا۔

معلوم ہوتا ہے آصف میری طرف سے بالکل مایوس ہوگئے ہیں۔ وہ YATRA کےسلسلے میں مجھ سےکچھ کام کروانا چاہتے تھے جومیں اپنی مصروفیات پلٹ کر خبر نہیں لی۔ چناچہ انٹرویو اب آپ کو کرنا ہوگا۔ آپ ہاں کر دیجیے تو بتاؤں کس نوعیت کا انٹرویو چاہیے۔ صاحب میری ہر ا گندہ خاطری کو سکون ملے تو بہت کچھ لکھ سکتا ہوں۔ لیکن پچاس اور ضروری کام ہیں۔ وقت کہاں سےلاؤں؟ اگر میں اپنے حالات کے پیش نظر حسن ۔۔۔مضمون لکھنے کا وقت نکال سکتا تو آپ لوگوں کو کیوں زحمت دیتا؟!

آپ نے ایک بار جو فہرست بھیجی تھی، وہ ملفوف ہے۔ میں نے ان کتابوں پر خط کشیدہ کر دیا ہے جو حاصل کرلی ہیں ۔ اب آپ کسی اور سے نہ منگوئیے گا۔

جو صاحب اب تک لاہور پہنچ گئے ہیں گے، ان کا نام نامی چارلز ہنیز ہے۔ میری ہدایت کےمطابق وہ آپ کو Contact کریں گے۔ آپ سے رابطہ قائم نہ ہو سکا تو پھر اکرام اللہ کو تکلیف دیں گے۔ آپ چاہیں تو ایک خط چالز کو لکھ کر اکرام اللہ کو بھجوا دیجئے اور موخر الذکر سے کہدیجیے کہ چارلز سے مل کر خط دیدیں اور کتابیں لےلیں۔

Index of Cemoslingوالوں نےپلٹ کر جواب تک نہیں دیا ہے۔ اب سوچتا ہوں اپنے نام جاری کروا لوں اور بعد میں آپ کو بھیجدیا کروں۔

کیا مضائقہ جو مجھے لکھتے وقت میرے خط بھی سامنے رکھ لیے جائیں ، کہ جو اب طلب امور کی یاد دہانی ہوجائے اور ان کی طرف

ترجمہ: مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ آپ کو میرا 8 اگست والا خط ملا یا نہں، اور اگر ملا تو آپ نے سید علی جرار زیدی کو "آج" بھجوادیا ہے یا کیا!

آپ نے لکھا ہےکہ اس بار "آج" کی پیکنگ دل جمعی سے کی ہے۔ ہاں، بالکل ۔ کچھ زیادہ ہی دل جمعی سے To Take wind out of your sale: اس نظرعنایت کا رنگ دیکھیے: ٹیپ کھلے حصے پر کتاب رخ لگائی بے نتیجا گوند اور کتاب جذب کی کیفیت میں باہم پیوست، وحدت کی تصویر بنے ہوئے ۔ خیر اس سے "آج" کی عصمت تو قبنی داغ دار ہو نا تھی، ہوئی ہی' پیچھے جفت کے بعد کی خشک چپچاہٹ بھی چھوڑ گئی۔

کتابوں کا پیکٹ خاصا توانا تھا۔ کھولا تو یا عجب! "گمشدہ خطوط" کی 3 میں سے 2 جلدیں اتنی رنگ پریدہ جیسے کتاب کا معرض وجود میں آنے کے خیال ہی سے خون خشک ہوگیا ہو نے جسیے نادم ہو۔ (یا پھر جیسے کسی نے انہیں دھوپ میں ڈال رکھا ہو۔)

خیال آوارہ سا آیا کہ یہ دوچار بچی ہوئی کاپیاں ہوں جو بکنے سے رہ گئی ہوں اور واپس لوٹا لی گئی ہوں۔ یعنی باقی سب کاپیاں تھکانے لگیں۔ لیکن ظاہر ہے میں اردو ، اور خاص طور پر اپنی کسی کتاب کے حوالے سے اس خوش فہمی کا شکار نہیں ہوسکتا ۔ تو پھر کیا ماجرا ہے؟ یہ تو اتنی گندی ،۔۔۔ھال اور پھیکی سی ہیں کہ کسی کو ہد یتاً دے بھی نہیں سکتا! بھئی یہ کیا عقدہ ہے؟

کیا آپ 5 عدد اچھی سی کاپیاں میرےلیے نہیں نکال کر الگ رکھ سکتے؟

میں نے 28 ستمبر کو تازہ AUS کی ایک جلد کو آپ کےوالد صاحب کے پتے پر ہوائی ڈاک سے بھیجی ہے۔ ملنے پر مطلع کیجئے گا۔ اور نہ ملنے پر بھی۔

مجھے آپ کے اس جملے سے اتفاق ہے: "کسی ادب کی بدقمتی ہے اگر نقا دوں کو تخلیقی ادیبوں سے زیادہ اہمیت حاصل ہوجائے۔" لیکن محض ایک آئیڈیل یا کلیے کے طور پر ۔ ہر چند کہ تنقید تخلیق سے برتر یا اولی تر نہیں بلکہ تماتر ایک اشتقاقی یا Derivative عمل ہے ٭ اور اپنے جولز کے لیے تخلیق کی رہین منت ہے، تاہم اس کلیے کو ہر ادب کے حوالے سے فرداً فرداً دیکھنا ہوگا ۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ " جدید ذہن" کے "فسادات" والے خاص نمبر میں میری نظر سے سریندر پر کاش کی کہانی، وارث علوی کا اس کا تجزیہ، اور سریندر پر کاش کا جواب گذرا۔ مجھے لگا جیسے کہیں کھیت کی سنیں کھلیاں کی والد مضمون ہے۔ وارث نے بڑے اہم سوالات اٹھائے ہیں جن سے اتفاق کیا جا سکتا ہے۔ اور اختلاف بھی، لیکن دونوں کے لیے منطق اور سنجیدہ دلائل ضرورری ہوں گے۔ سرہند پر کاش نے جو جواب لکھا ہے ان کا سوا لواں نے دور کا بھی تعلق نہیں۔ مجھے لگا سوال انکے سر سے گذر گئے ہیں۔ اب ایسا آدمی جب تخلیق کرنے بیٹھے گا۔ تو اس کے نطفے سے نکلے گا کیا؟ گو یہ درست ہے کہ تنقید ی صلاحیت کی کمی سے تخلیقی صلاحیت کا فقدان ثابت نہیں ہوتا ، لیکن میرا اشارہ ایک عام سی سمجھ بوجھ کی کمی کی طرف ہے۔ بہر حال ۔ تازہ ۔"آج" یونہی الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کہ صفحہ 207 کے دوسرے پیرا گراف پر گئی۔ پورا مضمون میں نے پڑھا نہیں۔ لیکن جو کہا گیا ہے وہ درست ، تاہم جس سے دانستہ اعماض کیا گیا ہے وہ سراسر بددیانتی ہے۔ موصوف نے "آج" کی پوری روایت اس افسانہ لکھنے میں مبارک باد نہیں دیں۔

والسلام

میں نے شاید ایک بار لکھا تھاکہ "گمشدہ خطوط" کا ایک نسخہ الرحمٰن فاروقی کو بھجوا دیں۔ بھجوادیا ہے؟

17اکتوبر 1994 ء

اجمل کمال صاحب

آپ کے یکم اور 5 اکتوبر کے دونوں خط 14 کو ایک ساتھ موصول ہوے۔ میں نے بھی ایک مفصل خط انہیں تاریخوں میں بھیجا تھا۔ اور 28 ستمبر کو ہوائی ڈاک سے AUS کا تازہ شماہ امید ہے یہ چیزیں آپ کو اب تک مل چکی ہوں گی۔

Index والوں نے پلٹ کر خط کا جواب تک نہ دیا۔ اب سوچتا ہوں کہ پرچہ اپنے نام جاری کروالوں اور آپ کو بھیجدیا کروں۔ میں انہیں لکھدوں گا کہ 1994 کے شروع سےمجھے بھیجیں ۔ دیدہ باید۔ دراصل اس سادہ سے کام میں ساری الجہن ا ور پے چیدگی 3 براعظموں کو ملوث کرنے کی بنا پر پیدا ہوئی ہے۔ پھر پاکستان کا نام سنتے ہی بدک گئے ہوں گے کہ پیسے ملیں نہ ملیں۔ ویسے یہ کام اگر رومانہ محمود کی وساطت سے ہوجائے تو شاید اتنی دقت نہ ہو۔ میں تو کہوں گا آپ اپنے یا زینت کے مقیم یورپ احباب میں سے کسی کو اس بات پر تیار کیجیے کہ وہ آپ کے یورپی کام دھام کی ذمہ داری لے لے۔ اس سے آپ کو اور سمجھوں کو بڑی آسانی ہوجائے گی اور کافی وقت بھی بچ جائے گا۔

بوسنیا والا پراجیکٹ نہایت معقول اور بروقت ہے۔ آپ یہ کام ضرور کیجیے ۔ سو نٹاگ والے مضمون کے سلسلے میں یہ عرض ہے کہ میں اپنی مصروفیات کے باعث اتنی کم مدت میں اس کا ترجمہ کرنے پر قاصر ہوں۔ آئندہ بھی، بہتر ہوگا کہ آپ تراجم کے سلسلے میں مجھے اسی وقت لکھا کریں ب آپ کے پاس 4 ، 5 ماہ کم از کم ہوں۔ یہاں زندگی اتنی بندھی ٹکی ہے کہ کسی نئی چیز کےلیے گنجائش پیدا کرنا تقریبا ممکن ہوتا ہے (اقدیہ کہ پہلے سے اس کا انتظام کیا جائے) اور بیماری کے سبب میرے یومیہ اوقات کا ربہت محدود ہوتے ہیں۔ ذرا کام بڑھتا ہے اور پھر طبیعت خراب ہوجائی ہے ۔ اصمدلال قوی اپنی جگہ ہے، جراثیم کے خلاف مدافعت کی صلاحیت جس میں دن بندن کمی ہوتی جارہی ہے۔

اس زیادہ افسوس مجھے اس بات کا ہےکہ میں سو نٹاگ کے مضمون کا متن بھی نہیں بھجواسکتا۔ اگر آپ تاریخ اشاعت بلکہ FAX سے بھجوا بھی دوں گا۔ پرچہ پرچہ محتویات دیکھ کر مضمون کا کھوج لگا نے کے لیے جتنا وقت درکار ہے، وہ میرے پاس نہں۔ آئندہ کے لیے بھی نوٹ کرلیں کہ اس قسم کےکاموں میں پورا حوالہ دینے سے مری بڑی احانت ہوگی اور اگر حوالے قرینے سے پاس موجود نہ ہو تو پھر "جلد" کی شرط بھی نہ ہو تاکہ اپنی سہولت سے یہ کام کر سکوں۔

جہاں تک یاد آتا ہے پہلے انہیں 5 چیزیں بھیجی تھیں (مارکیز کی نئی کتاب، فارسی ادیب کی کتاب ، 2 فہرست، اور ایک فارسی رسالہ) ، اور بعد میں Modern Literacy Review کا لبنان پر خاص نمبر۔ General والی کتاب شاید انہوں نے اپنی طرف سے آپ کو تحفتہ دی ہو۔ شاید وہ کچھ کہہ بھی رہے تھے۔۔۔ کہ انہوں نے کتاب میں بعض تبصروں کے Xerox بھی رکھ دیے ہیں۔ (یہ بھی ہوسکتا ہے، گو امکان کم ہے، کہ میں نے سہوا اپنی ذاتی شGeneral والی کتاب بھیجدی ہو۔) فارسی ادیب کی کتاب کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ پہلے خود پڑھیں گے بعد میں آپ کو دیں گے۔

آپ کو معتذ ہونے کی ضرورت بالکل نہیں۔ مکام افسوس اور عبرت ہے۔ چلیے اچھا ہے، بہت زیادہ نقصان اٹھائے بغیر تجربہ ہو گیا۔ یوں سمجھیے ، آپ کے لکھے کو پڑھ کر ، ایک لحاظ سے، بڑی فرحت کا احساس ہوا، بڑی تازگی کا ۔ آدمی معتبر ہیں۔ لیکن پاکستان بھی تو ہیں۔

اجمل کمال صاحب! کیا آپ پہلے جیسے خط نہیں لکھ سکتے۔ اس ادب نے تو مار کے رکھ دیا ہے۔ آپ کی زبان سے کوئی جملہ ایسا نہیں نکلتا جس کا رخ "آج" کی طرف نہ ہو۔ دوست احباب ، دینا و مافیہا ملک ، وغیرہ وغیرہ آپ کی تحریر سے غائب ہوتے جا رہے ہیں۔"آج" میں ضرور مگن رہے! لیکن کبھی کبھی "آج" سے باہر بھی تو نکلیے۔ خیر ۔۔۔ یہ خواہش بھی بے جا ہے۔ آپ بہت مصروف ہوں گے۔

حسن منظر کا خط ہفتہ بھر پہلے ملا ۔ انہیں میرا خط جولائی ہی میں مل گیا تھا۔ مصروفیت اور بیماری کے سبب جواب نہ دے سکے۔ میں تو خیر انہیں لکھوں گا ہی ، اگر ادھر آپ کی ان سے مڈ بھیڑ یا گفتگو ہو جائے تو بتا دیجئے گا کہ جو چیزیں میں نے Yatraکے ایڈیٹر کو بھجوائی تھیں وہ انہیں مل گئی ہیں اور YATRA – 4 میں جو پریس لیا ہے، ایک حصہ منظر صاحب سے متعلق ہوگا۔ حضرت، آپ نے حسن منظر سے انٹرویو لینے کے بارے میں کیا فیصلہ کیا؟

ذی شان کا خط آیا ہے کہ وہ آنے والے ہیں۔ خدا کرے میں ان کی خدمت سے سلیقے کے ساتھ عہدہ برا ہوسکوں ۔ ہم دونوں میاں بیوی تھکن سے چور رہتے ہیں۔ وہ ان دنوں 11 دن کے لیے Southern France اور پھر وہاں سے بارسی لونا گئی ہوئی ہے۔ نومبر میں مجھے 2 کانفرنسوں میں جانا ہے۔

کیا آپ کسی آسٹریلوی خاتون (ضعیفہ) Estelle Dryland سے واقف ہیں؟ سنا ہے وہ اکثر اپاکستان آتی رہتی ہیں۔ قمر جمیل صاحب کی بڑی دوست ہیں۔ انور حسین رائے اور عذرا کو بھی جانتی ہیں۔

زینت سے کیجئے گا، دوستی کے لیے یہ کیا شرط ہے کہ میں جواب دوں تبھی وہ لکھیں۔ میرا چھوٹا بیٹا ایک سال فرانس رہا اور میں نے شاید اسے ایک خط بھی نہیں لکھا تھا۔ اب جون سے وہ اٹلی میں ہے۔ ابھی تک اسے لکھنے کی نوبت آئی نہیں۔

نومبر 1994 ء

اجمل کمال صاحب

27 اکتوبر کا خط 4 کو ملا۔ اب یہاں لائبریریوں میں اخبار اور اخبار نما رسائل کو مائکرو فلم کے ذریعے محفوظ کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے یونیورسٹی لائبریری میں NYRB کے اصل نسخے صرف 1984 تک دستیاب ہیں۔ اس کے بعد سے مائکرو فلم پر۔ بڑی مشکل سے ایک اور لائبریری میں سو نٹاگ والا شمارہ ملا۔ اس کا reduced Xerox ملفوف ہے۔ خدا جانے اس فیکس سے بھیجا تو دوسری طرف کس شکل میں برآمد ہوگا۔ بہرحال کوشش کروں گا۔ یہ صورت دیگر ڈاک سے دیر سویر یہ کال تو مل ہی جائے گی۔

چلیے اچھا ہوا کہ وہ کتابیں آپ کو صحیح سلامت مل گئیں اور ممتاز احمد صاحب کے طرز عمل سے پیدا ہونے والی طلفت میں کسی قدر کمی ہوگئی ہوگی۔ Griffith Chanseeبھی بس اب نکلنے ہی والے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی آٹھ دس کتابیں بھیج رہا ہوں۔

ان سےکہدوں گا کہ اکرام اللہ کو دیدیں۔ اس طرح آپ کی منگوائی ہوئی بیشتر کتابیں آپ تک پہنچ جائیں گی۔ بس اب وہ باقی رہتی ہیں جو دستیاب نہیں اور وہ تین چار جومیں اس ماہ ایر زونا میں ایک کانفرنس کے دوران حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ وہ اگر آیا تو خود لیتا آؤں گا۔ اگر آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو لکھیے ، میں آیا تو لیتا آؤں گا۔ تنویر انجم کی والدہ کے ذریعے جو کتابیں بھیجی تھیں، وہ ملیں؟

حسن منظر صاحب کے انٹرویو سے جتنی جلدی نمٹ لیں، بہتر ہوگا۔ اگر آپ میری سہولت چاہتے ہیں تو ڈیڈلائن کو دوستیں مہینے آگے ہی تصویر کیجئے۔ اگر آپ کرک کیمرہ استعمال کرتے ہوں تو دس پندرہ بلیک انیڈو ہائٹ تصویریں بھی اتار لیجئے گا لین حسن منظر وہ خدارا یوز نہ کریں ۔ بس آپ اور وہ باتیں کرتے رہیں۔ اور زینت یا کوئی اور مختلف پہلوؤںسے تصویر یں اتار لیں۔ میں اسٹوڈیو میں مصنوئی طور پر اتاری ہوئی تصویریں سخت ناپسند کرتا ہوں۔ ویسے یہ کام آپ حسن منظر کے سر بھی ڈال سکتے ہیں ۔ وہ کسی دوست وغیرہ کو اس کام پر لگا دیں۔ یا اگر کسی اخبار کے فوٹو گرافر سے ان کی واقفیت ہو تو اسی کو۔ ایک دوتصویر یں ایسی بھی ہوں جن میں آپ اور زینت بھی ان کے ساتھ ہوں لیکن ان ایکشن ۔ یوز نہ کریں۔

میں آپ کی فرمائشوں پربرہم نہیں ہوتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو پورا کروں ، لیکن جس اضطراری انداز پر یہ کی جاتی ہیں ان سے کے باعث میری شرکت کینسل ہو جاتی ہے۔ الجہن مجھے اس بات پر ہوتی ہے۔ میں آپ کے لیے ضرور ترجمہ کرنا چاہتا ہوں، لیکن اگر یہ آپ کو فوری چاہیے تو ظاہر ہے۔۔۔ اب اگر آپ planning اس طرح کریں کہ کچھ مہلت بھی اس میں رکھی جائ تو پھر کام ہوسکتا ہے۔ خیر یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ آپ کے پاس وہاں اچھے ترجمہ کرنے والوں کی کمی نہیں اور وہ سب جوان بھی ہیں، مجھ سے زیادہ چاق وچوبند اور صحت مند۔

میں نے شاید ایک بار لکھا تھاکہ "گمشدہ خطوط" کا ایک نسخہ الرحمٰن فاروقی کو بھجوا دیں۔ بھجوادیا ہے؟

30 جنواری 1995 ء

پیارے اجمل کمال "زینت" اور ندرت

میں یہاں ٹھیک ٹھاک پہنچ گیا، لیکن طبیعت اور خراب ہوگئی۔ اگلے دن ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اس نانہجارنے antibiotics نسخے میں لکھدیں۔ استعمال کر رہاہوں اسے کو س کھا رہا ہوں۔ کہ یہ دوا نڈھال کر دیتی ہے۔

میرا یہ دورہ ، بیماری طرف' بے حد خوش گوار گذرا جس کی ساری ذمے داری آپ تینوں کے سر آتی ہے۔ میری تو سمجھ میں نہں آتا کہ شکریہ ادا کردوں تو کس طرح۔ بھئی آپ لوگ مجھے بہت پسند ہیں اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اب وہاں ہر سال آیا گروں گا۔ چناچہ اگلے ملاقات اس دسمبر میں ہوگی۔ ٹھیک ہے نا!!

بھئی یہ پچھلے چند دن میں نے سخت اذیت میں گذارے ہیں۔ بلکہ یہ اذیت مسلسل چل رہی ہے۔ 23 سے میں آپ لوگوں کو ہر روز کم زکر دوبار (وہاں کے صبح ساڑھے سات اور شام کے آٹھ بجے) فون کرتا رہا ہوں۔ گھنٹی بجتی رہتی ہے۔ فون کوئی نہیں اٹھاتا۔ جانے کیا عقدہ ہے۔ احیان جن چیزوں کی طرف جاتا ہے وہ خاصی بھیانک ہیں۔ اگر فون ایک دن خراب تھا تو اب تک درست ہوجانا چاہیے تھا۔ کیا آپ لوگوں کا یہی نمبر ہے: 8113474؟ میں نے چاہیے۔ میں نے اس بھر چلے آنے کی اطلاع دی تھی۔ اب سوچتا ہوں طارق کو فون کر کے پوچھوں۔ وہ منگل کو شاید آپ سے ملنے والا تھا۔ پیسے دینے کےلیے۔

میں "آج" کی جو نو کاپیاں لایا تھا وہ 23 کو سبکرابرز کو بھیجدی تھیں۔ وہ طالبہ جو جنوری کے شروع میں لاہور پہنچنے والی تھیں لیکن کسی رسمی خانہ پوری کے باعث نہ پہنچ سکیں ، وہ ابھی یہیں تھیں اور 26 کو نکال وال تھیں۔ میں نے فوراً ان کے ساتھ آپ لوگوں کے لئے یہ ززچیزیں کردیں: رشدی کی نئی کتاب (اب پہلے دستیاب ہے) : لیلیٰ احمد کی Sexi Gender in ….(زینت کے لیے) 3 فراک وغریہ (ندرت کےلیے) ؛ اور AUS کاپیاں ۔ اس کے علاوہ Feminist P…کی ایک فہرست بھی ہے جو زینت کےلیے ہے۔ اگلا د ن میں نے email کے ذریعے اپنے طالب علم GrihChanrsee کو یہ پیغام بھی بھیجدیا ہےکہ وہ ان محترمہ کہ لاہور پہنچتے ہی جا کر ان سے بر کے کے دفتر میں ملیں اور سارا سامان وصول کر کے فوری اکرام اللہ کو پہنچا دیں کہ وہ جدل ہی کراچی جانے والے ہیں۔

Ausکی کاپیاں ان لوگوں کےلیے ہیں : (1) فہمیدہ ریاض ، (2) نیزہ شمی، (3) فی الحال اپنے پاس رہنے دیں ۔ نیزہ شمسی کے گر کا فون نمبر 5853677 ہے ۔ کسی دن فون کر کے دستی پہنچا دیجیےگا (جہاں بھی وہ کہیں) اور ۔۔۔طرف سے معذرت کر لیجئے گا کہ بیماری کا باعث نکلنے سے پہلے ان سے نہیں مل سکا۔ جس کا بے حد افسوس ہے۔ میرا خط بھی دیدیجئے گا۔ (جو ملفوف ہے)۔

زینت نے جو اسکارف ناکا کو کے لیے دیا تھا۔ وہ محترمہ کو بہت پسند آیا ہے اور انہوں نے اگلے روزی ہی سے اس کا استعمال بھی شروع کر دیا ہے۔

حکم ہوا ہے کہ زینت کا بہت بہت شکریہ ادا کردوں (ان کی جانب سے): زینت شکر یہ قبول ہو۔

میں نے آپ لوگوں اور گھر والوں کا دعوت نامہ دیدیا ہے کہ وہ بھی وہاں آئیں اور وہ کہ رہی ہیں کہ ضرور آؤں گی۔

میں جب وہاں تھا ، پیچھے سے انیس کا بڑا طول طویل خط ناکا کو اور میرے نام آیا تھا۔ اس میں انھوں نے، بزعم خود ایڈورڈ سعید کی اچھی خاصی ٹھکائی کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ خط آپ بھی پڑھیں ۔ اس سے آپ کو انیس کے بارے میں کچھ کچھ اندازہ ہوجائے گا۔ Xerox اگلے خط میں بھیجوں گا۔

مجھے کچھ ایسا لگتا ہے کہ میں آپ لوگوں سے بڑی عجلت میں گلے ملا۔ دراصل کچھ سارے پاکستانی اداروں سے ویسا ہی خوف آتا ہے جس کی جھلک کا فکا کے پہلے ملتی ہے۔ جانے کب کیا کردیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کچھ شنوائی نہیں۔ محسوس ہوتا ہے آپ گوں کچھ اور دیر تک باتیں کرنا چاہتے تھے اور میں بدحواسی میں جلد بھاگ نکلا۔ (میرا اشارہ ایرپورٹ ر ہونے والی الوداع ۔ یا ہونے سے رہ جانی والی الوداع ۔ کی طرف ہے۔)

بعض اوقات لفظ ساتھ نہیں دیتے: کیا آ اجمل اور زینت ، میرے بغیر، کہے ہی میرے ممنونیت کے جذبات محسوس نہیں کر سکتے ۔ کو لیں تو میری ایک بڑنا ۔ جھجک ہوں مجبوری ختم ہو۔

Hewlett Packard والے کم قیمت کے چھوٹے لیزر جیٹ پرنٹر بھی بناتےہیں۔ یہ میکنٹوش پر بھی استعمال ہوسکتے ہیں۔ اشتہار ، ملفوف ہے۔ وہاں کسی سے کیجے کہ import کرے۔

لوٹنے پر INDEX کا نومبر دسمبر کا شمارہ منتظر ملا۔ اور renewal بھی ۔ یہ پہلا شمارہ ہے جو ملا ہے ۔ ابھی سے renewal کی بھی جلد ی ۔ عجیب لوگ ہیں۔ جو خط لکھا تھا اس کا جواب ہی گول کر گئے۔

اہالیان اور موالیان Bake & Take کو میرا سلام پہنچے اور ان کی مہمان نوازی کا شکریہ۔ عرفان کو خاص سلام ۔ بھیجئے ا تنی دیر سنجیدگی کے اظہار کےلیے ساری زندگی پڑی ہے؛ یہ کھیلنے کے دن ہیں، ذرا نہیں اور مسکرا لیں۔ اور ہاں ، اگر ان کا اپنا email ایڈریس ہو تو بھجوائیے تاکہ کہ عند الاشد ضرورت آپ کو ان کے توسط سے Track down کیا سکے۔

ندرت کو پیار۔ آپ تینو ں میری لت بنتے جا رہے ہیں۔ اور آپ تیوں کی شدید کمی محسوس ہوتی ہے۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

13 فروری 95 ء

اجمل کمال صاحب

میں نے 30 جنوری کو ایک خط والد صاحب کے پتے پر ارسال کیا تھا۔ ملا ہوگا۔ اس خط کو لکھنے کی وجہ آگے آرہی ہے۔ پہلے تو اس مسرت کا اظہار کیوں نہ کردوں جو گرف شو سے کی email سے ہوئی: یہی کہ انہوں نے آپ کو فون کیا تو کیا تو بات ہوگئی یعنی آپ بخیر و عافیت ہیں اور میرے اندیشے محض ایک زیادہ ہی سرگرم تخیل کی پیداوار تھے ۔ بھائی ، یہ آپ کے فون کو کیا ہوگیا تھا؟

ہاں وہ بات؟ : 25 سال ہوئے نعیم صاحب نے اردو پڑھانے کے لیے دو ضخیم جلدوں میں ایک کتاب تیار کی تھی، جس میں گرامر، مشقیں ، سبق، لغت، سبھی کچھ ہے۔ وہ اب آؤٹ آف پرنٹ ہوگئی ہے ہیں میں نے یہاں اپنے شعبے میں اسے reprint کرنے کی بات کی، جو منظور ہوگئی۔ میں نے نعیم صاحب کو تجویز پیش کی تو بولے بھئی 25 سالوں میں کتاب کی بہت سی کمزوریاں میں نوٹ کرتا رہا ہوں۔ خاص ردو بدل کی ضرورت ہے۔ انگریزی والے پرانے حصے Scan ہوجائیں گے، لیکن اردو کی کتابت اب نہیں ہوسکتی ، بہتر ہوگا کہ اسے کمپیوٹر پر نسقلیق میں کمپوز کرایا جائے۔ طے ہوا کہ آ پ سے بات کی جائے۔ تفصیل وہ آپ کو لکھیں گے۔ یہ کام ہے بہت خشک قسم کا۔ پتا مارکے کرنے والا ۔ میں نے کہا کہ وہ زیادہ سے زیادہ فحتانہ آپ کو دلوائیں۔ اگر آپ دل پر ہاتھ رکھ کر، یعنی صبر جمیل (جو دوسرے موقعوں پر استعمال ہوتا ہے، لیکن وقت کے دھیانت کےلیے نام جمع ہوسکتی ہے، جس سے بہت سی ضرورتیں (منجملہ کتابوں کی خرید) پوری ہوسکیں گی۔ بہر حال سوچئے گا۔

برسبیل تذکرہ: نعیم صاحب"آج" کے تازہ شمار ے سے بے حد متاثر ہوے ہیں اور آپ کے کچھ اور مداح ہوگئے ہیں۔

ذیشان کا فون آیا تھا۔ وہ پہلے آنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ انکی نیت پہلے تک جانے کی سی لگی ۔ معلوم ہواکہ ، وہاں سے عاجز آگئے ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ آپ تیوں میری کچھ لت سی بن گئے ہیں۔ یہان آنے کے بعد بڑی کوفت ہوئی کہ نہ اب آپ کمرے میں نظر آرہے ہیں، نہ ندرت، نہ نہ نیت ۔ یعنی آپ سب کی کمی بڑی بری طر ح محسوس ہوئی۔

آپ کے کفنن طبع کےلیے 2 xeroxملفوف ہیں۔ انہیں میاں کا خط ایک نوجوان کا خط ہے ۔ یہ نوجوان بے حد با اصول اور compassionate واقع ہوا ہے لیکن جوانی میں وہ جو ذرا دندنانے کا انداز ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا۔ میرے لیے اہم بات یہ ہےکہ ۔ ایک 23 سالہ جوان کی زندگی کا نقتہ ہے: وہ کیا کیا پڑھتا ہے؟ کس قسم کے سوال اس کے ذہن میں اٹھتے ہیں؟ کون سی چیزیں اس کی فکر کا حصہ ہیں؟ وغیرہ وغیرہ ۔ آپ مجھے کھل کر اپنے تاثرات لکھیے گا۔

زینت سے کہیے گا کہ بھئی تم ہی مجھے خط لکھ دیا کرو۔ کیا ضروری ہےکہ میں ہی لکھوں ۔ بعض سودے بالکل گھاٹے میں کیے جاتے ہیں۔

اور کیا حال احوال ہیں؟ جواب جلد دیجئے گا۔

ندرت کو پیا ر ، اسے آپ وقتا فوقتاً یاد دلاتے رہیں کہ میں ان کا بہرحال کچھ نہ کچھ ضروری ہوں۔

واسلام

آپ کا

محمد عمرا

6 مارچ 95 ء

اجمل کمال صاحب

بڑے انتظار کے بعد 3 کو آپ کا خط ملا۔ ا س بار ڈاک والوں نے کافی دیر کردی۔ آپ نے لکھا ہے کہ میری ایما پر کسی چیز صاحب نے لاہور سے آپکو فن کیا ھا۔ لیکن میں نے تو شوے سے کہا تھا۔ اور اسی نے email کے ذریعے آپ کے فون پر بات کرنے کے بعد آپ کی خیریت پہنچائی۔ ویسے میرے ایک طالب علم کا نام چینز بھی ہے اور یہ ان دنوں پاکستان میں ہی ہیں۔ بہرحال آپ عقدہ نسانی فرمائیں۔ اس درمیاں میں آپ کو میرا دوسرا خط بھی مل گی ہوگا۔

اصل میں میری ایک شاگردہ جنہیں وہاں 7 جنوری کو پہنچا تھا۔ ویزا بروقت نہ مل سکے کے باعث میری واپسی پر ابھی یہیں تھیں۔ چناچہ میں نے ایک آدھ دن ۔۔۔سامان جمع کر کے آپ لوگوں کے لیے ان کے حوالے کردیا اور شوسے کوفوری email پر جملہ ہدیات دیدیں۔ ایسٹ ویسٹ کی دستابی کی اطلاع مجھے دراصل ناکا کوئے دی تھی۔

میں AUS کی تیسری کاپی دراصل فہمیدہ کو دینے کی سوچ تھا۔ اس میں ان کی 2 چیزیں شامل ہیں۔ ویسے افضال نے ہتھیا لیا ہے تو خیر یہ بھی کوئی سانمہ نہیں ویسے مجھے عجیب سی خوشگوار حیرت ہوئی۔ AUS میں انہیں بعد کیا دل چسپی ہوسکتی ہے۔ مجھ میں تک تو ۔۔خیر دونوں باتیں مشروط نہں۔

ورزش تو پرے ڈیڑہ ماہ معطل رہی۔ معلوم ہوا کہ سارا جسم تھلتھلا ہوگیا ہے۔ خوب سانس پھولنے لگا ہے۔ بیڑل ۔۔۔دوبارہ شروع ہوگیا ہے اور کارکردگی معمول پر آتی جا رہی ہے۔

چند دن پہلے آصف کا عبد کارڈ مہر ۔ لکھا ہے کہ میں صاحب کو ان کی ناراضگی کے بعد باوجود مبارک باد ! یہ عجیب آدمی ہے۔ میری طبیعت بہت مکدر ہوئی بھی میں نے "روگ" اور محسن خاں کی " خواب کہانی" کا ترجمہ کر ڈالا ہے۔ اور دنون سے بہت مطمئن ہوں۔ اب "طاء سی حسن کی نیا" پر بھی ہاتھ صاف کرنے کی سوچ رہا ہوں۔

انتظار حسن نے "ڈان" پر میرے بارے میں ایک کالم لکھا تھا۔ یہ عبداللہ حسین نے بھیجدیا تھا۔ پڑھا تو جی چاہا کہ مصنف کو لکھوں کہ آُ نے "شعل" پر بیت اچھا کالم لکھا ہے۔

عادل صاحب نے میرے زیر ناف کے بال جلا ڈالے ہیں۔ اول و موصوف جب اریکا اٹے تھے تو نہایت یو قسم کی باتیں کی تھیں۔ جو شخص امریکی صدر کے سامنے مہیا نے گلا اس کی سیاسی سمجھ بوجھ پر بس شک ہی کیا جا سکتا ہے۔ پھر موصوف نے جس طرح تیسری دنیا میں اسلحہ فروخت کیا تھا۔ اس سے بھی مجھے خاصی کرفت ہوئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے یہ باتیں انکی ادبی سوجھ بوجھ پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ مشکل یہ ہے کہ ان مبیوں کے ادبی عمل اور سیاسی عمل یہ قدرت ترک جنہیں تر ہوتی جارہی ہے، اتنی کہ بازیافت ایک مرحلہ بن گئی ہے۔ خیر۔

میں جو سکی سے واقف ہوں لیکن یہ انہیں کے بیرو ہیں ۔ وہ ان کی سب کتابین پڑھے بیٹھے ہیں۔ خیر آپ فہرست بنا کر بھیجدیں میں کتابین آہستہ آہستہ بھجوانے کی کوشش کردوں گا۔

تو ہوگیا حسن منظر کا انٹرویو؟ اور منٹو والا مضمون ! دونوں کی پیش رفت کے بارے میں لکھنا نہ بھولیے گا۔

مجھے ION تا Amos اور ثنا و حسن کی مشترکہ کتاب کا علم نہ تھا۔ اب حاصل کر کے پڑھوں گا۔

ذیشان اب میڈیسن نہیں آرہے۔ شکاگو آئیں گے۔ بڑا نوس ہوا۔ دراصل وہ Detroit میں اپنے یز مال کے رحم و کرم پر رہے۔ ہر شخص کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ ان کی غیر ۔۔کی بھی رہی ہوں گی۔ میں نے ان کے ذریعے آپ کو ایک لفافہ بھیجنے کی بات کی ہے۔ بشرطیکہ وہ شکاگو جائیں اور نعیم صاحب سے لے لیں۔ اس میں 3 لفافوں میں آپ کے کراچی والے بھائی، اور طارق کےلیے وہ تصویر میں ہیں جو اس بار وہاں اتاری تھیں۔ مؤخر انو کر دونوں کو ان کے لفافے پہنچانا آپ کا کام ہوگا۔

اگر خط میں آپ مجھے امریکا ، کینڈا، اور مڈل ایسٹ کے ۔۔خریداروں ("آج" ) کے سبسکرپشن کے ختم ہونے کی تاریخیں لکھ بھیجیے تاکہ انہیں تجدید کے سلسلے میں لکھا جائے۔ یہ کام ضرور ی ہے۔

ممتاز احمد نے پھر آپ کے خط کا جواب دیا؟ امانت بھجوادی ؟ خالق باری نے بھی کسی کسی اور ہستیاں پیدا کی ہیں!

امید ہے کہ آ پ کے پیر کے انگوٹھے پر آپ کے ناخن کے جبر میں خاطہ خواہ کی آگئی ہوگئی۔

عذرا عباس سے کہیے کہ اب رہ اپی جوانی اور اس کے جوبن کی سر گذشتہ بھی جو لانے والی نسلوں کےلیے محفوظ کر دیں۔

تنویرانجم کو خاص طور پر فون کر کے میر ا سلام (اور وہ سب جو سلام نہ پہنچا سکے) عرض کردیں۔

کل تمرت حسین سے فون پر بات ہوئی۔ انہں "آج" کا بوسینا نمبر نہیں ملا ہے۔ میں جو کاپیاں لا یا تھا۔ ان میں ان کے حصے کا پرچہ نہیں تھا۔ الغرض اب بھجوادیجیے ۔ ان کا پتا بدل گیا ہے۔ نیا پتا نوٹ کرلیں۔ Itrat Hussain, 6361 Brookway, Apt,1

اگر آپ نے یہ پرچہ پرانے پتے پر بھیجدیا ہے تو مجھے بتائیے گا۔ Columbia, MD 21044 Ust

زینت کو دعا اور ندیت کو پیار

آپ کا

محمد عمران

15مارچ 90 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

کل اردو ورڈیرا کے سلسلے میں آپ کا خط ملا۔ اور میں فوراً رکت میں آگیا۔ میں بھی اسی سلسلے میں دو تین پہلے آپ کو خط لکھ چکا ہوں۔) میں نے ان صاحب کو فورا contact جن سے پروگرام خریدنے کے سلسلے میں بات کی تھی۔ وہ آج 3 ہفتے کےلیے بیرون ملک جارہے ہیں۔ واپسی یکم اپریل کو ہوگی۔ میں نے آپ کے خط کا لب لباب انہیں بتادیا۔ بولے کہ قیمت کی ادائیگی کی جو صورت آپ نے لکھی ہے اس کے سلسلے میں یویورسٹی کے قوانین اور رواج معلوم کرنا ہوگا۔ الغرض میں اس سلسلے میں ان کی عدم جومودگی میں ضروری پوچھ تا چھ کروں گا۔

اب میں دو تین باتیں لکھتا ہوں جن سے آپ کو ہماری حال سمجھنے میں آسانی ہوجائے گی۔ ہماری یہاں بلڈنگ کے ایک فلور پر کوئی بہ ایپل سیکنٹاش طلبہ اور استاد کو یونی ورسٹی کی طرف سے ایک کمپیوٹر ملا ہوا ہے جو IBM کاہے یا IMB – Compatbleشعبے کے دفتر کے لیے لیزر پرنٹر آنے والا ہے جو ہیولٹ پیکارڈ برانڈ کا ہوگا۔ میں نے اپنے ذاتی استعمال کےلیے بھی اسی برانڈ کا مانگوایا ہے۔ مشکل یہ ہےکہ شعبے میں کسی کے پاس ایپل سیکنٹاش نہیں۔ یعنی آپ کا پروگرام استعمال کرنے کے لیے اس ظہور ہرجانا ہوگا جس پر یہ ایپل رکے ہوئے ہیں۔ یہ سب SEہی میں اب قباحت یہ ہے کہ ہر بار کمپیوٹر کو لے کر اس میں وہ مخصوص کارڈ لگانا اور پھر استعمال کے بعد نکال لینا ایک جس آنا کام ہے۔

نہ اتنا وقت ہوگا اور نہ منتظین اس کی اجازت دیں گے۔ میں نے شعبے سے کیا ہے کہ وہ ایپل خریدیں لیکن اس کے لیے یونی ورسٹی سے گفٹ وشیر کرنی ہوگی او ر فنڈ مہہیا کرنے ہوں گے۔ جس میں سال چھ ماہ لگ جائیں گے۔ اور اس وقت SE خریدیں گے یا MAC Plus اس کافی الوقت تعین ممکن نہیں۔

میرا خیال ہے کہ یہ کارڈ یا Device دراصل پروگرام کے ناجائز استعمال کے سدباب کےلیے ہے۔ بہر حال آپ ذرا معلوم تو کیجیے کہ وہ اس قیمت میں ہمیں دوکارڈ دے سکیں گے؟ اور یہ بھی کہ کیا یہ پروگرام Hewlett Packard Series II کےلیزر پرنٹر پر بھی چل جائے گا۔ یہ اس لیےکہ اگر دوکارڈ ہوں تو میں اپنی جیب سے SE خریدنے کی کوشش کرو ں اور کو پر استعمال کروں۔ دوسرا شعبے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر مذکورہ لیزر پر پرنٹنگ کرنے کی اس میں صلاحیت نہیں تو گاری پھر اٹک جائے گی۔ جب IBM کے پروگرام ایپل لیزر پرنٹر پر چھپ جاتے ہیں تو ایپل کے پروگرام ہیولٹ پیکارڈ پر بھی شاید چھپ سکیں یہ بھی معلوم کیجیے گا کہ سال چھ ماہ میں اگر ہم ایپل کا میک پلس لےلیں تو اس وقت وہ Device حاصل کرنے کی کیا صورت ہوگی ۔ Device یا کارڈ کو استعمال کرنے کی ہدایات ساتھ آئیں گی۔

یہاں تقریبا تمام ورڈ پروسسیرز سال چھ میں Update ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی نئے نئے فیچرز کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ کیا وہاں والے بھی اس کوئی ارادہ رکھتےہیں؟ اور اگر ہاں تو update حاصل کرنے کی کیا صورت ہوگی؟

چوں کہ بعض باتیں نہوز وضاحت طلب ہیں اس لیے ٹیلکس نہیں بھیج رہا۔ موصوف یکم اپریل کو واپس آنے کے بعد رقم نکالنے کی کوشش کریں گے اور اس وقت شاید آپ کو ٹیکس کے ذریعے اطلاع کرنی پڑے ۔ دراں صورت ٹیکس آپ کو Joe Elder کے نا م سے ملے گا۔ یہ موصوف کا نام ہے۔ آپ چونکہ نہ جائیے گا۔

حضرت جواب طلب امورکے ہمراہ اگر اس پر وگرام سے متعلق اشتہاری لڑیچر مل جائے توں بھی بھجوادیجیے ۔

اب اگر یہ پراسیر سیکنٹاش والوں کی ساجھے داری سے بنا یا گیا ہے تو امریکا میں بھی مل جانا چاہیے، یا کم از کم لندن میں تو ضرور آپ پوچھیے تو سہی۔ اور اگر ایسا ہوتو پتا معلوم کیجیے ۔ اگر یہاں مل رہا ہو تو آپ مفت کی دردسری سے بچے جائیں گے۔

یہ کارڈ اور Jeviceکی لعنت کا سن کر میرے تو اوسانی خطا ہوگئے ہیں۔ جنوری میں جو پروگرام خریداتھا۔ اس کے ساتھ بھی ہیں۔ بنے لگی ہوئی ہے۔ نیچے میں ان جیب سےلیزر پرنٹر خریدنا پڑگیا کہ Jeviceکو ساتھ لیے لی ہونا اور یونیورسٹی کے کمپیوٹر کی مقصد میں بار بار فٹ کرنا کاپروار د ہے۔

مجھے جنوری والے پراسیسر کے نئے ارد فونٹس مل گئے ہیں جو ایک صاحب نے خود ہی ایجاد کیے ہیں ان میں سے ایک اردو کو فی فونٹ بھی ہے۔ یہ دراصل ہے تو لیزر کے لیے لیکن ڈاٹ میٹر کسی پر بھی کام کرجانا ہے گو اس صورت میں جمع بڑھ جاتا ہے۔ نمونہ ملفوف ہے۔

حضرت آپ کو اچھی خاصی زحمت ہوگی۔ تاہم اگر آپ مطلوبہ معلومات بلا تاخیر بھجوادیں تو بڑی عنایت ہوگی۔ Elder صاحب کو بمشکل رام کیا ہے۔ میں نہیں جا چاپاکہ یہ موقع ہاتھ نکل جائے۔

والسلام منتظر

محمد عمران

P.S. پچھلے دنوں انور خانہ نے اپنا نیا افسانوی مجموعہ بھجوایا۔ یہ قدروقیمت میں پچھلوں سے بہت بہتر ہے۔ ان میں نمو کی حیریت انگیز قوت ہے۔ اُن کے پہلے زبان اور جزئیات کے اظہار پر غیر معمولی قدرت نظر آتی ہے۔ بس ایک ہی چیز سے تعرض ہوسکتا ہے۔ تجربے کی تکمیل کا احساس نہیں ہوتا۔ جیسے بیچ میں تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جیسے خود اپنی پرواز کی بلندی اور وسعت سے ہراساں ہوں ۔ جیسے بیچ میں تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جیسے خود اپنی پرواز کی بلندی اور وسعت سے ہراساں ہوں جیسے بس چھوٹ جانے کا خیال آگیا ہو۔

پتا نہیں میں نے پہلے لکھا یا نہیں کہ موجوں "آج" میں محد خالد اختر کی تاریخ نویسی سے طبیعت بے حد مکر ر ہوئی ۔ اس میں نہ طبع ایجاد کا گزر دکھائی دیا نہ نخیل کے نشانہ اور تازگی کا اور فارم کے لحاظ سے یہ فکر تو نسوی اور کنہیا لال کیور اور اسی قبل کے چوتھے اور پانچویں دہائی کے نو نہالوں کئی کاوش سے زیادہ نہیں۔ اب اگر وہ ہوشیارے میں یہ ہدیہ بریک تارئیز کو پہنچانے والے ہیں تو خدا آپ پر اور مجھ پر اور دیگر قارئین پر رحم فرمائے۔

Euclidean space, in geometry, of n-dimensions, space in which there exists a one-to-one correspondence between points of the space and ordered n-tuples of real or complex numbers. Also, for a space to be called a Euclidean space, there must be the concept of distance between points, called the Euclidean metric of the space.

--Encyclopedia Britannica (Micropaedic), 15thedn. (Chicago, 1980, p.987.

19 مارچ 90 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

پچھلے خطوں کی پوری کھیپ ملی ہوگی۔ اس خط کے ساتھ امیتاوگھوش کے ناول The Shadow Lines سے تین اقتباسات کے تراجم بھیج رہا ہوں۔ ان تینوں کے جو عنوان قائم کیے ہیں ("اک انداز محبت یہ بھی": "موئے مبارک"، اور "کفارہ") وہ میری طبیعت ایجاد کا نتیجہ ہیں۔ میں یہ وضاحت ، نیز دیگر ضروری تفصیلات ، تعارفی ہارے میں کر دوں گا جو ابھی نہیں لکھا ہے، لیکن جاپان کے سفر کے دوران ضرور لکھ لوں گا۔

امید ہے تراجم ، جو بعض بعض جگہ کچھ کھر درے سے ہیں، آپ کو پسند آئیں گے۔ یا اگر تراجم نہیں تو متن ۔ آپ تراجم پر نظر ثانی کرکے جع قطع و برید کرنا چاہیں بلا تکلف کریں؛ مجھ دکھا نے کی ضرورت نہیں۔ مجھے ان معاملات میں آپ کی سوجھ بوجھ پر اعتماد کلی ہے۔

"موٹے مبارک" میں صفحہ 12 پر Euclidean Space استعمال ہوا ہے، جس کا ترجمہ میں نے "اقلید سی مکان" کیا ہے۔ میں اس سے مطمئن نہیں۔ وہاں کسی ریاضی داں یا ماہر ہندسیہ سے رجوع کر کے پوچھیں کہ اس کے لیے اردو میں کوئی اصطلاح مستعل ہے، اور اگر آپ اس سے مطئمن ہوں تو اسے" اقلید سی مکان" کے بجائے استعمال کر لیجیے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو پھر اس صورت میں الگ سے انگریزی عبارت لکھ رہا ہوں جو آپ فٹ نوٹ کے طور پر دیدیں۔ اس صورت میں ، متن میں جہاں Eulidean Space کا لفظ آیا ہے، وہاں، اس کے اوپر فٹ نوٹ نمبر ضرور چڑھا دیجئے گا اور "اقلید سی مکان" حذف کر دیجیے گا۔

پرسوں وارث علوی کا خط ملا۔ وہ اب بالکل ٹھیک ہیں۔ خدا کا شکر ۔ انہوں نے ایک تراشا بھی بھیجا ہے۔ فضل جعفری نے "آوارگی" پہ "بلٹز" (بمبئی) میں تبصرہ کیا تھا۔ اسی کا ہے۔ صاحب آپ کے پاکستان والے بالکل مردہ واقع ہوئے ہیں۔ صرف باتیں بنا سکنے ہیں۔ دلوں کی اتنی بستگی، اور عزائم کی یہ پستگی اور وکے حق میں اچھا شگون نہیں۔ تراشا آپ کے مضالع کےلیے حاضر ہے۔

میں نے سیکریٹری سے اردو ورڈ پر اسیر کی قیمت کی ادائیگی کے سلسلے میں یونیورسٹی کے موقف کا پتا لگایا تو معلوم ہوا کہ قیمت مجھے ادا نہیں جا سکی۔ براہ راحست کپمنی کو بھیجی جاس سکتی ہے۔ میرا خیال ہےکہ اسی کا الزام کرنا ہوگا۔

چناچہ آپ جلد از جلد مطلوبہ وضاحتیں کمپنی سے حاصل کر کے بھجوا دیں تاکہ بات آگے بڑھے۔ بلکہ اگر ہوسکے تو کمپنی والوں سے ان کے لیٹر پیڈ پر Quotation براہ راست اس پتے پر بھجوادیں۔

مطلوبہ وضاحتیں اس کے باوجود درکار ہوں گی۔ کہ ان کے بعد ہیاس پروسیسر کے یہاں کار آمد ہونے کا فیصلہ ہوسکے گا۔

بھائی ، امید ہے کہ آ پ بخیر و عافیت ہوں گے۔ تمام زحمت دہی کے لیے بے حد ممنون ہوں۔

11 جون 90 ء

اجمل کمال صاحب

آپ میری زور نویسی سے بری طرح اکتا چکے ہوں گے۔ لیکن مجھ سے دوستی کی ہے تو یہ عذاب بھوگنا ہی ہوگا۔ تو اس دغدغے کی تقریب ؟ بتاتا ہوں: پچھلے بیس پچیس دن، جب سے، جاتی چیزیں، آپ کو بھیجا ہے، جس اذیت ، جھنجھلا ہٹ اور شرمندگی کی عالم میں گزر رہے ہیں، اس کا اندازہ آپ شاید ہی کر سکیں۔ بعض اوقات آفت بالکل سامنے آرہی ہو، پھر بھی آدمی ٹھیک اس کے منہ پر چلاجاتا ہے۔ آپ کو یہ لفافہ بھیجنا ایسا ہی سانحہ تھا۔ ممکن ہے اس میں خود اذیتی کا عمل رہا ہو۔ الغرض مجھے بے حد ندامت محسوس ہورہی ہے۔ اس افسانے پر زمزید کام کی ضرورت تھی۔ اور میں اس کا سال بھر سے مسلسل اشتہار دے کر خود اپنے کڑے کے ہوے دام میں آگیا۔ جب اس کا شروع کا حصہ لکھا تو میری ذہن میں اردو ادب اور اردو پبلشنگ سے متعلق بعض بڑے منفی رد عمل تھے۔ ان کا افسانے کے موضوع سے بڑا Tentative سا تعلق تھا۔ اس کا مجھے اندازہ اس وقت بھی تھا، لیکن اپنے پر یہ اعتماد بھی تھا کہ نبھا جاؤں گا۔ لیکن افسانہ آپ کو بھیجتے ہی مجھے اس اعتماد کی بنیاد لرزتی محسوس ہوئی۔ کئی دفعہ پڑھا تو معلوم ہوا کہ اتنی شدید اور اسٹیٹ مینٹ اور اور کل کا شکار ہوگیا ہوں کہ اس کی توقع تو میرے وہ احباب بھی نہں، رکھتے ہوں گے جن کا میرے تحریر کے بارے اوپر خاصا جانبدارانہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور زیادہ اہم یہ کہ اس ایک ایسی نازک تحریر کا ستیانا اس ہوگیا ہے جو صرف ابہام کے کہر گزیرہ روشن اندھیرے ہی میں پنپ سکتی ہے۔

چناچہ میں نے بڑی بے رحمی کے ساتھ اس کے کئ حصے حذف کر دیے ہیں۔ جراحی : زیادہ تر پہلے والے حصے میں ہی کی ہے۔ نیا ورژن بھیج رہا ہوں۔ آپ بھی اتنی ہی بے رحمی سے پڑھیے اور رائے دیجیے ۔ میرا خیال ہےکہ اس میں خود نمائی اور خود پسندی کا رنگ ۔ جومیری نیت پہلے بھی نہیں تھا۔ لیکن جو بہرحال کسی نہ کسی طرح پیدا ہوگیا تھا۔ اب خدرے گوارا محسوس ہوگا۔ یہ قلم وبرم تائب ہونے کا نتیجہ نہیں، بلکہ اس توازن کی وبین منت ہے جس کے بغیر اس افسانے کے نفس موضوع کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ورژن بھی شاید قطعی نہیں۔ صفحے 5 اور 6 کے طویل پیرا گراف کو شاید ابھی کچھ اور چست کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض حصوں کی طوالت سے ممنوعی آہنگ کافی متاثر معلوم ہوتا ہے۔ میں اس پ رکچھ اور غور و غوض کروں گا۔ اسی طرح صفحہ 1 اور 2 پر ایلوئیز کو لے کے ذکر کو کچھ اور بیساختہ فطری ، اور قابل یقین بنانا ہوگا۔ مجھے اس میں آدرد کا شائبہ سا محسوس ہوتا ہے۔

مجھے اس افسانے کے بارے میں ایک بات آپ سے خاص طور پر پوچھنی ہے۔ لیکن اس سے پہلے ایک وضاحت ناگزیر سمجھتا ہوں۔ اس افسانے میں میں محبت کے اس پہلو سے بزو آزما ہونا چاہتا تھا جس کا نام ، خواہش، ہے۔ خواہش بھی ایک عورت کی جو کسی کو ٹوٹ کر چاہتی ہو، لیکن اس کے اظہار میں باوقار ہونا پسند کرتی ہو۔ یہی وقار اسے لذت درد کو اتخاب کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ افسانہ محر (نئے ورژن میں واحق) کا تو خیرے ہے ہی لیکن یہ محمد / وامق انا زدہ نہیں۔ یہ ایسا کردار نہیں ہے جو Varity کا شکار ہو اور عورت سے غور کو ہر طرح چٹو کرا س میں اپنی بڑائی محسوس کرے یا خود ترقی کا شکار بھی ہو۔ قطع و برید کی بڑی وجہ ان مصائب کے در آنے کا امکان تھا۔ میں نے اس لیے میر کا شعر بھی حذف کر دیا کہ اس سے قاری خود ترمی اور خود جوئی کا کوئی پہلو تلاش کر لیتا تو میں اسے نادرست کہنے میں سو فیصد حق بجانب نہ ہوتا، حالاں کہ اس شعر کو حذف کرنے میں مجھے خاصی اذیت اُٹھانی پڑی۔ اب آپ موجودہ ورژن کو پڑھیے اور بتائیے کہ یہ مصائب آپ کو نظر آتے ہیں؟ میں یہ نہیں چاہتا کہ محمد / وامق خود اپنا ہی سوگ منائے۔ بلکہ ہم سب مل کر بعض بے حد غوب صورت لیکن فنا ہوتی ہوئی چیزوں پر اداس ہوں۔ اسی وجہ سے میں نے اس کردار کو پس پشت ہی رکھا ہے۔ یعنی خود اس کی گفتگو کم سے کم اور بغیر کسی راوی کا احسان اٹھائے ہوے رکی ہے۔

بہرحال ، حالیہ آزمایش سے ایک بات ضرور صاف ہوگئی ہے۔ یہی کہ فلوبیرا اپنی تحریر کی اشاعت کے خلا ف کیوں اتنے تششدد کا اظہار کرناتھا۔ رسالے او ر پبلشر کو تو جانے دیجئے اگر لکھتے وقت قاری کی موجودگی کا بھی احساس ہوتو فن مشروط اور compromiseہو جا تا ہے۔ دوسری شرے یہ کہ آدمی کو لکھنے سےپہلے لکھنے کا اشتہار نہیں دینا چاہیے۔ یہ خود ایک طرح کی شرط قائم کر دیتا ہے، ایسے ملحوظا ت جن کا تحریر سے کوئی نامیاتی، جوہری یا براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔

لیکن ندامتوں کا رمل گراں اپنی جگہ (اور تل گراں بھی کیا) ، مجھے ایک بات کا تھوڑا سا اطمینان بھی ہوا۔ مجھے اپنی ناقص اردو کا ہمیشہ سے احساس رہا ہے۔ جب آصف والے انٹرویو پر شب خون، میں پڑھنے والوں کے خطوط چھپے تو بعضوں نے خاص طور پر میری اردو کو تختہ مشق بنایا ۔ وہ احساس اور شدت پکڑ گیا، حالاں کہ انٹرویو کے وقت زبان کی لکنت اور اس کا منحرف قطیت ہونا، یا صرف ونحو کے قواعد سے عبارت کا کسی حد تک آزاد ہونا قابل معافی ہووتا ہے۔ الغرض میں اس دن سے زبان کے استعمال میں کافی محتاط ہوگیا ہوں۔ اظہار اور زبان کے حوالے سے میں موجودہ تحریر میں تیس پینتیس فیصد کامیاب ہوتا ہوا لگتا ہوں۔ مجھ جیسے 'بدزبان' کےلیے یہ کسی طرح قابل انماض نہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

"ایما بوداری کی آنکھیں" چند دن پہلے بھیجد یا تھا۔ انتو مہاں شمس کی جانب سے وضاحت آجائے تو مددہ قطعی کر کے بھیجنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ سولثرے نسں کے دو ابواب میں سے ایک چست کر لیا ہے ، دوسرے پر کام کر رہا ہوں۔ نہتے عسرکے میں یہ دونوں بھیجدوں گا۔ اگر یہ آپ کو پسند آئیں تو، "آج" کے واسطے سال ڈیڑہ سال کا انتظار ہوجائے گا ۔ اس کے بعد آپ سے طویل رخصت چاہوں گا۔ اور اس کے بعد بودار کے Ma Mandurinsکے تین طویل ابواب کے تراجم کے نوک پلک سنوارنے کی باری آئی گی۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

خط لکھنے کے بعد دوتین باتیں اور یاد آئیں:

1. عسکری صاحب کے افسانے محمد سہیل عمر نے مرتب کر کے نفیس اکیڈمی (کراچی) سے بعنوان"عسکری کے افسانے" چھپوائے ہیں ، مجھے ایک جلد دو ۔۔رہے ۔ بجھوا سکیں گے۔
2. یورپ اور امریکا میں "آج" کے خریدار حاصل کرنے کے حوالے سے:

(الف) اردو مرکز (لندن) کو ضرور خط لکھیے ، یے آصف سے مل جائے گا۔

(ب) ساقی فاروی

(ج) پچھلے چند سال سے کسی سراج نام کے صاحب کے جرمن سے تراجم نظر آتے رہے ہیں۔ شاید جرمنی میں رہتے ہیں۔ ان کا پتا آصف کے ذریعے انجمن کے رکارڈ سے مل سکتا ہے۔ "قومی زبان" میں ان کی چیزیں چھپی ہیں۔

یہ کہ "قوی زبان" میں کسی نصیر احمد زہری کا "چیکو سلواکہ میں اردو کی تردیع" چھپا ہے۔ ان کو خریدار بننے اور دوسروں کو خریدار بنانے کےلیے لکھا جا سکتا ہے۔

(ح) اوسلھ (فاوے) میں بھی کوئی ردو سرکل ہے جسے چند ہندوستانی مہاجرین چلا رہے ہیں۔ اس کا ذکر اکثر رسائل میں اتارہا ہے۔ (آصف سے یا انجمن سے پتا مل جائے گا)

(د) ڈھاکہ غلام محمد کو لکھیں کہ خود کریدار نہیں اور دوسروں کو بھی بنوائیں۔

چند ے میں ہوائی رجسٹری ڈاک کا خرچ بھی شامل کریں۔ میں یہاں جن کا۔

6 اپریل 1990 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

کل 23 مارچ کا نوشقہ موصول ہوا۔ "آج" کے متعلق سے آپ نے اپنے موقف کی کلی وضاحت کردی ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ انشااللہ آئندہ اس حوالے سے آپ مجھے کوئی جاویحا بات کہتے ہوئے نہیں پائیں گے۔ آپ کی ایک بات سے خاص تکلیف پہنچی۔ آپ کی بیشتر باتیں درست ہیں لیکن یہ نہیں کہ میں نے آپ کے خط میں "حسن طلب" کی سن گن پالی تھی۔ میری پیش کش سے بہ ظاہر یہ امکان ضرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ میرے کچھ پیسے پاکستان میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے سوچا سر دلت مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ ان کا بہتر مصرف یہ ہوگا کہ انہیں "آج" پر لگادیا جائے۔اور یہ پیشکش بالکل غیر مشروط تھی۔ آپ پر احسان کرنے کا تو مجھے بھول کر بھی فیل نہیں آسکتا۔ اور نہ یہ گمان ہوسکتا ہے کہ اس حوالے سے آپ کے کسی خط میں "حسن طلب" والا مضمون بھی درآئے گا۔ بہرحال یہ باب بھی اب بند ہوجانا چاہیے۔ میں خود کبھی پیش کش نہیں کروں گا۔ البتہ آپ کو کبھی ضرورت محسوس ہوتو بلا تکلف اظہار کر دیجئے گا۔

قبل اس کے کہ بھول جاؤں: میں خود ان دنوں مسلسل یہ سوچتا رہا ہوں کہ یہاں چند دوستوں کو لکھوں کہ خریدار نہیں۔ میں تو جوہو سکا کروں گا۔ بشرطیکہ میری مسائی آ پ کو منظور رہوں، آپ بھی اگر مناسب سمجھیں تو پرچے میں امریکہ کی خریداری کے لیے میرا نام اور پتا دیدیں۔ دوسری بات: اگر میرا کوئی ترجمہ وغیرہ چھاپیں تو "تاریک گلی" کا اشتہار دیدیجیے گا۔ اس بہانے لوگوں کو کتاب کی اطلاع ہوجائے گی۔

میں یکم اپریل کو جاپانی سے لوٹا تراس کے اگا دن "آج" کا تازہ شمارہ ملا۔ مجھےٹا ئیٹل کا رنگ بہت پسند آیا۔ کاغذ غالباً اس بار مختلف قسم کا استعمال ہوا ہے۔ مجھے ایسالگا کہ پہلے شماروں کی طباعت بہتر تھی۔ اس وقت تک صرف اپنی چیزیں ہی پڑھ سکا ہوں۔ کیا اس ورڈ پروسسیر پ "-" (ڈیش) پرنٹ کرنے کی گنجائش نہیں؟ میں نےجہاں جہاں ڈیش استعال کیا تھا وہاں یا روں 3 نکتے (۔۔۔) لگا دیے ہیں جن کی مغوی حیثیت میرے حساب سے مختلف بنتی ہے ۔۔۔اوقاف میری تحریروں کا جزلاینفک ہوتی ہے۔ پھر یہ تین نکتے بھی صاف نہیں چھپے ہیں۔ میں یہ شکایتا نہیں لکھ رہا۔

صفہ سے پہلے الحاتاو گھوش کی تینوں چیزیں اور ان پر اپنا تعارف بھیجدیا تھا۔ اب تک مل چکے ہوں گے۔ مجھے اسی ناد کے سلے میں غور ترددعا ۔ ہندی میں بھی واد اور بے interchangeable ہوتا ہیں لیکن تلفظ نہیں ۔ لیکن اس بات نا گڑبڑا دیا کہ انگریزی میں ناول پر AMITAV لکھنے کی کیا تک تھی۔ الغرض آپ کسی بنگال الا حل سے اس سلسلے میں مشورہ لیجئے اور حسب ضرورت تبدیلی کر لیجئے۔ میں بھی پوچھ گچھ کرتا ہوں۔

جاپان سے "مہ وش خانم" زینت کو بھیجدیا تھا۔ آپ کے نام بھی خط تھا۔ یہ تحریر شاید "آج" کےلیے موزوں نہ ہو۔ گو مجھے اس کے وہاں شائع ہونے میں کوئی اعتراض نہیں۔ اگر آپ چھاپنا چاہیں تو بتائیے گا۔ میں تعارف لکھ دوں گا۔

بودار کے تراجم کوفی الحال اعتراد میں ڈالدیں۔ اسکی کی ئی وجوہ ہیں۔ اول تو تیسرا پارہ آدھے سے کچھ زیادہ ابھی ترجمہ کرنا باقی ہے۔ پھر ان دنوں میرے ذہن میں بودار کے نیلسن ایگرن سے معاشقے پر ایک طویل مضمون کا خاکہ بننا شروع ہوا ہے۔ ادھر اس کے سادتر کے نام خطوط بھی چھپ گئے ہیں جن سے اس کے قطعی بوزووا ہونے کے بارے میں میرے شک کو تقویت پہنچی ہے۔ مجھے بودار کے پہلے ایک بڑی ملاموم ریا کاری کا احساس ہوا ہے اور میں اس مضمون میں تحریک نوایت کی اس مدعی کے لئے لینا چاہتا ہوں ۔ چناچہ یہ کام خاصا وقت طلب ہے اور مجھے گرما تک مینہ اور کمٹ مینٹس سے سہی چھڑانا ہے۔

دوسرے یہ کہ میں نے فلسطینی عرب اذرائیلی ادیب انتوں شمس ANTON SHAMMA سے دن کا وہ مضمون حاصل کر لیا ہے جو انہوں نے 6 مارچ کو میڈیسن میں پڑھا تھا۔ میں نے انہیں اپنے گرمدعو کیا تھا اور خص طویل صحبت رہی۔ انہوں نے عبرانی میں ایک ناول لکھا تھا جس کا پچھلے سال انگریزی میں ترجمہ ARASESRUES کے نام سےپہلے سے چھپ کہ بے حد مقبول ہوا ہے۔ میں "آج" کےلیے پہلے اس مضمون کا ترجمہ کرنا چاہتا ہوں۔

اس مضمون میں بار بار رشدہ کا ذکر آیا ہے اور اس سے مجھے تھوڑی سی تشویش ہوچلی ہے کہ کہیں آپ کا یہ اس کا چھاپنا مسئلہ نہ بن جائے میں نے شمس کی تصویر بھی اُتار ی ہے۔ اگر آپ چاہیں گے تو وہ بھی چھاپی جاسکتی ہے۔

پھر سولڑے نیتن کے Camerwood کے دو بابوں کی تراجم بھی ہیں جو نسبتاً کم وقت لیں گے۔ الغرض اگلے ایک سال کا یا تقریبا پرشل ہے کہ یہ کچھ نہ کچھ مواد تیار ہے یا آسانی سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ بودار کا نمبر بھی آجائے گا۔

"کولاڑ" اور لاہوریوں کے حوالے سے آپ کی وضاحت سے مجھے تھوڑی سی کرید ہوچلی ہے۔ میر ا خیال تھا کہ سہیل نے "محراب" میں شاید اس لیے نہیں چھاپا تھا کہ رشدی والے حصے سے خوف زدہ ہوگے ہوں۔ انہوں نے کچھ کاٹ چھاٹ لیے بھی لکھا تھا۔ اب محسوس ہوتا ہے کہ شاید انہوں نے اپنے دوستوں کی دل آزاری کے خیال سے ، چھاپا ہو۔ یہ خاصی معیوب بات ہے کہ اشاع سے قبل اور مجھہ سے اجازت لیے بغیر انہوں نے ایک زمانے کو افسانہ پڑھوا دیا۔ الغرض سہیل صاحب سے اب میرا کچھ لینا دینا نہیں رہا۔ اگر انھوں نے یا کسی اور نے شائع نہ کرنے کی وجہ بتائی ہو اور آپ کو تامل نہ ہوتو لکھیے گا۔ پچھلے دنوں انتطار حسین کا خط آیا ۔ اس میں انہوں نے "آج" ملنے اور اس میں میرے "مشہور" افسانہ کو دیکھنے کا لکھا ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ افسانہ پڑھا یا نہیں۔

ارے یہ بتائیے کہ اسد محمد خاں نے میرا افسانہ پڑھا ؟ ان کو پسند آیا؟ اور مظفر علی سید صاحب کی کیا رائے ہے اس کے بارے میں مطلب نہ نکال لیں۔

پچھلے دنوں آصف کا خط بھی ملا۔ مجھے "حروف من وتو" ملی ہے اور نہ ان کا دسمبر والا خط ۔ میں نے انہیں اطلاع دیدی ہے ۔ اس بات کو اب رفت وگزشت کر دینے میں ہی خیریت ہے۔

"جاتی چیزیں" ایک لحاظ سے مکمل ہوگئی ہے او ر ایک لحاظ سے نہیں ۔ اس کی تکنیک بے حد پیچیدہ ہے اور اس میں راوی سردے سے غائب شد۔ جس سے چند مسئلے اکڑے ہوئے ہیں۔ اس کے دو مختصر سے حصے ہیں جو نہوز نہیں لکھے اور ذہن دوسری چیزیوں میں لگا ہوا ہے اس لیے ان کی طرف متوجہ ہونے کا وقت نہیں مل رہا۔ آپ ذہنی طور پر ۔۔۔یا پھر اسکی ۔ مبدرائے آپ میں اس کے پندرہ بیس صفحے رکھ لیں۔ مکمل ہوگئی اور آپ کو پسند آئی تو چھاپ دیجیے گا۔ ورنہ کوئی مضائقہ نہں۔

ادھر ایک اور افسانے کے تارویوہا انہیں میں بننے شروع ہوئے ہیں۔ اس کا عنوان پہلے تشریف لایا۔ دراصل مجھے بیٹھے بٹھائے ایک آزاد نظم لکھنے کی تحریک ہوئی۔ لکھ ڈالی ۔ یوں ہی سی ہے۔ پھر ایک اور نظم کا عنوان ذہن میں آیا: "سب اچھی چیزیں کیوں ٹوٹ جاتی ہیں۔ " نظم تو خیر نہیں لکھی گئی۔ دودن بعد اندازہ ہوا دماغ میں کچھ آٹھائچ ہو رہی ہے اور ساقوی نظم کا عنوان گردش کر رہا ہے۔ کچھ زور د کر سوچا تو معلوم ہو اکہ ایک افسانہ اس عنوان سے تولد ہونے کی جستجو میں ہے۔ بحرحال یہ جو کچھ بھی ہے۔ نہایت ابتدائی مشکل میں ہے۔

جاپان کا سفر کسی خاص توقع ک ساتھ نہیں کیا گیاتھا۔ اس لیے خوش گوار گزارا۔ جانے سے پہلے سخت بیمار پڑگیا تھا۔ ڈاکٹر کو شک تھا کے کہیں نمونیہ نہ ہوگیا ہو۔ الغرض جہاز پر بڑی بری کیفیت رہی ۔ ۔۔پہنچ کر دوتین دن مکمل آرام کرنا پڑا۔ اب ٹھیک ہون۔ طبیعت کسی دن اچھی رہی ہے ، کسی دن نہیں۔

امید ہے ورڈ پروسسیر کے بارے میں آپ اب تک مجھے کچھ لکھ لیے ہوں گے۔ اس مدت میں میرکے لئے اور خط ملے ہوں ۔

اوالسلام

مخلص

محمد عمران

26 اپریل 1990 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

6 اپریل والا خط لکھنے کے بعد میں نے چند دوستوں کو امریکا اور کینڈا فون کر کے "آج " کا خریدا ر بننے کی دعوت دی۔ بیشتر نے قبول کرلی، اور ان میں سے بیشتر نے چندہ بھی بھیجدیا ہے۔ چند ے کی رقم کے سلسلے میں آپ سے مشورہ کرنے کا وقت نہیں تھا۔ میں نے خود 20 ڈالر سالانہ مقرر کرلیا۔ یہ کہاں کے حساب سے درست ہے۔ اس میں 4 شماروں کی قیمت ، رجسٹری ہوائی ڈاک کا خرچ اور handling شامل ہیں۔ "چندے" کا لفظ خاصا شرمناک ہے۔ لیکن میں اسے subseription کے معنوں میں استعمال کر رہا ہوں۔ دوسرے یہ کہ اس کے سلسلے میں آپ سے مشورہ نہ کرنے کی کوتاہی کا مجھے پورا احساس ہے۔ اگر آپ اس شرح سے مطمئن نہیں تو بتائیے۔ کام آپ کے حساب سے کیا جائے ۔ مقصد صرف یہ تھا کہ ایک سلسلہ شروع ہوجائے ۔ پچھلے دنوں شمس الرحمٰن فاروقی کو ہم نے چھ لیکچر دینے کےٹے ہندوستان سے بلوایا تھا۔ میں نے ان سے بھی 20 ڈالر وصول لیےہیں۔ اب اگر پاکستان سے دہلی ہرچہ بھیجنے کا خرچ کم ہو تو آپ انہیں دوسال کےلیے خریدار بنالیں، ورنہ ایک سال ہی ان سے طے ہوا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پرچا رجسٹری ڈاک سے جائے ۔ کمال ابدال صاحب نے 40 ڈالر بھیجے ہیں ۔ وہ دوسال کے لیے خریدار بننا چاہتےہیں دوتین حضرات نے ابھی رقم نہیں بھیجی ہے۔ لیکن آپ انہیں بھی ہرچابھجوادیجیے ۔ جون کے آخر تک پرچا نکلے گا، اس وقت تک رقم آچکی ہوگی۔ نہیں آئی تو آپ کو مطلع کردوں گا۔ آپ نہ بھیجیے گا۔ اب تک مجھے 205 ڈالر مل چکے ہیں۔ ان میں میرا دوسال کا subscription بھی شامل ہے جو شمارہ (خزاں ، 89 ) سے شروع ہوتا ہے۔ الغرض میں تمام ضروری باتیں اور خریدار وں کے پتے الگ کاغذ پر لکھ رہا ہوں۔

یہ رقم آپ کو کیسے بھجوائی جائے؟ میرا خیال ہے کہ ان دنوں تبادلے کی شرع 20 روپیہ فی ڈالر ہے۔ (کمی پیشی ہو تو بتائیے گا)۔ میں بڑے بھائی کو لکھ سکتا ہوں کہ وہ چیک آپ کو بھیجدیں۔ لیکن یہ صرف آپ کا ہاں میں جواب آنے پر۔

میں نے کچھ رقم آپ کو فروری میں بھجوائی تھی۔ آپ کےکسی خط میں اس کا ذکر نہ پاکر میں نے 6 اپریل کو بھائی صاحب کو حیدرآباد فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرا خط ملنے کے اگلے دن ہی انہوں نے رجسٹری سے چیک بھیجدیا تھا لیکن ہفتے عشر میں Undelivered واپس آگیا۔ ڈاکیے نے بتایا کہ اس پتے پر اس نام کا کوئی شخص نہیں رہتا۔ اب بھائی صاحب کا خط آیا نہے ۔ اس میں بھی یہی لکھا ہے۔

میں نے انہیں آپ کا نیا پتا دیا تھا۔ ممکن ہے جب ڈاکیہ آیا ہو آپ دونوں میں سے کوئی گھر موجود نہ ہو۔ الغرض ، نئی رقم کے سلسلے میں آُ کے والد صاحب کا پتا استعمال کرنا شاید بہتر ہو۔

اردو در ڈیروسسر کے سلسلسے میں رسمی خط براہ راست مل گیا تھا او ر میں نے دفتر میں سفارش کے ساتھ آگے بڑھا دیا ہے۔ اب انتظار ہو رہا ہے۔ کس نے کہا کہ پہلے بیوراکرسی نہیں۔ اس میں نستعلیق والے پروگرام کا ذکر بھی تھا لیکن اس کی قیمت اتنی ہے کہ سوچا بھی نہیں گیا۔ نعیم صاحب نے براہ راست ان لوگوں کو نستعلیق والے کے لیے لکھا تھا۔ لیکن جب جواب میں 3600 ڈالر دیکھے تو ان پر بھی اوس پڑ گئی۔ بھائی اتنی قیمت کا تو کوئی پروگرام پہلے بھی نہیں بکتا۔ سارے پروگرام سوڈالر سے سات سو ڈالر کے اندر اندر ہی ہوتے ہیں۔ اور بعض تو سوسے ڈھائی کے اندر مل جاتے ہیں۔

دوتین دن پہلے سلیم الرحمٰن کا خط ملا۔ انہوں نےلکھا ہے کہ وہ "آج" کےلیے ایک افسانہ لکھ رہے ہیں اور ایک افسانے کا ترجمہ ۔ یہ بڑا نیک شگون ہے۔ انتظار حسین نےلکھا ہے کہ "آج" کا تازہ شمار ا ملا۔ اس میں تمھارا مشہور افسانہ شامل ہے۔ لیکن انہوں نے پڑھنے کی زحمت نہ کی ۔ یا اگر کی تو، بوجوہ، رائے دینےسے گریز کیا، which in quit in character سلیم نے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ انہں مالوف کا یہ والا باب بالکل پسند نہیں آیا۔ وہ سخت مخالف ہیں کہ کسی ناول کے محض ایک آدھ باب کا ترجمہ ہی کیا جائے۔

انتوں شمس نے اپنا مضمون بھجوا دیا ہے۔ دیکھیے کب ترجمہ کرنے کا وقت ملتا ہے۔ اس میں بار بار رشدی کا ذکر خیر آیا ہے۔ ان دنوں پ کی طرف اس کا نام ANATLTHEMA بنا ہوا ہے۔ ا س سلسلے میں آپ کا کیا موقت ہے؟ مجھے رشدی کا ایک افسانہ بھی ملا ہے جو "موئے مبارک" کی چوری سے متعلق ہے۔

میں نے 19 اور 20 مارچ کو امتیاد گھوش کے 3 تراجم اور تعارف بھجوائے تھے۔ پھر 28 مارچ کو "مدوش خام " (ترجمہ) بھی بھیجدیا تھا۔ امید ہے یہ تحریر آپ کو مل گئی ہوگی۔

اور امید ہے کہ آپ اور زینت بخیر و عافیت ہوں گے۔

واسلام

مخلص

محمد عمران

3 مئی 90 ء

برادم اجمل کمال صاحب

میں دنوں سے آپ کے خط کا نتظر تھا۔ کل 25 اپریل والا ملا۔ 7 دنوں میں ۔ پاکستانی محکمہ ڈاک نیا رکارڈ قائم کرنے کی لگ ودہ میں ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ بڑے مذموم رکارڈ بھی قائم کرتا جا رہا ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ کیوں نہ ابتدا منطقی انداز میں کی جائے؟ میںنے مارچ کے مہینے میں آپ کو کئی خط لکھے تھے۔ ان کی تفصیل یہ ہے: 5 مارچ ، 7 مارچ ، 8 مارچ ، 12 مارچ ، 15 مارچ، 19 مارچ ، 20 مارچ اور (جاپان سے) 28مارچ ۔ یعنی کل 8 عدد ۔ 19 والے میں گھوش کے تراجم تھے اور 20 والے میں ان تراجم کا تعارف ۔ پہلے تو آپ یہ معلوم کیجئے کہ یہ سب طے یا نہیں ۔ دوسرے یہ کہ مجھے کل والے خط سے پہلے آپ جانب سے ملاتھا وہ 23 مار چ کا لکھا ہوا تھا۔ یہ یہاں 5 اپریل کو پہنچاتھا۔ آپ کے موجودہ خط سے پتا لگا کہ آپ نے شاید کوئی اور خط بھی لکھا تھا جس میں گوش کے تراجم پر تعارف کے سلسلے میں کچھ معروضات تھیں۔ یہ مجھے نہیں ملا ۔ مجھے تو ابھی تک یہ بھی نہیں معلوم کہ تراجم آپ کو پسند آئے یا ہیں۔

بہرحال آپ مناسب خیال فرمائیں تو اپنی رائے اور تعارف کے سلسلے میں اپنے تائلات اور اس کے علاوہ اور جو کچھ اس خط میں لکھا ہو، دوبارہ لکھ بھیجیے اگر مہ وش خانم " والا لفافہ نیوز نہ ملا ہو تو بتائیے ۔میں ترجمہ پھر سے بھیج دوں گا۔ البتہ آپ کو اور زینت کو جو خط لکھے تھے، ان کے ضائع جانے کا افسوس رہے گا۔ میرے ان سارے خطوط میں کئی استفارات تھے۔ جو اب طلب باتیں تو 6 اپریل والے خط میں بھی کئی اور ۔۔آپ نے کسی کا جواب دیا، کسی کا نہیں۔ اب سوچتا ہوں سوال کرنا ہی چھوڑدوں، نہ انتظار کی ازیت ہوگی نہ جواب نہ ملنے کارنج۔

میں نے 26 اپریل کو ایک اور خط بھیجا تھا ۔ اس میں "آج" کےلیے یہاں سے خریدار بنانے کےسلسلے میں جو پیش رفت ہوئی ہے۔ اس کا خاکہ لکھ بھیجا تھا۔ ایک فہرست بھی ساتھ کردی تھی۔ جس میں خریداروں کے نام اور پتے اور جو رقم اب تک وصول ہوئی ہے اس کا اندراج تھا۔ اس کے بعد سے ڈاکٹر سلور، تمرت حسین، فاروق حسن اور خالد سہیل کی جانب سے رقمیں بھی وصول ہوگئی ہیں۔ خالد سہیل نے 2 سال کے لیے خریدار بننا پسند کیا ہے۔ آپ یہ نوٹ کرلیں۔ نہوز صرف بیدار بخت کی جانب سے رقم نہیں ملی ہے۔ اگر اس ماہ کے آخر تک میری طرف سے گرین لائٹ نے ملے تو جون میں انہیں پرچہ نہ بھیجیے گا۔ ایک بار پھر حساب یوں ہے: کما ل ابدالی ، خالد سہیل میمن ؟ 40 ڈالرفی کس: ممتاز احمد: 25 ڈالر ؛ فاروقی، فاروق حسن، ثمرت حسین ، نعیم ، فرانس پر بجٹ ، معظم صدیقی،تحسین صدیقی،اور برائن سلور: 20 ڈالر فی کس۔کل آمدن : 305 ڈالر ۔ اس رقم کو بھیجنے کے سلسلے میں نے گذشتہ خط میں آپ کی رائے معلوم کرنے کے لیے لکھا تھا۔

اگر آپ کو پسند ہو تو میں بڑے بھائی ذریعے وہاں کی کرنسی میں ڈرافٹ یا چیک اپ کو اپ کے والد صاحب کے پتے پر بھجوا سکتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت آ پ کے ذہن میں ہو تو لکھیے گا۔ قابل عمل ہوئی تو ضرور عمل کیا جائے گا۔ (اگر بتادلے کی شرح فی ڈالر 20 روپیہ ہو تو کل رقم 6100 روپے بننی ہے)

آپ کا حالیہ خط دوبارہ پڑھا تو معلوم ہوا کہ آپ کو گوش کے تراجم کے سلسلے میں اصل متن درکار ہے۔ یہ ناول ابھی تک ۔۔دستیاب نہیں؟ کمال ہے آصف ہندوستان گئے تھے اور ساتھ نہیں لائے۔ مجھے نعیم صاحب نے بتایا تھا کہ وہ بہت پہلے ہندوستان سے چھپ گیا تھا۔ بہرحال میں اگلے ہفتے تک متعلقہ حصے Xerox کر کے بھیجدوں گا۔

افتخار جالب اور مظفر علی سید صاحبان کو میرا سلام اور شکریہ ۔ اسد محمد خاں کے پاس وقت ہو تو ٹھیک ہے ورنہ خاص طور پر کہانی کے لیے تکلیف دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

میں نے پورے لاہور میں سوائے سہیل کے کسی اور کو کہانی نہیں بھیجی تھی۔ ادھر سلیم الرحمٰن کا خط بھی ملا۔ لکھتے ہیں تمھاری کہانی پہلے پڑھ چکا ہوں، اب دوبارہ پڑھ کر رائے دوں گا۔

آصف کا ایک اور خط بھی آیا۔ اس میں انہوں نے انتظار سے انگریزی میں جو انٹریو نما بات چیت کی تھی اس کا Xerox رحمت فرما یا تھا۔ میں پڑھا ۔ بے حد لغوچیز ہے۔ انتظار سے مائل اور ادیبوں کے بارے میں بات چیت کرنا ہمااور خط کا خواب دیکھنا ہے۔ وہ کوئی بات کھل کر اور وضاحت سے کرنے کے عاری نہیں۔ اور عمومی با ت چیت سے مسئلہ کے تاریک پہلوؤں پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ میں نے آصف کو لکھدیا ہےکہ اس انٹریو سے کسی پڑھنے والے کا بھلا نہیں ہوگا۔ بہت ہوگیا ، اب آصف کو چاہیے انٹریو لینے کا کاروبار لپیٹ دے۔

ثناحسن کی کتاب میں وہ حصہ بڑا پرتفنن لگا جس میں نیویورک میں کسی کے یہودی بننے کا ذکر ہے۔ موصوف کو لکا جیسے کہ یہودی بنتے ہی ان کے عضوتناسل نے باقائدہ برق ہاشی اور خواث نی شروع کردی ہے۔ اس سے ایک فائدہ ضرور ہوگا۔ اندھیر ے میں فیلڈ مارشل کی ہیڈلائٹس خود آن ہوجائیں گی اور اطمینان سے سرنگ میں راستا بنالے گا۔ اندھیرے میں لینے میں اگر کوئی لطف آتا ہے تو وہ کوئی یہودی ہی جانے ۔ یا نو یہودی!

والسلام

مخلص

محمد عمران

5 مئی 90 ء

اجمل کمال صاحب

میری قسمت میں شاید آپ کو آئے دن خط لکھنا ہی لکھا ہے۔ اور جب میں چاہتا ہوں کہ اس مشقت میں تخفیف کی کوئی صورت نکلے، تو محکمہ ڈاک میرے منصوبے میں کھنڈت ڈال دیتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کا 5 اپریل کا خط ، جسے میں شہید ڈاک کر کے دو کلمے پڑھ چکا تھا ، ابھی ابھی تشریف لایا۔

گھوش کے تراجم ، آپ کا جب جی چاہے ، چھاپیں ، میں نے پرسوں والے خط میں اقباسات کا صل انگریزی متن بھیجدیا ہے۔ آپ ان ایک دو مقامات پر، جہاں مفہوم آپ کی رائے میں پوری طرح واضع نہیں ہوسکا ، اب دل کھول کر اپنی رائے دیں۔ میں منتظر ہوں۔

Euclidean Space کا ترجمہ "اقلید سی مکان" بالکل اطمینان بخش نہیں۔ میرے خیال میں ، جیومیٹری میں Space سے مراد surface یا سطح ہوتی ہے۔ اس میں ایک طرح کی موہومیت پائی جاتی ہے، جو "مکان" میں کہاں ۔ بہرحال اس سلسلے میں میری ذمہ داری ترجمے کے ساتھ ختم ہوئی۔ آپ جو مناسب خیال فرمائیں ، کریں۔

یہ تو بڑی اچھی بات ہےکہ "کولاژ" اور مالوف کے ترجمے پر وہاں بحث شروع ہوگئی ہے۔ (اگر قبلہ مشفق خواجہ صاحب خانہ بگوش کے نام سے "آج" کے اس شمارے پر کالم لکھیں تو پڑھوائیے گا۔ گو پچھلے خط والی نصیحت بھی یاد آرہی ہے۔ یعنی آپ سے کوئی سوال و فرمائش نہیں کرنی چاہیے۔) میرا جی چاہتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر افسانے لکھتا رہوں۔ لیکن میری زندگی آدھی محکوم اور مجبور ہے۔ اور پر مجھے ان لوگوں کی تحریریں پڑھوانے کا جنون بھی ہے جو مجھ سے اچھا لکھ رہے ہیں۔ مالوف کے اس جملے پر مجھے کافی محنت کرنی پڑی تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ کو اور افضال کو پسند آیا۔ لیکن intimate والے جملے میں یہ کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ مالوف کا اور گھوش کے اُس اقتباس کا ترجمہ جسد"اک انداز محبت یہ بھی " کا عنوان دیا ہے۔ دراصل میں نے آپ کی مناسبت سے کیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ موضوع آپ کی دل چسپی کا باعث ہوگا۔ سلیم الرحمٰن نے لکھا ہےکہ انہیں یہ والا باب پسند نہں آیا۔ چلیے چھٹی ہوئی۔ ویسے موصوف کی پر رائے مستذنہیں ہوتی۔

گھوش کے تعارف کے سلسلے میں آپ کے معروضات مناسب ہیں۔ آپ حسب خواہش تبدیلی کر لیجئے ۔ میرے پاس وقت بہت کم ہوتا ہے۔ (گو اس پر یقین کم ہی لوگوں کو آتا ہے)۔ اس لیے "تعارف" جیسی ضمنی تحریروں کے نوک پلک سنوارنے پر زیادہ توجہ نہیں دیتا۔ پھر آپ کے سلیقے اور Sensibility پر اعتماد اتنا زیادہ ہےکہ بعض اوقات اس خیال سے دانستہ آگے بڑھ جاتا ہوں کہ کر آپ خود نکال لیں گے۔ میری اس کوتاہی کی کچھ نہ کچھ ذمہ داری آپ پر بھی آتی ہے۔ آپ نے عادت بگاڑ دی ہے۔ ۔۔ الغرض ، آپ تیسری پیرا گراف سے تعارف شروع کریں، اگر چاہیں تو، آخری پیراگراف حذف کردیں۔ چوتھے پیرا گراف سے عبداللہ کا حوالہ نکال دیں لیکن میرا exguement برقرار رہنے دیں۔ کچھ تبدیلی کرنی ہوگی۔ "زبانی اقتصاد " کی جگہ "کفایت زباں" یا "کفایت لفظی" جو مناسب لگے، کرلیں۔ مجھے اقتباسات پر عنوان لگانے پر بھی اصرار نہیں۔ THE SHADOW LINESسے کام چل جائے تو ٹھیک، ورنہ ، جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے!

فضیل جعفری کے تبصرے میں میں بھی اُس جملے سے بے حد محفوظ ہوا تھا۔ اس قسم کا تاثر بہت سے ادیبوں نے دیا ہے۔ کاش میرے پاس وقت ہوتا تو اپنے قبیلے کے اس مذموم رجحان پر ایک افسانہ لکھتا۔ اس ناول نے تو اچھے اچھوں کی ٹٹی بند کردی ہے۔ کیوں کیا خیال ہے،اس موضوع پر افسانہ لکھا جائے تو اس کا عنوان "جس البول" کیا رہے گا؟ ولیے "ٹٹی بند" بھی رکھا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب جتنی ترقی کرے جا رہے ہیں، اتنا ہی امتیاز حذب و نا خوب سے بے نیاز ! میں نے انتظار سے ان کے انٹرویو کا ذکر کیا تھا۔ واقعی یہ ان کے ٹیلینٹ کا سخت نازیبا استعمال ہے۔ میں نے انہیں "ڈھاکا " کا سفر نامہ لکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ کاش وہ اس مشورے کے عقب سے جھانکتی ہوئی میری بے زاری اور میرے غم کو سمجھ سکیں۔

حضرت ، آپ مجھ سے وہاں چھپنے والی قابل ذکر کتابوں کا ذکر نہ کیا کیجیے ۔ میرا دال پڑھنے کو مچلتا ہے اور میرے پاس انہیں وہاں سے منگوانے کا کوئی ذریعہ نہیں ۔ میں تو اس بات پر بھی تیار ہوں کہ کسی کو رقم دیدوں اور وہ مجھے بھیجدیا کرے۔ لیکن یہ اول آخر ، بیگارہی ہے۔ کون آمادہ ہوگا؟! ہوتا ہے!

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا! ضمیر صاحب اور مشورے بھی دیں گے۔ وہ میری اردو بھی وقتاً فوقتاً درست کرتے رہتے ہیں۔ میری اشاعت کہ میں نے " تاریک گلی" بھجوا دی۔ ایسا سخت حملہ کیا کہ مسلسل دہ ماہ سے میرا پیشاب خطا ہوتا چلا آرہا ہے۔ انہوں نے تو مجموعہ واپس کرنے کی دہمکی بھی دے ڈالی۔ الغرض ، آپ نے جو انہیں لکھا ہے، مناسب ہے، میری ہمت تو نہ ہوئی۔ بعض اوقات خواہ مخواہ کی شرم میں مارا جاتا ہوں (اس پر بھی کم لوگوں کو یقین آئے گا کہ میرے ساتھ سلام" کا استعمال بھی ہوسکتا ہے )۔ لیکن اگر آپ کو دوسرے کی حدود کا اندازہ ہو تو اس قسم کی نوک چھونک ۔ جس میں تعلقات خراب ہوجانے کا احمال ہو، عجیب بیہودہ لگتی ہے۔ وہ بزرگ ہیں! اور خود آپ بھی جواں سال کے باوجود میرے بزرگ بنتے جارہے ہیں۔

اگر افضال "فلو بیئر کا طوطا" (بلکہ توتا) پر ریشہ خطمی ہو رہے ہیں تو میری بھی ایک گذارش ہے: اگر وہ اس کے گیارہویں باب کا ترجمہ کریں تو کیا رہے گا؟ اس کا عنوان Louise Cold’s Version ہے۔ بہرحال اس معاملے میں جبر کا دخل نہیں۔ محض ایک گذارش ہے۔

بہت کم لوگ فرانسیسی ناول نگار۔ Julien Gracegکے نام سے واقف ہیں۔ اس نے کل 4 ناول لکھے تھے۔ آخری جو میں نے انگریزی ترجمے میں پڑھا تھا، عجیب و غریب چیز ہے۔ انگریزی عنون Balcony in the Forest ہے۔ کہیں سے مل جائے تو ضرور پڑھیے گا۔ شاید پسند آئے۔

"آج کے امریکی اور کنڈین خریداروں کی فہرست میں عزت حسین کا نام بھی شامل ہے۔ ان کا پرچا بھی آپ مجھے بھیجدیجئے گا۔ آج ہی ان کا خط آیا ہے کہ انہوں نے مکان بیچدیا ہے اور دو ماہ کےلیے Arizona جا رہے ہیں ۔ یعنی اگلے چند ماہ تک ان کا پتا غیر یقینی رہے گا۔ چوں کہ مجھ سے رابطہ رہے گا، میں پرچہ خود بھیجدوں گا۔

پتا نہیں" ان تاریخ ساز تحریروں" سے آپ کا اشارہ کن تحریروں کی طرف ہے جن کے آپ میری جانب سے منتظر ہیں۔ کچھ وضاحت سے لکھیے تو معلوم ہو۔

مخلص محمد عمران

26 مئی 90 ء

اجمل کما ل صاحب

جولائی والا خط چند دن ہوئے ملا۔ کاش آپ کے سبھی خط اتنے مفصل ہوا کریں! سید صاحب کا تبصرہ بھیجنے کا شکریہ ۔ میں اسے کم از کم دس پندرہ دفع پڑح چکا ہوں۔ خیر اس سے چند خوش فہمیاں ضرور رفع ہوگئیں، لیکن ان کے چراغ پا ہونے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ میرے ان سے ایسے کرنی خاص تعلقات بھی نہیں۔ زندگی میں صرف ایک ہی بار انہیں دیکھا ہے۔ جنوری 1989 میں۔ آصف اور بعض دیگر اصحاب نے وقتا فوقتا ذکر کیا تھا کہ وہ میرا ذکر کیا تھا کہ وہ میرا ذکر خاصی شفقت سے کرتے ہیں۔ بہرحال ان کی تبصرے میں توازن مفقود ہے۔ انہوں نے میری پوری زندگی کو رگید دیا ہے اور میری اول موت کی پیش گوئی بھی کردی ہے۔ خیر ! لیکن ان کے لب و لہجے کی عدم خیالی ، بلک اس کا تعفن یری سمجھ سے بالا ہے۔ میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ ممکن ہے انہوں نے اپنے بہت سے کر مفرکاؤں کو میرے افسانے کا ہدف تصور کیا ہو اور پھر ان کی Vindication کےلیے۔ ازخود ، مجھے بے اعتبار کرنے کا بیڑ اٹھایا ہو۔آپ کے خط سے اندازہ ہوا کہ وہ شاید میرے بارے میں اور میرے تراجم کے بارے میں گفتگو کرتےرہے ہیں۔ مضائقہ نہ ہو تو ذرا تفصیل سےلکھیے۔ یہ کم بینی اور بینی مجھے کافی اداس کر گئی ہے۔ انہیں باتوں سےمیری طبیعت متو ھش ہوجاتی ہے اور اردو میں کچھ کرنے سے بددل طاری ہونے لگتے ہے۔ پھر خیال آتا ہے کہ میرا سردار اردو سے ہے، ارد و دالوں سے نہیں ۔ میں چوچتا ہوں کہ اتنا دور ہوں اور دست نگر بھی نہیں ، وہاں ہوتا تو سید صاحب کی یہ افشانی سات پشتون کےلیے damn کرنے کےلیے کافی ہوتی ۔ تہیں نہ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔ اور یہ اس وقت جب کہ میں نے اُن کا کچھ بگاڑ انہیں۔

لیکن میں کبھی نہ کبھی سید صاحب کا جواب دوں گاضرور ۔ لیکن شائستگی اور شرافت سے۔ او ر بلا واسطہ ، اگر آپ چاہیں تو میں باوضو کے ناول سے EMMA BEVARY’S EYESوالا باب ترجمہ کرنےکےلیے تیار ہوں۔ اسے مطر علی ۔۔کے نام ممنوں کیا جاسکتا ہے۔ کیوں نہ انضال ایک دو ابواب کا ترجمہ کریں۔ ایک آدھ کا آپ یا اینت ، اور اسی والے کا میں۔ اس سے ہم سب کا بھلا ہوگا۔ ایک ہی کتاب کو ترجمہ کرتے وقت ہم ایک دوسرے سے ترجمہ کرنے کی نزاکتوں کو سیکھ سکیں گے ۔ بہرحال۔

میں نے پچھلے خط میں "جاتی چیزیں " بھیجدیا تھا۔ ہفتہ عشرہ گذرنے پر پھر پڑھا تو میں اس کےپہلے حصہ کے بارے میں کسی قدر شک میں پڑ گیا ہوں (سید صاحب پڑھیں گے تو اور بھی سیخ پا ہوں گے) ۔ یہ افسانہ ابھی ۔۔۔قابل نہیں کہ چھپایا جائے۔ آپ بہ کمال معروفیت اور بے رحمی اسے پڑھیے اور رائے دیجئے ۔ جب ہم دنوں مطمئن ہوجائیں گے۔ تبھی چھپنے کا سوچیں لے۔ یہ میرا نازک ترین افسانہ ہے۔ اس کی تکنیک بھی بے حد complex ہے۔ میں نہیں چاہتاک ہ جلد بازی میں کوئی سقم رہ جائے۔

انتوں کے مضمون کی اصل طزف ہے۔ آپ پڑھ کر فوراً بتائیے کہ چھاپ سکتے ہیں یا نہیں۔ میں نے اس کا ترجمہ کر لیا ہے۔ بعض وضاحت طلب امور ابھی باقی ہیں کے آپ چھاپ رہے ہوں تو پھر صاف کردوں ۔ ساتھ ہی "مہ اش خانم" دوبارہ بھیج رہا ہوں۔ اس کا پہلا صفحہ کتاب کے پیش لفظ سے مقتس ہے۔ اصل تحریر صفحہ 2 سے شروع ہوتی ہے۔ دونوں چیزوں میں صفحوں کی ترتیب الٹ پلٹ ہوگئی ہے۔ آپ کو تھوڑی بہت زحمت ہوگی۔ جاپان میں ہماری بیوی کے گھر والوں کے پاس فوٹو اسٹیٹ کی مشین گھر ہی میں لگی ہوئی ہے۔ میں نے مہ اش خانم" کے ساتھ جو خط آُ کو اور زینت کو بھیجے تھے، اُن کی نقل بابنا لی تھی۔ ان خطوط کی نقل بھی بھیج رہا ہوں۔

میں خاصا مباہل واقع ہوا ہوں۔ مجھے Dimensions کا علم نہیں ۔میرے مقابلے میں آپ زیادہ باخبر ہیں۔ اور مجھ سے زیادہ پڑھے بھی ہیں۔ ۔۔۔آپ نے حنا پیلس والے پتے کے سلسلے میں خاصی روح فرسا خبر سفالا ہے۔ اب میں صرف والد صاحب والے پتے پر ہی آپ کو خط لکھا کروں گا۔ آپ پختے عرتے ہیں وہاں تجھو الیا کریں۔

We are a fairly stuck up breed!شاید یہی وجہ ہے کہ میں آپ جسیے شگفتہ مزاج اور تازہ دماغ نوجوانوں کی صحبت میں خود کو عین at home محسوس کرتا ہوں۔ اگلی نسل والوں کا تو ذکر کیا، مجھے تو اپنی نسل والے ادیب وغیرہ محض Dead wood محسوس ہوتے ہیں۔ ای صاحب، اب کیا کیا جائے، لوہوریوں کو Play fullness کا بحائے Bitterness نظر آئی۔ شاید ان کے سرپر پگڑی نہوز باقی ہے۔ (سید صاحب نے جہاں ٹھوکر کھائی ہے وہ وہاں کہ مجھ میں خود پر قہقہ لگانے کی پوری صلاحیت ہے۔) میں لاہور جاتا ہوں تو اکثر ان لوگوں کے درمیان غور کو بے حد تنہا محسوس کرتا ہوں۔ ہم اس دعوے کے ساتھ نکلے تھےکہ پچھلے نسل سے مختلف ہی۔ ہم اس نسل سے بالکل مختلف نہیں! یہ بڑا جان لیوا احساس ہے۔

میں نے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ اگر اسد محمد ۔۔کے پاس وقت نکل آئے تو افسانے کے بارے میں خط لکھیں۔ سید صاحب نے جو فرنٹل اٹیک کیا ہے، اس کے پیش نظر آپ خاں صاحب ہے اب باقاعدہ کجیے کتہ مجھے خط لکھیں کہ میرا ایمان اپنے سے اٹھنے نہ پائے۔

میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میرے چوتھے افسانے کا عنوان Native Hospitality -2 ہوگا۔ لیکن یہ افسانہ تیری افسانے سے پہلے لکھا جائے گا۔

سید صاحب کا جواب بہت آسان تھا۔ زاہد ڈار کو چاہیے تھا کہ کہتا : "جس ادب میں آپ جیسے بزرگ لکھ رہے ہوں، اس کو فی الحال تراجم ہی پر اکتفا کرنی پڑے گی، تاکہ نو آموزوں کی مشق جاری رہ سکے۔

IGI Novelکا ذکر میری نظر سے کچھ گذرا تھا۔ خُوشونت سنکھ کے “Delhi” کے بارے میں فاروقی صاحب کا خیال تھا کہ piece of junk مجھے اُن کی رائے سے ناول ہذا بغیر پڑھے ہی، سو فیصد اتفاق ہے۔ موصوف انگریزی ٹھیک ٹھاک لکھ لیتے ہیں لیکن ادیب کم اور صحافی زیادہ ہیں ۔ جو شخص فارسی اور اردو پر کامل دسرس رکھے بغیر اقبال کا ترجمہ کرنے بیٹھ جائے۔ قمض ایک بہروپیا ہی ہوسکتا ہے۔ خیر یہ تو میرا تعلب ہے۔ آپ غور ڈول ڈالیے اور غور پانی بر آمد کیجیے۔

میں ان دنوں بے حد اداس ہوں۔ سید صاحب کے رویے سے واقعی بڑی اذیت پہنچی ہے۔ ایک کی ض سے نہیں پہنچنی چاہیے تھی کہ دنیا میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ اذیت دراصل اس حقیقت کو قبول کرنے سے پہنچ رہی ہے۔

آپ جلد جواب دے رہے ہیں نا؟ اس وقت مجھے Moral support کی اسکی ضرورت ہے۔

آپ کا

محمد عمران

23 ستمبر 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 26 اگست کا خط خاصی تاخیر سے کوئی ہفتہ بھر پہلے ملا۔ ان دنوں ڈاک کا حال بڑا غیر یقینی ہو چلا ہے۔ بڑے بھائی نے حیدرآباد سے 15 اگست کو خط لکھا تھا وہ ڈاک خانے کی اسی تاریخ کی مہر کے باوجود یہاں ٹھیک 15 ستمبر کو پہنچا۔

افسانوں پر جس باریک بینی سے آپ نے اصلاح کی ہے اس کا شکریہ۔ زبان و بیان کے سلسلے میں آپ نے جو بات کہی ہے وہ بالکل مناسب ہے۔ مجھے خود بھی اس کا ہمیشہ احساس رہا ہے۔ میری اردو پہلے ہی بہت واجبی سی تھی۔ یہاں آکر تو اسکی مابلکل ستیاناس ہوگیا ہے۔ پھر میری طبیعت میں عجلت پسندی کا عنصر ضرورت سے کچھ زیادہ ہے۔ ادھر میرے مخصوص خالات اجاز ت نہیں دیتے کہ تحریر پر جناوت صرف کرنا چاہیے، کر سکوں ۔ اسی لیے میں طبعزاد چیز لکھتے ہوئے گھبراتا ہوں۔ عام طور پر میں اپنے ذہن میں کلباتے ہوئے تمام Sensation کو ان کی تمام Modalities کیساتھ کاغذ پر منتقل نہیں کر پاتا۔ حافظ بھی کم زور ہو چلا ہے۔ اور الفاظ کا سرمایہ و بہت ہی کم رہ گیا ہے۔ لیکن اگر کبھی میں نے کوئی معرکتہ الا درا و ناول افسانہ لکھ لیا تو اسے چند سال پاس رکھ کر مسلسل اس کی نوک پلک سنواروں گا۔ اور جب اس کی نثر سے مطمئن ہوجاوں گا۔ تبھی چھپنےکے لیے بھیجوں گا۔

آپ کو "چاندنی اور کفبیاں" پسند آیا۔ کمال ہے۔ یہ 17 سال پہلے جب "شب خون" میں چھپا تھا، کئی صاحب رائے قسم کے دوستوں نے یہ ائر قائم کیا کہ اس میں میں نے اپنی علمت کا رعب جمانے کی کوشش کی ہے۔ نفس مطلب راجی ساہے۔ ممکن ہے آپ کو اس لیے پسند آیا ہو کہ دوبارہ لکھتے ہوئے میں نے کافی کچھ حذف کر دیا ہے۔

ان دنوں آف پہلے آئے ہوئے ہیں۔ دوبار فون پر گفتو ہوچکی ہے۔ شاید 5، 6 ماہ میں ملاقات بھی ہوجائے۔ اب میرا دسمبر کے آخر میں پاکستان کا سفر تقریبا حتمی ہے۔ یہ دراصل بڑے بھائی کی عمر اور مسلسل بیماریوں کی وجہ سےہے۔ انہوں نے بار بار لکھا ہےکہ دس پندرہ دن ان کے ساتھ آکر حیدرآباد میں رہوں ۔

(ادھر ۔۔جو کچھ ہو رہا ہے اس کے پیش نظر حیدرآباد میں ٹھرنا دل گردے کا کام ہے۔ ) (حیدرآباد کے بارے میں آپ کی ریڈنگ کیا ہے؟ الکھیے گا۔ ۔ میں پھر مجھے لاہور اور اسلام آباد بھی جانا ہے۔ کراچی کےلیے بمشکل چند دن نکل سکیں گے لیکن ان کا زیادہ تر حصہ آپ کے ساتھ ہی نوازوں گا۔

اگلے ہفتے میں 5 روز کےلیے جاپان رہا ہوں۔ بیوی بھی ساتھ ہوں گی۔ ان کے بھانجے کی شادی ہے ۔ نعیم صاحب گشت لگا کر واپس آچکے ہیں۔

10 اکتوبر 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

میں 5 جاپان سے لوٹا تو آپ کا 3 ستمبر کا خط منتظر ملا۔ ان دنوں گاوں سے ڈاک بڑی تا خیر کے ساتھ آ رہی ہے۔ آپ کا پچھلا خط جس میں بقیہ پروفس تھے مل گیا تھا۔ اور میں نے جاپان جانے سے کوئی ہفتہ بھر متبل ، یعنی 22 ستمبر کو اس کا جواب بھی لکھدیا تھا۔ یہ اب آپ کو مل گیا ہوگا اور آپ کو فکر کی اذیت سے نجاب مل گئی ہوگی۔

اردو کہانیوں کے ترجموں کی کتاب اسی پبلشر نے قبول کرلی تھی جس نے عبداللہ کے ترجموں کی کتاب چھاپی تھی۔ لیکن مجھے کیا سوجھی کہ Three Continents Press )واشنگٹن ) کو بھیجدی۔ یہ لوگ عربی، فارسی، ترکی کے جدید ادب کے کافی تراجم چھاپ چکےہیں۔ کافی بڑی فرم ہے اور ان کی distribution بھی کافی وسیع ہے۔ پھر بعض کتابوں کے سلسلے میں ان کا خامین سے معاہدہ بھی ہے۔ ان لوگوں کا رسیدہ خط گرچہ مختصر لیکن امید افزا ہے۔ انہیں لوگوں کو سامنے رکھ کر لمبا سا دیپاچہ لکھنا پڑا۔ ورنہ کنڈیا والے پبلشر کےلے بے حد مختصر سے دیباچے سے کام چل جاتا۔ نعیم صاحب دہلی میں پینگوئن والوں کو متبنہ کر آئے تھے۔ اگر کتاب TCP والوں نے مسترد کردی تو پھر پینگوئن کو بھیجدوں گا۔ اگر قبول کرلی تو جو باقی مواد بچ رہا ہے اس سے ایک اور کتاب کھڑی کر کے پینگوئن کو بھیجدوں گا۔ موجودہ کتاب آمر دونوں جگہ سے مسترد ہوگئی تو پر اسی Canadian پبلشر سے رجوع کروں ۔

میں 26 دسمبر کی رات کراچی پہنچوں گا۔ دیپاچہ ساتھ لیتا آؤں گا۔ آپ پڑھ لیجیے گا۔ یہ بتائیے ، آپ ایک دو اردو کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی حمت کریں ے؟ نوک ملک میں سنوار دوں گا۔ اگر اس سے زیادہ کام کرنا پڑا تو ترجمہ پر ہم دونوں کا نام ہوگا۔میرے انتخاب میں صرف 1947 کے بعد ادیب شامل ہیں۔ اگر آپ تیار ہوں تو اپنی دو ایک پسندیدہ کہانیوں کی نشاندہی کریں۔ میں پڑ ھ کر بتاؤں گا کہ ترجمہ شروع کریں یا نہیں۔

جاپانی جانے کے باعث اس دیبا چے کی نوشف میں تعطل آگیا جو میں بسی "کے انگریزی" ترجمے کے لیے لکھ رہا ہوں۔ ارے ہاں، اگر "بتی" کے حسن و قبع کے سے میں آپ میری راہنمائی کریں تو میرا دیپاچہ وقیع ہوجائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں تھوڑی سی متعدی دکھانئ ہوگی۔ قطعی ڈرافٹ میں تو دوماہ لگ جائیں گے لیکن پہلا ڈرافٹ اسی ماہ مکمل کر کے بھیجنا ہے۔ اگر آپ اپنی مفصل رائے اور دیگر ملحوظات اس ماہ یا اگلے ماہ کے شروع تک بھجوادیں تو کیا خوب ہو! میں اس دیپاچے کا مسودی بھی ساتھ لتا آؤں گا۔

آپ جرنچ ضرو سیکھیں۔ یہ نیک کام ہے۔ اب کی ایک پوری دنیا اپنی رعنائی کے ساتھ وا ہوجائے گی۔ بسم اللہ ۔

آپ کے خط سے میں بھی کافی کنفیوز ہوگیا ہوں۔ میرا خیال ہےیہاں والوں کو آپ کو آپ کے انجینرنگ کے گریڈ پر اعتراض رہا ہوگا۔ لیکن اس صورت میں محترمہ بیدر کا یہ کہنا کہ اگلے سمسٹر گریڈز بتر لانے پر کاروائی دوبارہ شروع کی جا سکتی ہے یعنی بات ہے۔ ظاہر ہے آپ انجنرنگ تو اب ۔۔۔پڑھ نہیں رہے۔ ضرور دیکھیے ۔ موقع ملنے پر پھر پوچھ گچھ گروں گا اور اگر کوئی قابل ذکر انکشاف ہوا تو بتاؤں گا۔

مجھے نہیں معلوم کے قبلہ مظفر اقبال یہاں واپس آگئے ہیں یا نہیں۔ نہ ہی مجھے ان کے شب و روز کے بارے میں کچھ معلوم کرنے کی کریدہے انہوں نے برسوں پہلے مجھ پر یہ فائر چھوڑا تھا کہ وہ آُ "آصف' اور اسد محمد خان کے قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ اسی لیے میں نے ان کے بارے میں ہمیشہ ہی کچھ لکھنے سے اقراز کیا، مبادا میرے جذبات آپ لوگوں او ر ان کے درمیاں آجائیں ۔ بہرحال اب مجھے کچھ لکھنے میں قائل نہیں صاحب ، موصوف جہاں تک میری فکر سقیم اور طبع مذموم کا تعلق ہے، نہایت برخور غلط اور احسان فراموش واقع ہوئے ہیں۔ ایک ادائے خاطر سے ، یا بلکہ بڑی دل موہ لینے والی نوانیت سے ، وہ فی طب کو اپنے لیے پسندیدہ جذبات سے inundateکر دیتے ہیں۔ بڑی کریم ، بے ساختہ اور Spontascous نظر آتے ہیں لیکن یہ سب وقت کے ساتھ بڑا placed سا گنے لگتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے شدید عبقری ہونے کا زعم بھی ہے۔ انہوں نے فکری سلم پر بھی مجھے خاصہ مایوس کیا۔ ان کا جو نیا ناول آیا ہے وہ کسی سے لےکر پڑھا ۔ خاص کوفت ہوئی۔ جی چاہا پانچے ادھڑ دوں۔ اسی میں یہ اشتہار بھی نظر آیا کہ اب وہ سفر رجلاح پ ربھی ہاتھ صاف کرنے والے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ انہوں نے مامینیوں کی علاج پر فرانسیسی کتب کے انگریزی تراجم سے کچھ شدبد حامل کرلی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نمبر اصل عربی پڑھے علاج پر کیسے کام کر سکتا ہے۔ مجھے افسوس ہےکہ یہ سب لکھ دیا ۔ اگر آپ کو دل چسپی ہوتو کراچی میں ذکر اٹھائیے گا۔ میں مزید باتیں کر سکوں گا۔ لیکن میرا یہ منشا نہیں کہ میرے منفی تجربات آپ لوگوں کی دوستی کی راہ میں آئیں۔

پچھلے خط سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ آصف سے رابطہ قائم ہوچکا ہے۔

آپ نے دس بارہ کتابوں کی فہرست بنا کر بھیجنے کا لکھا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس قسم کی کتابوں کی فہرست بنائی جائے۔ آپ نے موضوعات کی قید رکھدی ہوتی تو کام نسبتاً آسان ہوجاتا۔ خیر میں نے اپنی بیوی سے ذکر کیا۔ وہ مجھ سے زیادہ پڑھی ہیں۔ مجھے تو پڑھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ فرض ، ہم دونوں نے سر جوڑ کر جو فہرست بنائی ہے الگ کاغذ پر حاضر ہے۔ ان میں سے امی تا بھ گوش کا ناول The Circle of Reason میں بدیتا آپ کے یے لتا آؤں گا۔ اگر پڑھ چکے ہوں تو بتائیے گا۔ کوئی دوسری کتاب سہی ۔

میں مسلسل یہ کوشش کر رہا ہوں کہ "آوارگی" کا ذکر اب بیچ میں نہ آئے تو بہتر ہو۔ لیکن پیدائش اور مرگ دونوں کا کاروبار ان سامخات کی وقوع پذیر ی کے بعد بھی کیوز کچھ قدت تک گفٹ دیتا ہے۔ چناچہ ، یہ بتائیے ، آپ نے کتاب پروفیسر اور علی اور غلام محمد کو بھجوا دی تھی؟

باقی سب خیریت ہے یا خریت۔

"بستی" پر آپ کی "گراں قدر" رائے کا انتظار رہے گا۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران28 نومبر 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کے 29 اکتوبر کے نوشتہ چند دن ہوئے ملا۔ آپ کا ایک جملہ ہے: "لیکن ایک دہائی سے زیادہ بربریت کے درمیاں رہنے کے بعد شاید جغرافیائی ہجرت بھی تسکن نہیں دے سکے گی۔ "یہ مسئلہ دراصل ایک خاص قسم کے ذہن اور حیست کا ہے۔ آپ اور شاید میں بھی ، ہر زمانے میں اور کسی بھی جگہ کسی نہ کسی تشدد کی آنچ محسوس کرتے رہیں گے۔ ہر چند کہ میں 1964 میں اتنا آزرہ خالص نہیں تا جتنے آج آپ ہیں۔ تاہم مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ میری اس ملک سے نبھنے کی نہیں۔ یہاں آکر بھی یہی محسوس ہوا۔ میں ہر جگہ اپنے بے ایک جہنم تراشنے کی "خائق" صلاحیت رکھتا ہوں۔ چناچہ اب کسی خط زمین اور عرصہ زماں سے لگا وٹ کو کم تر محسوس کرنے کے لیے تو منٹ زوہا ہوں۔

آپ کے خط میں کوئی جواب طلب بات نہیں ۔ بس آپ کا اکتایا ہوا لہجہ ہے۔ میں اس سے خوب واقف ہوں۔ اپنے سے بعض لوگ ضرور واقف ہوتے ہیں۔

زینت تو بس روانگی کےلیے پر تول رہی گی۔ بس آپ کے ہجر طویل کےدن پورے ہوئے۔

مسلمان شد ی کی کتاب یہاں فرروری میں نکلے گی۔ U.K میں نکل آئی ہے۔ ظاہر ہے میں نہیں لاپاؤں گا۔ اس کا ایک مختصر سا ٹکڑا حال ہی میں " بادیر" میں چھپا تھا۔ اسکی فی نقل بنوا کر ت آوں گا۔ بھئی۔ اب مجھے موصوف سے بھی الجھن ہونے لگی ہے۔ میرا خیال ہے یہ صحت کی نشانی ہے۔

یہاں کے تناظر میں، بہرحال، "بستی" کی ایک حیثیت ہے، الغرض وہ طول طویل "دیباچہ" اب کہیں جاکر ختم ہوا ہے۔ پر تسمہ پاک طرح سوار تھا۔Penguin (India) والوں نےمجھ سے اپریل ئی تک اور دو ران نوں کے انگریزی تراجم کا ایک انتخاب تیار کرنے کے لیے کہا ہے۔ حضرت آپ میری بہت سی باتوں کی جواب گول کر جاتے ہیں۔ خیر۔

مجھے نہیں معلوم کہ کراچی پہنچنے پر میرا پروگرام کیا ہوگا۔ فوری حیدرآباد جانا ہوگا یا چند دن کراچی ٹھرکر ۔ اگر آپ سے فون پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہو تو فون نمبر بھجوا دیں ۔ بہتر یہ ہوگا کہ مجھے حیدرآباد کے پتے پر لکھ بھیجیں۔ احتیاتی : میرے بھائی کا فون نمبر 30641 ہے۔

باقی منہ اعلاقات۔ مخلص

محمد عمران

8 جنوری 89 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

"آوارگی" غالبا ابھی تک وارث علوی کو نہیں پہنچی ہے۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کراچی سے خود بھیجدوں گا۔ جو موجودہ گہما گہمی کے سبب نہ ہوسکا ۔ اب آپ بمبئی جارہے ہیں۔ ایک جلد لیتے جائیے گا۔ وہیں سے براہ راست رجسٹری بک پوسٹ سے بھیجدیجئے گا۔ ان کا پتا یہ ہے:

Professor Waris Alvi

Syeda wada, Astodia

Ahmedabad

سنکر خط بھی سیچ میں رکھدیجئے گا۔ شکریہ۔

آپ کا

محمد عمران

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ

سارے جہاں میں دُہوم ہماری زباں کی ہے۔

16 جنوری 89 ء

برادرم اجمل کمال صاحب۔

"جواز" کا مطلوبہ شمارہ یہاں انتظار حسین کےپاس نکل آیا اور وہ میں نے لے بھی لیا ہے، چناچہ اب آپ اس کی تلاش نہ کریں۔ باقی چیزیں ۔ آپ بھجوا سکتے ہیں۔ آپ نے سید مسعود کے گراف نے کی فوٹو کاپی دینے کا وعدہ بھی کیا تھا۔

یہاں میں"سویرا" کے دفتر میں بیٹھا ہو اتھا تو ریاض نے " آوارگی" کا دوسرا ایڈیشن چھاپنے کا رادہ ظاہر کیا۔ میں نے کہا کہ اس سلسلے میں اجمل کمال سے بات کرنی ہوگی۔ تو کہنے آپ کا کیا خیال ہے؟ اس کا دوسرا ایڈیشن چھپنے چھپنے کم از کم ایک سال تو لگ ہی جائے گا۔ یعنی یہ اس وقت جب وہ غیر مستعدی دکھائیں۔ جس کا امکان کم ہے۔ مجھے لگتا ہےکہ ان کی رفتار کو دیکھتے ہوئے یہ کام دوسال سے کم میں تو کیا پورا ہوگا۔ اس وقت تک آپ اپنی اشاعت کی خاصی جلدیں ٹھکانے لگا چکے ہوں گے۔ بہرحال ، آخری فیصد آپ کا ہے۔

لاہور جس دن پہنچا ، جمیلہ ہاشمی کی پہلی برسی دھوم دھام سے پلٹیں میں منائی جاری تھی۔ شرکت تک کےلیے دہلی سے شمیم حنفی اور حیدرآباد سے جیلانی بانو کو بلوایا گیا تھا۔ اس نگاکے میں میری حیثیت عضو معطل یا، بلکہ، تابع مہل ، سے زیادہ نہیں رہی ۔ سرھد پار والوں ، پرعنامات کی بوچھار میں یا رلوگ سات سمندر پار والے کو پہچاننے کے منکر ہوگئے، جو قطعی متوقع امر تھا۔ اس سے کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اپنی برن کا ئٹش کی دل جوئی کے لیے مجھے وقت کی وافر تعداد ، مل گئی۔ علالت کے سبب اسلام آباد نہیں جا رہا۔ آج ہی کراچی لوٹ رہا ہوں۔ روانگی 21 کو ہے۔

امید ہے آپ کا اور زینت کا سفر ہند خوش گوار رہا ہوگا۔ بمبئی میں کن کن سے ملاقات رہی؟

مذکراۃ : عبداللہ حسین کی نئی کتاب "قید" آگئی ہے۔ مجھے تو سینہ آگئی۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

9 مارچ 89 ء

برادرم

توقع ہے کہ آپ زناف مسلسل یا حجلہ عروسی سے اب تک صحیح سلامت نکل آئے ہوں گے۔ میں 2 2 جنوری کو تتر بتر یہاں واپس پہنچ گیا تھا۔ بیماری نے وہاں کا سارا قیام تو خیر باد کر دیا تھا۔ یہاں بھی 3 ہفتے تک جان نہ چھوڑی ۔

میں تو یہ سوچ کر نکلا تھاکہ وہاں آپ سے گھنٹوں تنہائی میں ملاقاتیں رہیں گی۔ صرف آپ اور میں ہوں گے۔ اور ہمارا برا بھلا جنون ۔ لیکن راوی ہر نہ آپ کا بس چلتا ہے۔ نہ میرا کسی ایسے ہی موقع کی مناسبت سے سار ترنے اپنا وہ مشہور جملہ کہا تھا: Hell is other people الغرض دل کی دل میں رہ گئی ۔ اور اب تو زینت بھی سامجھےدار ہوگئی ہیں۔ یہ بٹی ہوئی زندگیاں! میں پھر تنہائی کی طرف رجعت کر رہا ہوں۔ آدمی اس ازلی ابدی صداقت کو ہر نئی محبت کے لمحے میں فراموش کر دیتا ہے۔ صرف غالب ہی اس کلیے سے خارج ہیں۔ اس مرد مستند کو تو لمحہ وصل میں بھی فراموشی کا دورہ نہ پڑ سکا: وہی: خوش ہوتے ہیں میں پر صول میں یوں مر نہیں جاتے آئی شب ہوا ں کی تمنا مرے آگے۔

بڑے اتفاقی طور پر ، پورے 21 سال کے بعد میرے پہلے پھر ولادت ہوئی ہے۔ یعنی بیٹھے بٹھائے ایک افسانہ لکھ ڈالا ہے۔ اس کی "ہیشت" ایسی ہے کہ اس پر افسانہ کا اطلاق بہ تکلف یا بہ عنایت ہی ہو سکتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ Feak یا Mutant جو میری رحم سے برآمد ہوا ہے۔ کیا بلا ہے؟ میرا آزار، میرا محبوب ، میرا بوجھ! لیکن اپنی اولاد کی طرح ، خواہ کامڑی بھیڑیں کیوں نہ ہو، عزیز ہے، تا آں کہ خود مجھ سے برگشتہ نہیں ہوجاتا ، کہ بالغ ہونے پر اولاد اپنی بلوغت کا اظہار بغاوت ہی سی کرتی ہے۔

بہرحال، چوںکہ آپ بھی عزیز ہیں، اور اتنے ہی مستند بھی ، آپ کو یہ "بدبٹتی" بھجوا رہا ہوں۔ کیا آپ پڑھنے کا وقت نکال سکیں گے؟ کیا اپنی بے کم و کاست راز لکھ بھیجنے کی زحمت گوارہ کریں گے؟ لہجے کی یہ رسیمات دانستہ ہیں، کہ گریز میں لطف کے علاوہ Perspective کو ۔۔۔۔کرنے کا امکان ہوتا ہے، جو زندگی اس کی حرارت ، اور نموک نشانی ہے۔ میں اکثر خوب بن تھن کر نکلتا ہوں، لیکن نمائش صرف اپنے لیےہی ہوتی ہے۔

بقیہ دوست احباب کن حالوں ہیں؟ کیا کچھ بیتی؟ آپ کیسے ہیں؟ زینت؟ محبت؟ ملازمت؟ ادب؟ اس کے تحائف؟ اس سے زیادہ اسکی تہمتیں؟ افضال سید۔ جو بار بار ملے، اور بار بار خاموش رہے؟ اسد محمد خاں ء جو صرف ایک بار ملے ، اتفاقی طور پر ؟

والسلام

میں نے ایک خط آپ کو لاہور سے لکھا تھا۔ ملاہوگا۔ آپ کا

آپ کا دورہ ہند کیسا رہا؟ محمد عمران9 مئی 1989 ء

برادرم اجمل کمال صاحب۔

کل آپ کا 28 اپریل کا نوشتہ ملا ۔ ایک لایعنی ، کو کھ چلے اضطراب کا دور ختم ہوا۔ آپ کو کہانی پسند آئی، یہ آچھا ہوا۔ میں نے وارث علوی کوبھی اس کی نقل بھیجی تھی۔ انہوں نے تو اسے اتنا پسند کیا کہ اس کے مختلف پہلو ؤں پر باقائدہ ڈیڑھ صفحے کا بہت نکتہ ریز قسم کا تبصرہ کر ڈالا ۔ ایک لحاظ سے اب میں اسکی اشاعت سے بے نیاز ہوگیا ہوں۔ آپ نے اس ایک کہانی پر مستقبل کے جانے کتنے گداز، لحاظ نا منصوبوں اور توقعات کا بوجھ لاد دیا ہے! "مستقل رجعت" ، "مستقبل قریب میں ناول۔۔" نہں بھائی، میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ۔ میری زندگی اتنی منتشر ہے کہ اس قسم کے کاموں کے لیے خود کو یکجا کرنا کا دارو معلوم ہوتا ہے۔ ابلتہ دوباتیں ہیں: اس کہانی کو لکھنے کے بعد مجھے اپنا مخصوص لب ولہجہ بل گیا ہے۔ زندگی کی تہ داری کو میں جس طرح محسوس کرتا ہوں ، اس کے لیے یہ طرز جس میں نثرکی مختلف اضاف کو نکشن اور گیر فکشن بیک وقت برتا جا سکے ، نہایت موزوں ہے۔ چناچہ طرز کا مسئلہ 50 سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے ، صاف ہوگیا ہے۔ دوسری بات: اس کو لکھنے کے بعد ایک ماہ تک مزید اف نوں کے خاکے ذہن میں بننے لگے۔ جن سے میں خاصا پریشان ہوگیا۔ خیالات کی فراوانی کی میں نے ان کی اوزانی پ رمحمول کیا؟ انہیں اپنے سے دو ر رکھنے کی کوشش کی، چناچہ اب دفاع کا اتھلا پن ، جس میں میری عافیت ہے، اور شاید میرے تاری کی بھی ، معمول پر آگیا ہے۔

حضرت ، آپ کا خط 4 ، 5 روز پہلے آجاتا تو ہلکی سی شرمندگی کا جو یہ احساس اب ہورہا ہے، اس سے بچ جاتا۔ میں نے یہ افسانہ آپ کو بالکل ااس طرح بھیجا تھا جسطرح اپنے سے قریب کسی شخص کو اپنے راز میں شریک کرتےہیں۔ مجھے آپ کے اشاعتی عزائم کا علم نہیں تھا۔ ورنہ اس ک و بھیجتے وقت زاویہ نظر کو بدل لیتا۔ الفصہ، سہیل احمد خان نے پچھلے نومبر میں مجھے لکھا تھا کہ "محراب" نکلنے والا ہے کچھ بھیجنا ہوتو بھیجدو۔ میں نے معذرت کرلی، کچھ تھا ہی نہیں۔ جنوری میں اندازہ ہواکہ میں بس اب نکلا ہی چاہتا ہے۔ جب یہ افسانہ ہوگیا تو انہں بیھد یا ۔ ایک مرحوم سا خیال تھا کہ شاید ابھی وقت ہو۔ نہو تو میں لکھدیا تھا کہ"نیادور" کو بھیجدیں۔ چار پانچ روز ہوئے ان کا خط ملا کہ افسانہ انہیں بہت "زوردار" لگا ہے او ر انہوں نے "محراب" کو روک دیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں انہیں دوتین جملے حذف کرنے کی اجازت دیدوں تاکہ ہرچہ rdasseکردیں ۔ جملے وہی ہیں جن میں آنحضرت کو سب وشتم کرنے والے شہادت کو حریص عیسائیوں کا ذکر آیا ہے۔ الغرض میں نے دو دن ہوئے انہیں اجازت نامہ بھیجدیا ہے۔ مجھے نہیں بھی آئی۔ افسانے میں سینئر شپ کا ذکر آیا ہے۔ پتا نہں سہیل نے اس تضاد کو محسوس کیا بھی یا نہیں۔ اگر آپ اسے "آج" میں ان تمام بیساکھیوں اور علتوں کے باوصف ، شائع کرنا چاہیں تو میں ظاہر ہے آپ کا شکر گذاری ہوں گا۔ اول تو ہمارے یہاں ادبی پرچوں کا سر کو پیش ہی کتنا ہوتا ہے۔ پھر "آج" کے نکلتے نکلتے "محراب " قدرے پرانا ہوچکا ہوگا۔ ذاتی طور پر اس میں سے آپ وہ جملے نہیں حذف کریں گے جن سے سہیل کو نقص امن کا خدشہ ہے۔ پھر یہی کہ آپ کتابت کی صحت کا جتنا خیال رکھیں گے۔ کوئی اور کیا رکھے گا۔ آخر ، چیز میرا خیا ل ہے، ٹھیک ٹھاک ہی ہے شاید بار بار چھپنے میں کوئی حرج نہ ہو۔ لیجئے میں نے تو باقاعدہ سفارش بلکہ فت سماجت شروع کردی ۔ اب دیکھے کیا اب بھی آپ کو اس کی ایک اور نقل چاہیے اگر ہاں ، تو متن کسی سائز کا ہو؟ (اور پرنٹ آئوٹ کیوں چاہیے؟ کیا "آج" کی کتابت نہں کروا رہے؟)

ترجمے کی پہلی کتاب اب کہیں جاکر وشنگٹن کے 3 continents Press نے قبول کرلی ہے۔ Penguin والی کا معاملہ ، البتہ گھٹائی میں پڑگیا ہے۔ یا تو یہ لوگ مجھ سے زیادہ قرار تھے، یا اب فروری سے بلی تاف کر سوگئے ہیں۔ جنوری میں میں نے معاہدے کےلیے لکھا ۔ فوراً اپنی شرائط لکھ بھیجیں کہ اگر مجھے منظور ہوں تو معاہدہ بھیجی میں نےایک دوشرائط کے بارے میں کچھ وضاحت طلب کی، تبھی سے ان کا جواب نہیں آیا۔ پتانہیں کیا چکر ہے۔ الغرض میں نے تراجم مکمل کر لیے ہیں۔ جواب آئے اور معاہدے پر دستخط ہوجائیں تو پھر تعارف لکھوں۔ اگر آپ کو اس کےمشمولات سے دل چسپی ہو تو بتائیں۔ اگلے خط میں لکھ بھیجوں گا۔

لاہور میں ریاض نے "آوارگی" کے سلسلے میں کافی گرمی دکھائی تھی۔ خداجانے ۔میں نےپچھلے ماہ اسے خط لکھ کر پوچھا ہےکہ اگر بخار ابھی نہ اُترا ہو تو بتائے۔ میں کتاب کی reformatting شروع کردوں۔ 5،4 ماہ مجھے لگ جائیں گے۔ خود ریاض کے یہاں سے کوئی کتاب کب وقت پر چھپی ہے۔ آپ مطمئن رہیں۔ مجھے امید نہیں کہ وہ چھاپیں ، یا اگر چھاپ بھی دیں تو دسمبر 1990 سےپہلے آجائے ۔ "زوال " کے ترجمے پر ان لوگوں نے 3 سال سے زائد لگا دیے تھے۔

"قید" میں نے لاہور ہی میں خرید کر پڑھ لی تھی۔ اس طویل خطبے نے مجھے بھی کافی بد مزہ کیا۔ کچھ سننی بازی کا عنصر بھی درآیا ہے۔ بعض حصے تو sheer poetry میں۔۔۔"غلاب کا توتا "مجھے بھی بہت پسند ہے۔ اس کا ایک حصہ تو لاجواب ہے۔ ضرور ترجمہ کیجیے ۔ گو یہ آسان نہ ہوگا۔

آپ نے انڈرسٹریل انجنیئرنگ والوں کو دیکھا یا ٹھاکہ آپ کی فائل Reactivate کر دیں؟ خدا کرے آپ کا داخلہ ہوجائے!۔۔۔ واپسی کے ارادے کا تو پتا نہیں۔ لیکن اس ملک میں رہنا دن بدن "زندہ درگور" ہوتا جا رہا ہے۔ الجھن ، غصہ ، برہمی، اپنے کو بھجوڑ نے کی کیفیت ۔ ان کی بہرحال ، فراوانی ہے۔ کبھی کبھی مریا جی چاہتا ہے، زینت ، ۔۔۔ اور میں مل کر طویل صحبتیں کریں۔ بہر حال ، یہ ایک خواب ہے، اس کا شرمندہ تعبیر ہونا شرط نہیں۔ یہی کیا کم ہے کہ ابھی تک خواب نہیں نا حق سلب نہیں ہوا۔ میری طرف سے زینت کو پیار۔

مجھے بھی آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔ مخلص

محمد عمران

24 جولائی 89 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

19 کو جو خط بھیجا تھا، ملا ہوگا۔ اس درمیاں میں نے " جاتی چیزیں" ہر نظر ثالث درابع بھی کر ڈالی ۔ ابتدائیے کو تقریباً مکمل بدل دیا ہے۔ اور اصل حصے میں بھی کانٹ پھانٹ کی ہے، لیکن معمولی سی ، حضرت آپ ایک بار پھر دیکھ لیں۔ اگر ضرورت پڑی تو میں مزید کانٹ چھانٹ کے لیے تیار ہوں۔

دوباتیں: صفحہ 10 پر وہ ٹیلی فون مکالمہ (خود کلامیہ) "ایک خوف زدہ سی رومن کیتھ لک لڑکی تھی۔۔۔" سے شروع ہوتا ہے ۔ اسے بہ نظر غائر دیکھیں۔ کیا یہ بہت زیادہ پر تضع اور بناوی تو نہیں لگ رہا؟ میں نے تھوڑی سی ترمیم کی ہے لیکن خود فیصلہ نہیں کر پارہا۔ اگر اس پورے ٹکڑے کو نکال دیں تو؟

دوسرے یہ کہ پہلے اور دوسرے ورژن میں 11 اکتوبر والے خط میں یہ جملہ "میں جس رعنائی کی متلاشی ہوں ، پس کاگھر آگیا ہے۔ " مجھے بے معنی اور مخل محسوس ہوا چناچہ نکال دیا ہے۔ میں دراصل جس احساس کو Capture کرنے کی جستجو میں ہوں، ہاتھ نہں آرہا۔ آپ ذرا دیکھ لیں کہ یہ جملہ نکال دینے سے جھول تو نہیں پڑ رہا۔

میں نے دونوں ورژن نیر مسعود کو بھیجے تھے۔ اس دوران میں ان کا خط بھی ملا ۔ افسانے سے متعلق حصہ آپ کےلیے ملفوف ہے۔ وہ بڑی حد تک اس افسانے کو اسی طرح پڑھ سکے ہیں جس طرح میں چاہتا تھا کہ یہ پڑھا جائے۔ لیکن وہ محبت کرنے والے بامروت آدمی ہیں۔ انھوں نے کسی مقام پر اپنی اطمینانی کا اظہار نہیں کیا۔ خیر یہی کیا کم ہےکہ انھوں نےا س کوشش کو اتنی عرق ریزی او ر باریک بینی کے ساتھ پڑھا۔

ایک اور چیز بھی ملفوف ہے۔ رام لعل نے "حرف شیریں" کے نام سے ایک کتاب چھاپی ہے جس میں ان کے نام مشایر کے خطوط شامل ہیں ۔ فراق صاحب کا یہ خط نہ صرف آپ کے تفنن کا باعث بنے گا بلکہ باعث عبرت بھی ہوگا۔ مشرق کے ساتھ انگ ، کاذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ مجھے تو یہ دشمنوں کی اڑائی ہوئی افواہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ خط کم از کم میں کچھ بتاتا ہے۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

18 اکتوبر 89 ء

بردرم اجمل کمال صاحب

کل "آج" اپنے نئے قالب میں ملا ۔ شکریہ آپ کے سلیقے اور نفاس کی جتی داد دی جائے ، کم ہی رہے گی۔ موجودہ شمار ے کو اردو ادب کے تناظر میں رکھ کر دیکھنا ، محض اس کے ایک امکان سے سروکار رکھنے کے مترادف ہوگا۔ یہ اس سے کہیں زیادہ او آگے کی چیز ہے۔ یہ تو مسئلہ وجود کی جملہ گونا گونی پروہ مبوط فکر ہے جس کے محض ایک گوئے میں پورا ادب سماجائے ۔ ملکی ، ملی انسانی، اور اسلامی آشوب سے پیدا شدہ ابتری میں یہ وہ اچانک اور بے پناہ نخلستان ہے جہاں سایہ بھی ہے اور دل نواز ، ٹھنڈی راحت کا احساس بھی اور ان سے بڑھ کر، امکان نمو بھی ۔ ڈھلواں زمین پر سبرعت عمودی پھلتے ہوئے، کہ جہاں نہ آگے پر قابو ہو، نہ پیچھے پر اختیار ، یہ پاہداری کا وہ اٹل لمحہ ہے جس میں ہر چیز اپنی دست رس اور اختیار میں معلوم ہوتی ہے۔ ماورایت کی یہ جیت شاید ادب ہی کا مقدم ہے۔ سچھ پوچھیے و اچھا ادب فنا میں بھی بقا کی کوئی نہ کوئی جیت دریافت کرلینا ہے۔ میں اس پر ہے کو دیکھ کر خود کو عجیب سی امید ، امن اور راحت کی کیفیت میں پاتا ہوں، جسیے سفر جاری رہے گا۔ یہ وہ احساس ہے جہاں ذات اور اس کی عنصری فنا بے قیمت ہوجاتی ہے۔ قابل مبارکباد ہے آپ اور آپ کے وہ سارے دوست جنہوں نے "آج" کی معافی آخر ینی میں شرکت کی۔

شعری حصہ پڑھ لیا ہے۔ اسد ، افضال ، ذی شان، نسرین انجم اور سعید الدین کے ہوتے ہوئے اردو ادب کو کچھ نہیں ہوگیا ہے۔ افضال کو سنبھال کے رکھیے گا۔ وہ ہمارا قومی ورثہ ہے۔ اس نے تو بھئی کمال کر دیا۔ میں اس کی مدت نظر اور لہجے کی حزینہ شائستگی پر گھنٹوں سراختیار ہرہا۔ اسے میری محبت اور سلام پہنچے ۔ فرخ زار کی "آفتاب کی ۔۔" خو ومیری پسندیدہ ترین نظموں مٰں سے ہے۔ نیر مسعود نے بے مثال ترجمہ کیا ہے۔ اس کی عنایت اس کا آصف ۔ ایک سنسناتے سرور کی کیفیت ہے، میرے عزیز ۔ ہاں انہوں نے "مرا بخواہ درشبان دیر پا" کا ترجمہ "مجھ کو اب شب فراق کے ستم میں مبتلا نہ کر" کر کے اصل کی لطیف جنسیت کہ دبے دبے سے روایتی شکوے میں تبدیل کر دیا ہے، جس کا ، بہرحال اپنا الگ لطف ہے، مزہ اور جو باس۔ (ایسے مری فارسی دانی بھی طفلا نہ اور بکتی سی ہے، چناچہ غیر مستند اور کم کم لائق ۔۔۔)

میں نے آپ کی شادی کے موقع پر جو تصویر یں کھینچی تھیں، آصف کے ہمراہ بھجوا دی تھیں۔ ملی ہوں گی۔ میں نے آپ کے آخری خط کا جواب بھی وئی کو وصولیا بی کے اگلے دن ۔۔۔ بھیج دیا تھا ۔ آُ کی طویل خاموشی کو دیکھتے ہوئے، جو نہوز جاری ہے، بار بار اس طرف خیال جاتا ہے کہ شاید میرا خط آپ کو نہ ملا ہو۔ ایک موہوم سا ٹائف بھی ہے کہ اگر ایسا ہے تو نہ جانے آ پ کیا سوچتے ہوں گے۔ آپ کے خط میں ایک سوال تھا اور میرے والے میں اس کا جواب بحرحال ۔

2 اکتوبر کو مجھے ہسپتال میں داخل ہو نا پڑگیا ۔ وہی عارضی قلب ۔ بائی پاس کا مشورہ دیا گیا ۔ میں نے بوجوہ منع کردیا ۔ چناچہ 4 کو اس کے بجائے angioplasty کی گئی۔ 4 ، 6 روز کے بعد رہا کر دیا گیا۔ کسی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔میں نے چند ماہ ہوئے ایک افسانہ لکھنا شروع کیا تھا (جاتی چیزوں کا دکھ) جو 'بوجوہ، مکمل نہ ہوسکا ۔ یہ سب کچھ جو ہورہا ہے، شاید اسی کی یاداشت میںہو۔ تفنن ، اب ظاہر ہے، صرف ہمارے حصے ہی میں نہیں آیا ۔

زینت کو پیار۔

امید ہے آپ بخیر خوبی ہوں گے۔ پرچہ بھیجنے کا ایک بار پھر شکریہ ، دسمبر والا بھی اس متعدی سے بھیجے گا۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

27 نومبر

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا خط ملا۔ اس میں تو آپ نے باقائدہ خوش خبری سنائی ہے۔ "کولاڑ۔۔۔" کو آپ کے پرچے ہی میں چھپنا چہیے تھا ( اور اب جس الزام کے ساتھ چھپنا چاہیے ، چھپے گا)۔اگر معلوم ہوتا کہ آپ پر چانکال رہے ہیں تو آپ کو اشاعت گذارش اور فرمائش کے ساتھ بھیجتا ۔ لیکن سہیل احمد نے مانگ لیا اور وہ بھی بڑے جوش کے ساتھ ۔ اور میں زبان دے بیٹھا ۔ اس افسانے کو جو جو ہ جلد چھپ جانا چاہیے تھا۔ میں مروت میں مارا گیا ۔ اس واقعے سے میں نے سبق سیکھ لیا ہے۔ آدمی کو تھوڑا سا ظالم بھی ہونا چاہیے؛ اور مجھ سے کچھ کم سادا لوح ۔ افسوس کہ سہیل احمد نے درادہ بدل دینے کی اطلاع تک نہ دی خیر۔۔۔ چلیے اب یہ بہتر طور پر اوقاف کے الزام اور املا کی درستگی کے ساتھ چھپے گا۔

میں اپنے افسانوں کا مجموعہ" سنگ میل" والوں کو دے آیا تھا اور نیاز احمد نے فروری میں لیا ۔۔کا خوری اعلان فرمار یا تھا ۔ اب نومبر بھی دم بلب ہے۔ کاش آپ کے حالات بہتر ہوتے تو دربدری بے توقیری ، اور ناز برادری سے نجات مل جاتی۔

خیر الدین اور صاحب سے میرے اچھے خاصے تعلقات ہیں اور اکثر خط و کتابت رہتی ہے۔ سہیل احمد کے سکوت سے تنگ آکر انھوں نے اپنا مضمون میرے ہاتھوں "نیادور" کے لیے بھجوایا تھا۔ کچھ پھلا بھی لیا تھا۔ عنوان: "خاطر معصوم" میں نے پڑھا ہے۔ اردو شاعری میں عورت کی جنیت کے موضوع پر اس سے بہتر کوئی اور مضمون میری نظر سے نہیں گذرا۔ الغرض ، نئے "نیا دور " میں یہ شامل نہیں۔ چناچہ اب یہ مزید توسیع شدہ شکل میں آصف کے ابا انجمن سے شائع کر رہے ہیں۔ اس بیچ میں جالبی صاحب نےا گلے "نیا دور" مین خیر الدین احمد کا گوشہ شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے، جس میں اس مضمون کے علاوہ خیر کی کئی پرانی اور کئی بالکمل نئی کہانیاں بھی ہوں گی۔ وہ شاید دسمبر جنوری میں پاک وہند کے بے نکلنے والے ہیں۔ اس بیچ میں ان کا خط آگیا تو آپ کا پتا لکھ بھیجوں گا۔ بصورت دیگر آپ ان سے خود رابطہ قائم کر لیجیے گا۔ آصف کو اُن کی آمد کی خبر ضروری ہو جائے گی۔ آپ ان سے پرچے کے لیے کوئی کہانی مانگیے گا۔ دسمبر میں فاروق حسن (کینڈا) بھی وہاں آرہے ہیں۔ انھوں نے مارکز کے کسی ناولٹ کا ترجمہ کیا ہے جو سلیم دریا فن برسوں سے لیے بیٹھے ہیں۔ وہ تنگ آگئے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس سلسلے میں ان سے بات کر لیجئے گا۔ تین انہیں آپ کا پتا بھیج رہاہوں۔

زینت کا خط مل گیا تھا اور میں نے آپ کے نئے پتےپر اس کا جواب بھی دیدیا ہے۔ افسوس آپ نے اس بار بھی نہیں لکھا کہ آصف نے آُ کی شادی کی تصویر یں پہنچادیں یا نہیں میں اس خط کے ساتھ "کولاڑ۔۔۔" کا غلط نامہ اور تصحیح نامہ بھیج رہا ہوں۔ نہ صرف یہ بلکہ امین مالوف کے ناول کے ایک باب کا ترجمہ بھی جو میں نے خاص آپ کے پرچے کے اجرا پر اپنی مدت اور تشکر کے اظہار کےلیے کیا ہے؛ لیکن مجھے اس پر اصرار نہیں کہ آپ اسے ضرور چھاپیں۔ یہ فیصلہ آپ اس کا حسن و تبع دیکھ کر خود کیجیے گا۔ اگر اشاعت کے قابل ہو تو آپ اسے بھی مارچ کی اشاعت میں شامل کرلیں۔

دوسرے افسانے کا عنوان غیر مسعود کےکہنے پراب صرف "جاتی چیزیں" کر لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے ، اور بجا کہنا ہے، کہ جاتی چیزوں میں دکھ کا مفہوم مخفی ہوتا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اس مکمل کرنے کی ذرا تحریک نہیں ہوتی ۔ بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ شاید پیر جان بوجھ کر اسے لکھنے سے گریز کر رہا ہوں اور صرف ذہن میں لذت کے جیب ، بے حد جاندار احساس کے ساتھ اس کی پرورش کے جارہا ہوں۔ بعض اوقات محسوس ہوتا ہےکہ یہ صرف میرے لیےہی ہے۔ دیکھیے کب مکمل ہوتا ہے۔ جب بھی ہوا۔ پہلے آپ ہی کو ھوا بدید کےلیے بھیجوں گا اور آپ کا جواب آجانے پر کہیں اور

مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہونے والا ہے ۔ جنوری میں ایک بار پھر Stress test ہوگا۔ آرٹری میں radio – active سیال ڈال کر images لی جائیں گی۔ اُن سے پنا چکے تاکہ آرٹری نیوز کُھلی ہوئی ہے یا پھر بندہونے لگی ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں شاید بائی پاس کروانا ہی پڑ جائے۔ دیدہ باید!

حضرت آپ کے انداز میں عجیب سے فاصلے کا احساس ہوا ۔ ممکن ہے یہ میری خام خیال ہو۔

زینت کو پیار۔

آپ کا

محمد عمران

27 دسمبر 89 ء

برادرم۔

میرا 27 نومبر والا خط ملا ہوگا۔ آپ کے والد صاحب کےپتے پر بھیجا تھا۔ اس میں ایک ترجمہ بھی رکھ دیا تھا۔ اس کے دودن بعد سید عارف کا خط آیا کہ وہ لاژ ۔۔۔" کو "جواز" کی دسمبر جنوری کی اشاعت میرٹ مل کر رہے ہیں۔ میں نے افسانہ وارث علوی کو پڑھنے کے لیے بھیجا تھا۔ انھوں نے بعد میں سید عارف کے حوالے کردیا ۔ میں نے سوچا کہ قبل اس کے کہ آپ "جواز" میں دیکھیں، خود ہی کیوں نہ مطلع کردوں۔ امید ہے یہ بات اف نے کی "آج " میں اشاعت کی راہ میں مانع نہیں ہوگی۔

"تاریک گلی" سنگ میل دالوں نے چھاپ دیا ہے۔

میں نےپچھلے دنوں چند اور تراجم بھی کیےہیں۔

امید ہے آپ بہ خیریت ہوں گے۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

"آج" کی کتابت کے واسطے جو ورڈ پروسسیر استعمال کیا ہے ، اس کے بارے میں کچھ بتائیے۔

29 دسمبر 89 ء

برادرم۔

دودن ہوئے آپکو اور زینت کو خط لکھ چکا ہوں۔ کل آپ کا لفافہ آیا، اور جواب دینے کی بے قراری طاری ہوگئی ہے۔ پھر آپ کو بار بار خط لکھ کر مجھے اپنی کوتا ہ قدی کے کوتاہ ہوجانے کا خدشہ کبھی نہیں ہوتا۔ گویہ خیال کبھی کبھی پریشان ضرور کرتا ہے کہ اپنی مصروفیات میں مراسات کا یہ pace ٹائم رکھنا شاید آپ کے بے دشوا ر ہو۔ امید ہے میری ضرورت سے زیادہ متعدی آپ کے لیے وبال جان نہیں بن جائے گی۔ آپ کے حالیہ خط کے لب ولہجے سے مجھے بڑا اطمینان ہوا۔ آپ کو ممکن ہے کسی قدر، اندازہ ہوگیا ہوکہ فروری سے نومبر کا درمیانی وقت میں نے بڑی شدید ذہنی اذیت کا عالم میں گذارا ہے۔ میں نے اس عرصے میں اپنے کو باعد تنہا اور بعض اوقات بالکل بے آس مدد گار محسوس کیا۔ دراصل میرا دنیا سے سمجھوتا ہونے کا نہیں ۔ آپ مجھے اپنے سے بے حد نزدیک محوسوس ہوئے، جس کی تمام تر ذمہ دااری بہرحال صرف مجھی پر عائد نہیں ہوتی۔

میں نے بائی پاس خود اس لیے نہیں کریا کہ "علامہ کا تصور" میرے ساتھ" کچھ ٹھیک نہیں تھا" ۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ بلا میرے سر کیسے آن پڑی۔ میری زندگی میں سوائے سگریٹ نوشی کے کوئی ایسی بات نہیں تھی جو اس رض کو بھاجاتی ۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ سرجری کے بغیر کام چل سکے تو ہی کروں گا۔ مزید احتیاط اور ورش کے ذریعے کام چلاؤں گا۔پھر سرجری بھی ایسا علاج نہیں جس کے بعد آدمی بے فکر ہوجائے۔ اس کے بعد بھی بڑی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ اکثر 9 ،10 سال کے بعد دوبارہ سرجری کروانی پڑتی ہے۔ لیکن میں جنوری کا منتظر ہوں۔ کچھ اور ٹیسٹ بے جائیں گے۔ نب اندازہ ہوگا کہ angioplasty سے ارٹری میں جو کشادگی پیدا کردہ گئی تھی، باقی ہے یا نہیں۔ اگر ضرورت آپڑی تو بائی پاس کرواہی لوں گا۔ جیسا کہ میں نے زینت کو لکھا ہے My life is tainted forever میں مکمل طور پر صحتیاب تو کبھی نہیں ہوسکوں گا۔ ورزش اور کھانے پینے میں احتیاط سے ممکن ہے گاڑی چند سال گھٹ جائے۔ یہی کافی ہے۔ کسی نہ سے خرید کے طلب گار ہوں۔ تو بس جناب، آپ میرا خیال رکھا کریں۔

پرسوں ناصر بغدادی کا خط آیا اس سے معلوم ہواکہ آپ دونوں کی ملاقات اتفاقی تھی ۔ اور بعد میں آپ نے انہیں پرچہ بھی بھجوایا۔ آپ عقل مند آدمی ہیں۔ خود سمجھ جائیے۔ میں نے اگر ذکر نہیں کیا تھا، تو اس کا یقیناً کوئی معقول وجہ رہی ہوگی۔ میری ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ لوگ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے میرا وسیلہ ڈھونڈا۔ آپ نے پرچا مجھے بھجوادیا تھا۔ مجھے اگر اس کی ایک آدھ کاپی اور درکار ہوتی تو براہ امتیاز آپ کے فرمائش کرتا۔ البتہ ستمبر میں مجھے آصف کا کط ملاتھا جس پر "آج" 80 کے عنقریب خط کی نوید تھی۔اور میں نے اس سے ضرور کہا تھا کہ ایک کاپی مجھے ضرور بھجوادے (یہ اس لیے کے زمانے سے آپ کا کوئی خط نہیں ملا تھا اور میں آپ کی خاموشی کو توڑنے کا بہانہ نہیں بننا چاہتا تھا۔) (آپ ہی نہیں ، مجھے بھی موصوف سے باقاعدہ الجھن ہونے لگی ہے۔ مجھے تو بعض اوقات اس بات پر کوفت ہوتی ہےکہ اگر ذہانت دینی تھی تو خدا نے کسی بہتر انسان کا انتخاب کیوں نہ کیا۔)

میں نے ترجمہ ڈرتے ڈرتے آپ کو بھیجا تھا کہ آپ اسےکبھی خرافات کی ذیل میں نہ ڈالیں۔ مجھے یہ اس لیے پسند تھا کہ اس میں عبارت ارائش سے عجیب نابک پن کے ساتھ بہتی نظر آئی، تاہم پُراثر ۔ اور میں نےیہ غلط نہیں لکھا کہ مجھے تو فور جیتی جاگتی عورت نظر آتی ہے۔ کمال ہے آپ کوبھی پسند آیا۔ اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ "آج" کے قاری کو افہام و تفہیم کی جملہ ۔۔۔ مہیا کر دی جائیں تو بڑے شوق سے انگریزی عنوان دیدیجئے۔ (اردو عنوان پر ستارہ جاکر نیچے فٹ فوٹ میں صاف اتنا درج کردیں “The Year of the Circassian” میں نے "عام زن جرکسی" کچھ سوچ سمجھ کر ہی رکھا تھا۔ اس میں تقالت کے باوجود عنائیت ہے۔ دیگر متراء فات سے کھِل کھال کر ہی اس عنوان کو اختیار کیا تھا۔ لیکن آپ نے جو تجویز پیش کی ہے مجھے اس سے اتفاق ہے اور فرمائیے!!

اگر سید محمد کا ظم اصل عربی سے ترجمے کے حتمی ہیں تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اُن کی کیا مدد کروں ۔ میں نے 20 سال سے اصل عربی میں عصری ادب نہیں پڑھا(وقت ہی نہی) ۔ چناچہ عربی متن کے مجموعہ نہ میرے پاس میں نہ یہاں کسی دکان میں دستاب ہوتےہیں۔ میرا خیال ہے اس کی کتابیں پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں ضرور ہونی چاہئیں۔ ایک صورت یہ ہوسکتی ہےکہ اگر کاظم صاحب کو پہلے سے کسی افسانے کا علم تو مجھے مصنف کا نام اور افسانے کا عنوان لکھ بھیجیں۔ میں یہاں یونی ورسٹی لائبریری میں جاکر دیکھوں گا ۔ کتاب مل گئی تو معلقہ صفوں کی فوٹو کاپی بنا کر بھیجدوں گا۔ میرے پاس جو دو ایک Collections ہیں وہ انگریزی تراجم کے ہیں۔ بہرحال آپ ان سے وضاحت کےلیے کہہ دیکھیے۔

بھائی "جاتی چیزیں" آپ ہی کےلیے ہوگا۔ پہلے لکھ تولوں ۔ آپ خود "امیدوار" لکھ کر شرمندہ کر رہے ہیں۔ میری خوش نصیبی ہےکہ آپ بغیر دیکھے ہی دام لگا رہےہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو مجھ پر اعتماد ہے اور یہ بات میرےلیے باعث تسکین ہے۔ اور اس بار یہ وعدہ ہےکہ پہلے آپ کے پرچے میں اور بعد میں کہیں اور چھپے گا۔

جی ہاں"تاریک گلی" آگیا ہے، اور اچھا خاصہ چھپا ہے۔ بس ایک قباحت ہے: آپ کے مکتنے سے نہیں شائع ہوا۔ یہ اس کے باوجود کہ مجھے اس کی باقاعدہ رائلٹی بھی ملے گی۔ (انتظار کی انگریزی کتاب کے ان لوگوں نے 7 ہزار کے قریب دیے تھے) یہ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ کے ہاتھوں چھپنے کی لذت کچھ اور ہوتی ۔ میں ان دنوں جو بھاڑ جھونک رہا ہوں اس کا اندازہ میرے بعد اس وقت ہوگا جب لوگ اردو کو بصری زبان بنانے کی کوشش کریں گے۔ چناچہ مجھے اپنی زندگی میں چند فاریوںکی ضرورت نہیں۔ اور یہ کہیں گئے نہیں۔ یعنی مجھے اپنی کتابوں کے ہاتھوں ہاتھ بکنے کی توقع نہیں۔ (بک جائیں تو کوئی مضائقہ بھی نہی۔) اور ان اسے پیسہ کمانے کی آرزو کبھی نہیں رہی۔

اب میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں ۔ میں ادھر علامات کے دوران ایک منصوبہ بنا بیٹھا ۔ ترجموں کی ایک اور کتاب ،جس میں 99 فیصد فکشن کے تراجم ہوں گے۔ تفصیل : کنڈیرا کے ناولوں کے دوباب جو آپ نے چھاپے تھے بے الوف کا یہ باب ! دوباب سوثرے نیتن کے Career Ward کے: امی تا وگھوش کے تازہ ناول The Shadow livesکے 3 بے حد Procreative اعتباسات: اور شہلا ھاڑی کی منع پر کتاب Law of Desire سے عروش خائم کا انٹرویو یہ ساری چیزیں میں نے پچھلے ماہ ترجمہ کرلی ہیں (انٹرویو خاص زینت کےلیے ترجمہ کیا ہے) اور اب کمپیوٹر پر چڑھا رہا ہوں ۔ ضرورت پڑی تو اس میں لیلیٰ بعلبلی والا افسانہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ کتاب کا نام ہوگا "مباشرت" ٹائیٹل بھی سوچ لیا ہے۔ شروع اور آخر میں فرخے زاد کی دو نظیر اصل فارسی میں ہوں گی۔ سب ملا کر 200 صفحات ۔

یعنی کتاب بھی سنگ میل سے چھپ سکتی ہے اور اس کے پیسے بھی مل سکتے ہیں لیکن آپ یہ بتائیے کہ آپ کو اس میں دل چسپی ہے؟ "آوارگی" کے ساتھ جو ہوا فروری نہیں کہ میری ہر کتاب کے ساتھ ہو۔ پھر آپ کا اس میں کوئی حضور بھی نہیں تھا۔ آپ نے ہر کتاب اور پرچا بے حد سلیقے سے چھاپا پے۔ اگر یہ اتنے سلیقے چھپ جائے بنتے سلیقے سے"آج" کا تازہ شمارا چھپا ہے تو مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہیے ۔ اگر آپ کو "تاریک گلی" میں الفاظ کا سائز پسند ہے تو اسی پر تیار کر سکتا ہوں۔ (میں ان دنوں ایک اور پروگرام حاصل کرنےکی فکر میں ہوں۔ اگر وہ تسلی بخش نکلا تو پوری کتاب از سر نو اس پر تیار کر لوں گا۔) اگر آپ کو کتاب میں دل چسپی نہیں لیکن ترجموں میں ہے۔ تو میں یہ آپ کوبھیج سکتا ہوں ۔

آپ نے آج "کے لیے جو ورڈ پروسسیر استعمال کیا ہے، وہ ایپل /میکن ٹاش پر استعمال ہوتا ہے یا IBM پر؟ اگر موخر الذکر یہ ہو سکتا ہو تو کیا اس کی ڈسکٹس اور ترکیب استعمال مل سکتی ہے؟

آپ خوش قسمت ہیں کہ زینت آپ کی قسمت میں آئی۔ اس سے زیادہ کہنا فضول ہوگا۔ Cherish her وہ یہاں فری تعلیم کے لیے آنا چاہتی ہیں۔ اگر آئیں تو آپ بھی ساتھ ہوں گے؟

آپ کا

محمد عمران

لندن

11 ستمبر 89 ء

برادرم ۔ آداب

آپ کا خط ملا۔

"محراب" مجھے بھی ابھی تک نہیں ملا۔ معلوم ہوا تھا کہ اس میں میمری دو شایع شدہ کہانیاں شامل کی جا رہی ہیں شاید اُن کا بھی وہی حشر ہوا ہو جو آپ کے افسانے کا ہوا۔ معلوم نہیں۔ ادبی رسائل کے مدبران کو کیا ہو گیا ہے۔ سہیل کو کم از کم آپ کو مطلع تو کردنیا چاہئے تھا کہ بہ جوہ آپ کا افسانہ شامل نہیں کر رہے ہیں۔ میر ابھی آپ کا کا جیسا حال ہے ۔ کوئی ادبی گراں ۔ انجمن یا جماعت ایسی نہیں جس سے میرا تقسیم کے بعد تعلق رہا ہو٭رائٹر رکاؤٹ کا داعی بننے کی غلطی کی تھی۔ لکن گلڈ کے قیام کے فوراً بعد اس سے منفقی ہوگیا تھا۔ بلکہ میری تو ادیبوں نے خط و کتابت یا ان کےساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی نہ ہونے کے برابر تھا۔ آپ پہلے ادیب نہیں جس کے ساتھ باقائدہ خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا۔ مگر دور ثانی میں۔

"آج" کا نام پہلی بار آپ سے سنا۔ اور اجمل کمال صاحب کابھی۔ آپ کہتے ہیں تو یقیناً اچھا میرج ہوگا۔کیا کسی طرح سے ایک شمارہ دیکھنے کو مل سکتا ہے؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ "خاطر معصوم" چھپا چاہتی ہے۔ اجمل صاحب جانتے ہیں کہ پھر بھی اس کا ایک آددر باب "آج" میں شایع کریں تو مجھے کوئی، اعتراض نہ ہوگا۔

رہی بات مسافروں کی تو آپ کو معلوم ہےکہ میں جمیل چاہی صاحب سے وعدہ کر چکا ہوں۔ پہلا افسانہ اُن کو پورا ایک مہینہ ہوا بھجا تھا۔ اور دیکھا تھا کہ رسید سے فوراً مطلع کریں۔ ابھی تک انتظار ہے۔ یا تو ڈاک والوں نے کسی کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا یا چابی صاھب ! اتنے مصروف ہیں کہ ۔۔۔کی اور ایک صاقب پاکستان جاؤ ہے ہیں پہلے افسانے کی نقل اور دوسرا افسانہ اور ترجمہ اُن کے ساتھ بھیجنے کا ارادہ ہے لیکن اس ہدایت کے ساتھ کہ وہ چابی کسی صاحب کو فون کرکے معلوم کریں کہ افسانہ میں نہیں معلا یا نہیں ۔ نہیں علاقو تینوں چیزیں انکے حوالے کردیں اور مل گیا ہے تو مجھے مطلع کریں تاکہ چابی صاحب سے پوچھوں کہ یہ کیسا اور کہاں کا اخلاق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ چھاپنے سے ڈرتے ہوں۔ اگر یہ بات ہے تو تینوں چیزیں "آج " کی ۔ آئندہ جو کچھ بھی لکھوں گا وہ یقیناً "آج" کا۔

دونوں افسانے آج شمعون کو بھیج رہا ہوں ۔ وہ اُن کی عکس تھیں آپ کو ارسال کردیں گے۔ دس بارہ روز کے اندر آپ کو مل جانی چاہئیں۔

"تاریک گل" کی فاضل کا بیان آجائیں تو ایک مجھے ضرور بھیجئے گا۔

اسلم فرفی اور کمال احمد رضوری کو امریکہ سے واپسی پر خط لکھے تھے۔ لگ بھک ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ مگر ابھی تھ ان میں نے ایک نے بھی جواب نہیں دیا۔ ڈاک ڈاکوں کو کوسوں یا ان ملیے تاراض ہوں۔ یا حقدو ر ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں کبھی کبھی تو خیال آتا ہے کہ کہوں دوبارہ لکھنے لکھانے کے چکر میں پڑ گیا۔

اپنی صحت کا خیال رکھیں

نیا سال مبارک!

خیراندیش

ضمیر

**Stop Press**

1۔ ابھی ابھی جمیل صابی کا خط ملا۔ اور سلم فرخی کا بھی دونوں حضرات دبی گئے ہوئے تھے۔ اسلئے جواب میں دیر ہوئی۔

2۔ وہ انگ نمبر" کے بارے میں جمیل صابی نے لکھا ہے۔

"آپ نے کمال کی کہانی لکھی ہے؟

3۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ "سوکھے ساون" "محراب " میں شائع ہوگئی ہے۔ اور لکھا ہےکہ " انہوں نے" شعور سے قلم" بنوا کر شائع کی ہے"

یعنی برادرم محمد عمر ۔۔۔آپ مجھ سے اچھے رہے کہ کہانی نہیں چھاپی انہوں نے می میری کہانی انہوں نے عمرام سینرا کے تمام چتیا پولن کے ساتھ چھاپ کر میری مٹی پلید کردی ھالانکہ میں اُنہیں لکھ چکا تھا کہ کہانی میں یہ یہ "اصلاحات" کی گئی ہیں۔

اجمل صاحب کا پتہ لکھیں ۔ کیا ممکن ہےکہ وہ"خاطر مفھوم" اور انھانوں کے مجموعے کے تقسیم کا ۔ بن جائیں؟ ممکن ہو تو اشتہارات میں اور کتابوں میں نہیں "آج" کا پتا دیا جائے۔

ض

9 جنوری 90 ء

برادرم۔

میرا 29 دسمبر کا خط ملا ہوگا۔

میں نے "آج" ، "خاطر معصوم" (خیرالدین احمد) ، اور آپ کے سلسلے میں خیرالدین احمد کو لکھ دیا تھا۔ کل اُن کا جواب ملا حالاں کہ 11 ستمبر کا ہے اور لفافے پر مہر بھی اسی دن کی ہے۔ اس خط میں بہت سی باتوں کا جواب صرف آپ ہی دے سکتے ہیں۔ گو خط نجی ضرور ہے۔ لیکن اسی میں کوئی نازک بات نہیں جس کو آپ کے جان لینے سے دنیا پتہ دبالا ہوجائے یا خیر کے اور میرے تعلقات کی نیا ڈول جائے۔ میں اس کی ایک نقل آپ کو بھیج رہا ہوں۔ (آپ یہ خط کسی اور کو نہ دکھائیے گا) جو اب طلب امور کے بارے میں یا مجھے لکھ بھیجیں یا براہ راست انہیں لکھیں۔ ان ک ا پتا نیچے لکھ رہاہوں۔ آپ "آج" کا ایک نسخہ انہیں بھجواہی دیں۔ ان دنوں خیر صاحب ہر جوبن آیا ہوا ہے۔ دھڑا دھڑ لکھ رہے ہیں۔ برل۔

میں نے اس بیچ میں سیمون دُبوار کے ناول The Mandarins کے ایک باب کے 30 صفحوں کا ترجمہ بھی کر ڈالا ہے، اور اس اردو ورڈ پر اسسر کا آڈر بھی دیدیا ہے۔ جس کے بارے میں پچھلے خط میں لکھا تھا۔

خیر مسحود کا خط ماہ ڈیرہ پہلے ملا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ قبلہ آصف صاحب جنوری میں ہندوستان کا حصہ رکھتے ہیں۔

اور کوئی قابل ذکر بات نہیں۔ بس آپ کے خط کا اتنظار ہو رہا ہے۔ فرصت ملنے پر لکھیے گا۔

زینت کو پیار۔

مخلص

محمد عمران

23 جنوری 90 ء

برادرم۔

آپ کا 8 جنوری کا نوشتہ ملا۔ پر شاید دو چار دن میں آجائے۔ اگر خط کو پو سٹ کرنے سے پہلےمل گیا تو پڑ ھ کر اسی خط میں رائے لکھ دوں گا۔ ان دنوں میں چھٹی پر ہوں ستمبر تک ، میں چاہتا ہوں جتنا وقت ہوسکے اپنےساتھ گزار لوں۔ کچھ اور ترجمے کرلوں،دوچار کتابیں اور پڑھ لوں۔ میرا سارا وقت گھر پر تنہا گذر تاہے۔ بڑی تمنا ہےکہ ایک آدھ کو چھوڑ کر کسی کا دست نگر نہ ہونا پڑے، کسی کو کبھی خط نہ لکھنا پڑے، چناچہ کسی کے جواب کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے ۔ لیکن زندگی ہے تو سوا بھی ہونا پڑےگا۔ غیر کا منت کش ہوئے بغیر تو آدمی قبر تک بھی نہیں جاسکتا۔ اس لہز ترانی کا ماحصل : ان دنوں میرے پاس، ایک لحاظ سے، کافی وقت ہے، اور آپ کو خط لکھ کر وقت اچھا گزر جاتا ہے۔

"میں آپ کے ایک Full Length خط کا منتظر ہوں۔ 27 دسمبر والا خط تو بے حد مختصر ہے۔ "29 دسمبر والا خط ، جو کافی مفصل تھ، مل چکا ہوگا، اور اس کے بعد والا بھی ، جو ضمیر الدین احمد کے سلسلے میں تھا۔ آپ کی قسمت پر شک آتا ہے: تمنا کرتے ہیں تو فوراً پوری ہوجاتی ہے، بلکہ "پورا ہونا" اس فکر میں فنڈ لاتا رہتا ہے کہ آپ تمنا کر بھی چکیں۔ ادھر میری قسمت ملا خط ہو: خوب جگہ چھوڑ کر اور جلی حروف میں میرے خط آتا میں ، جن سے تفصیل اور طوالت کا اشتباہ ضرور قائم ہوجاتا ہے۔ اس پر آپ کی کم گوئی کی عادت متنزادبا آپ نے یہ تو لکھا کہ لاہور میں "آپ کی کہانی آج کل خاصی موضوع گفتگو ہے، "لیکن کن پردہ نشینوں نے اسے موضوع گفتگو بنایا ہا یہ نہیں۔ نہ یہ کہ کیا اظہار خیال ہو رہا ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب سبیل نے چھاپی ہی نہیں تو لوگوں نے کہلا سے پڑھ لی۔ ادب کے کاروبار میں آدمی کو پگڑی اُتار کر داخل ہونا چاہیے۔ سبیل، غالباً ، دوستیوں اور مصلحتوں سے ڈر گئے۔ افسوس کے ہمارے پہلے حکومت سے پہلے خود ادیب سنیسر شپ قائم کرنے کو دوڑا دوڑا پھرتا ہے۔

"بہت دنوں سے آپ سے جی بھر کے باتیں نہیں ہوئیں۔ اس کا کوئی موقع نکالیے۔ خط کے ذریعے ہی سہی۔ " ان نیک تمخات کا اظہار آئینہ سامنے رکھ کر اندر نظر آنے والے عکس سے کرنا اول تر ہے۔ مجے خط لکھنا ویسے ہی پسند ہے، اور آپ کو خط لکھنے میں تو اور بھی لطف آتا ہے۔ اس دوڑ میں آپ پیچھے رہ جائیں گے۔ تاہم ایک بار "مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا" ہوس جائے۔ کیا حرج ہے۔ اور کچھ نہیں تو طول سابقہ میرا دل خوش ہوجائے گا۔ کبھی مجھے بھی تو لمبا سا خط ملے!

آپ کےا س سے پچھلے والے خط میں "خیر ، عیسیٰ بدین خود" پڑھ کر میرا دل اس تحریف کو چاہا تھا:" خیر عیسیٰ بدین خود! " دیگر : "نادیک گلی " کے انتساب میں اشارہ اپنی ریا (ح) کاری کی طرف تو خیر تھا ہی ، لیکن اسے میں نے "صلائے عام ہے" کے ممنوں میں زیادہ استعمال کیا تھا۔ ان دنوں میرا انداز کچھ ضرورت سے زیادہ elliptical ہوتا جار ہا ہے۔ خدا خیر کرے۔ اس میں اپنی رسوائی اور اپنے بارے میں غلط فہمی کے راہ پا جانے کا امکان زیادہ ہے۔

وارث علوی کا آخری خط شاید ڈیڑہ دو ماہ پہلے ملاقات ۔ اس میں انھوں نے یہ مژدہ سنایا تھا کہ سرطان صرف ایک گردے تک ہی محدود رہا تھا۔ دوگردہ آپریشن کر کے نکال دیا گیا۔ سو فیصد صحت یابی صحت یابی متوقع ہے۔ اگر آپ کی اطلاعات اس کے بعد کی ہیں تو مجھے تشویش شروع ہوگئی ہے۔ بہت پیارا شخص ہے۔ میں اسے ہر چند کہ یہ خارش کی یاد دلاتا ہے۔ سیلان الغم اور رب زدنی علما بینے تقادوں سے لاکھ درجے بہتر سمجھتا ہوں۔

حضرت مجھے ایک فرمائش کرنے ہے: 1965 میں انجمن ترقی اردو نے مولوی عبدالحق کی The Students’ Standard English – Urdu Dictionary بہت ہی باریک اردو نفیس سفید کاغذ پر چھاپی تھی، اور جلد بھی مضبوط بندھی تھی۔ میرا نسخہ تار تار ہونے کو ہے۔ اگر مل سکے تو کیا کہنا۔ رجسٹری ہوائی ڈاک سے بھجوائیے گا ۔ پلنگ مضبوط ہو۔ جملہ فرح میرے ذمے ۔ لیکن بچے یہی باریک کاغذ والا ایڈیشن چاہیے۔ کوئی اور نہیں۔

"جاتی چیزیں" ایک مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ جانے کیا بات ہے، لکھنا چاہتا ہوں۔ اور نہیں بھی۔ بیک وقت۔ لیکن اس تذبذب کی وجہ موضوع یا اس کے متوقع شمولات ہر گز نہیں۔ میں تو خوش تھا کہ ادھر اپنے کو ترجموں میں لگالیا ہے تو تخلیقی خواہش کی اس طرح نکاسی ہوجائے گی۔ افسانہ لکھنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ لیکن آپ نے یاد دلایا ۔ خیر صاحب میں نے وہ فائل نکالا جس میں اس سے متعلق وہ یاد اشتیں تھیں جو جون / جولائی میں رقم کی تھیں۔لیکن محسوس ہوا کہ اس کا سارا گذاراور جو جذباتی فضا قئم کرنا چاہتا تھا،گرفت سے نکل کگئے ہیں۔ اگلے آٹھ دس دن میں لکھنے کی کوشش کروں گا۔ مجھے خدشہ ہےکہ یہ دوسرے یا تیسرے درجے کی چیز کی جون میں اٹھے گا۔ خیر۔

کیا سومرو صاحب کے ٹیکسٹ ایڈیٹر میں، اسکرین پر اردو حروف تہجی پروجیکٹ کرنے کی صلاحیت ہے؟ کیا براہ راست لیوز پر پرنٹ آؤٹ نکل سکتا ہے؟ لکھیے گا۔ اگر ایسا ہوسکے تو کیا کہا ۔ میں پروگرام کی فرمائش کروں گا۔ پھر یہاں سے Camera Ready کاپی آپ کو بھجوادیا کروں گا۔ آپ دوبارہ محنت کرنے سے بچ جائیں گے۔

میں نے 9 جنوری والے خط میں لکھا تھا کہ بودار کے ناول "دی میڈرننیز" کے ایک مختصر سے حصے کا ترجمہ اور کرلیا ہے۔ اس کےبعد مجھے شرارت سوجھی۔ لیکن چلے: بودار چوتھی دہائی میں جب امریکا آئی تھی تو شکاگو میں امریکی ناول نگار نیلن ایگلر ن سے اسکا بڑا ہیجان خیز معاشقہ چلا تھا۔ یہ سرما کا واقعہ تھا۔ بودار 2 ماہ رہ کر واپس چلی گئی ۔ اگلی گرمیوں میں پھر آئی اور 3 ماہ رہ کر پھر چلتی بنی۔ اس سے اگلے گرمیوں میں پھر آئی ۔ دراصل پیرس اور سارتر کوچھوڑنے کےلیے تیار نہ تھی۔ اس معاشقے کا بڑا محتاط ذکر اس نے اپنی آٹو بایگرافی کی تیسری جلد Force of Circumstanceمیں کیا ہے۔ اور ایگلان سےپہلی ملاقات کا حوالہ اس کی مطبوعہ ڈائری America Day by Day میں بھی ملتا ہے۔ الغرض اس معاشقے کے سارے جذباتی Coordination بودار کے ناول "دی مینڈرنیز" میں ملتےہیں۔ تینوں ملاقاتوں کا تفصیل ذکر ہے۔ یہ ناول میں مختلف جھگوں پر پہیلی ہوئی ہیں۔ یہ معاشقہ ناول کا اہم جز ہونے کے باوجود اپنی جگہ پر قائم بالذات بھی ہے۔ سوا سو صفحے لگ بھگ ! میں نے تینوں ٹکڑے ترجمہ کرلیےہیں۔ یہی شرارت تھی۔ مناسب پیش لفظ کے ساتھ اسے مستقل کتاب کی حیثیت سے شائع کیا جاسکتا ہے۔ نام ہوگا: "ایک محبت کی کہانی" ۔ (یا آپ جو تجویز کریں) اگر اس طرف طبیعت مائل ہو تو بتائیے گا۔

میں نے آصف فرض کے پاکستان پہنچنے کے بعد والے واحد خط کا جواب ستمبر میں دیدیا تھا۔ پھر میرے ایک طالب علم نے انہیں لاہور سے ایک خاصا قیمم سا لفافہ بھی بھیجا تھا جس میں آصف کے مطلوبہ اور میرے نوشتہ 3 انگریزی دیپاچے تھے۔ میرے بیج میں پڑنے پر عبداللہ کی کتاب کے پبلشر نے انہیں ایک جلد "ڈان" میں تبصرے کےلیے۔ بھیجدی تھی" ۔ آصف نے نہ جواب دیا نہ تبصرہ کیا۔ بھائی، آپ مجھے اس سلے میں کوئی راہ سمجھا سکتے ہیں؟ میں ہر شخص کی مد د کےلیے تیار ہو جاتا ہوں اس میں مجھے بعض اوقات سخت زحمت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس پریشانی استعفیٰ ! ظاہر ہے مجھے خود کو ہلکا ن کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ۔۔آپ بھی ان سے بہت زیادہ خوش نہیں معلوم ہوتے۔ اگر وہ دیا ہے اور کتاب اُن سے کسی طرح واپس حاصل کیے جا سکیں تو اچھا ہو۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ اُن کی دل آزاری ہو۔ آپ نے پرنٹنگ کے سلسلے میں لکھا ہے کہ آپنی غلطیوں سے سیکھ رہے ہیں، مجھے بھی یہی کرنا چاہیے ۔ ہر معاملے میں۔

آج 29 جنوری ہوگئی۔ پرچا نہوز نہیں پہنچا ہے۔ اس خط کو مزید روکے رکھنا منا سب نہیں۔ چناچہ "آج " ہر رائے اب اگلے خط میں ملے گی۔ زینت کو پیار۔

آپ کا

محمد عمران

یکم فروری 90 ء

برادرم۔

کل ، خدا خدا کر کے، "آج" ملا۔ اوپر کا خاکی ، ریپر تار تار ہوچکا تھا۔ ڈاکی نے دالوں کو دوبارہ پیک کرنا پڑا۔ شاید اس لیے ملنے میں اتنی تاخیر ہوئی۔ میں ایک خط پرسوں اترسوں بھیج چکاہوں۔ یہ خط 2 باتوں کی وجہ سے فوری لکھ رہاہوں۔

میں نے پرچے میں شامل نظموں کا پورا حصہ پڑھ لیا ہے اور میرا سر جھنجنا رہا ہے۔ ان نو نہالوں کی تاروں الطلائی کے سامنے تو کنہ مشقوں کو شرم آجائے۔ آپ فرداًفرداً عذرا عباس ، احمد فواد، اور فہمیدہ ریاض کو میری طرف سے کہدیں کہ بھئی اب تمھی لوگ اردو ادب کی آبرو ہو۔ اپنی حفاظت کرو، اپنے کو چیرش کرو ۔ بس ریاض کے یہاں ہلکا سا تضع ، ہلکے سے بوجھل پن کا احساس ہوا، جیسے خواہش خود آگاہ ہوگئی ہو۔ لیکن عذرا اور فواد کے پہلے معصومیت اور بے ساختگی اپنے عروج پر ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ! جب احمد فواد کی کتاب نکل آئے تو ضرور پڑھنا چاہوں گا۔ ذی شان کی کتاب پڑھنے کی خواہش بھی ہے۔

دوسری بات : میں نے اردو کا جو نیا ورڈپراسسر منگایا تھا وہ آگیا ہے، لیکن اس کا فونٹ بے حد واہیات ہے۔ حضرت ، آج کا یہ شمارہ بہت اچھا چھپا ہے۔ اس کےلیے آپ نے جو ورڈ پراسسر استعمال کیا ہے، وہ آپ مجھے بھجوسکتے ہیں؟ اور جس قدر جلد ممکن ہوسکے، مع ترکیب استعمال کے اور جس قدر مفصل ہو، بہتر ہو گا؟ اگر اپ کے پاس موجود ہے تو بس ڈسکٹس پر نکل کرنا اور Manual کی فوٹو کاپی بنوا نا ہوگا۔ آپ پیسوں کی فکر نہ کریں۔ میں بھائی کو لکھ کر بھجوادوں گا۔ لیکن اگر خریدنے کا معاملہ ہوتو مجھے فوراً جملہ ضروری یا تو ں سے مطلع فرمائیں۔ میرے پاس جو کمپیوٹر ہے وہ IBM ہے اور DOS استعمال کرتا ہے اگر IBM کےلیے اس پروگرام کا ورژن مل جائے تو خوب ، ورنہ ایپل لیکن ٹاس والا ہی سہ۔ میں پہلے یونی ورسٹی کی مشین پر استعمال کرلوں گا۔

میں نے جو تراجم کیے ہیں وہ کمپیوٹر چڑھنے کے منتظر بیٹھے ہیں۔ ایک ماہ اس نانہجار ورڈ پراسسر کو حاصل کرنے میں برباد ہوگیا۔ یہ وقت ہاتھ سے نکل گیا تو پھر جانے کب یہ تراجم تیار ہوسکیں ۔ الغرض ، ذرا متعدی دکھائیے۔

میں نے "جاتی چیزیں" لکھنا شروع کر دیا ہے۔ پہلا ڈرافٹ ۔ اگر کوئی اور ضروری مصروفیت نہ نکل آئی تو، ہفتے عشرے میں تیار ہو جائے گا۔ پھر اسے شراب کی طرح کچھ وقت کے لیے الگ رکھ دوں گا تاکہ ذائقہ درست ہوجائے۔ یا نکھر آئے۔ پھر نظرثانی کر کے آپ کو اور چند اور دوستوں کو پڑھنے کےلیے بھیجوں گا۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ اور زینت کی آنکھوں کی تکلیف اب بالکل جاتی رہی ہوگی۔

میں جواب کا بڑی بے چینی سے منتظر ہوں۔

والسلام آپ کا

حمد عمران

5 فروری 1990 ء

مہربان۔

اس بارتو آپ نے قیامت کا انتظا ر کروایا ہے۔ آپ کو 4 خط لکھ چکاہوں (21 دسمبر، جنوری، 29 جنوری ، اور یکم فروی کو) آپ کا خط جو 23 جنوری کو ملا تھا وہ دسمبر کے ایک اور خط کے جواب میں تھا۔ اس خاموشی سے ذہن مختلف احکامات یا اعمالات کی طرف بھبکنے لگتا ہے، جو خوش آئند نہں۔ وہاں کی جو خبریں ملیں ہیں ، ان سے طبیعت اور متوجس ہوجاتی ہے۔ خدا کرے آپ اور زینت بخیریت ہوں۔ اب مجھے اپنے خطوں کے جوش اور ولولے پر عجیب آرہی ہے۔ میں بے کا رہی میں اس قدر مستعد اس قدر سیدیں ہوجاتا ہوں۔

اس درمیاں میں میں نے تازہ "آج" کا نثری حصہ بہت کچھ بڑھ لیا ہے۔ مظہر علی میاں صاحب کے حوالے سے بالکل ۔۔۔نہیں ہوئی ۔ اکرام اللہ کانا، لٹ ابلتہ، بہت پسند آیا، اس میں ارتکا کی گئے ہے۔ لیکن ، موضوع جاری نہی رہی۔ روایت میں ضرور ۔۔۔ہے۔ انہیں زبانی پر بھی قابل شک عبور حاصل ہے۔ پھر ان کی نظر جزبات پر بہت باریک بین ہے۔ پچھلے دفوں نہیں ہے۔ انور خان کا نیا مجموعہ بھی ملا ۔ اس میں زبان اور موضوعات کی تازگی کا احساس ہوا، احساہوں کہ ان میں نہ جنجوف اور پیدی کے ۔۔۔بن کیساتھ تجربے کی تکمیل کا احساس ہو آہے نہ منٹور اور دویاساں کی طر ایک زلزلہ خیز اختتام کا۔ ان میں امکانات کا دریا ضرور موجزن ہے۔ لیکن دورہ ان کا پیچائیں کرتے ، چلو بنا دم ہوکر بیٹھے رہتے ہیں۔ تھوڑی سی کوشش سے وہ اپنے لیے بہت بلند مقام پیدا کر سکتا میں ۔ میں نے اکرام اللہ کو مبارک باد کا خط لکھ دیا ہے۔

کہیے ضمیر الدین احمد کی طرف سے کوئی خیر خبر آئی، انہیں آپ کا خط اور "اج" کے ۔۔۔۔ ۔۔

میںنے بھائی صاحب کو ہفتہ عشرہ ہوا خیرآباد لک دیا ہےکہ وہ آپ کو 1000 روپے بھیجدیں ۔ پرچے پر کسادیجیے گا۔ اگر بنداکے ضم کدے کا ویران ہوجانے کا خدشہ ہو تو میں مجبور نہیں کروں گا۔ آپ عبدالحق (بابائے ا ردو) دال ڈکشنری بھجوادیجئے گا، جن کی درخواست کی تھی، نیز آنے والے "آج" کی 5 کاپیاں ۔ دونوں کی قیمت اور ہوائی خرچ کے بعد کچھ بچ رہے تو آئندہ کچھ اور خلب کرلوں گا۔

میں نے "جاتی چیزیں" لکھ لیا ہے۔ فی الحال وہ mature ہو رہا ہے۔

بھئی جواب ضرور دیں۔ زینت کو پیار

والسلام

آپ کا

محمد عمران

7 مارچ 1990 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

میں نے تنگ آکر پرسوں ایک خط آپ کو لکھا۔ اس دن دوپھر کو زینت کا خط ملا جو 10 فروری کا چلا ہوا تھا۔ کل آپ کا 25 فروری کا لکھا ہوا خط ملا۔ اس سے یہ بات واضع ہوگئی کہ ان دنوں خط بڑی بے ڈہنگی رفتار سے آجا رہیں ہیں۔ لیکن یہ عقدہ نہیں کھلا کہ آ پ نے میرے 29 دسمبر اور 9 جنوری کے خطوط کو جواب سے کیوں محروم رکھا۔ حالات کی ان میں بہت سی جواب طلب باتیں تھیں۔ خاص طور پر "مباشرت" "نامی کتا ب کی اشاعت سے متعلق آپ کا عندیہ۔ جواب تو آپ نے کھل کر 23 جنوری اور 9 فروری کے خطوط کا بھی نہیں دیا۔ آُ ایڈیٹنگ صرف "آج" کے مشمولات کی کیا کیجئے۔ میں خطوں کے جواب کی ایڈیٹنگ کا قائل نہیں۔

اس پر اتنا خشک خط لکھا ہے کہ ۔۔۔!اور مجھ سے طویل باتیں کرنے کی خواہش و الخفیظ !! صاحب، میں آپ سے عمر میں کافی بڑا ہوں۔ کیوں مجھے اپنی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں۔ میں "آج" کی اشاعت کے سلسلے میں آپ کا جوش ، تن دہی، اور متعدی دیکھ کر خود بھی جوش میں آگیا اور اتنےسارے تراجم کر ڈالے ، اب آپ کی بے رحمی دیکھ کر ندامت ہو رہی ہے۔ الغرض ، جب آپ کا جواب نہیں آیا تو میں بھی ان طرف سے بے فکر ہوگیا۔ چناچہ دراز میں پڑے سٹررہے ہیں۔ ہاں، میں نے "جاتی چیزیں" مکمل کر لیا ہے۔ پچھلے دنوں انتون شمس ARABESQUES کے مصنف )۔۔۔آئے ہوئے تھے۔ بڑاخوب صورت لیکچر دیا۔ میں نے ان سے مانگ لیا ہے اور اردو میں ترجمہ کرنے کی اجازت بھی لی ہے۔

ورڈپروسسر ز کے سلسلے میں معلومات بہم پہنچانے کا بے حد شکریہ۔ لیکن فی الحال آپ ان کے حصول کی ذحمت نہ کریں۔ MLS کے جس پروگرام کا میں نے آ پ کو لکھا تھا۔ اس کے چند نئے اردو کے Fonts مل گئے پر جو گواز ہیں۔ میں آج ہی لیزر پرنٹر کا آرڈر دے رہا ہوں۔ 23 مارچ سے 30 مارچ تک جاپانی میں ہوں گا۔ واپسی پر پرنٹر آچکا ہوگا۔ استعمال کر کے اور پرنٹ آڈٹ دیکھ کر فیصلہ کروں گا کہ یہی ٹھیک ہےیا مزید کی جستجو کی جائے۔ تسلی نہ ہوئی تو آپ کو زحمت دوں گا۔

پرسوں والے خط میں مظفہ علی سید اور اکرام اللہ کی چیزوں ہو "ناچیز" رایے کا اظہار کر چکا ہوں۔ "آج " (بہار) کی کم از کم 2 کاپیاں بھجوا ئیے گا۔ اور اگر پچھلے خط میں جو پیشکش کی ہے وہ قبول نہ ہو تو پھر پانچ ۔ ان کی قیمت ، ہوائی رجسٹری ڈاک خرچ وغیرہ اس رقم سے لیں جو بھائی آپ کو بھیجیں گے۔

میری صحت ٹھیک ٹھاک ہے۔ امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ زینت کو سلام ۔ ان کا خط مجھے مل گیا ہے۔ جلد "روشن خانم" جو اُن کےلیے ہے، صاف کر کے انہیں بھیج دوں گا۔

والسلام

آپکا

محمد عمران

8 مارچ 1990 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

میں آپ کےجس خط کو رو رہا تھا اور شہید تصور کر چکا تھا، وہ کل خط خط تشریف لایا۔ کل ہی ایک خط میں بھی لکھ چکا ہوں جو آپ کے اُس والے کے جواب میں تھا جو پرسوں وار دہوا تھا۔ (اتنی پابندی سے نوجوانی میں اپنی محبوبہ کی وبھی شاید ہی خط لکھے ہوں!) اب بات صاف ہوگئی۔

آپ نے اپنی سی کردی، اب ضمیر صاحب جانیں اور ان کا کام، "آج" میں اشاعت کچھ آپ ہی کےلیے لائق فخر نہیں۔ اُن کو بھی اس کا احساس ہونا چاہیے۔

صاحب اگر مجھے اندازہ ہوتا، یا آپ نے باخبر رکھنے کی زحمت کی ہوتی، تو میں اپنی مباشرت کی ثقل سے آپ کو محفوظ رکھتا۔ "آج" میں چھپنے والے مصنفین کی نگاشات کے ساتھ اُن کی آئندہ اور جلد ہی شائع ہونے والی کتاب کے اشتہار ، اور نوٹس دیکھ کر میں نے یہ سمجھا کہ ان میں سے بیشتر آپ چھپانے والے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ "آج" کا بکھیڑا اس قدر پھیلا چکےہیں کہ یہ نہ صرف کل وقتی کام بنتا جا رہا ہے بلکہ اس سے آپ کی محنت کی کمائی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ آپ کی اکتاہٹ ، بدحواسی، داماندگی اِس خط سے تمرشح ہے۔ بھائی آپ مباشرت کے واسطے بالکل متردنہ ہوں۔ آپ نہیں چھاپیں گے، کوئی اور چھاپ دے گا، نہ چھپے تو بھی مضائقہ نہیں ٭ ا لبتہ سال چھ مھینے میں ۔۔۔حالات سازگار ہو جائیں اور کتاب کی اقامت برطہت کو قائل پائیں تو بتائیے گا۔ ترجمے چوں کہ آپ کو ذہن میں رکھ کر کیے گئے تھے، ان پر آپ ہی کا حق ہے۔ اگر گرما کی اشاعت میں کنجائش ہوتو کوئی بیس پچیس صفحے محفوظ کرلیں۔ میں کوشش کروں گا کہ جاپان کہ لیے نکلنے سے قبل امی تا وگھوش کے نئے ناول کے جن تین حصوں کا ترجمہ کیا ہے، صاف کر کے بھیجدوں ۔ اور میری یہی خواہش ہوگی کہ تینوں ساتھ ہی چھپیں۔ لیکن اس کا دارومدار بڑی حد تک اس بات پر ہے کہ میں اس کا تعارف لکھنے کےلیے وقت اور مناسب موڈ پیدا کر سکوں گا۔ اگر آپ کو پھر اعتماد ہے تو جاپان جانے سے قبل یا واپسی کے بعد یہ کام ضرور مکمل ہوجائے گا۔ یعنی آپ کی گرما کی اشاعت کی تاریخ مقررہ سے پہلے ۔ یہ جو آپ نے سالے کے خرچ کے بارے میں لکھا ہےکہ اخراجات اور آمدنی پر باربن سکتا ہے، تو اس سے مجھے خاصی تشویش ہو رہی ہے۔ مجھ سے جو ہو سکا کروں گا لیکن بہت کچھ اردو والوں کو بھی کرنا ہوگا۔

بودار کے جوتیں حصے ترجمہ کیے ہیں، خاصے طویل ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ کتابی شکل میں الگ سے چھپیں۔ ویسے آ پ کو ترجمہ پسند پسند آجائے تو آپ "آج" کے 3 شماروں میں ترتیب وار چھاپ سکتے ہیں۔ لیکن یہ ابھی بے حد رف حالت میں ہیں۔ سلیم نے اپنا ان "آوازیں" مجھے پچھلے سال جنوری میں دیا تھا اور میں نے تبھی پڑھ لیا تھا۔ آپ زحمت نہ کریں۔ سر دست مجھے کسی ایسے بک سیلر کا علم نہیں جو فارسی کی کتابیں بھیجتا ہو۔ لیکن ایسے ہیں ضرور۔ چونکہ میں ایسی کتابیں نہیں خریدتا ، کبھی توجہہ نہ دی۔ لاس اینجلس میں میرا خیال ہے ایسی کئی دکانیں ہیں جو expatriateایرانی خور چلا رہےہیں۔ میرےپاس کبھی کبھار ایک فہرست آجاتی ہے جس میں فارسی کتب ، رکارڈ، اور ٹیپس کے اشتہار ہوتے ہیں۔ آئندہ آئے گی تو محفوظ کرلوں گا۔ میں ایک دوست کو لاس اینجلس خط لکھ کر دکان کا معلوم کروں گا۔ جلال آل احمد کی کتابیں آسانی سے مل جانی چاہئیں۔

فاروق خالد کا یہ ہےکہ مجھے بالکل پسند نہیں۔ (انہوں نے اپنے بیٹی کا نام ، جس کی ماں خود ولندیزی ہے، ٹھیک ایمسٹرڈام کے بیچ چندا جبس رکھاہے، جس سے میں نے صرف یہ کہ سخت متوحش ہوا۔ بلکہ تھوڑی دیر کےلیے اُن کی دماغی صحت کے بارے میں شک میں پڑگیا۔ ) نہایت بے ہنگم ، گنوار، اوٹ پٹانگ قسم کی چیز ہی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہیں میلان کنڈیرا سے کوئی دل چسپی پیدا نہ ہوسکی۔ میرا خیال ہے، ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا۔ اپنے بارے میں سخت خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ پیسے دے کر اپنی چیزوں کےانگریزی تراجم کر لتا ہیں۔ لندن یونی ورسٹی کے ایک انگریزی پروفیسر نے جو میرا دوست ہے خود کہا کہ وہ اس سلسلے میں اس کا مسلسل پیچھا کرتے رہے ہیں۔ میں نے اُن کے اجڈ انداز سے تنگ آکر، اور اس سے زیادہ ان میں شائستگی کے فقدان سے، انہیں پچھلے سال ستمبر اکتوبر میں لکھ دیا تھا کہ مجھے خط لکھنے کی زحمت نہ کیا کریں۔ اور مجھے اس بات سے سخت اذیت پہنچی ہےکہ انہوں نے اپنے خط میں میرا ذکر کیا ہے، جبکہ پانچ ماہ پہلے میں ان سے اپنی جرات کا اعلان کر چکا ہوں۔ نعیم صاحب نے ان کے ناول کا انگریزی ترمجے اپنے رسالے میں تبصرے کے لیے دیا تھا۔ 12 صفحے پڑھ کر میں نے ناول نعیم صاحب کو لوٹا دیا۔ خیر، یہ میری رائے ہے، اور سخت تشدد رائے ہے، لیکن صرف اُن کی شخصیت کے بارے میں۔ ایک اچھے اور انصاف پسند دورکی حیثیت سے آپ کو فرض ہےکہ میرے تعصب سے بالا ہوکر ان کی نگارش پڑھیے اور اس کے حسن و قبح کا خود فیصلہ کیجیے۔ بس میں اتنا کہوں گا کہ ان میں پیر تسمہ یا بن جانے کا امکان یا بلکہ رجحان پایا جاتا ہے۔

جب کچھ عمر میں بزرگی طاری کرنے کی لت پڑجائے تو Pretension خود بخود چلی آتی ہے۔ میں نے جب "آتش فشاں پر کھلے ۔۔۔" خاص طور پر منگوا کر پڑھی تھی تو اس کے "حرف آخر" کو پڑھ کر طبیعت اتنی مکرر ہوئی تھی کہ کیا عرض کروں۔ پھر عنوان کی بچکانہ ننگی سے سر چکرا گیا تھا۔ حضرت، "حرف من و تو" پر غور کریں تو اس میں بھی Pretension کے آتش فشاں ہی نظر آئیں گے۔ آپ ، ازراہ کرم تا س کی ایک جلد دیر سویر ضرور بھجوادیں۔ اس میں شاید میرا والا انٹرویو بھی ہے۔ کم از کم ستمبر میں انہوں نے کہا تھا یہی تھا۔ لیکن "محراب" والے۔

11 مارچ 90 ء

برادرم۔

آپ کو پچھلے تین خط لکھنے کے بعد خیال آیا کہ کیوں نہ یونی ورسٹی سے بات کی جائے کہ میرے بجائے وہ ایپل میکنٹوش پر استعمال ہونے والا اردو ورڈ پروسیسر خرید لے۔ گفتگو امید افزا رہی۔ بس دوتین باتیں ہیں جن کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ اول تو یہ کہ پاکستان میں جو کمپنی اکتابت/ الناشر کا یہ موڈی فائڈ ورژن بیچ رہی ہے باقائدہ quotationبھیجے ۔ یہی کہ کیا شامل ہوگا۔ کیا قیمت ہوگی۔ اور ڈاک خرچ (ہوائی/ رجسٹری/ insured) کیا ہوگا؟ مل ملاکر کل قیمت پاکستانی اور امریکی سکے میں کیا ہوگی۔؟ لین دین پاکستان کمپنی اور یونیورسٹی آف دس کا فن کے درمیاں براہ راست ہوگا یعنی آپ اور میں بییچ میں نہیں ہوں گے) ۔ یہ کام ذرا جلدی ہی کرنا ہوگا کیوں کہ ہمارا فس کل ایئر (مالی ) سال جلد ختم ہونے والا ہے۔ وقت کی کمی کے پیش نظر اگر آرڈر وغیرہ fax کر دیا جائے تو یہ پاکستانی کمپنی کو قبول ہوگا؟ یعنی وہ آڈر ملتے ہی product بھیجدیں۔ رقم ڈاک سے آتی رہے گی۔ اس صورت میں اس کمپنی کا مکمل fax number درکار ہوگا۔ quotation کا خط البتہ میرے نام بھیجا جا سکتا ہے۔ (یا آپ Quotationبنوا کر مجھے خود بھیجدیں۔)

حضرت اگر آپ اس ورڈ پرسیسر کی کارکردگی سے مطمئن ہیں تو اس سلسلے میں ذرا مستعدی دکھائیے۔ (میں نہیں چاہتا کہ موقع ہاتھ سے نکل جائے۔) فوراً جاکر ضروری معلومات حاصل کیجے اور بھجوائیے۔ میرےلیے خاص طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا اس پروگرام کے ساتھ مینول بھی شامل ہوتا ہے ۔ اگر نہیں تو یہ ہمارے کسی کام نہ آئے گا۔ ترکیب استعمال اگر مفصل اور مکمل نہوہو تو ہم اتنی دورسے بیٹھ کر ہر ہر بات کی وضاحت تو نہیں طلب کر سکتے۔ سردست میں اس پروسیسر کے فونٹس کا پرنٹ آؤٹ دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے کہ اس کے تین فونتٹس ہیں۔ کیا آپ کمپنی سے ان کے پرنٹ آؤٹ نیز دیگر اطلاع / معلوماتی لڑ یحر لے کر بھجوا سکتے ہیں؟ یہ بھی پوچھ لیجیے گا کہ پروگرام کو چلانے کے لیے کمپیوٹر میں ذیر کچھ گھٹنا بڑھانا تو نہیں پڑے گا۔ جسیے کوئی حضور کارڈ ؟

ہمارے دفتر میں دوتین ایپل مکنٹوس بھی ہیں۔ ہیں ۔ میں انہیں استعمال کر لیا کروں گا۔ اس سے یہ آسانی ہوجائے گی کہ میں "آج " کے لیے چیزیں کیمرہ ریڈی صورت میں آپ کو بھجوا سکوں گا اور کم از کم ان کو پروسس کرانے کا خرچ بچ جایا کرے گا۔ الغرض ، آپ ذرا اس طرف مستعدی سے متوجہ ہوں۔

واشنگٹن مین فارسی تب کی ایک مکان کا ہنا چلا ہے۔ میں کل پرسوں فون کر کے فہرست منگواں لوں گا۔ پھر آپ کو بھیجنے کی سیل کی جائے گی۔

21 جنواری 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

18 کی رات کو لندن سے واپس پہنچا ۔ تو قع تھی کہ آپ کے ایک دوخط منتظر ملیں گے۔ میں نے دسمبر کے آخرمیں مختلف دنوں میں کوئی تین چار لفافے بھیجے تھے۔ معلوم ہوتا ہے آپ ان دنوں بے حد مصروف ہیں۔ پھر فراق بار کی بےکیفی بھی ہوگی۔ یہ تبھی ممکن ہےکہ بچا کچھا وقت "آوارگی" کی اشاعت کے انتظام میں کھپ رہا ہو۔ خیر ، چند لمحے نکل آئیں تو کچھ لکھیے۔ مجھے خاطر طور پر اس بڑے پیکٹ کے بارے میں تشویش ہے جس میں 6 افسانوں کے پروفس تھے اور جو میں نے 23 دسمبر کو بھیجا تھا۔ اس میں کچھ اور چیزیں بھی تھیں۔

جس مقصد سے لندن گیا تھا وہ پورا نہ ہوا ۔ یعنی بعض دوستوں سے ملاقات تو ہوئی لیکن اگر ئی تعلق منقود پائی ۔ خیر اس میں تصور مررا زیادہ ہے۔ یعنی یہ توقع ہی فضول تھی۔

میں ایمسٹر ڈم بھی گیا۔ مشکل سے دو دن رہا۔ 16 جنوری کو زینت سے ملاقات ہوئی۔ وہ ہیگ سے ایمسٹرڈم ملنے آئیں۔ ہم کوئی سواتین گھنٹے ساتھ رہے۔ تفصیلی گفتگو ہوئی۔ یہ بی بی مجھے بہت پسند آئیں۔ اب مجھے آپ کے گھائل ہونے کا اطمان ہوگیا ہے۔ وہ ہیں ہی اتنی خوبیوں والی کہ۔۔۔

لندن میں افتخار عارف کے دفتر میں نئے سال کا مبارک بادی وہ کارڈ بھی اتفاقاً نظر آگیا جو آصف فرخی نے انہیں بھیجا تھا یہ کوئی ایسا قابل لحاظ واقعہ نہں۔ لیکن صرف باری النظر میں ۔ لیکن آگر آپ پر دوسرے پوری طر ح واقف نہ ہوں تو بات ضرور قدر کے Odd نظر آتی ہے۔ مجھے تو اب برخوردار کے بارے میں واقعی تشویش سی ہو چلی ہے۔ یعنی وہ جو مجھے خطوط میں لکھتے ہیں، اُس کی شاید یہ کوئی بنیاد نہیں۔

اس خط میں ایک طرح کی خود کلامی کا رنگ آچلا ہے۔ چناچہ اسے اپنی عمر طبیعی کو پہنچ جانا چاہیے۔ لیکن اس سے قبل : زینت سے گفتگو کر کے اندازہ ہو ا کہ آپ دونوں کا کچھ نہ کچھ ہورہے گا۔ اور جو ہوگا، اچھا ہوگا۔

تو بس جناب ، اب قلم میان سے نکالیے، اور رواں ہوجائیے۔

مخلص

محمد عمران

29 جنوری 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا جنوری کا خط 21 جنوری کو اور 30 دسمبر والا 23 جنوری کو ملے ۔ آپ نے سلیم ، کشور، اور خواجہ صاحب کے ضمن میں جس رویے کا انکشاف کیا ہے وہ نہایت تکلیف دہ ہے۔ مجھے خود اب سلیم کے بارے میں قدرے الجھن سی ہونےگلی ہے۔ اور یہ دکھ بھی کہ میں 3 دہائیوں سے اس شخص کی مسلسل عزت کرتا چلا آیا ہوں۔ بعض موقعوں پر میں نے بھی انہیں اتنا ہی غیر متعلق اور بے نیاز پایا ہے، اور اس بات کو ہمیشہ ہی نظر انداز کرتا چلاآیا ہوں۔ لیکن ادھر کوئی دوسال سے مجھے اس بے نیاز ی سے ایک مخصوص مصلحت کوشی کی بوباس آنےلگی ہے۔ اجمل صاحب ، یہ حقیقت ہے، میری نظروں میں اب کوئی بت سالم نہیں رہا۔ افسوس اس بات کا ہےکہ اخلاقی اعتبار سے راسخ زندگی گذارلینا کوئی اتنا مشکل کام نہیں۔ خیر۔

چلیے ٹھیک ہے ، آپ بھی اپنی Saving اس مشغلے میں پھونکیے ، اور میں بھی پھونکتا ہوں۔ کیا ضروری ہےکہ ہر کام ، یا کوئی کام، صرف نفع بازی ہی کی نیت سے کیا گیا جائے۔ بہت سے کام صرف کیے جانے کےلیے ہی کیے جانے چاہئیں۔

میں نے آزمائش نین کا ادھر ادھر تذکرہ پڑھا ہے اور ایک زمانے میں کچھ کتابیں بھی شاید خریدی تھیں لیکن پڑھنے کی نوبت نہ آسکی ( اب میں باقائدہ جامل ہو تا رہا ہوں، اور اس قتل عام کا سہرا آپ کے سر ہے!)۔

ان کے تراجم پر مشمل کتاب آپ ضرور بتائیے۔ لیکن ترجمے آپ کو یا آصف ہی کو کرنے ہوں گے۔ بلکہ آپ مختلف لوگوں سے ترجمے کروا کر کتاب مرتب کریں۔ ایک آدھ میں بھی کردوں گا۔

بھئی میں نے زینت سے حقیقت حال کا اظہار کیا تھا۔ یعنی ان خیالات کا جو آپ کے بارے میں ہے۔ کوئی جھوٹ بات نہیں کی تھی۔ ایک عمر تباہ کرنے کے بعد ایک قاعدے کا آدمی ملا ہے۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اگر آپ سے زیادہ نہیں تو اگر دس سال پہلے ملاقات ہوجاتی تو ہم دونوں کتنے آسودہ ہوسکتے تھے۔ ایک عدد اور "خیر" ۔

آپ خوب جی بھر کے مصروف رہیں۔ (لیکن میری جواب طلب باتوں کا جواب ضرور دیدیا کریں) ۔ یہ اچھا کام ہے، اور آپ کے لیے تو "فرض" کی اہمیت رکھتا ہےکہ اس سے آپ دونوں کا بھلا ہوگا۔۔۔ اور ۔۔۔ indirectly میرا بھی ۔ ممکن ہےہمارے انجنیرنگ ڈپارٹمنٹ والوں کے مرسلہ کاغذات اب آپ تک پہنچ چکے ہوں۔ لکھیے گا۔

حسب پروگرام "آوارگی" بس آیا چاہتی ہوگی۔ آپ چند کاپیاں تبصرہ کے لیے ضرور بھیجے گا۔ لوگوں کو کچھ پتا تو چلے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک ایک نسخہ ان حضرات کو میرے خط کے ساتھ ضرور بھیجیں: جمیل جالبی؛ احمد علی؛ غلام محمد (ڈھاکا) ؛ افضال سید؛ اسد محمد خاں؛ آصف اسلم فرخی؛ انتظار حسین، انور سجاد ، کشور ناہید ، محمد سلیم الرحمٰن؛ شمیم حنفی (دہلی) ؛ قرۃ العین حیدر (دہلی) ؛ بلاج کومل (دہلی) ؛ باقر رضوی (بمبئی۔ اظہار والے )؛ شمس الرحمٰن فاروقی۔ اگر یہ لوگ قیمت بھیجدیں تو قبیہا ورنہ معڈڈاک خرچے کے میرے ذمے ۔ زاہد ڈار کو کتاب مفت بھیجئے گا۔

جیسےہی کتاب آجائے وری رجسٹری ہوائی ڈاک سے دو نبڈل مجھے بھجوادیں۔ 5 کاپیاں سفید کاغذ والی اور 5 سفید پرنٹ والی۔ میں کل پچاس کاپیاں اپنے لیے خریدوں گا۔ 25 سفید کاغذ اور 25 نیوز پرنٹ والی۔ باقی کاپیاں آہستہ آہستہ آتی رہیں گی۔ سب کی قیمت آپ کو دو ایک ماہ کے اندر مل جائے گی۔ میرے بڑے بھائی ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ ذرا حالت درست ہوجائے تو زحمت دوں۔

آخری افسانہ لمفوف ہے۔ یہ بھی دیکھ جائیے۔ جوانی کی غلط کاری کا ایک مظہر اور دیکھیے ۔ تصیح شدہ خط بھی حاضر ہے۔

والسلام

آ پ کا

محمد عمران

13 فروری 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 31 جنوری کا خط چند دن پہلے ملا۔ میرا 21 جنوری والا خط دراصل میری عجلت پسند طبیعت کا کرشمہ تھا۔ بہرحال آپ کو 29 جنوری والا خط دراصل میری عجلت پسند طبیعت کا کرشمہ تھا۔ بہرحال، آپ کو 29 جنوری والے لفافے سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ آپ کے گذشتہ دونوں خط مجھے مل گئے تھے۔ اس لفافے میں آخری افسانے "چاندنی اور کفی کی" کےپروفس ساکل ہیں۔ خدا کرے یہ بھی بخریت آپ تک پہنچ گیا ہو۔

میں لندن سے واپس آنے کے بعد پھر چکروں میں پڑگیا ہوں۔ افسوس زینت کو خط لکھ سکا۔ لیکن 15 کو ضرور لکھوں گا۔ میں بھی اس سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔

بھٹی آپ تو خوب ڈٹ کر مصروف ہوگئے ہیں۔ میں پرسوں زینت کو لکھوں گا کہ خوش بخت تونے اس جوان کو کیا کر دیا ہے کہ یہ تو اپنی چال ہی بھول گیا ہے؟ ویسے مصروفیت بڑی اچھی چیز ہے۔ میں تو اس سے باقائدہ دوستی کر رکھی ہے۔

عجیب اتفاقات ہیں۔ مجھے "آوارگی" کی اشاعت کا خیال آیا تو آپ۔ مصروف ہوگئے لیکن "آوارگی" آنی جانی چیز ہے۔ یہ اہم ہےکہ آپ اپنی زندگی کی موجودہ روش کو پرثابت قدم رہیں۔ لیکن "آوارگی" کے سرورق کے کھائم میں ٖغفلت زبرتیں۔ دیدہ زیب ہونا چاہیے۔

دوتین روز پہلے افضال کا فون آیا تھا۔ وہ پھر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بے حد قلیل مدت کےلیے۔ شاید ملاقات نہ ہوسکے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ آپ نے چھپوایا ہے کہ فارم پر Sponsor کا خیت سے میرا نام دے سکتے ہیں؟ تین سال پہلے یہی بات میرے بھتیجے نے بھی پوچھی تھی۔ وہ بھی Engineering کی توتعلیم کےلیے پہلے قرض حسنہ لے کر آرہا تھا۔ میں نے ہاں کردی ۔ جواب میں اس نے کوئی بڑا لمبا چوڑا فارم بھیجدیا جسے میرے سارے مالی کچھے چٹھے کو ظاہر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ملادریہ مجھے برا لگا۔ ایک وجہ یہ ہے کہ جس مکان میں ہم رہتے ہیں وہ ہے تو ہمارا ہی لیکن قرض پر لیا گیا ہے اور قسطیں اب بھی جاری ہیں۔ الغرض اگر حرف میرا نام دینے سے کا م چل جائے تو ٹھیک ہے۔ اگر بات پتلون اتار کر مردانگی دکھانے کی ہو تو مجھے قدرے ہچکی ہوگی۔ آخر الا مر آپ کی خاطر یہی کر لوں گا۔

دوتین روز پہلے آصف کا خط بھی ملا ۔ ایک ماہ سے زائد کک گیا پہنچتے پہنچتے ۔ وجہ : بھائی نے بتائے پر By AIR نہیں لکھا۔ یہ خط پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

اجمل صاحب آدمی کس پر اعتبار کرے؟ خود اولاد تک چکما دے جاتی ہے۔

ظاہر ہے اس قیامت کی مصروفیت میں عبداللہ کی کتاب تو کیا پڑھ پائے ہوں گے۔ کسی مقع پر آصف کو ضرور پڑھو ا دیجئے گا۔ ان موصوف کے ساتی کی دوسری کتاب پر بھی تبصرہ کر ڈالا ہے۔

بس جناب اب سر اٹھانے کا موقع ملتے ہی خط لکھیے۔

آپ کا

میمن

3 مارچ 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

کل آپ کا 15 فروری کا خط ملا ۔ آج میں نے مطلوبہ رقموں کے چیک الگ الگ سے ‘Gmat ‘Foefl اور Gre کو بھجوا دیے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ کی اسٹیٹ بینک والوں سے صُلح ہوجائے اس جملے کا غلط مطلب نہ نکالیے گا۔ وجہ یہ ہے کہ گھر کا Account بیوی کے ذمے ہے اور ماہوار خرچہ نپا تلا ہوتا ہے۔ مجھے جو جیب خرچ ملتا ہے وہ بہت زیادہ نہیں۔ اگر آپ چند ماہ رقم بچالیتا ۔ اب اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ مقظعے میں سخن گرانہ بات آپڑے اور آپ اظاہر لے جھجھکیں ۔ آپ کی خاطر میں کچھ کر ہی لوں گا۔

اب مجھے یاد نہیں رہا کہ مئی والے لفافے میں داخلے کا جو فارم تھا وہ کیپ تھا۔ اگر اس پر یہ نہ لکھا ہوکہ صرف بزنس اسکول میں داخلے کےلیے ہو تو میرا خیال ہے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آپ خود فیصلہ کیجے۔

اگر "آوارگی" ادھر جلد نکل آئے تو فوری چند جلدیں ہوائی رجسٹری ڈاک سے بھجوادیں۔ شمس الرحمٰن فاروقی فلا ڈیضا آرہے ہیں اور میں اپنے لڑکے سے ملنے ۔۔28 مارچ کو جا رہا ہوں ۔ جی چاہتا ہےکہ ایک نسخہ عند الملاقات ان کو دوں۔

فاروق خالد فرماتے ہیں کہ انہیں عنوان "آوارگی" بہت عامیانہ لگا شاید حفظ مراتب یا کوئی اور باعث مانع ہے ورنہ کہنا "سوقیانہ" ہہی چاہتے تھے۔ یہ بڑی مبارک بات ہے۔ میں تو چاہتا ہی یہی تھا کہ لوگ اسے سوقیا نہ سمجھ کر ہی پڑھ دالیں۔

فاروق صاحب نے لکھا ہےکہ انہوں نے آصیا والا انٹریو " شب خون " میں چھاپ دیا ہے۔ اس میں نانک صاحب کی شان میں مجھ سے کچھ گستاخی ہوگئی تھی اس لئے انھوں نے انٹرویو کے ساتھ نانک صاحب کا ایک نوٹ بھی شامل کر دیا ہے۔ دیکھیں موصوف نے کیا حجامت کی ہے میری!

امید ہے کہ اب تک آپ وہ "باقاعدہ جواب" لکھ چکے ہوں گے جس کا ارادہ باندھ رہے تھے۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

میمن

13 جون 88ء

برادرم اجمل کمال صاحب

امید ہےکہ آپ اپنی حالیہ فتوحات یورپ کے بعد بخیر و عافیت واپس کراچی پہنچ گئے ہوں گے۔ اٹلی میں کیے انتظام کیا؟ ہوا ، ذرا صل ، کیا تھا، اور کیسے ؟ اٹلی کو یورپ میں وہی شہرت حاصل ہے جو مصر یوں کو مشرق وسطیٰ میں : نمبری چار سو بیس !

آپ ٹیلی فون ہر گفتگو کے دوران میرے دوٹوک منفی جوا ب سے قدرے چکرا ضرور گئے ہوں گئے۔ لیکن حقیقت ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کی مدد کرنے کے قابل نہ تھا۔ امریکہ میں خوش حال زندگی گذارنے والے کے بارے میں بظاہر یہ گمان ممکن نہیں کہ قابل نہ تھا۔ امریکہ میں خوش حال زندگی گذارنے والے کے بارے میں بظاہر یہ گمان ممکن نہیں کہ کسی وقت بھی اس کی جیب 500 ڈالر سے خالی ہوگی۔ کبھی آپ سے ملاقات ہوگی تو وضاحت کی کوشش کروں گا۔

آپ کی یہاں مرضی کا کیا بنا؟ توقع ہےکہ آپ نے رجسٹری سے بھجوائی ہوگی۔ لکھیے گا۔ پھر کوشش کرکے دیکھی جائے۔

جب تک یہ خط آپ کو ملے گا۔ ۔۔۔ لوٹے ہوئے آپ کو اچھا خاصا وقت گذر چکا ہوگا۔ یعنی تکان اتر چکی ہوگی اور زندگی معمول پر آچکی ہوگی۔ میرا 20 ئی کا مفصل (انگریزی) خط ملا ہوگا۔ بہت ساری باتیں جمع ہوگئی ہیں، وقت ہو اور مضائقہ نہ ہو تو متوجیہ ہوں۔

میں نے شمیم حنفی شمس الرحمٰن فاروقی ، اور غلام محمد کو "آوارگی" بھجوانے کی درخواست کی تھی۔ امید ہےکہ یہ کام آپ نے کر دیا ہوگا۔ نہ کیا ہو تو ازراہ کرم کردیں، اور حقدر جلد ممکن ہوسکے۔ اب دو اور فرمائشیں کرنی ہیں:

C.M NAIMجو شگاگو یونی ورسٹی میں پڑھاتے ہیں، اس ماہ کی 27 ، 28 کو کراچی پہنچ رہے ہیں؛ ہفتہ عشرہ ۔۔ٹھر کر لاہور ، وغیرہ نکل جائیں گے اور پھر ہندوستان ۔ کیا آپ "آوارگی" کی 5 جلدیں (عام کاغذ والی) ان کو پہنچا یا پنچووا سکیں گے؟ ان کا کراچی کا پتہ اور فون نمبر یہ ہیں: C/o , Yusuf Ali, 90/3 Darulaman, C.H.S., Karachi-5 فون نمبر 411920 ۔

یکم جولائی کے اس پاس اگر رابطہ قائم کرلیں تو بہت مناسب ہوگا۔ اگر اس وقت تک آپ جلدیں شمیم اور فاروقی کو بھیج چکے ہوں تو ایک رقع پر یہ اطلاع لکھدیجے گا تاکہ نعیم صاحب کو معلوم ہوجائے۔

ڈیڑہ ماہ یا زیادہ ہو رہا ہے میں نے آصف کو لکھا تھا کہ نعیم عاصمی اور خالدہ حسین کے تھوڑ ے بہت کوائف جمع کر کے مجھے بھجوا دیں کہ انگریزی والی کتاب کےلیے تعارفی نوٹ لکھنے ہیں اور وہ رکی پڑی ہے۔ اللہ کے بندے نے پلٹ کر خبر تک نہیں لی۔ ذرا یاد دہانی کرادیں۔ اگر وہ یہ کام نہیں کر سکتے تو بتائیں، میں کوئی اور صورت نکالوں ۔

آپ کے فون کے ہنقے عشرے بعد وہ پیکٹ ملا جو آپ نے ہالینڈ سے بھیجا تھا۔ کہانیوں کی پروف ریڈنگ کا بے شکریہ۔ جلد یا سویر بقیہ پر بھی نظر ثانی کر کے بھجوا دیں۔

موجودہ ٹرپ کے بعد آپ کے مستقبل کے حوالے سے کیا عزام اور منصوبہ جات ہیں؟ زینت کا کیاارادہ ہے؟ وہ امریکہ تاری ہیں؟ جر کے۔۔، آپ نے دوتین اور یونی ورسٹیوں میں بھی داخلے کی درخواست بھیجی تھی۔ کیا بنا؟

خدا کرے کہ آپ کا کام میڈیسن ہی میں بن جائے۔ مجھے ایک رفیق مل جائے گا اور آپ کو بہت سی اور چیزوں کے سلسلے میں بہت زیادہ تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی۔

آپ کے خط کا انتظار رہےگا۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

21 جون 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

یہ خوش گوار اتفاق شاید دوسری یا تیسری بار ہو رہا ہے۔ آپ اور زینت کے خطوط ساتھ ساتھ ملے۔ (یہ عجیب سی تثلیث قائم ہوگئی ہے: میں کبھی کبھی آپ دونوں کو اپنے سے Equidishart پاتا ہوں)۔ لیکن زینت کا خط ایک دن بعد کا لکھا ہوا ہے۔ یعنی 12 جون کا 11 جون کا ہے) اس حساب سے دیکھیں تو پاکستانی ڈاک کا نظام اتنا گیا گذرا بھی نہیں، لیکن 12 جون کا۔ (آپ کا 11 جون کا ہے) اس حساب سے دیکھیں تو پاکستان ڈاک کا نظام اتنا گیا گذرا بھی نہیں۔ لیکن اس اعتبار سے دیکھیں کہ آپ کو میرا 2 مئی کا پروگرام نہیں ملا۔ تو واقعی بڑا تشویش ناک ہے۔

ہر چند 2 ٹی والے خط میں کوئی خوش کق بات نہیں کہی گئی تھی۔ (کہ یہ صرف کتابوں کی رسید کا اطلاع وغیرہ تھا، (آپ نےہدایت کی تھی رسید فوری بھیجوں) لیکن اب یہ اتنا بھیانک بھی نہیں تھا۔ شاید ۔ البتہ ا س میں ایک جملہ ایسا تھا جو نادرست یا خلاف واقعہ نہ ہونے کے باوجود مجھے،بہرحال ، نہیں کھنا چاہیے تھا۔ وہ تھا I’m in a stae of daze ۔

میں یہ تو نہیں مانوں گا کہ چونکہ طباعت اور جلد سازی کی جملہ عملیات ہاتھ سے انجام دی جاتی ہیں اس لیے کتاب کے معیار کو کسی بھی طرح یقینی نہیں بنایا جاسکتا (پاکستان میں کتابیں بری نہیں چھپتیں۔ آپ اپنی سابقہ تمام مطبوعات کو دیکھلیں۔ برائی ساری کتابت میں ہوتی ہے؟ لیکن یہ مان لیتا ہوں کہ وہاں ایسی کتاب کا چھپنا جو ہم دونوں کی توقعات پر پوری اترے ذرا مشکل ہے۔

آپ کی ایک بات سے تکلیف ہوئی۔ مجھے کسی تکلیف کا اظہار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر تکلیف بہت ذاتی سی چیز ہوتی ہے۔ تو چلیے اسے اچنبھا کیوں نہ کہ لیں۔ وہ رقم میں نے اپنی کتاب چھپوانےکے لیے نہیں دی تھی۔ اشاعت کےسلسلے میںمجھے آپکی مساعی پسند آئی تھیں اور میں چاہتا تھا کہ یہ کام جاری رہے۔ یہ فیصلہ تو میں نے آپ سے 58 ء میں پہلی ملاقات کے بعد ہی کرلیتا تھا۔ اگر دوسری ملاقات ہوجاتی تو اتنی ہی رقم یا جتنی بھی اس وقت موجود ہوتی ۔ دینے کی کوشش کرتا۔ اس وقت تو "آوارگی" یا " حصار" کا وجود بھی نہیں تھا۔ میرا خیال تھاکہ آپ میری بات سمجھ گئے تھے ۔ خیر ۔ میں اتنی ہی رقم آپ کو اور بھجوادوں گا۔

ویسے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے میری بات سے اتفاق کیا اور اپنے موجودہ حالات کے پیش نظر افانوی مجموعے کی اشاعت کی ذمے داری قبول نہیں کی۔ مجھے تھوڑا ساغم ہے تو اس محنت کا جو اس کو کمپیوٹر پر چیڑھانے میں صرف ہوئی۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ میرا دسمبر جنوری میں شاید پاکستان آنا ہو ۔ کیمرہ ریڈی کاپی لیتا آؤں گا اور سلیم سے بات کروں گا۔ شاید وہ ریاض کو چھاپنے پر آمادہ کرلیں۔ قباحت ہے تو یہ احساس کہ ریاض شاید ملی امداد مانگ بیٹھے گا۔ دیدہ باید ۔ آپ فرصت سے بقیہ پروف پڑھ کر بھجوا دیجئے گا۔ داد دینے کے معاملے میں آپ خاصے کنجوس واقع ہوئے ہیں۔ تین بار لکھ چکا ہوں کہ بتائیں وہ کون سے تین اقانے ہیں جو آپ کو پسند آئے۔ خیر جانے دیں۔

میں نے ایک خط 13 جون کو لکھا تھا۔ چونکہ راستے میں ضائع بھی ہوجاتے ہیں اس کا نفس مضمون دوبارہ لکھتا ہوں: میرے دوست C.M NAIM اس ماہ کی 27,26 تک کراچی پہنچ رہے ہیں اور ہفتہ عشرہ قیام کر کے لاہور وغیرہ نکل جائیں گے اور جولائے کے آخر میں دہلی پہنچیں گے۔ اگر بہت زیادہ زحمت نہ ہو تو "آوارگی" کے 5 نسخے انہیں اس پتے پر پہنچا یا پنچوا دیں۔ C/o Yusuf Ali, 90/3 Darulaman, C.H.S Karachi-5 فون نمبر 411920۔ کیا آپ نے فاروقی اور حنفی صاحبان کو کتاب بھجوا دی ہے؟ جوبھی صورت ہو، ایک وقفےپر لک کر نعیم صاحب کو بتا دیں۔ ان دنوں تو آپ کو سانس لینے کی مہلت بھی بمشکل ملتی ہوگی۔ ملے تو سفید کاغذوالے 5 نسخے مجھے اور بھیجدیجے گا۔ زینت نے لکھا ہے کہ وہ شاید جولائی کے آخر میں اپنے بہن کی شادی میں شرکت کےلیے کراچی آئیں۔ اگر آپ دونوں کو کوئی زمر مانع نہ ہو تو کتاب کی جتنی کاپیاں دو لیجاسکیں۔ انہیں دیدیجئے گا۔ و ہ بیگ سے آہستہ آہستہ Surface mail سے بھیجدیں گی۔ اگر بہت زیادہ زحمت ہوتو رہنے دیں۔ کیا آپ نے کتاب احمد علی اور غلام محمد صاحبان کو بھجوادی ہے؟

آپ اپنی مصروفیت کا ذکر کرتے ہیں اور مجھے اپنا زمانہ یاد آجاتا ہے۔ یکم اپریل 1967 کو عاصم پیدا ہوا، اسی دن یونیورسٹی کا کواٹر شروع ہوا (دس ہفتے کا) ۔میں پڑھابھی رہا تھا۔ 3 سیمنار لے رکھے تھے، Ph.Dکے امتحانات کی تیاری الگ ادھر گھر میں کھانا پکانا الگ ، شاپنگ الگ، اور کپڑوں کی دھلائی کی مشین تک جانا، جو ایک میل دور تھھی، وہ الگ ۔ اور مزہ یہ کہ کار تھی نہ کار چلانا آتا تھا۔ لیکن وہ وقت گذر گیا۔ (ہاں میں یہ لکھتا تو بھول ہی گیا کہ ان مشقوں پر بھیانک غربت مستزاد)

ہاں صاحب، یہ تو کو اب میں ہڈی والی بات ہوگئی۔ لیکن آپ ان دنوں آصف سے کچھ زیادہ ہی بیزار لفظ آنے لگے ہیں۔ کیا ہوا؟ چلیے اچا ہوا کہ آپ یورپ کی سیر کرآئے۔

اگر آپ خط لکھتے وقت میرے خط سامنے رکھا کریں تو بہت سی جواب طلب باتوں کا حساب بے باق ہوجا یا کرے اور مجھے ان کے بارے میں بار بار نہ لکھنا پڑے۔ کیوں نہ ہم یہ محنت بانٹ لیں، کہ دونوں ہی مصروف ہیں، میں شاید کم مصروف نظر آتا ہوں، تو آپ نے بھٹی صاحبہ کے شعری انتخاب کے سلسلے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟

میں نے آج صبح مزبیڈر کو فون کیا تو پتہ چلا کہ آپ کی درخواست انہیں ابھی تک نہیں پہنچی ہے۔ میں نے تاکید تاکہا کہ، بقول آپ کے ، گریجویٹ اسکول پہنچ گئی ہے۔ بولیں پہلی کاپی جو شعبے جانی چاہیے تھی، نہیں بھیجی گئی۔ خیر میں نے ہدایت کی کہ فوراً گریجویٹ اسکول کو فون کر کے معلوم کریں او ر پھر مجھے فون کریں۔ ان کا گھنٹہ بھر فون آیا کہ گریجویٹ اسکول سے انہوں نے بات کرلی ہے اور وہ لوگ انہیں ایک کاپی بھیج رہے ہیں۔ اب وہ سفارشی خطوط کی منتظر ہیں۔

والسلام

آپ کا

میمن

16 جولائی 88 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 19 جون کا نوشتہ یہاں 8 جولائی کو فراماں فراماں پہنچا ۔ نئے نئے رکارڈ قائم رہے۔ ہیں۔ آپ کو میرا 2 ئی کاخط اب تک نہیں ملا ۔ کمال یہ کہ 9 ئی کو جو خط میں نے شمس الرحمٰن فاروقی کو لکھا تھا۔ وہ بھی فزل تک نہیں پہنچا ۔ مدت سے غلا م محمد کا خط نہیں آیا۔ اوائل ئی میں انہیں بھی ایک فخیم لفافہ بھیجا تھا جس میں ان کی مطلوبہ کوئی چیز یں تھیں۔ اب یہ محسوس ہوتا ہےکہ شاید وہ خط انہیں نہیں ملا۔ گویا پوری ایک کھیپ کھیپ ہوئی۔ انا اللہ۔۔۔

لیکن خدا کرے آپ کو میرا 21 جون والا خط مل گیا ہو۔ اس میں انڈسٹریل انجنیرنگ کے شعبے سے میری گفتگو کا ماحصل درج تھا۔ GRE کا آپ کا اسکور تو اچھا خاصا ہے۔ ہم اپنے شعبے میں کبھی کبھی اس سے آدھے اسکور والوں کو داخلہ دیدیتے ہیں۔ ممکن ہے انجنرنگ والوں کے مطالبات اور توقعات زیادہ ہوں۔ ٹوفل کے اسکور کا مجھے کوئی اندازہ نہیں کہ وافی و شافی ہے یا نہیں۔

جسے آپ لہجے کی کنکی کہ رہےہیں وہ ایک بالکل غیر متوقعہ صورتحال سے Conformationہے پیدا ہونے والے ۔۔۔اور رسکتے کا نتیجہ رہی ہوگی۔ میں اس سلسلے میں کوئی صفائی نہں پیش کروں گا۔ ظاہر ہے ہر شخص اپنے تجربات اور تناظرات سے ہی تاڑ قائم کرتا ہے۔ اب ذرا میرے ایک تائڑ کابھی اظہار ہوجائے: ان دنوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہماری مراسلت میں پہلے کا سارنگ نہیں رہا ہے۔ اسکے کئی وجہیں ہوسکتی ہیں۔ مثلا موٹی سی بات تو یہی ہےکہ زینت کی وجہ سے آُ کی زندگی پر کچھ نہ کچھ پابندی عائد ہوگئی ہے۔ چونکہ اب آپ کے سامنے ایک خاص مقصد ہے، آپ اس کے حصول کےلیے کوشش کر رہے ہیں جس کا بدیہی عدیم انوصی ہے۔ اگر بات یہی ہے تو پھر قابل تشویش نہیں۔ اگر وجہ کوئی اور ہے، تو ہم دونوں کو چاہیے کہ بالغوں کی طرح اس کا سامنا کریں۔

زینت کا خط کل ملا۔ اب وہ اپنی بہن کی شادی میں کراچی نہیں آرہیں۔ مگر ان کے بھائی آرہے ہیں۔ زینت نے لکھا ہےکہ ریاض شاید آپ سے ملیں گے۔ اگر آپ دونوں میں سے کسی کو بہت زیادہ زحمت نہ ہو تو کتاب کی چنہ جلدیں (قنی بھی ریاض لاسکیں) ان کے ہاتھ بھجوائی جاسکتی ہیں۔ آپ پوچھ لیجئے گا۔ وہ ایسی پر مجھے بھیجدیں گے۔

کیے نعیم صاحب سے ملاقات ہوئی؟

بھئی یہ تو کمال ہوگیا۔ آصف تبصرے لکھ ڈالے۔

پتا چلا کہ خالدہ حسین اب کراچی سے اسلام آباد اٹھ آئی ہیں۔ ظاہر ہے آصف کو اس سلسلے میں مایوسی ہی ہوگی ۔ میں نے بے چارے کو بے کا پریشان کیا۔

میرا بڑا لڑکا ان دنوں باہر گیا ہوا ہے۔ اب شاید شام پہنچ گیا ہو۔ ابھی تک خط نہیں آیا۔ کافی متفکر ہوں۔ ان دنوں یورپ کے بہت سے شہروں میں جپسی بچے جو جیب تراش میں ماہر ہوتے ہیں چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان کا شکار غیر ملکی سیاح ہوتا ہے۔ میں نے عالم کو سمجھایا تو تھا لیکن بہرحال نوجوان ، اس لیے ، ناتجربے کار ہے۔ پھر وہ شاید یہ یونان سے کشتی کے ذریعے ترکی جانے والا تھا۔ خبر آپ نے سن ہی لی ہوگی ۔ اصل میں ان دنوں اتنی غیر یقینی ہےکہ آپ کسی سامنے کے خلا ف پیش بندی نہیں کر سکتے۔

اب 21 کو ناکا کو اور انیس اپنے دور ے میں نکلنے والے ہیں۔

اور سنا ہے ، کیا حال چال ہیں؟ لاہور والوں سے خط و کتابت رہی؟ پچھلے دنوں ، سناتے قرۃ العین اور براج مین ۔۔۔ آئے ہوئے تھے اور ہر دونے اپنے اپنے مخصوص انداز میں تہلکے مچائے۔

کمال صاحب یا اجمل صاحب ۔ میں بے حد اکتا گیا ہوں۔ دو چار سال ، یا بہت سے بت آٹھ نو سال میں دونوں لڑکے جو کچھ بننا ہے بن جائیں گے اور میری ذمہ داری ختم ہوگی۔ اس ملک میں میرے لیے کچھ نہی رکھا۔ سوچتا ہوں واپس چلا جاوں ۔ بیوی یہیں رہے۔ لیکن اس خیال سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ ۔۔کیا ہوگا۔

آپ کا کیا خیال ہے! اپنی رائے سے "نوازیے"

جی ہاں، میرے شب و روز بالکل خوشگوار ہیں۔ آپ سنیا ہے آپ کےکیسے ہیں۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

برادرم اجمل کمال ۔

یہ بھی کیا کہ آدمی نئےنئے رکارڈ قائم کرنے کے خبط میں بالکل ہی منہ میں گفگیاں دے کر بیٹھ جائے ! آپے کا خط نہیں آتا تو عجیب عجیب ساخلا اردگرد سنانے لگتا ہے۔ پچھلے سال ہم دونوں جس گردن توڑ رفتار سے ایک دوسرے کو خط لکھتے رہےہیں اس کے بعد چانک موجودہ تعطل سے دفاع ۔۔۔گیا ہے۔ جسیے کوئی شدید وقت اپنے خول میں گھٹنے لگے۔

تو کیا ماجرا ہے؟ دکھی تو کسی بات کا دکھ ہے؟ مصروف ہیں تو یہ کون سی نئی مصروفیت گلے لگائی ہے؟

یورپ سے واپسی کے بعد آ پ کا ایک ہی خط ملا ہے، جو میرا خیال ہے جون میں کسی وقت آیا تھا۔ جوں ہی میں نے دوخط لکھے تھے (13 اور 21 کو) پھر ایک خط 16 جولائی کو بھیجا تھا۔ پتا نہیں یہ آپ تک پہنچے بھی یا نہیں۔ ممکن ہے آپ نے اس مدت میں کوئی غلط لکھا ہو۔ ایسا ہے تو یہ مجھ تک نہیں پہنچا ۔ بہرحال ، برادر چند لمحے ضرور ڈھونڈ نکالیے اور مجھے خط لکھے۔

آصف کا خط ملا۔ اس میں "آوارگی" پر تبصرے کی ٹائپ شدہ ، کاپی بھی تھی۔ آپ کو تو معلوم ہی ہوگا۔ وہ ستمبر میں امریکہ آرہا ہے۔ بس اب آپ بھی جلد آجائیے ۔ پھر زینت بھی آجائیں گی اور ہم اپنا الگ مانیا بنالیں گے۔ اس پر یاد آیا ۔ آُ کےداخلے کی با ت کسی مرحلے میں ہے ؟ اب پروگرام کیا ہے؟ اور وہ قرض حسنہ کا معاملہ کیا ہوا؟

ادھر کچھ عجیب سے حادثے ہوئے ، جن کے اثر سے طبیعت نہوز ۔۔رہے۔ معاصراف نوں کے تراجم کا جو انتخاب تیار کیا تھا اس کا پیش لفظ اب کہیں جا کر کوئی افقہ بھر تیل ختم ہوا ہے۔ اس پر پورے ڈاھائی ماہ لگ گئے۔ الغرض کتاب پبلشر کو صوابدید کےلیے اسی پیر کو بھیجدی ہے۔ دہدہ باید ! میں چاہتا تھا کہ آپ بھی ایک نظر پیش لفظ دیکھ لیتے۔ میکسکن کارلوس فیونتس کی نئی کتاب حال ہی میں نکلی ہے: Myself with others کافی دل چسپ ہے۔ مختلف تحریروں کا مجموعہ ہے۔ اس میں ایک تحریر کنڈیرا پر بھی ہے۔

آپ کا عشق بلا خیز و جہاں سوز کسی نزل میں ہے؟ میں نے سنا ہےکہ اب آپ دونوں کی باقائدہ منگنی ہوگئی ہے۔ مبارک باد ! چلیے اب آپ کے رسی تڑا کر بھاگ نکلنے کا امکان نہں رہا۔

رے بھئی یہ آپ کے ملک میں کیا ہوگیا؟ خدا خیر کرے۔ گوں ٹھیک ہی کہتے ہیں: اس ملک کا بے چلے جانے خدا کے وجود کی سب سے بڑے دلیل ہے۔

آپ خط نہیں لکھتے ۔ تو کیا ہوا۔ کم از کم رینت تو پابندی سے یاد کرلیتی ہیں۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

عبداللہ حسین کی تحریر یوں بڑی Dazzling لگتی ہے لیکن ترجمہ کرتے وقت ا س کی ساری کمزوریاں سامنے آجای ہیں۔ اردو کا مزاج کچھ ایسا ہےکہ اس میں جھول دا ، عبارت اور نیم پختہ فلسفہ دطرازی چل جاتی ہے۔ انگریزی اس کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ چناچہ کتاب پر edited by غلط نہیں لکھا ہے۔ مجھے ان کہانیوں کی نثر کو مہذب کرنے میں کافی محنت کرنی پڑی، بعض اوقات حدف بھی کرنا پڑا۔ چلیے کتاب آپ کو پسند آگئی ۔ اچھا ہوا۔

میں نے اگست والے خط میں شاید لکھا تھا کہ میں نے مس بیڈر سے آپ کے داخلے بارے میں گفتگو کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کے کراچی والے کورسوں کے grades کوجب Convert کیا گیا تو ان کا اوسط cut off پوائنٹ سے نیچے آیا۔ لیکن بس ذرا ہی۔ انکا کہنا ہےکہ اگر آپ آئندہ ستمبر میں وژن اچھے گریڈز لے آئیں تو داخلے پر نظروں ثانی ہوسکتی ہے۔ ان کے پاس فائل موجودہی ہے۔ صرف آپ کو اتنا لکھنا ہوگا کہ اسے reactivate کردیں۔ یہاں ایک ترکی ہیں جو شاید سول انجنیئرنگ میں پروفیسر ہیں۔ میری ان سے معمولی سے علیک سلیک ہے۔ میں ان سے بات کر سکتا ہوں۔ شاید انڈسٹریل انجنیرنگ کے شعبے میں کا کچھ اثر در سوخ ہو۔

"وقت " بڑی عجیب چیز ہے۔ یہاں اردو میں کسی T.A کا تقرر خاصا غیر یقینی ہو چلاتھا۔ اچانک حالات کا رخ بدلا آپ ان دنون یورپ کے ہوئے تھے۔ خد آپ کی منصوبہ بندی بھی خاصی غیر یقینی تھی۔ چناچہ ایک صاحب کو رکھ لیا گیا ہے۔ یہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ ٹھیک ٹھاک ہیں۔ یوں تو ، لیکن ان میں خود قرحمی، اعتماد کی کمی، وغیرہ وغیرہ مجھے خاص بری لگتی ہے۔ ایک لحاظ سے ان کی ناکامیاں مجھے دوسروں کی نظر میں خود اپنے ہر ایک منفی judgement محسوس ہوتی ہیں۔ یہ 1970 میں مجھ سے پہلے پہلے لسانیات پر میں ڈاکٹریٹ کرنے آئے تھے۔ آج تک ختم نہیں کی۔ دوسروں کی Charity پر گذارہ ہو رہا ہے جو مجھے سخت اذیت میں ڈال دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں ہم لوگ ایمانداری اور محنت سے اپنے لیے دنیا میں مقام پیدا کریں۔ الغرض ان تمام اوصاف مردودہ کے باوجود قسمت کے دھنے ہیں۔ کچھ نہ کچھ ہوہی جاتا ہے۔ میں آپ کسی صلاحیت اور استحقاق کو دیکھتا ہوں اور ان کے افضال کو تو سخت کوفت ہوئی ہے۔ ایسے ملحوں میں مجھے زندگی بڑی اواس سی چیز لگنے لگتی ہے۔

میں کیوں واپس کی سوچتا ہوں؟۔ یہ داستانہ خاصی طویل ہے۔ ایک جملے میں اس ملک سے کسی سطح پر مفاہمت نہیں کر سکتا۔ جب ملاقات ہوگی تو اس کے بارے میں گفتگو رہے گی۔ (یہی ملک کیا، شاید کسی ملک سے مفاہت ممکن نہیں۔ لیکن یہاں کی خستاخی ناقابل برداست ہے۔)

مجھے تو یہ عربی / اردو والا four پسند نہیں آیا۔

والسلام

آپ کا

میمن

محمد عمران

24 اپریل 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

پرسوں، خاصے انتظار کےبعد، آپ کا 7 اپریل کا خط ملا۔ مجھے آپ کے خطوں کا ہمیشہ ہی انتظار رہتا ہے۔ اور ہمیشہ اس اتنظار پر شرمندگی بھی ہوتی ہے۔ یہ آپ کے سر ایک اور پابندی عائد کرنےکے مترادف ہے۔ ایک اور بندھن ۔ ایک ایسے آدمی کے سر جسے اپنی آزادی عزیز ہے، اور جو ہمیشہ سبک جسم رہنا چاہتا ہے۔ رشتے ناطے اس آزادی پر حد بٹھا دیتےہیں۔ سیح جانیے ، مجھ سے رابطہ قائم کر کے آپ جس الجہن میں پھنس گئے ہیں اس کا مجھے احساس ہے۔

اب تک آپ کو میرا 3 اپریل والا لفافہ مل چل ہوگا۔ اس میں کافی جواب طلب امور ہیں۔ امید ہے آپ راحت جسم جا ملنے پر ان کی طرف متوجہ ہوں گے۔ امید ہے آپ کو وہ کتاب بھی مل گئی ہوگی جو میں نے سکندر حیات جمال صاحب کے ساتھ بھجوا ئی تھی وہ 19 اپریل کو یہاں سے اسلام آباد کے لیے نکلے تھے۔ وعدہ کیا تھا کہ پہنچتے ہی رجسٹری بک بوسٹ لے بھیجدیں گے۔ کتاب Menors of an anti-Semite ہے اس کی ہپلی کہانی مجھے بہت پسند ہے۔

خوشخبری : میں نےایک خط آپ کےندیم صاحب کو داغ دیا تھا۔ انتہا ے کار وہ اس طرف متوجہ ہوئے۔ 30 دن ہوئے شکستوں سے چور ایک پیکٹ ملا۔ صرف 3 کاپیاں نکلیں اور وہ بھی مسخ شدہ حالت میں۔ اصل میں انہوں نے ایک پتلے سے لفافے میں (شاید) پانچوں رکھی تھیں جو وزن سےپھٹ گیا۔ امریکی پوسٹ آفس نے سیلوفین پلاسٹک میں جو کچھ بچ رہا بیک کر کے اور ڈیج رپورٹ کے ساتھ مجھے بھیجدیا۔

غلام محمد کو آپ کی بھیجی ہوئی چیزیں مل گئی ہیں۔ شکریہ۔

حضرت آپ اپنی شاعرہ دوسست کی 50 نظمیں بلا تکلف بھیجدیں ۔ میں کمپیوٹر پر چڑھا کر پرنٹ آؤٹ بھجوا دوں گا۔ کچھ وقت ضرور لگ جائے گا ۔ لیکن کام بہرحال کردوں گا۔ جب آپ بھیجیں تو املا وغیرہ درست کر کے بھیجیں۔ میں ٹھیک اس طرح ٹائپ کردوں گا۔ اور کچھ؟

میں نےپہلے بھی کہا تھا، ایک بار پھر کہتا ہوں کہ دو پیسے میں نےاردو ادب کی ضرورت (اچھی کتابوں کی اشاعت)کے ماتحت بھیجے تھے۔ اگر کوئی اور با سلیقہ اور بے لوث آدمی مل جاتا، تو اسے ہی بھیجدیتا ۔ میں آپ سے کبھی ان کا حساب نہیں مانگوں گا۔ مجھے اس سے بھی غرض نہیں کہ ان سے آپ کسی کی کتاب چھاپتے ہیں۔ ان کو قبول کرتے ہوے آپ کی انا اور خود توقیر کے جذبے کو بالکل ٹھیس نہیں پہنچنے چاہیے۔ صاحب ، مجھے آپ کے بارے میں کوئی خوش گماں نہیں۔ مجھے اب کسی کے بارے میں کسی قسم کا گمان نہیں رہا۔ پہلے گمان کیا کرتا تھا اور خوب خوب لہو لہان ہوا کرا تھا۔ اب غالب والا معاملہ ہے۔ "جب توقع ہی آٹھ گئی غالب۔۔اگر آپ "نستعلیق" نہ بھی نکلے تو کیا فرق پڑ جائے گا۔ خودمیں کولف نستعلق ہوں۔ عمر کے ساتھ ساتھ مجھے اپنی اور دوسروں کی مجبوریوں کا احساس ہونے لگاہے۔ چناچہ آپ خطوں میں اس قدر سنجیدہ ہونا چھوڑ دیں۔

بھئی یہ کیا بیٹھے بٹھائے روگ لگالیتےہیں۔ "پچھلا ہفتہ مختلف واقعات کی بنا پر نہایت اذیت ، ہجان اور مایوسی میں گذرا ، اور شاید یہ کیفیت ابھی ایک دو ہفتے اور رہے گی۔ اپنی دل شکستگی وغیرہ کے باوجود مجھے امید ہےکہ میں اسے survive کرنے میں کامیاب ہوں گا" ۔ یہ تو اچھا خاصا معمہ ہے۔ میں پوچھتا "خیر باشبا" لیکن اس خیال سے باز رہ رہا ہوں کہ اگر آپ بتانا چاہتے تو میری گذارش / درخواست کا انتظار کرتے ۔ چناچہ ، دعاگو ہوں کہ آپ ان بلاؤں سے جلد نکل آئیں۔ اور سرخرو ہوکر!

میں ان دنوں مجامین کی تصحیح کر رہا ہوں اور انہیں فورمیٹ بھی کرتا رہا ہوں۔ آخری شکل دینے سے قبل میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی انہیں دیکھ لیں۔ اور کچھ نہں تو ایک بار اور پروف ریڈنگ ہوجائے گی۔ جو تیار ہوگئے ہیں، بھیج رہاہوں، باقی رفتہ رفتہ بھیجتا جاؤں گا۔ ضروری نہیں کہ ان کے ساتھ خط بھی ہو۔ آپ نظر ثانی کر کے لوٹا دیں یا الگ سے کاغذ پر مضمون اور صفہ نمبر اور سطر نمبر کا حوالہ دے کر اپنی تجاویز رقم کردیں۔ نظر ثانی کرتے وقت املا کا خیال رکھیں۔ اگر آپ کسی جملے کو گواہ پائیں اور درست کرنا چاہیں تو سر آنکھوں پر۔

آپ نےپچھلے خط میں جن باتوں کو بیکر صاحب سے پوچھنے کےلیے لکھا تاھ، دو میں نے دریافت کیں۔ ایک دوباتیں توان کی سمجھوی میں نہیں آئیں۔ (1) ان کا خوش نویس Modify نہیں ہوسکتا۔ کہنے لگےمیں خود چکر جاتا ہوں۔ پروگرام کی لاجک Carvential لاجک سے بہت مختلف ہے۔ کہنے لگےکہ پروگرام کی مثال کئے بھٹے نوٹس جیسی ہے۔ خود مجھے بعض اوقات سمجھنے میں گڑبڑ ہوجاتی ہے۔ دوسرا بالکل نہیں۔ سمجھ پائےگا۔ (2) کریکٹر سیٹ develop کرنے میں کسی سائز کا Matrix استعمال کیا ہے؟ تقریباً Vertically 48

No limit on horizontal dimentions(3) تو شیبا پرنٹری کہوں؟ (ایک) نسبتاً کم قیمت تھا۔ (دو) resolution of ISO data permica (4) پروگرام کسی اور پرنٹر پر نہیں چل سکتا ۔ (5) کی بورڈ Configuration :

Standard QWERTY Keyboard

اصل میں IBM کا ہی رائٹ کا معاملہ ہے۔ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ احسن پابندی نجات مل جائے۔ ایسا ہوسکا تو میں آپ کو خوش نویس بھیج سکوں گا۔ لیکن اس کا منیول انہوں نے ابھی تک نہیں لکھا ھے۔

اصل میں IBM کا پی رائٹ کا معاملہ ہے۔ وہ کوشش کررہے ہیں کہ جس پابندی سے نجات مل جائے ۔ ایسا ہوسکا تو میں آپ کو خوش نویس بھیج سکوں گا۔ لیکن اس کا مینول انہوں نے ابھی تک نہیں لکھا ہے۔

آمید ہے کہ اب آپ بہتر ہوں گے۔ زمانہ ہوگیا کہ آپ نے ضرور کے کوائف سے آگاہ نہیں کیا۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

7 مئی 87 ء

برادرم۔

24 اپریل کو آپ کو ایک خط لکھا تھا۔ ملا ہوگا ۔ اسی دن دوپھر کو آپ کا 14 اپریل کا نوشتہ ملا۔ اس خط میں آپ کی "مخصوص لباشت" بھی لوٹ آئی ہے۔ یہ بہت اچھا ہوا۔

وہ آدمی ہی کیا جو متلون مزاج نہ ہو ۔ میں نے ایک اور "انتساب" ڈھونڈ نکالا ہے: " بے وطنی کے نام "۔ کیا خیال ہے؟ یہ نقرہ میرے بالکل حب حال ہے۔ انتساب کے بعد والے صفحے پر ثنا حسن (صاحب بڑی زبردست (مصری) خاتون ہے) کی اسرائیل پر کتاب Enemy in the Promised Land کے اختتام سے چند جملے ہوں گے۔ یہ جملے بھی عین حسب حال ہیں۔ ویسے "آج : تیری کتاب" کا انتساب بڑا زور دار ہے۔ بلکہ چنا جو گرم!

حنیف قریشی کا مضمون مع نوٹ کے "ماہ نو" کو بھیجنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔ اس میں ایک دو جملے پاکستان کے خلاف ہیں۔ پھر یہ کہ ۔۔۔بلکل مفقود لخبر ہوگئی ہیں۔

شدی کے عنوان کے ترجمے پر بالکل نظر ثانی ہوسکتی ہے۔ مجھے خودگراں لگ رہا تھا۔ میں نے عارضی طور پر "بیرون از بطن وہیل ماہی" کردیا ہے۔ "بیرون ازبطن ماہی" اور " وہیل سے باہر " بھی ہوسکتا ہے۔ غور کر رہا ہوں ۔ آپ بھی مزید غور کیجئے ۔ ہمارے یہاں وہیل کےلیے "فیل ماہی" استعمال ہوتا ہے۔ کیوں کیا خیال ہے؟ بھڑا دیں؟ شدیکا ترجمہ ، منجلہ دیگر تراجم، صواب دید کےلیے ملفوف ہے۔ ترجمہ کرنےمیں بڑی وقت ہوئی اور میں ترجمے سے بہت زیادہ مطمئن بھی نہیں۔ حضرت بلاوجہ Cute بننے کی کوشش کرتےہیں۔ ان کے برعکس مجھے حنیف قریشی کی حزنیہ متانت زیادہ پسند ہے۔ اس کا اثر بھی دیر پا ہوتا ہے۔ الغرض آپ ترجمے کے نوک پلک سنوار کر بیھد یجے۔

"متفرقات" کےسلسلے میں آپ کا ملا خطہ بالکل درست ہے۔ فہرست میں ، چناچہ، ایک 'دو' تین کا استعمال ہوگا۔ نیز کتاب میں ہر حصے سےپہلے الگ صفحے پر ایک دو تین لکھ دیا جائے گا۔ ایک تجویز ہے: کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم ہر مضمون دائیں صفحے سے ہی شروع کریں؟ اس صورت میں ملحوظ رہے کہ اگر کوئی مضمون دائیں صفحے پر ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد والا بایاں صفحہ کورا چھوڑنا پڑے گا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے ک اس کے برعکس ، ہر مضمون بائیں صفحے سے ہی شروع کیاجائے۔

وہ کافکا والے تراجم جوانی کی غلط کاریوں کی ذیل میں آتے ہیں۔ 25 سال سے پیش ہو رہے ہیں۔ اس زمانے میں میری انگریزی دانی واجبی تھی۔ اُن پر شدید نظر ثانی کرنی ہوگی۔

کتاب کا ٹائیٹل اگر آپ کے ذہن میں ہو تو اس کا خاکہ مع رنگوں کے حوالے سے بنا کر بھیجدیجے مجھے "آج: دوسری کتاب" کا سرورق بے حد پسند ہے: Graphic اور رنگوں دونوں کے اعتبار سے۔ کتاب کی پشت پر مضفین کے نام ضرور دیے جا سکتے ہیں، لیکن مجھے تو اس خیال سے بخار چڑھ رہا ہے کہ یہ سارا مواد ہم بغیر حقوق حاصل کیے چھاپ رہےہیں اور میرے دشمنوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ اگر کسی نےیہاں کے کسی پبلشر کو تنبہ کر دیا تو پڑا ہو جائے گا۔ اگر میں وہاں ہوتا تو فرق نہیں پڑتا، یہاں ہونے کی صورت میں پشت رس میں ہوں ۔ پھر مسلمان رشدی نہایت نک چڑھا آدمی ہے اور اس کے خاندان والے کراچی میں مجوجود ہیں۔ خیر ! ادکھلی میں سر دیدیا ہے تو پھر اب مولانا موسل کا کیا دڑ!

"آوارگی" نے جان مار دی ہے۔ اس سے فارغ ہوکر کس طرف کا رخ کردوں گا، خداجانے۔ اگلا ایک سال قیامت کا گذر ے گا۔ خیر ، دیکھے۔

بیکر صاحب نے اسکرین پر پر رومن کا الزام اس لئے رکھا کہ اردو کا الزام رکھنا ان کے بس کی بات نہیں تھیں۔ پر وہ IBM کمپیوٹر استعمال کر رہے تھے۔ کہہ رہے تھےکہ Apple کمپیوٹر اردو حروف اسکرین پر لائے جاسکتے ہیں۔ صاحب میں تو انکا پروگرام استعمال کر کے اچھی خاصی ازیت میں مبتلا ہوگیا ہوا ۔ یو سا کے مضمون کو فریسٹ کرنے بیٹھا تو اختتام سے ذرا پہلے پروگرام Crash ہوگیا ۔ میسج run out of memory بیکر صاحب سے پوچھا تو بولے میں نے پروگرام کےلیے جو میموری رزرو کی ہے، وہ ناکافی ہوگی۔ مطلب یہ ہوا کہ 5 ، 7 صفحے سے زائد کی چیز handle کرنا دو بحر ہوجاتا ہے۔ کہنے لگے کہ میرا پروگرام ایک لاغر وناتواں بچے کی طرح ہے، اور تم ا س پر دومن بوجھ ڈالے دے رہے ہو۔ یہ نہیں کہ ان مشکلات کا حل نہیں نکل سکتا، لیکن حل نکالنے میں وقت کا خون ہوا رہا ہے ۔ واقعی آپ یہاں ہوتے تو میری حالت زار پر رحم کرتے۔

سریہ تو بڑی خوش خبری ہےکہ "آج " کو دیکھ کر لوگوں کو کنڈیرا کی کتابیں پڑھنے کی تحریک ہوئی ۔ ہاں صاحب ، ہمیں اپنا کمیشن ضرور وصول کرنا چاہیے ۔ خیر یہ بتائیے کہ آپ نے کتنے نسخے چھاپے تھے اور کتنے بکےہیں؟ امید ہے آپ نے مفت بانٹنے والی ہماری عادت کو خیر با د کہہ دیا ہوگا۔

آپ نے جو اپنا انگریزی مضمون بھیجا ہے وہ نہیں پڑھ سکا ہوں۔ جب پڑھ لوں گا ، رائے دوں گا۔ رائے تو آپ کی نظموں پر بھی واجب الادا ہے۔

آج کل عبداللہ حسین، وہاں آئے ہوئے ہیں۔

اب ذرا کتاب کے سلسلے میں چند اور باتیں کرتا ہوں:

1۔ میں نے طے کیا ہےکہ ہر مضمون سولھویں لائن سے شروع کیا جائے۔ اس طرح آپ کے کاتب صاحب کو مصنف کا نام اور عنوان خوش خطی سے لکھنے کے لیے مناسب / کافی جگہ مل جائے گی۔ کیاخیال ہے؟ جو چیزیں بھجوا ئے ہوں، ان میں مثال مل جائے گی۔ مجھے کتابت پر اصرار ہے۔ آپ نے اردو ٹائپ کا جو نمونہ بھیجا ہے اس کو دیکھ کر مارے خوف کے انزال ہوگیا ۔ صاحب یہ بے ہنگی میں کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتا۔

2۔ فٹ نوٹس جس صفحے سے وابستہ ہوں اسی پر دے دیے جائیں۔ متن اور فٹ نوٹ پر اسکوائر بریکٹ میں استعمال \* استعمال کی جائے۔ بجائے اعداد و شمار کے۔ مثلا (\*) ۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ اول تو یہی کہ بقول آپ کے اعداد و شمار صوری اعتبار سے نہایت بھدےہیں۔ قوسین میں آکر تو اور زیادہ بہودہ لگتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض مضامین کے متن میں بعض چیزوں کو گنوانے کےلیے یہ اعداد استعمال ہوئے ہیں۔ اس سے متن کے اعداد اور فٹ نوٹ کے اعداد کے خلط ملط ہو جانے کا امکان ہے۔

3۔ ماخذ اور مترجمین کا حوالہ: ایک صورت یہ ہوسکتی ہےکہ ہر مضمون کےپہلے صفحے پر نیچے جہاں سے انگریزی مضمون لیا گیا ہے اس کا، اور جس نے انگریزی سے ترجمہ کیا ہے اس کا حوالہ دیدیا جائے۔ دوسری صورت : یہ حرکت مضمون کے آخر میں کی جائے۔ تیسری صورت: یہ معاملہ پیش لفظ کے آخر میں رفع دفع کر دیا جائے۔

چوتھی صورت: کتاب کے آخر میں ایک عنوان قائم کیا جائے اور اس کے نیچے یہ سارے قرضے ایک ساتھ چُکا دیے جائیں۔ آپ کو کونسی صورت پسند ہے؟ میرے خیال میں چوتھی خاصی جاذب ہے۔

4۔ میں نے دیکھا ہےکہ متن میں انگریزی عنوان یا الفاظ کے آنے سے "فعل" میں کافی الٹ پھر ہوجاتی ہے۔ چناچہ میں نے یہ اصول وضع کیا کہ جو لفظ یا عنوان ناگزیر ہو اسے ہر مضمون میں پہلی بار دردد پر اردو انگریزی دونوں میں دیدیا جائے اور مابعد صرف اردو میں: یا ترجمے میں یا اردو حروف میں۔ لیکن کنڈیرا کی چھ چیزوں میں بعض ادیبوں اور ان کی کتابوں کا ذکر بار بار آتا ہے۔ پھر خود کنڈیز کی نگار شات بھی ہیں۔ چناچہ اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ کنڈیرا کے مضامین سےپہلے جو تشریحی نوٹ دیا جا رہا ہے ، اس میں ایسے تمام غیر اردو الفاظ / عنوانات / اسماء کو اصل اور اردو دونوں میں دیدیا جائے اور خودمضامیں میں صرف اردو استعمال کی جائے۔ وہ لفظ جو صرف ایک بار آتےہیں۔ وہ مستثنی ہیں۔ کیا خیال ہے؟

5۔ کسی لفظ کے شروع میں جہاں"الف" استعمال ہوا ہے، اُسے اِ، اَ، اُ لکھا جائے۔ لیکن اس میں بعض اوقات صوری قباحت پیدا ہوجاتی ہے۔ مثلاً (اگر) ۔ چناچہ جہاں صوری اعتبار سے زیر ، زبر پیش بھونڈا لگتا ہے، حذف کر دیا جائے۔

6۔ اردو املا نے میری جان خیق میں کردی ہے، جو حافظ کی کمر زوری کے باعث اور بھی صبر آزما ثابت ہو رہا ہے۔ چناچہ ، علیحدہ سے بعض الفاظ لکھ رہا ہوں۔ آپ پسند یدہ املا کی نشاندہی فرمائیں۔

جو تراجم آپ کو بھیج رہاہوں ان میں سے بہت سوں میں ان (یعنی مذکورہ بالا) باتوں کا الزام نہیں رکھا گیا ہے۔ جب مدد کو قطعی شکل دینے بیٹھوں تو یہ ساری باتیں Stantanige ہو جائیں گی۔

مجھے نہیں لگتا کہ یہ کتاب اگست سےپہلے تیار ہوسکے ۔ دراصل میں کنڈیرا کی Contradiction پر ایک مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔ پھر پیش لفظ بھی اپنی جگہ ہے۔ جون میں ایک دوست ہفتےبھر کے قیام کےلیے آرہے ہیں، اور جولائی میں ایک دوسرے دوست دو تین ہفتے کے قیام کےلیے۔ پھر جولائی ہی میں ایک انگریزی مضمون رالف سل کے فیلی سٹیشن والیوم کےلیے لکھ کر دینا ہے۔ جس کا وعدہ ڈیڑہ سال پہلے کر لیا تھا۔ چناچہ "آوارگی" کا کام ملتوی کرنا ہوگا۔

خوب یاد آیا : رشدی کے مضمون میں , Satyajit Ray, Sbhas Chandra Bose کور Sneh Gupta کے نام آئے ہیں۔ انہیں اردو میں کس طرح لکھا جائے: سبھاس چندر بوس! ستیہ جیت رائے (ہرے) سنہہ گپتا؟

اسی طرح ایڈورڈ سعید کے مضمون میں SHATILA , SABRAاور GAZA کا ذکر ہے۔ مجھے نہیں معلوم ان کے عربی ہجے کیا ہیں۔ انگریزی سے تعین کرنا ناممکن ہے۔ وہاں اخبار وں میں آپ نے ان کا ذکر ضرور دیکھا ہوگا۔

ایک بات اوپر لکھنا بھول گیا۔ پرنٹ کرتے وقت انگریزی مواد میں Roman اور Italics کا الزام رکھنا مشکل ہوگا، بلکہ ناممکن ، چناچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جن کتابوں کا ذکر ہے انہیں Capitd Idlusمیں دیدیا جائے اور بقیہ چیزوں کو Lower Case میں معلقہ Milan Kundera , The Joke

آپ جلد ی نظر ثانی کر کے بھجوا دیجئے۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

15 مئی 87 ء

برادرم۔

خبردار ہو جائیے کہ یہ خط بڑی بدحواسی کے عالم میں لکھا جا رہا ہے۔ میں The redieral reditenancan :

Cross – Cultural Comedies پر ایک کانفرنس میں شرکت کےلیے ملی سوٹا گیا ہوا تھا۔ کل رات لوٹا تو آپ کا دو خط منتظر ملے۔ افضال نے ذریعے بھجوایا ہوا، اور 3 ئی کابھی۔ مجھے اگلے دو روزمیں اپنے Sufism کے کورس کے امتحان کی بے کاپیاں جانچ کو مع کریڈ لوٹا نی ہیں۔ ادھر عبداللہ حسین کی دوسری کتاب کے پروف اس تقاضے کے ساتھ آئے رکھے ہیں کہ جلد دیکھ کر ٹو دیے جائیں۔ سمسٹر ختم ہوگیا ہے اور ہر طرف امتحانات کی افرا تفری ہے۔ یہاں عام طو ر پر آپ کسی سے بغیر انٹرویو کا وقت یے ملنے والوں کی قطار کافی لمبی تھی۔ الغرض ان سے جو گفتگو ہوئی اس کا تا ھصل لکھتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے یہ اطلا م دیدینا ضروی ہےکہ میں آج ہی ایک بڑا سا ہیکٹ بھیج رہا ہوں جس میں یہاں داخلے وغیرہ کا فارم میں اور GMAT کی درخواست کا فارم وغیرہ بھی۔

داخلہ سال میں 3 بار ہوتا ہے۔ آپ یہاں ستمبر والے ستمبر یا جنوری اور یا جون والے میں سے کسی میں داخل ہوسکتے ہیں داخلے کے لیے منجلہ دیکر چیزوں کے، TOEFL اور GMAT ضروری ہیں۔ GMAT کو یہ لوگ ترجیح دیتے ہیں لیلکن GRE سے بھی کام چل سکتا ہے۔ یہاں داخلے کےلیے ضروری ہےکہ آپ کا GMAT کا اسکور Top 15 % میں ہو۔ یعنی اسکور 85 سے 100 کے رقبے میں ہو۔ دوسری یہ کہ کراچی کے جس ادارے میں آپ پڑھ رہے ہیں اس میں بھی آ پ کا Plcemecuar بالائی پندرہ فیصد میں ہونا چاہیے۔ اس کا تعین بزنس اسکول نہیں کرتا بلکہ یہاں کا گریجوٹ اسکول کرتا ہے۔

جہاں تک کورسوں میں رعایت ملنے کا تعلق ہے، ڈین Blakely کہنے لگا کہ ہم کریڈٹ منتقل نہں کرتے لیکن اگر کوئی ایسے کورس کسی دوسری جولے چکا ہو جو ہمارے لیے لازمی ہیں تو ہم یہ Wave کر دیتے ہیں۔ آپ کی ٹرانسکرپٹ دکھائی تو بولے کہ تقریباً سبھی کورس یہاں کریجوٹ پروگرام کے introductory place میں چل سکتے ہیں۔ اس انٹرو ڈکٹری فیز کے کورس وغیرہ ۔۔۔ایک پیلے رنگ کے کاغذ پر درج ہے جو میں نے دوسرے پیکٹ میں شامل کر دیا ہے۔

جہاں تک rehlarling کا تعلق ہے، MA کےلئے ناممکن ہے۔۔PH.D پروگرام میں مل جاتی ہے۔ کہنے لگے ہمارے MA والے پروگرام میں 700 طالب علم ہیں اور Ph.D والے ہیں ڈیڑھ سو۔

اس کےبعد میں نے پوچھا کہ کیا داخلے کا کام جوں تک ہوسکتا ہے! نہیں۔ وہ اسی لئےکہ GMAT کے اسکور بغیر داخلہ ۔۔ہے ۔ اور یہ امتحان ساری دنیا میں ایک ہی وقت پر 4 بار دیا جاتا ہے۔ ایک بار جون میں کہنے لگے کہ بعض امتحان لینے والوں کی ۔۔کے باعث بعض ملکوں میں یہ ایک یا دو بار ہی دیا جاتا ہے۔

میں نے آپ کی ٹرانسکرپٹ بنیاد پر آپ کے یہاں داخلہ ملنے کے امکان کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے مشکل ہی ہے۔ پھر بھی اگر MCAT کا اسکور Top 15 % میں ہو تو یہاں گریجوئیٹ اسکلو آپ کے کراچی والے ادارے کے طالب علم ہیں Top 15 % میں آپ کو ۔۔۔کرے تو موہوم سا امکان ضرور پیدا ہوسکتا ہے ۔ پھر میں نے وہ لسٹ دکھا کر (جو آپ نے بھیجی ہے) نوازش کی کہ وہ اس میں اُن اداروں کی نشاندہی کریں جہاں خاصہ نسبتاً آسان ہو۔ انہوں نے اول نشان لگادیے۔ یہ لسٹ میں اسی خط کے ساتھ لوٹا رہا ہوں۔

آپ کے باقی سوالوں کا جواب میں دے دیتا ہوں۔ یہاں حلال کی کمائی کا بندوبست ہوسکتا ہے لیکن کوئی گارنٹی نہیں۔ اگر آپ نے پہلے لکھا ہوتا تو میں ان گرمیوں سے اردو پڑھانے کی ملازمت دلوا سکتا تھا۔ اب ایک صاحب کو گرمیوں میں اردو پڑھانے کےلیے لاہو رے بلوایا ہے۔ ستمبر سے ایک دو سرے صاحب پڑھائیں گے۔ میں نے جب اپنے شعبے کا فارم بھجوا ئے تھے اس امکان کی طرف شاید اشارہ کیا تھا۔ اس معاملے میں مجھے پہلے اتنے تلخ تجربے ہوچکے ہیں کہ اب میں لوگوں سے کسی بات کےلیے اصرار کرتا ۔ بہر حال

8452 ڈالر living expenses کےلیے کافی دوافی و شافی ہیں۔ ان سے کم میں بھی گذارہ ہوسکتا ہے۔ ecrt cart (نیو یارک وغیرہ) پر یہ رقم کافی ہے۔

صاحب مجھے تو یہ سبیل جون کیا اگست تک بھی منڈھے چڑھتی نہیں لگی۔ اگر اسے آپ Pursue کرنا چاہتے ہوں تو لکھیے گا۔ جو کوشش ہوسکے گی کردوں گا۔ یعنی یہی کہ بعض دوسری یونی ورسٹیوں کو لکھ دوں گا کہ آپ کو داخلے کے فارم بھجوا دیں۔ آپ کے افضال صاحب سے رابطہ کیا خاک قائم ہوگا۔ موصوف نے تو لفافے پر اپنا پتر تک نہیں لکھا۔ میرے سوا ہر شخص اس کرہ ارض پر بادشاہ ہے۔ بھول جانے گم رہنے جیسے تعیشات اے کاش کبھی میرے حصے میں بھی آئیں۔

حالات اور اپنی مصروفیات کےپیش نظر آپ کی دوسری غیر بخسی (ہمارے ممن لوگ بزنس کو بخسس کہنے کے عادی ہیں) باتوں کی طرف کسی آئندہ خط میں توجہ کروں گا ۔ فی الحال تراجم کے متن میں آپ نے جن تبدیلیوں کی پیشکش کی ہے ان کا بے حد شکریہ۔ یہاں اگر میری اردو ستیانا س ہوگئی ہے۔ املا کے سلسلے میں بعض تجاویز Phonetics کے اصولوں سے ناواقفیت یا کم دل چسپی کا نتیجہ ہی۔ یورپین ناموں اور عنوانوں کا طلفظ میں نے ایک چیک بے وطن سے کروایا تھا ۔ یہ صاحب چیک کے علاوہ روسی ، جرمن اور فرانسیسی بے تکان لکھتے اور بولتےہیں۔ انکے حساب سے تالقوئے اور سالثر نے متن بنتا ہے۔ لیکن میں نے آپ کی خواہشات کا احترام کا فیصلہ کیا ہے۔ میرے پاس بحث و تمیص کےلیے وقت نہیں اور پھر اگر ہم دونوں آمنے سامنے ہوتے تو گفتگو کرنے ۔ ہر ہر چیز کےلیے خط لکھنا وبال جان بن جاتا ہے۔

امید ہے تمام اہم جواب طلب اور کاذکر ہوگیا ہوگا۔

والسلام

مخلص محمد عمران

26 مئی 87 ء

برادرم۔

پچھلے دنوں کافی افراتفری رہی۔ 15 مئی والا خط بڑے ہنگامی حالات میں لکھا گیا تھا۔ ادھر پچھلے کئی خط کافی کاروباری نوعیت کے رہے۔ عبداللہ حسین کی دوسری کتاب کے ہروف دیکھ کر کل ہی لوٹا ئے ہیں۔ سانس لینے کی مہلت مل گئی ہے۔ سوچا کچھ آپ سے گپ شپ ہوجائے۔

"آپ کے ترمجے مجھے بہت پسند آئے۔ آپ کی نژمیں جو Playfulmen ہیں وہ کنڈیرا کے ترجمے کےلیے بیحد موزوں ہے۔" پتہ نہیں آپ کیسے میری تحریر کوئی نہ کوئی قابل ذکر بات نکال لیتے ہیں۔ "آج : دوسری کتاب" پر سلیم صاحب نے جو انگریزی تبصرہ کیا ہے اس میں کہیں بھول کر بھی انہوں نے ان تراجم میں ایسی کسی چیز ذکر نہیں کیا ، میر امطلب ہے ان تراجم میں انہیں ایسی کوئی قابل ذکر چیز نظر نہیں آئی۔ اور تو اور تراجم سے پہلے جو نوٹ لگائے تھے۔ ان میں بھی انہیں کوئی قابل ذکر بات نظر نہ آئی۔ وہ بڑے باکمال آدمی ہیں، اور آپ ۔ تو بھئی آپ تواجمل کمال ہیں: یعنی اجمل بھی ادرکمال بھی۔ اگر مجھے آپ کے بارے میں روا روی کا گمان ہوتا تو اسے ٹالنے والی بات پر محمول کرتا ۔ لیکن سوچتا ہوں۔ آپ کو کھری کھری بات کرنے کی عادت ہے۔ ممکن ہے وہ تراجم کسی قابل ہوں۔

افضال سید کا خط آگیا ہے اور میں نے انھیں فون بھی کیر لیا ہے۔ میرے ایک دوست جون 3 سے جون 10 تک ملنے آرہے ہیں۔ میں نے افضال سے کہا کہ وہ 10 کے بعد آئیں۔ آنے کا وعدہ تو کیا ہے۔

ارے بھئی یہ آصف کسی خوشی میں برلن گئے ہیں؟

چلئے اچا ہواکہ نان ریزوری کا ڈھیلا ڈھال ا ناول آپ کو پسند گیا۔ مجھے خود اردو میں اچھی عشقیہ کہانیوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اب اگر میں کبھی فکشن لکھوں تو یہ محبت کے بارے میں ہی ہو۔ بلکہ ہماری طرف کے سبھی لکھنے والے زندگی کو مرد اور عورت کے باہمی تعلق سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ لیکن محبت کی اچھی کہانیاں لکھنا آسان نہیں۔ بعض اوقات محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اکثر لیکھک اپنی نامردی چھپانے کے لیے ظفہ بگھار تے ہیں۔ کنڈیرا کا ایک جملہ ہے: "تو کیا محض نشیوں کی غیر محتم لفاظی رہ جائے گی جو ناول کی تاریخ کے خاتمے کے بعد کے ناول لکھ رہے ہیں؟ " ایک وقت ڈاکٹر صاحب اچھا خاصا لکھ لیا کرتے تھے۔ فکشن کے دیگر جوہری لوازمات کے ساتھ ساتھ ایک جاندار نثر بھی ہوا کرتی تھی۔ شمس الرحمٰن فارقی نے اس نثر کی اتنی تعریف کردی کہ اب موصوف نثر لکھنے کے لیے ہی فکشن لکھتے ہیں۔ (باکعل پنجابیوں کی طرح جو دودھ پینے کے لیے چائے شوق فرماتے ہیں) اب ان کے یہاں نثر ایک غور مختار قدر کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ بعض اوقات یہ قدر خودفکشن ہی کو چTranced کرجاتی ہے، یا بہت ہوا تو فکشن کے متوازی چلی ہے۔ معانقے اور معاشقے اور پھر باہم دگر پیر شکی سے پراساں ہراساں۔

اگر حسن ہو تو پھر فلرٹ کرنا زیب دیتا ہے۔ ضرور تو فلرٹ کرے گی ہی۔ لیکن کہ از کم اتنی وفادار تو ہے کہ آپ کا کمرہ یا بلکہ جو کھٹ نہیں چھوڑتی ۔ اور کیا چاہے۔ حسین کب کسی ایک کی ملکیت رہے ہیں۔ یہ محتاجی ہو تو حسن کی چھوٹ مانہ نہ پڑجائے گی۔

اس میں کیا کلام ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کو خط لکھنا ہے، اور ایک دوسرے سے کہنے کے لیے ہمارے پاس کچھ باتیں ہیں۔ لیکن میرے پاس ہمیشہ ہی کچھ نہ کچھ باتیں ہر ایک سے کہنے کے ل لیے ہوتی ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ آپ سے جسیے مرد میدان کم ہی ہوتےہیں۔ دوچار خط مستعدی سے آتے جاتے ہیں اور پھر گرم جوشی بھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے۔ جانے کہاں سے بیچ میں آنا آکودتی ہے۔ میں انا کا مخالف نہیں۔ لیکن انا کے غلا استعال کا ضروری ۔ پھر اگر آدمی واقعی خودمختار ہو تو گرم جوشی ایک پابندی نہیں رہتی بلکہ عین آئین حیات بن جاتی ہے۔ اس بات کو کم لوگ ہی سمجھ سکے ہیں۔ چناچہ لوگ جلدی رسی تڑا کر فرار یا مفقود الخبر ہو جاتے ہیں۔ مجھے آپ کی استواری پر اکثر تعجب ہوتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے ۔ یہ رشتہ خوابکی دنیا میں جاری و ساری ہے۔ مادی ، ٹھوس ، مشاہدے کی دنیا سے اس کا متعلق نہیں۔ آپ جس دن جاگیر کے کنی کاٹ اپنی راہ ہو لیں گے۔ لیکن جب تک چلتا رہے۔ ایک نعمت ہی ہے۔ ادھر تعلقات کی اونچھ نییچ کے مصل تجربے سے توقع کے پر بھی تراش دیے ہیں۔ اور تراش دینے کے بعد یہ الہام ہو اکہ متعلق وہی پائے دار ہوتا ہے جو اپنی نا پائے داری کا اقرار ، اور اس کے امکان کا احترام کرتےہوئے آگے بڑھے۔ اور کسی قسم کی توقع سے بلند ہو۔

میرے لہجے میں ایک دبی دبی سی جذبات تیت سر سرارہی ہے جسے ہم دونوں محسوس کر رہےہیں۔ چناچہ:

حضرت آپ نے املا اور اس جیسی دوسری باتوں کی جو فہرست بھیجی ہے اسی کےلیے ممنون ہوں۔ اس کی طوالت کو دیکھ کر آپ کی محنت شاقہ کا خیال آیا، اور شرمندگی محسوس ہوئی کہ آپ کو کسی مصیبت میں ڈال دیا ۔ صرف یخوسے متعلق بہت سی باتیں بے حد مفید ثابت ہوں گی۔ بھائی میری اردو کا ستیا ناس ہوگیا ہے۔ جن باتوں کا تعلق تلفظ سے ہے ان پر آپ کی تجاویز محل نظر ہیں۔ اور یہ بیشتر غیر ملکی اسماء اور عناویں ہیں۔ میں نے سارے یورپی زبانوں کےا لفاظ ایک چیک سے تلفظ کر دار کر اردو میں اتار تے ہیں۔ موصوف کئی مہربانی اچھی طر نانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ روسی تلفظ تالتوئے اور سالثرے نتین ہے۔ میں عجیب مخرمیں پڑ گیا ہوں۔ آپ نے گالیمار کو گائمار لکھا ہے۔ "آج : دوسری کتاب" میں بھی" گائمار " آیا ہے ۔ میں اس وقت بھی کھٹکا تھا۔ جہا ں تک مجھے یاد آتا ہے فرانسیسی میں 11 سے پہلے اگر نایا ہو تو پھر 11 ساکن ہوتا ہے۔ مثلاً جسیے فرانسیسی کا لفظ Billet (بمغی ٹکٹ) یا جیسے George Batailleپہلے کا تلفظ بے یے (بی اے) دوسرے کا جورج بتائے ہے۔ میں نے اپنے چھوٹے لڑکے سے بھی رجوع کیا۔ وہ اچھی فرانسیسی جانتا ہے۔ بولنے میں تو مشق اور بھی زیادہ اچھی ہے۔ وہ بھی گالیمار ادا کرتا ہے۔ آپ ایسا کیجئے کہ کسی فرانسیسی سے پوچھ لیجے ۔ کراچی میں یہ مخلوق ناپیدا نہ ہوگی۔

عربی کا تمام ایسے الفاظ جو اردو میں" ۔۔۔۔یت" لکھے جاتے ہیں۔ تو ان میں قاعدے کی رسے"ی" مشرو ہوتی ہے۔ اب اگر اردو کی تشدید نہ لگائیں تو اس کی دو بچیں ہوسکتی ہیں (1) صوری (2) صوتی میں صوتی کے حق میں اتنا نہیں جتنا صوری کے حق میں ہوں، اگر آپ بھی صوری کو ترجیح دیتے تو ٹھیک ہےلیکن اگر آپ مصرمیں کہ نہیں بھئی حیثیت تلفظ ہم Hesiyeh کرتے ہیں (جو درست ہے) hesiyyet نہیں، تو یہاں صوتی اصول کا ر فرما ہے۔ اب آئیے "آزادی نسواں" کی طرف اسے جس طرح لکھا گیا ہے۔ کوئی عقل اُسے دیکھ کر A2 adaye-niswain تلفظ نہیں کر سکتا۔ “7-ye”کی آواز ہمے لے کسی طرح ظاہر نہیں ہو رہی۔ تو یہاں اصول سراسر صوری ہوگا۔ گویا صوری کسی صوتی اصول استعمال ہو رہا ہے۔ یرا خیال ہے یہ ہم دونوں کےلیے مفید مطب ہوگا کہ آپ آہستہ املاک ایک مسبوط ہدایت نامہ تیار کرلیں۔ میں کہوں گا کہ چھاپ بھی دیں۔ اور یہی یہ سب استعمال بھی کر یں۔ اس میں اصول بھی ہوں۔ لیکن غلط یا صحیح ، consistency بہرہ ضرور ہو۔

آپ نے بعلبکی کر دیا ہے۔ یہ بے چاری کے ساتھ زنا بالجبر ہوگا۔ اردوداں حضرات "حج" اور "فن" اور "ضد" اور "رد" وغیرہ کو تشدید لگائے بغیر بھی صحیح صحیح ادا کرلیتے ہیں، لیکن "بعلبکی" کے ضمن میں جب تک یہ نہ بتا دیا جائے کہ یہاں"ک" مشدد ہے۔ اُن کے اسے Balbaki تلفظ ، یعنی غلط تلفظ کرنے کا خطرہ رہے گا۔ (اطلاعاً عرض ہےکہ یہ لفظ دو الفاظ کا مرکب ہے: بعل اور بک ( اور عربی میں اسی لئے غیر منصرف بھی ہے) اس کا صحیح تلفظ Balabakki ہے۔ (یہ میں نے غلط کہ دیا۔ غیر منصرف اس نے ہے کہ دونوں اجزاء ۔

ایک بات بتائیے : اگر آپ "آزادی نسواں" کو "ی" کے نیچے زیر لگا کر کر سکتے ہیں تو پھر" سلسلہ روز و شب "کو " "ہ" کے نیچے زیر لگا کر لکھنے میں کیا حرج ہے؟ اس لئے کہ اس صورت میں "ہ" کی آواز نکالنی پڑ جائے گی؟

یہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ "توجہ" "مشاببہ " کی وضاحت کردی ۔ اگر توجہ اور مشابہ قابل قبول ہے تو یوں ہی سہی لیکن کہہ ( جیسے "وہ کہہ رہا تھا) کو بہرحال کہہ ہی لکھنا ہوگا۔ "کہ" لکھا تو گڑبڑ ہوجائے گی۔

خوش نویس میں Conoments پر زیر زبر پیش لگانے کی سہولت نہیں۔ یہ بعد میں ہاتھ سےلگانے ہوں گے۔ آپ خود لگا لیکجئے گا۔ یا اگر مجھے یاد رہا تو میں یہ کام انجام دے لوں گا۔

آپ نے بعض نسبتاً غیر مانوس الفاظ کے آسان مترادفات تلاش کرنےکےلیے لکھا ہے۔ بھائی میری یا داشت سے اردو الفاظ کا ذخیرہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ پھر بعض اوقات انگریزی الفاظ کے آسان اردو متبادلات ملے نہیں اور جھک مارکر عربی لفظ استعمال کرنے پڑ جاتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی مناسب لفظ آجا یا کرے تو بلا تکلف لکھ دیا کریں۔

Trajectoryکو اردو میں کیا کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم ۔جب ہمارے یہاں space پر تحقیقات شروع ہوجائے کی اور سائنس کو فروغ حاصل ہوگا ، اس لفظ کا کوئی اردو متبادل بھی پیدا ہوجائے گا۔ ویسے اگر آپ کے ذہن میں کوئی مناسب اردو لفظ ہوتو لکھیں۔

املا کے سلسلے میں ایک بات کا فوری جواب درکار ہے۔ اور فوری کا مطلب ہے واقعی فوری۔ ادھر مجھے کیا جنون چڑھا کہ بعض کثیر الا ستعمال ویسی الفاظ کو چھوڑ کر (جیسے "اگر " "اب" وغیرہ) ایسے تمام عربی الفاظ میں جو "الف " سے شروع ہوتے ہیں۔ "الف " پر زیر زبر زپیش لگا دیا ہے۔ اور فارسی کے ایسے لفظوں کے ساتھ بھی یہی کیا ہے۔ مثلا ادب ، انشا ، اکرام افتادہ، انفعال۔ کیا یہ آپ کے لیے قابل قبول ہوگا۔

آپ نے آسف کے ترجمے "تعلق" کا ذکر کیا ہے؟ یہ کوئی کتاب ہے؟۔

سلیم الرحمٰن کا خط چند دن ہوئے آیا۔ لکھتے ہیں کہ " زوال" چھپ گیا ہے (سبحان اللہ ) بس سرورق باقی ہے (پتہ نہیں اس کام میں کتنے سال درکار ہوں گے) ۔ یہ بھی لکھا ہےکہ ان دنوں " سویرا" کی کتابت ہورہی ہے، (ٹائپ سیٹ کرانے میں کیا حرج تھا، پہلے تو ٹائپ پر ہی چھت تھا۔ اسے ترقی ممکوس نہ کہیں گے؟) اور یہ بھی کہ چند نئی کتابیں چھاپ رہی ہیں جن میں " سیمیا" اور شاید کسی ہندی ناول کا ترجمہ شامل ہیں(یہ واقعی خوش خبری ہے) ۔ "سیمیا" پر یاد آیا کہ آپ نے بھی اپنے خط میں اس کا ذکر کیا ہے ۔ آپ کو پسند آئی یہ کتاب ؟ اس کے بارے میں اپنے تاثرات تفصیل سےلکھیں۔

دیر ہوئی یہ خط اپنی عمر طبیعی کع پہنچ چکا ہے اور اس میں گھٹنے کی کیفیت پیدا ہو چلی ہے۔ چناچہ اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا چاہیے۔ لیکن قبر میں اتار نے سے پہلے دو ایک باتیں اور ہو جائیں:

آپ شاید Julen Barnes کی نگاشات سے واقف ہوں۔ نہ ہوں تو خبردار ہوجائے کہ یہ ایک برطانوی ادیب ہے۔ بے حد ذہین 3 ناول لکھ چکا ہے اور چوتھا ابھی ابھی نکلا ہے۔ ایک ناول FLAUBERT’S PARROT ہے۔ اگر نہ پڑھا ہو تو برٹش کونسل جاکر پوچھ گچھ کیجئے۔ یہ زبرست تحریر ہے۔ اس کا ایک باب “Louise Colect’s Version” تو خاصے کی چیز ہے۔ مجھے وہ پسند ہے۔ میں تو کہوں گا کہ آپ اس کا اردو ترجمہ کریں۔ آپ نے "سیمیا " اور کنڈیرا اور ریزوری کو پڑھ ڈالا ۔ اسے بھی پڑھیے۔ ناول کی ہیبت میں ایک اور کامیاب تجربہ۔

امریکی ادیبوں کو میں ذرا کم ہی گردانتا ہوں۔ ان کا تجربہ اس قدر topical ہوتا ہے کہ الامان ۔ بہر حال Edmunl White کا ناول A BOY’S OWN STORY دلچسپ ہے۔ آپ بھی پڑھیے اور سلیم الرحمٰن کو بھی پڑھوائیے۔ اس کے علاوہ دس بارہ سال ہوئےکہ Robert M. Pirsigکا ایک فیخم ناول چھپا تھا:

ZEN AND THE ART OF MOTORCYCLE MAINTENANCE یہ بھی کافی دلچسپ ہے۔

آخراً: میں نے 6 فی کو آٹھ تراجم پ رمشتمل ایک پیکٹ آپ کو بھیجا تھا۔اس میں املا سے متعلق چند استفارات بھی تھے۔ پھر 15 ئی کو ایک اور پیکٹ (جس میں بزنس اسکول کے فارم وغیرہ تھے) اور اسی دن الگ سے ایک خط بھی تھے۔ امید ہے یہ چیزیں آپ تک پہنچ گئی ہوں گی۔

چلیئے، آپ کی رفاقت میں دو گھنٹے گذار لیے۔

والسلام

مخلص

محمد عمران

24جون 87 ء

برادرم۔

کیا کوئی نیا رکارڈ قائم کرنے کا ارادہ ہے یا کسی موجودہ رکارڈ کو توڑنے کا؟ خیر باشہ ، آپ پھر لمبی تان کر سوگئے۔ کیوں بھئی آپ خط کیوں نہیں لکھتے؟

میں نے کنڈیرا پر اپنا مضمون ختم کر لیا ہے۔ ملفوف ہے۔ بڑی افراتفری میں لکھا ہے۔ آپ قلم اٹھا ئیں اور اسے مہذب کردیں ۔جہاں قطع وبردیدکی ضرورت ہو جھ بھکس نہیں۔ نظر ثانی کا حق ادا ہوجائے۔ محض پروف ریڈنگ نہ ہو۔ یعنی یہ تو ہو، لیکن اور بھی ہو۔ میرا ذہن بالکل خالی ہوگیا ہے۔ ہاں اس پر رائے ضرور لکھیے گا۔

مجھے اس عنوان اب پسند نہیں۔ رہا۔ پہلے 5،4 صفھے کا مضمون لکھنے کا رادہ تھا اس پر یہ ہلکا بھلکا ساعنوان کھپ جاتا ۔ لکھنے بیٹھا تو بات میں سے بات نکلی چلی گئی۔ اب اس بھاری بھر کم مضمون کا بوجھ اتنا رلیف عنوان کیا اٹھا سکے گا۔ " میلان کنڈیرا کی نظریاتی کمیس گاہی۔"کیا رہے گا؟ یا کوئی اور جو آپ تجویز فرمائیں۔

اب بس پیش لفظ ، ناخن کا قرض ، اور گرامشی کے خطوط باقی بچےہیں۔ آخری چیز جلد بھجوا دوں گا۔ میں پچھلے ماہ کئی خط لکھ چکا ہوں۔ جن میں کچھ جواب طلب باتیں بھی تھیں۔ ان کا انتظار ہے۔اگر تو پرنٹ کرنا شروع کردوں۔

میں نے 16 جون کو خاصا بھاری بھرکم لفافی بھیجا تھا جن میں آپ کی صواب دید کے لیے کئی مضامین تھے۔ اگلا ان ٹائٹل کے لیے جو سطریں آپ نے منگوائی تھیں وہ بھی بھیجدی تھی۔ جملہ چیزیں ملی ہوں گی۔

باقی کیا لکھوں۔ اس بڑھا پے میں آپ نے مجھے خود کلامی پر مجبور کر دیا ہے۔ اور خود خواب گرامی خیز میں غلطاں ہیں۔ ۔۔کوئی نرو تو نہی؟ ہوگی نہیں۔

والسلام

خیر الانام

امقر خاک نشیں یا جلدی درخاک نشیں

محمد عمر میمن

3 جو لائی 87 ء

برادرم۔

کل آپ کا 5 جون کا نوشتہ ملا ۔ چلیے اب آپ باکار ہوگئے۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ فل لوڈ کلاسیں لینے میں یہ قباحت ضرور ہےکہ دوسرے کاموں کےلیے وقت مشکل سے نکلتا ہوگا۔

مجھے بے حد افسوس ہےکہ آپ کو میرا 15 ئی والا خط نہیں ملا۔ اس میں نے تفصیل سے یہاں بزنس اسکول کےڈین سےملاقات کا "سماچار" لکھا تھا۔ اس میں وہ فہرست بھی ملفوف تھی جس میں امریکہ کے مختلف بزنس اسکولز کے نام پتے تھے (وہی جو آپ نے بھجوائی تھی) ۔ میں اکثر آپ کے نام اپنے خطوط کی نظیر رکھ لیتا ہوں۔ پتہ نہیں اس خط کی رکھی تھی یا نہیں۔ الغرض سانس لینے کی مہلت ملے تو تلاش کروں اور دوبارہ بھیج کر سرخ رو ہوں ۔ گویہ سب اب آپ کے حساب سے بعد از وقت ہوگا۔

اگر آپ کو میری تحریر پسند آتی ہے تو یقیناً اس میں کچھ فتح و حسن ضرور ہوگا۔ مجھے تو اپنی عبارت بڑی منشیانہ، پیڈانٹک لگتی ہے۔ ممکن ہے آپ جس کو "مخصواسٹائل" کہ رہے ہیں ، وہ صرف میرا من چلا پہن ہو: مجے اپنے سر پر پگڑی نظر نہیں تی اس کئے سک لینے کو تیار رہتا ہوں۔ ایسے لفظ اور فقرے لکھ جاتا ہوں ، دیدہ دانستہ، جن سے دوسرے خواب میں بھی دامن بچا کے چلیں۔ بظاہر اپنے کو درے پن سیاق و سباق کی کمی اور شاید ناموز ونیت کے باوجود مجھے ان کے بارے میں یہ اعتماد ہوتا ہے کہ کسی گہری سکھ پر یہ عین درست ہیں۔ بہرحال میں نے اپنی تحلیل نفسی کا ٹھیکا تو نہیں لے رکھا۔ میں نے اپنے پیش لفظ میں نظم و ضبط سے جس اکتاہٹ کا ذکر کیا ہے، وہ بالکل حقیقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے بڑے سنگین مسئلے کے بییچ میں کوئی از ور ہلکی پھلکی ، بلکہ میتزل ، چیز ٹھرنک دینے میں عار بین ہوتا۔ انتہائی ماز کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن بردار جہاں تک مجھے نظر آتا ہے میرےناول افسانہ لکھنے کے دن پورے ہوچکے ہیں۔ میرے شب وروز اتنے لخت لخت ہیں کہ اس کا م کے لیے جو یکسوئی چاہے، وہ میسر نہیں۔ پھرمیں وہاں جب لکھا جا رہا ہے، لکھنا نہیں چاہتا ۔ اور جب لکھنا چاہتا ہوں ، اس کےلیے وقت اور ذہن سکون نہیں۔

افضال سید سے ملاقات شاید قسمت میں نہیں لکھی تھی۔ افسوس ہے، لیکن بہرحال ، کچھ اور افسوس ہے۔

اب صاحب ، یہ آصف واپس آئیں گے تو ہم لوگوں پر ان کی جرمن دانی کا بڑا زبردست رعب پڑے گا۔ آپ نے جرمن سیکھنے کا مشورہ دیا ہے، وہ نہایت معقول ہے، مگر وہ ہونہار بادرنستعلیق واقع ہوا ہے۔ اس نے تو حفظ ماتقدم کے طور پر شادی کرماری ۔ کہ "آج کہاں جا کے نظر ٹکرائی" (کیا زبردست گانا تھا) کا پہلے ہی سے توڑ ہوجائے۔

کوشش کروں گا کہ الف سے شروع ہونے والے الفاظ کو اعراب سے آزاد کردیا جائے۔ گو اب پورے مدد ے میں اس قسم کی تبدیلی کرنا میں کمر ٹوٹ جائے گی۔

اس خط کے ساتھ مضامین وغیرہ کی آخری قسط ملفوف ہے۔ جو خاکا میرے ذہن میں ہے اس کے اعتبار سے پہلے صفحے پر انتساب ہوگا: "بے وطنی کے نام ۔" دوسرے پر ڈانلڈ بیکر کے " خوش نویس" کے استعمال کرنا کا شکریہ : تیرے پر ثنا حسن کی کتاب سے انگریزی اقتباس چوتھے/ پانچویں پر محتویات کی فہرست/ ترتیب: چھٹے سے پیش لفظ شروع ہوگا۔ جس کانام / عنوان "داماندگی شوق تراشے ہے پنا ہیں" رکھا ہے صف "دامانہ گی شوق۔۔۔" سے بھی کام چل سکتا ہے! الغرض لکھیے گا) اس کے بعد پہلا حصہ: جس پر کنڈیرا پر میری "وضاحت" ؛ پھر اس سے متعلق 8 چیزیں (میں نے جو رڈن انگر ا بلی والے انٹریو کا اور اضافہ کر دیا ہے) ؛ اور آخر میں اس پر میرا مضمون ۔جس کا عنوان نیوز طے بین ہوسکا (آپ دور فرمائیں) ؛ اس کے بعد دوسرا حصہ ، جس میں جلاوطنی یا بے گھری سے متعلق چار مضامین ہیں؛ پھر تیسرا حصہ اس کے بعد: قرض حسنہ" (پتہ نہیں اس کا کیا مطلب ہوتا ہے، میں نے یہاں شکریہ کے ساتھ ماخذ کے اندراج کے ممنوں میں استعمال کیا ہے؛ آپ مولانا آدمی ہیں؛ پھر خدارا مملکت اسلام میں رہتے ہیں، ان اصطلاحوں سے بخوبی واقف ہوں گے؛ صحت وسقم کا بتائیے) ۔ پھر "حرف آخر" کے طور پر الگ ایک صفحے پر ویٹولڈ گوبر ویچ کا ایک جملہ ۔ تمت باالخیر ! حسن کم جہاں پاک!

اب آپ سے دو درخواستیں ہیں؛ آپ تکلف میں نہ پڑیں اور املاک کی صحت کے ساتھ ساتھ جملے کی صحت کا بھی خیال رکھیں۔ جہاں جو بدلنا ہو حدف کرنا یا بڑانا ہو، کر گذریں۔ میں اپنی انا کو سہارنے کا کام خود کر لوں گا؛ آپ اس کی تکلیف کا خیال نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حصہ رجلہ مککن ہوسکے کام نپٹانو ہو، کر گذریں۔ میں اپنی انا کو سہارنے کا کام خود کرلوں گا۔ اب اس کی تکلیف کا خیال نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حصہ رجلہ ممکن ہوسکے کام نپٹا دیں۔ (مجھے معلوم ہے ان دنوں آپ واحد مصروف ہیں) یہ کام اگر اسی ماہ مکمل نہ ہوا تو پھر کئی مہینوں کےلیے التوا میں پڑجائے گا۔ اگست میں یونی ورسٹی کھل رہی ہے اور مجھے سانس لینے کی فرصت نہ ہوگی۔ مجھے اسی ایک ماہ میں ایک مضمون رالف سیل کے نہتی والیوم کے یے بھی ممکن ہے۔ میں اس انتظار میں ہوں مواد آپ کی طرف سے اجائےتو غلطیوں درست کر کے ، فارمیٹ کر کے ، لیا پنا شروع کردوں ، جو ایک الگ ادرد سر ہے اور واقعی درد سر ۔ کوئی اسفادہ نہں۔ "داماندگی شوق" عجیب ذہنی انتشار کے عالم میں لکھا ہے۔ اگر آپ کو پسند نہ آئے تو نکالا بھی جا سکتا ہے۔ بہر حال پڑھ کر لکھیے گا۔

میں نے 26 ٹی کے بعد 16 جون کو ایک کافی صحت مند لفافہ آپ کو بھیجا تھا جس میں کئی تراجم تھے؛ اس سے اگلے دن ایک لفافے میں سطرمیں پرنٹ کر کے بھیجدی تھیں (ٹائیٹل کےلیے) پھر 24 جون کو کنڈیرا پر اپنا مضمون بھیج تھا۔ امید ہے یہ سب بخیروخوبی غزل مقصود کو پہنچ گئے ہیں گے۔ 15 ٹی والے خط کے غائب ہنے سے دھڑکا لگا رہتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی لفافہ نہیں ملا ہے تو دیکھئے دوبارہ بھجوا نے کی سبیل کروں۔

کچھ عرصہ پہلے سلیم الرحمٰن کا خط آیا تھا۔ اس میں "سویرا" کےلیے کچھ بھیجنے کو کہا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے، کنڈیرا پر مضمون اس قابل ہےکہ بھیجا جا سکے، اور اگر ہے تو کیا مناسب ہوگا کہ بھیجا جائے میرا مطلب "آواگی"میں تو شاید آہی رہا ہ، پیشہ کی حیثیت سے آپ کی بھیکچھ ترجیحات ہوں گی!

اور وہ انٹرویو جو آصف " شب خون" کےلیے دے آئے تھے۔ وہ ۔۔۔چھپ گیا! میرا مطلب ہے آپ کی نظر سے تو نہیں گذرا؟ ۔ایک زمانے میں فاروقی صاحب سے کافی خط وکتابت ہوتی تھی۔ اب شاید دونوں اتنے ۔۔۔ہوچکے /کہ پرسوں خط لکھنے کی نوبت نہیں آئی۔

جن صاحب کو یہاں سم اسکول میں اردو کی کلاس میں Teaching Assistance کی حیثیت سے بلایا تھا، وہ لاہور کے ہیں۔ آتے وقت وہ صدیق سالک کا ناول " پریشر ککر "تحفہ لیتے آئے۔ الغرض رات کو سونے سے قبل تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھ ڈاھ۔ ناول تو بس داجی سہے لیکن اس کے مندرجات کے انتخاب پر ضرور دار دینے کوجی چاہتا ہے۔ کاش سماجی مسیح کو فن سے چھپلا ہوتا تو تکمیل تجربہ اور جمالیات کی رمق آجاتی۔ (آپ نے پڑحایے؟ کیا خیال ہے ویسے اس ناو ل کی کتابت نہیں ہوئے ہے۔ پتہ نہں کاکیا پروسیس استعمال کیا ہے۔ کمپیوٹر تو نہیں کت لیکن امپریشن کی باقائدگی کی وجہ سے کتابت بھی نہں معلوم ہوتا۔

اب اس قیاس گھٹنے کی کیفیت آچکی ہے۔

والسلام

اردو کا تب خالا خون ناک ہے لیکن اس میں مخلص

جو سہولتیں ہیں وہ خوش نویس میں کہاں محمد عمران

6جولائی 87ء

برادرم۔

2 جولائی والا ، بھاری بھر کم ، لفافہ ملا ہوگا، جس میں تراجم کی آخری قطر تھی۔ اس خط میں "داماندگی شوق" کا فائنل ورثن بھیج رہا ہوں۔ یہ فائنل دو نوں اخبارات سے ہے: متن کے، اور پرنٹنگ کے۔ "قرض حسنہ" والا صفحہ بھی ملطوف ہے۔

بیٹرز گھانا وکھم کا کام ثابت ورہا ہے۔ خیر اس سے کسی نہ کسی طرح نبر د آزما ہوںگا۔ لیکن اس خیال سے روح فنا ہوری ہے کہ اگر صفحوں کی ترتیب مختلف ہوگئی تو دائیں صفحے کا ہیڈر بائیں صفحے پر مھرجائے گا۔ چناچہ دو ایک وضاحتیں بے حد ضروری ہیں: میری کوشش تو یہی ہوگی کہ ہر مضمون بائیں صفحے سے شروع ہو لیکن ، ظاہر ہے اس پر ہمارا کل اختیار نہیں ہے۔ فرض کیجئے کوئی مضمون جائیں صفحے پر ختم ہو رہا ہے۔ تو اس صورت میں آملا مضمون دائیں صفحے سے شروع ہونا چاہیے۔ یا یہ نہیں تو پھر دونوں کے درمیاں کا دایاں صفحہ کو را چھوڑنا پڑے گا۔ چلیے یہ الزام بھی کرلیتے ہیں، لیکن پھر اس صورت میں کیا کریں گے جب پچھلا مضمون دائیں صفحے پر ختم ہو اور اطلا بائیں سے شروع شروع ہو۔ یہاں کورا صفحہ نہں رکھا جا سکتا ۔ ہ بھی 11 گلے گا کہ دونوں صورتوں کو اپنا یا جائے۔ پھر بھی نورو مضامین کے بیچ میں کورا صفحہ آجائے گا۔ اور کبھی نہیں۔ بہتر ہوگا کہ کور ے صفحے کے امکان کو دریا انداز کیا جائے اور جہاں ایک مضمون ختم ہو، اس کے بعد ولا صفحے سے دوسرا مضمون شروع کر دیا جائے۔ اس صورت میں"داماندگی شوق " (پیش لفظ) کو میں کتاب کا پہلا صفحہ تصور کروں گا اور یہ بائیں صفحے سے شروع ہوگا۔

دوسرا مسئلہ: میں چاہتا ہوں کہ کتاب کے تینوں حصوں میں ایک پورے خالی ورق کا الزام رکھا جائے(یعنی دو صفحوں کا) ۔ اب یہ صورت وہاں تو بالکل ٹھیک رہے گی جب مسئلہ ، دوسرا حصہ شروع ہونےس ے پہلے والا مضمون دائیں صفحے پر ختم ہو رہا ہو۔ اگر بائیں پر ختم ہو رہا ہے تو پورا ورق نہیں مل سکے گا۔ پورا ورق لینے جائیں گے تو اس کے علاوہ ایک پورا صفحہ اور دوسرا آدھا ، یونا (خالی) اور مل جانے کا۔ میں تو چکر آیا ہوں۔ آپ مدد کیجئے۔ ان پریشانوں سے آکر کتاب ٹائپ سیٹ کی جاری ہوتو گلر خلاصی کی جا سکتی ہے۔ کپیوٹر پر اتنی آسانی نہیں۔

حفظ ما تقدم کے طور پر رکھتا ہوں: متن میں جہاں انگریزی الفاظ آئے ہیں ۔۔۔فارمیٹنگ نے یہ کل کھلا دیا ہے کہ اردو اور انگریزی کے درمیاں غیر ضروری Spaces لگا دیے ہیں جس سے صدی طور پر تو بڑا برا تاڑ تائم ہو تا ہے۔ بیکر صاحب سے رجوم کیا تو ان کے پاس بھی کوئی ملاح نہیں نکلا۔ چناچہ " بھلا یا برا۔ ہم دونوں کو اس کے ساتھ گذار ا کر نا ہی پڑے گا۔

حضرت اب آ پ جلدی نظر ثانی کر لیجئے۔ میرے تو سب دروز کتاب کی نذر ہو گئے پر ۔ جان چھٹے تو اچھا ہو۔ لیکن یہ سوچتا ہوں کہ کتاب چھپ گئی تو ہم دونوں سرخ دو چھ ساکے ۔ اردو میں بیزل ایک میار ضرور قائم ہوجائے گا۔

اسکی آپ سر ورق کو صیفہ راز میں نہ کھیں۔

ارے ہاں میں پکا سو کی مشہور drawing "ڈان کہوٹے کی reduced شکل بھیج رہا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ حصہ اول والے درق کے بائیں صفحے پر دی جائی ۔ کنڈیرا نے بار بار ڈان کیہوٹے اور سر دانتنکا ذکر کیا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

مخلص

محمد عمران

28 جولائے 87 ء

برادرم۔

ابھی کوئی ڈیڑہ کھنٹہ ہوا آپ کا 17 جولائی کا خط تشیریف لایا ۔ اس میں آپ نے میرے 24 جون 2 جولائی اور 4 جولائی والے خطوط کا ذکر کیا ہے ، لیکن 14 جون اور 17 جون کے خطوط کاکوئی حوالہ بن دیا تہ 16 جون والے خط میں اکھٹی 8 چیزیں نظر ثانی کےلئے تھی اور 17 جون والے لفافے میں آپ کا حب ارشاد سطریں 3 صفحوں پر پرنٹ کر کے بھیجی تھیں۔ یہ آپ نے شاید سرورق کےلیے نگرانی تھیں۔ اگر یہ آ پ کو نہیں ملے تو فوری لکھیے۔ اور فوری کا مطلب فوری ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان آٹھ چیزوں پر نظر ثانی کر کے آپ نے بھیجدیا ہو۔ اگر یہ بات ہے تو بہرحال یہ مجھے نہیں ملی۔

ان دنوں میں تقریبا 16 ، 17 گھنٹے کتاب پر لگا رہا ہوں ۔ یہ کام ٹی سے مسلسل جاری ہے ۔ دیکھےکب فراغت ہوتی ہے۔ کچھ کیا ہوں کتاب تو گلے پڑ گئی۔

آپ کی بیشتر ہدایات incorporate کر لی جائیں گی۔ معض کے سلسلے میں باقائدہ ہٹ دھرمی کروں گا۔ مثلا " قی" اسی طرح لکھا جائے گا۔ "قی" نہیں۔ اسی طرح مافیہ اور بعینھ بھی ۔ جرمنی میں آخری کتی آواز کی طرح کھلتے ہے۔ یعنی میکس بروٹ ۔ گرامی کے بارے میں ایک اطالوی پوچھا تھا۔ وہ گراچھی کہنے کےلیے لیتا نہیں ہوا۔ پھر پوچھتا پھر کروں گا۔

کنڈیرا پر اپنے مضمون کے اچانک اختتام سے میں خود غیر مطمئن تھا۔ اچھا ہوا کہ آپ کے بھی غیر اطمینانی کا اظہار کر دیا۔ اس سے اسے سلیقے سے ختم کرنے کی تحریک ہوگی۔ آپ نے جن نتائج کا ذکر کیا ہے۔ ان پر غور کروں گا۔

پر صفحے پر کل 36 سفر یں ہوں گی۔ پہلی بیڈر ، دوسری خالی، پھر 34 متن کی ۔ فٹرز ، جن میں صفحوں کے نمبر encluded ہوں کے ، الگ سے بھیدوں گا۔ آپ خود چپکا لیجئے گا۔

اگر کوئی مضمون بائیں صفحے پر ختم ہو رہا ہو تو اپ لکھتے ہیں "اس سے اگلے (یعنی خفت عہد دکے ) صفحے کو ہیڈر اور فٹر کے سوا خالی چھوڑ دیجئے " اس کی وضاحت کیجئے ۔ یعنی اس صفحے پر صرف بیڈر اور فٹر کلے کا اور متن کوئی نہیں ؟ یہ چکر دینے والی بات ہے۔

حضرت میں آپ کو اپنا پروگرام لکھتا ہوں۔ میں کل کے کاب کے نام کو التوا میں ڈال کر الف رسل لے ہفتی والیوم کے لیے مضمون لکھنا شروع کر رہا ہوں۔ (یہ الف کے آخر میں due ہے) ۔ اس سے فارغ ہوکر کتاب کی طرف متوجہ ہوں گا۔ الف کے آخر سے یونی ورسٹی کھل رہی ہے۔ اس کی تیاری بھی کرنی ہے۔ جسا وقت ملے گا لگا دیا کروں گا۔ اب مجھے نہیں پتا کہ کام کب ختم ہوگا۔ آپ کو بھی اتنی عبری نہیں میں چاہتا تھا کہ وقت کے پہلے ہفتے تک نہ ملو غلامی ہو جاتی ۔ نہ ہوا۔

اس درمیاں میں آپ دو کام کیجئے ۔ بواسٹی ڈاک 16 جون والے proofs کے بارے میں بتائیے کہ ملے یا نہیں (اگر نہیں تو دوبارہ بھیجا جائے) رت توہی اس مسئلے کو بھی حاصل کر دیجئے جس کا اوپر اور لال ستارہ بنایا ہے۔

دوسرے یہ کہ گرام یہ کہ اگر 16 جون والا خط مل جاتا تواس کے پروفس کب بھیج رہے ہیں؟ یا بھیج چکے ہیں تو کچھے اس وقت میرے ذہنکی جوحالت ہے اس میں نہ کچھ کہنے کا دیل نہیں۔

منتظر

میمن

3 اگست 87 ء

برادرم۔

آپ کو میرا 28 جولائی والا خط مل گیا ہوگا۔ اور آپ اس کے ضرورت سے زیادہ کاروبار اور خشک لہجے پر جھلا بھی رہےہوں گے۔ آپ کے اتنے دلچسپ اور مزید ار خط کا یہ روکھا پھیکا جواب! اعلامان !! مگر جس وقت آپ کا خط مجھے ملا میں اپنے زندگی سے ہی اکتا یا ہوا تھا۔ اس ناپنجار کتاب کی وجہ سے قید ہو کر رہ گیا ہوں۔ مجھے تو اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے تعلق کی راہ میں یہ سسری اچھا بھلا پتھر ثابت ہو رہی ہے۔ میں تو آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں ، باتیں کرنا چاہتا ہوں ؛ ہلکی پھلکی زندگی کے بارے میں دوستوں دشمنوں کے بارے میں ۔ ان باتوں کو کرنے کا موقع نہیں آتا۔ دعا کر تا ہوں کہ آئندہ کبھی ہمارے درمیاں کوئی اور کتاب حامل نہ ہو۔ پھر غالب یاد آجانےپر : ہم میں تو ابھی راہ میں ہے سنگ رامی اور میں نے ابھی تک آپ کا انگریزی ولا مضمون نہیں پڑھا۔ نہ ہی آپ کی نظیر ۔ لیکن میں نے اس عرصے میں اور کیا پڑھ ڈالا ہے؟ ظاہر ہے کچھ نہیں٭ مسلسل جاہل ہوتا جارہا ہوں میں چاہوں تو یہ چیزیں سر سری طور پر ضرور پڑھ سکتا ہوں۔ لیکن آمجھے اتنے عزیز ہیں کہ میں عدم موجودگی میں بھی زیادتی آپ کے ساتھ نہیں کر سکتا ۔ چناچہ راوی آپ کی اور میری قسمت میں فی الحال صبر کھتا ہے۔

خدا مبارک کرے یہ معاشقہ! مجھے اب آپ کچھ اور بھی عزیز ہوگئے ہیں۔ یہ آپ ہی کا دم ہےکہ ازاربند تک پہنچ گئے۔ اب ایک جت میں اندر تک اترجائیے اور بغیر سیراب ہوئے اور سیراب کیے واپس نہ آیئے ۔ لیکن میں کبھی سوچتا ہوں کہ جس قسم کی عورت کے آپ متلاثی ہیں ا س کا ۔۔۔ملنا ناممکن نہیں تو نایاب ضرور ہے۔ یہ بتائیے کہ ۔۔۔عورت اس قسم کے متعلق کے سہارے ، کب تک زندہ رہ سکتی ہے؟ وہ آپ کی خاطر ساری دنیا سے کٹ بھی جائے، لیکن آپ کو کلی طور پر پالینے اور اپنانے کی کیا ضیافت ہے؟! اس میں کلام نہیں کہ آپ کسی شوہر سے زیادہ ذمہ دار اور بہتر ثابت ہوں گے، لیکن اس کا تجربہ اُسے آاپ کے ساتھ رہ کر ہی ہوسکتا ہے، اور آپ کی شرائط پر رہ کر ہی ۔ اوائل سفر میں تو نتیجے کا علم نہیں ہوسکتا ! بہرحال ۔ اور لکھیے! بچے اصل وصل ہوا یا نہں، یا وصل کی جستجو میں رشتے کا ہی وصال ہوگیا!

بھئی میں نے ریمبو کو رہ بوکر لینا ہے۔ لیکن گرامشی اور یونیسکو اسی حالت میں رہیں گے۔ اگر اطالوی میں اسے ہو تو تلفظ "چی" ہوت اہے اور اگر اس سے پہلے "s" آجائے تو "شی" ۔ یونیسکو (UNESCO) کے احکال کے باوجود اس یونیسکو چی رہے گا۔ میں نے کافی چھان بین کی ہے۔

میں نے پیش لفظ سے ساقی اور اس کے اشعار حذف کر دیے ہیں۔ تازا شکل الگ سے کاغذبھیج رہا ہوں۔

اب تو آپ مطمئن ہوگئے؟ اگر اس میں بھی کوئی ردوبدل کرنا ہو تو فوری کر گذریے اور بھجوادیجئے۔

گراشی کے تعارف سے فیض صاحب کا ذکر بھی نکال دیا ہے۔ خوش ہوئے آپ!

عجیب بات ہے ، کنڈیرا پراپنے مضمون کے اختتام سے میں بھی غیر مطمئن تھا۔ اور افتتاح کےلیے جس قسم کی باتیں ذہن میں آرہی تھیں وہ حیرت انگیز طور پر آپ کے تاثرات کے مطابقت رکھتی ہیں۔ ھد تو یہ ہےکہ میں خود اس مطران کو 4 حصوں میں تقسیم ک نا چاہتا تھا۔ اور ٹھیک انہیں جگری ہر فصل ٹائم کرنا چاہتا تھا جہاں آپ نے قائم کی ہے لیکن اسے آپ کو بھیجتے وقت ان باتوں کا الزام نہیں رکھا۔ میں نے اب coaclusion لکھ لیا ہے۔ آپ نظر ثانی کرلیں۔ کچھ اور بڑھانا گھٹانا ہوتو وہ بھی میں اس میں ایک فٹ نوٹ بڑھا دیا ہے جس میں آپ کے تاثرات دیدیے ہیں۔ آپ نے جس جامعیت کے خود میرے محرسات کو تلمنہ کیا ہے اس کے پیش نظر یہ بے اصول بات ہوگئی کہ میں انہیں آپ کے نام کے ساتھ نہ دوں۔

پچھلے خط پر لکھا تھا کہ اب میں رالف رسل والے مضمون پر کام شروع کرنے والا ہوں۔ میری مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی کام سر پر چڑائی ہو تو اسے کسی نہ کسی مرحلےپر لائے بغیر کسی دوسرے کام میں نہیں لک سکتا۔ یہ مرحلہ آگیا کے۔ اب میں آپ کی طرف سے آخری چیزوں کا منتظر ہوں۔ یہ آجائیں تو کتاب پرنٹ کرکے آپ کو بھجوادوں گا۔

میرے حساب سے آپ نے ابھی تک پانچ چیزیں نظر ثانی کر کے ہنوز نہیں بھجوائی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

1. محمد عمر میمن "وضاحت" ۔ یہ کنڈیرا والے سیکشن کا پہلا مضمون ہے تعارف سمجھیے۔
2. کرستیاں سالموں "ناول کے فن پ ر میلان کنڈیرا سے گفتگو"
3. بورحنیں " ابن رشد کی سعی و تلاش"
4. محمد عمر میمن " بور حنیں کا ابن رشد: توفیحات و حواشی"
5. ماریو رگس یوسا" ایما اظوبیر اور اصول لذت"

یہ چیزیں جہاں تک مجھے یاد آتا ہے کافی پہلے آپ کو بھیجدی تھیں۔ پتہ نہیں ملیں یا نہیں۔ اگر نہی ملیں تو جلد اطلاع دیجئے تاکہ دوبارہ بھیجنے کی سبیل کی جائے۔

آصف تو اب خراٹے سے جرمن بولنے گئے ہوں گے ۔ میرا سللام کہیں ۔ یہ بھی کوشش گذار کر دی کہ میں ان کی طویل خاموشی کو سخت نا پسند کرتا ہوں۔ ایک طبیب نوجوان کے حق میں یہ سخت ۔۔۔رسائی ہے۔

صاحب آپ 2 Hکی وضاحت کر دیجئے ورنہ میں شراتا اسے زاہدہ حنا سے کنفویژن کرکے آپ کو تنگ کروں گا۔ یہ ستم ظریفی ہےکہ "با میں ہمہ"کو مرا fetish کسی اور اپنے "تاہم " کو اپنا نہیں۔

مجھے غور صدیق سالک بڑے دوغلے آدمی گئے ہیں۔ Witness to .. سے کافی متاو ہوا تھا۔ پھر ہم یاراں دوذخ " پڑھی تو بڑا بدمزہ ہوا۔ اب یہ تیرا رنگ "پریشر گڈ " میں نظر آیا ۔ الامان یہ شخص نہیں کر پا کہ اسے کون موقف اختیار کرنا چاہیے۔

ایک عجیب باتکی سے بات ۔ مین علامات ۔ تنگ کررہی ہے۔ اس جہنمی سر میں آپ 8 گھنٹہ طویل بچاں کرتےہیں؟ اتنی گرمی میں موروگی خود اپنی زندگی سے بیزار ہوجاتا ہے۔ یعنی ۔۔۔کہاں سے برآکرتا پھرے گا! کہے گا ، میرے حساب سے یہ اہم مسئلہ ہے۔پتا نہیں کس چکر میں کنڈیرا والا لغون "سویرا" کے یے بھیجنے کی بابت لکھدیا تھا ۔ کتاب کے جو آسودگی ہو تی ہے وہ مجھے اب ہورہی ہے۔ مجھے تو محسوس ہوتا ہے کہ اس کو بھیجنے کے بعد میری دل جسی اس میں ختم ہوجائے گی۔ چنانچہ "سویرا" میں مغفرت بھیجنے کا سوا ل بن پیدا ہوتا ۔ اور ایک نوٹ کے ساتھ ، جو آنے والی آوارگی کا اشتہار ہو تو بالکل نہیں۔ میں لوگوں سے آتنا بے نیاز ہو چکا ہوں، یا کم از کم فرد کو بے نیاز ہونے کا دھوکا دے راہوں اگر ان کو آوارگی کی آمد کی خبر سنانا کوہ۔۔۔۔اپنے میں نہیں پاتا۔ کیا فرق پڑتا ہے اجمل صاحب کتاب اپنےلیے اور آپ کے لیے ممکن ہے اور ہم دونوں نے ۔۔۔پڑھ لی ہے۔ بس کھیل ختم ہوا۔ چھپ جائے گی تو لوگ غو ر دیکھ لیں گے۔ وہ بھی آفر انہیں اس سے دل ۔۔۔ہوئی ، جس کا ۔۔۔ورنہ اللہ اللہ خیر سلہ ! مرنے کے بعد جسم کا کیا ہوگا اور روح کہاں ہوگی۔ مجھے کچھ بتائیں۔ اور posing کےلیے کچھ چھوڑنی بے کا خیال مجھے آنا attach نہیں نظر آتا۔ میں نے اپنے والد کا حشر دیکھ لیا ہے۔ ان کی عظمت سے انہیں کر کی مائدہ نہیں پہنچے ؟ میں نے کنڈیرا کو ٹھیک اس وقت ریافت کیا جب جمع انسانی تعلقات اور باتوں سے میرا ایمان اٹھ چکا تھا۔ (آپ سوچ لیجے مجھے کنڈیرا کتنا عزیز ہے) ۔ کبھی کسی تو میں خود آپ سے اپنے تعلق کے بارے میں شک اشعبے میں پڑی تا ہوں ۔ پھر غالب۔۔۔یاد آتا ہے۔ وہی خوش ہوتے ہیں پر و عمل ۔۔۔" واعد۔ کسی اور کنفیوڑ ہوجاتا ہوں۔ بہر حال۔

10 ستمبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

ابھی ابھی آپ کا 30 اگست والا خط ملا

وہ پانچ مضامین جو آپ نے نظر ثانی کر کے بھیجدیے تھے۔ مجھے نہوز نہیں ملے۔ ازراہ کرم آپ بلا تاخیر بھجوا دیں۔ اس بار احسان ہوگا کہ رجسٹری ڈاک سے بھیجیں۔ میں مفصل خط کل باہر سوں لکھوں گا۔

پیش لفظ میں جہاں ساقی اور اس کے اسکار کا ذکر خیر آیا تھا وہاں آپ نے تجویز پیش کی تھی ذکر اور اشعار حذف کردوں ۔ سو میں نے ایسا ہی کیا۔ متعلقہ حصہ بھی ایک نظر دیکھنے کےلیے بھیج دیا تھا۔ آپ نے اس نئے Version کی بابت کچھ نہیں لکھا۔

بقیہ کل باہر سوں

والسلام

مخلص

محمد عمران

(608) 233-2942 (Home)

(608) 262 – 3418 (Office)

13 نومبر 87 ء

برادرم

آج صبح آوارگی کا مسودہ اور عبداللہ حسین کی انگریزی کتاب رجسٹر والی ہوائی ڈاک سے بھیجدیے ہیں۔ اُس پیکٹ میں جو خط ملفوف ہے اس کی تعل الگ سے اس لفافے میں بھیج ۔۔ہوں۔ خدا کرے پیکٹ صحیح سلامت آپ کو مل جائے ۔ جب تک رسید نہیں بھجوائیں گے۔ اضوا رہے گا۔ ڈان کہوٹے مل گیا ہے۔ حصہ بھی اسی پیکٹ میں رکھ یا ہے۔

السلام

محمد عمران

10 نومبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 23 اکتوبر والا خط چند دن پہلے مل گیا تھا۔ اس سے دو تین روز پہلے زینت کا اوائل اکتوبر کا فرشتہ بھی ملا تھا۔ ادھر کچھ مصروفیت اتنی شیدید رہی کہ آپ دونوں کو بروقت جواب نہ لکھ سکا۔ پھر زینت نے Women’s Studies کےپروگرام کی بابات پوچھا تا۔ ہماری یونیورسٹی میں ایک پروگرام ہے۔ میں نے سوچا کہ پوری معلومات حاصل کر کے ہی اُنہیں لکھوں۔

مجھے جہاں تک یاد آتا ہے، آپ نے لکھا تھا کہ گو 15 ٹی والا خط آپکو نہیں ملا تھا۔ اسی دن بھیجا ہوا بڑا لفافہ ، جن پر بزنس اسکول اور GHAT کے فارم وغیرہ تھے، مل گیا تھا۔ ممکن ہے آپ کا اشارہ کسی اور لفافے کی طرف رہا ہو مجھے نداقت ، غصہ ، احساس ، بے بسی سب باری پارٹی محسوس ہو رہے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ہمیں مہذب ہونے میں ایک اور صدی لگ جائے گی۔ اور اس کے بعد یقینی نہیں کہ مہذب ہوسکیں گے۔ جو باتیں مغرب میں روز مرہ ہیں، ہماری یہاں منشیات کی ذیل میں آتی ہیں۔ دیانت داری سے ڈاک کی تقسیم بھی انھیں میں سے ہے۔

آپ کے زندگی سے بے تعلق ہو جانے کے محرکا ت کا مجھے علم نہیں تھا۔ چناچہ ایک خلش سی تھی ۔ بعض اوقات ایسا بھی محسوس ہوا کہ بات ہو تو رہی ہے لیکن اس کی صحیح Context کا علم نہیں۔ اسی لیے وضاحت چاہی تھی۔ آپ نے وضاحت کردی۔ بات ختم ہوئی۔ چونکہ میں نے آپ کو ایک فرد کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اپنی تو سیع کے طور پر نہیں، اس لئے آپ کا ہر فیصلہ بھی قبول ہے۔ گو اس سے ایک فرد کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اپنی توسیع کے طور پر نہیں اس لئے آپ کا ہر فیصلہ بھی قبول ہے۔ گو اس سے ایک فرد کی حیثیت سے مجھے اتفاق یا اختلاف ہو سکن ہے۔ چونکہ مجھے آپ کے صحیح کوائف کا علم نہیں، اس لیے آپ کے بعض تاثرات ہر قدرے حیرت ہوتی ہے۔ اور یہ صرف اپنے ذاتی نقطہ نظر اور کوائف کی وجہ سے۔

آپ ادبی سرگرمی کو ایک ایسا میدان سمجھتے تھے جہاں آدمی اپنے آئیڈیلیز پر عمل کر سکتا ہے،لیکن تجربہ کیا تو مایوسی ہوئی۔ میرا بھی کم و بیش یہی حال ہے۔ مجھے ادبی سرگرمی اور تعلیمی و تدریسی سرگرمی سے بھی یہی توقعات تھیں۔ لیکن منہ کی کھائی۔ خعد مجھے بھی آصف کے بارے میں یہی بات پریشان کرتی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ کوفت اس کے دن صفحہ ملبے انگریزی تبصروں سے ہوتی ہے جن کا انداز اخبارتی ہوتا ہے اور جن میں کھل کر کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ اب کیا کیا جائے۔ ہم اور آپ اس دنیا میں بالجبر ٹہلا دیے گئے ہیں اور ہمارا مقدم تنہائی ہے۔ اس سے وصل چاہے اختیار ہو یا اضطرارا۔ چارہ نہیں۔

اب آپ نے چونکہ زندگی کو ایک موقع دینےکا فیصلہ کرہی لیا ہے تو متعدی سے اپنے فیصلہ پر عمل پیرا ہوں۔ مجھ سے اس سلسلے میں جو مدد ہوسکے گی، بلا تکلف کروں گا۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے شعبہ میں داخلے کےلیے میری سفارش پر آپکا engineering کی ڈگری سے نارمل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔آنے پر دیکھا جائے گا۔

۔۔۔نکل آئی ہے اور اب میرے پاس چنہ فاصل نسخے بھی پہنچ گئے ہیں۔ میں جلد بھیجنے کی کوشش خدا خدا کر کے "آوارگی" سے نجات ملی مسودہ بھیج رہا ہوں۔ پرنٹنگ بے حد باریک ہوگئی ہے۔پتا نہیں کام چل بھی سکے گا۔ حرف آخر اور قیمت والے صفحے دونوں کے دو دو ورثن ہیں۔ جو پسند آجائے استعمال کریں۔

میں نے پروف ریڈنگ حسب مقدور کر ڈالی ہے اور اس میں اپنے تین کوئی وقیقہ نہیں اٹھارکھا ۔ اس کے باوجود، کچھ نہ کچھ کمی اور کمر ضرور رہ گئی ہوگی ۔ آپ اس مزید شائقہ کرنے کے چکر میں نہ پڑیں۔ ماحضر پر قناعت کریں کوئی ضروری نییں کہ یہ قرآن ثانی کی مدعی بنے ۔ آخر آپ کے اور میرے وسائل بھی تو محدود ہیں پھر ہماری limitations بھی اپنی جگہ ہیں۔

آپ صفحے کو بیج سے کاٹ کر یہاں جوڑیں گے تو دائیں پر مصنف کا نام اور بائیں پر تحریر کا نام درست ہو جائے گا۔ Xerox کرتے وقت الٹ پھیر ہوگئی ہے لیکن اس سے ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔

بس اب آپ اسے فوری چھاپنے کا انتظار کیجئے ۔ اس سلسلے میں ایک گذارش ہے۔ اگر غیر معمولی وقت پیش آنے کا احکام ہو تو نظر انداز بھی کر سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نیوز پرنٹ کے علاوہ اس کتاب کی کم از کم 25 کاپیاں (میرے لیے) سفید کاغذ پر چھپیں لیکن کاغذ اچھی کوالٹی کا ہو اور ایک طرف کی تحریر دوسری طرف نظر نہ آئے۔ جلد کے معاملے میں پیپر کور کو ترجیح دوں گا۔ ہارڈ باؤنڈ بالکل نہیں۔ ان 25 کاپیوں پر جو خرچہ آئے گا وہ میں ادا کردوں گا۔ لکھے گا کہ یہ تجویز قابل عمل بھی ہے؟

مضامین کے عنوان اور مضفون کے نام آپ کو کتابت کر کے چسپاں کرنے ہوں گے۔ (آپ انہیں ٹائپ سیٹ ہر گز نہ کرو تے گا ورنہ میری روح کو تکلیف پہنچے گی)۔ اندرونی سرورق ، انتساب اور فہرست مضامین بھی شاید آپ کو کتابت کروانی پڑیں۔ میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ یہاں بعض مشینوں پر reduction کے علاوہ enlargement کا انتظام بھی ہووتا ہے۔ میں ان چیزوں کو ۔۔۔کرکےدیکھتا ہوں۔ اگر پرنٹ دیدی زیب آیا تو آپ کو بھیج دوں گا۔

ڈاھائی ہفتے کےلیے میرا ۔۔۔ نہ جانے کا ارادہ ہے۔ 30 دسمبر تا 18 جنوری ۔ جی ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گیا ہوں۔ زینت بھی اس زمانے میں یہاں آنے کی سوچ رہی ہیں اور ان کا رادہ مجھے بوسٹن سے فون کرنے کا ہے۔ میں انہیں اپنے پروگرام سے مطلع کردوں گا۔ شاید وہ 30 سے پہلے آسکیں اور بات ہوجائے۔ دیدہ باید!

آپ اس خط کی خشکی پر نہ جائیے گا۔ یہ نادانتہ ہے۔

ازاراہ کرم موں ملنے پر فوریاطلاع دیدیجے گا۔

والسلام

آپ کا

محمد عمران

11 ستمبر 87ء

برادرم اجمل کمال صاحب

کل آ پ کا 30 اگست کا خط ملا ، اور کل ہی میں نے ایک ہوائیہ آپ کی خدمت اقدس میں داغ دیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کو فوری یا جس قدر جلد ممکن ہوسکے، علم ہوجائے کہ وہ پانچ مضامین جو آپ نے نظر ثانی کے بعد بھجوائے تھے۔ وہ مجھے نہیں ملے۔ چناچہ آپ انہیں دوبارہ بھجوانے کی "فوری" (حالانکہ ان دنوں کثرت استعمال سے یہ لفظ اپنی کشش اور وقعت دونوں کھو چکا ہے) کوشش کریں میں نہیں چاہتا کہ کام مزید التوا میں پڑجائے۔ اس بوجھ سے جو بیر نسہ پاک طرح مجھ پر سوار ہے، میں جلد از جلد سبک دوش ہونے کا آرزو مند ہوں۔

صاحب، اس مرہوم دینا میں مجھے ہر چیز اضافی نظر آتی ہے۔ حتیٰ کہ اپنا وجود بھی ۔ میں کوشش کر رہا ہوں(مدت سے) کہ انا ونا کے چکر میں ممجھے یہ یقین ہوگیا ہےکہ بڑی نفیس saenaibility کے حامل ہیں جو آپ کی بیشتر آرا کو صحت مند رکھتی ہے۔ چناچہ میں آپ کی بیشتر باتوں پر لبیک کہتا ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہں کہ مجھے آپ کی ہر راز سے کلی اتفاق بھی ہوتا ہے۔ یہ درست ہےکہ آپ مجھے بے حد عزیز ہیں اور میں آپ کا بڑا لحاظ بھی کرتا ہوں ، لیکن میں آپ کی باتوں کو اس لیے قبول نہیں کرتا کہ ذاتی دوستی کا کوئی دباؤ ہو۔ ادب نہ میری جاگیر ہے نہ آپ کی ۔ اس میں ذاتی تعلقات کا گذر کہاں۔

کنڈیر پر میرے مضمون کی بابت آپ نے جو باتیں کہیں تھیں وہ اہم ، وزنی، اور قطعی با محل تھیں۔ چونکہ ان کا اظہار آپ کی جانب سے ہواتھا، یہ کہا ں مناسب تھا کہ میں بغیر آپ کا حوالہ دیے ہتھیا لوںاس سے قطع نظر کہ خود کم و پیش یہی میرے خیالات بھی تھے۔ (مجھے اس کا افسوس نہیں کہ حق بحقدار رسید، اگر ہو تو اس کا کہ جب میرے خیالات بھی یہی تھے تو تحریر کو تشنہ کیوں چھڑا ، اور یہ موقع ہی کیوں آنے دیا۔) میں اگر آپ کا حوالہ نہ بھی دیتا تو بھی ہم دونوں بخوبی جانتےہیں کہ یہ خیالات دراصل آپ کے ہی ہیں۔ میرے لیے یہ اہم نہیں کے دوسرے بھی اس حقیقیت سے باخبر ہوں میرے لیے اہم یہ ہے کہ آپ اس حقیقت سے ضرور باخبر رہیں۔ آپ کو شاید یہ یقین نہ آئے لیکن یہ کتاب میں نے صرف آپ کےلیے اور اپنے لیے لکھی ہے۔ آپ سے جلد جلد گفتگو کرنے اور بار بار گفتگو کرنے کا بس یہی ایک بہانہ تھا۔ اس کے چھینے سے کون سا لمبا چوڑا فرق پڑ جائے گا۔ میری قدر شناسی پہلے کب ہوئی ہےجواب ہوگی۔ اس پر تو کہی تبصرہ تک نہں چھپے گا۔ فی کہ سلیم الرحمٰن بھی تبصرہ کرنے سے کئی کا ٹ جائیں گے اور ہوجنا وری کو نوازنے میں مگن رہیں گے۔ میرا خیال ہے میں خود ترجمی کی سر حد تک آ پہنچا ہوں۔

تو صاحب مجھے آپ کے سامنے برہنہ ہونے میں کوئی عار نہیں اور یہ اس لیےکہ مجھے پورا یقین ہے کہ اس برہنگی سے میری وقعت آپ کی نظروں میںکم نہیں ہوگی۔

اگر واقعی آپکو بہت زیادہ اعتراض ہے تو چلیے فٹ فوٹ 9 حذف کیے دیتا ہوں۔ لیکن صدیق سا لک والا حصہ نہیں نکالوں گا۔ مجھے موصوف کی بے بضاعتی کا پورا علم ہے اور مجھے آپ کی رائے سے سو فیصد ی اتفاق بھی ہے۔ تاہم ان کی کچھ نہ کچھ "گوش مالی بھی ضروری ہے۔ میں نے ساقی کی گوش مالی بھی کرنی چاہیے تھی لیکن ۔۔۔ (آپ جانتے ہیںمیں (میں نے نہیں دی۔ میں نے کہانا ، مجھے دوسروں کی اتنی پروا نہی اور کتاب صرف آپ کے اور اپنے لیے لکھی ہے۔ یہ باعث اذیت ہے۔ اور آپ کو یہ ظلم نہیں کرنا چاہیے ۔ اگر یہ تحریر میں آپ کو پسند یا "اتنی" پسند نہیں تو بر ملا کہیے، میری دل آزاری کا خیال نہ کریں۔

صاحب آپ پر تو یہ بیتنی ہی تھی۔ جو زینت حسام ہو اس سے چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ ۔۔۔قتل ۔ آپ کو پتا ہے۔ عربی میں حسام کا مطلب تلوار ہوتا ہے۔ (اگر میں عربی بھول بھال نہیں گیا ہوں تو)۔

آپ نے جس قنوطیت کا ذکر کیا ہے میں بھی اس کی بیشتر غزلوں سے گذر چکا ہوں۔ (افسوس کہ آپ اتنی درسے پایا ورنہ ہم دونوں مل کر بہت کچھ کر سکتے تھے۔ اور شاید اس تعلق کی شدت اور معصوم گہرائی سے باقائدہ عرق حیات کشید کر سکتے ۔ خیر چلے یہی کہا کم ہے کہ آپ کو یا تو سہی ۔) میں جس نتیجے پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے : اگر آدمی قنوطیت سے پیدا ہونے والی خود فنائی tendency سے کسی طرح گذر لے تو زندگی میں معنی پیدا کر سکتا ہے اور زندہ رہنا مثبت قدر بن سکتا ہے۔ حضرت آپ اپنی قدر کرنا سیکھیے ۔ دوسروں کی کوئی اہمیت نہیں۔ آپ زینت کے یے ہی سہی اپنے کو preserve کیجئے۔ (میں و کہنا دراصل یہ چاہتا تھا کہ آپ میری خاطر اپنی قدر کرنا سیکھیے لیکن یہ خوش فہمی عجیب سا presumption نظر آیا۔) تو زندگی کو با معنی بنانے کے لیے تنہائی بڑی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے یہاں تعلقا ت اور رشتوں کے جو گور کو رھندے ہیں۔ وہ اس کا موقع نہیں دیتے ۔

میں آپ کو کیا مشورہ دوں؟ یہی کہ سکتا ہوں کہ یہ اگر واقعی جذب صادق اور تعلق خاطر ہے تو اسے آرام روزگار سے بچا لیجانے کی کوشش آپ پر فرض ہے۔

مجھے آپ سے پورا اتفاق ہے۔ آپ دونوں اپنا گھر پاکستان کے علاوہ کہیں اور ہی بنائیے۔ میری بیوی جاپنی ہیں اور وہ پاکستان میں رہنے کےلیے بالکل تیار نہیں اور رہ بھی سکتی تھیں۔ وہ مردم بے زار نہیں بلکہ مردم بے نیاز ہیں۔ جس قسم کی علٰہدگی ان کے یہاں پائی جاتی ہے اس کی وجہ سے ان کا گذارہ کہیں بھی ہوسکتا ہے۔ خود میں ہی پاکستان میں رہنے کےلیے تیار نہیں ہوا۔ خیر آپ دونوں اپنا آشیانہ کسی دوسری لک میں ہی بنائیں ۔ یہ ملک یوپ میں نہیں ہوسکتا ۔ یورپ تلاش ہوچکا ہے۔ امریکا ہی رہ جاتا ہے لیکن ان دنوں یہاں کا ویزا ملنا تقریناً کار دارو ہوچکا ہے۔ ہماری یونی ورسٹی میں ان دنوں مالی بحران کا راج ہے۔ اردو پڑھانے کےلیے جو Teaching Assistant ملا تھا وہ بھی واپس لیا جا چکا ہے۔ تاہم ہوسکتا ہے کہ سال آدھ سال میں کوئی سبیل نکل آئے اور میں آپ کو رکھ لوں اس صورت میں آپ کو یہاں کسی شعبے میں ڈاکٹریٹ یا ایم ۔اے کےلیے واخلا لیا ہوگا۔ بزنس اسکول میں داخلہ ملنا شاید مشکل ہو ۔ بہرحال اس طرح آپ یہاں آسکتے ہیں۔ جب یہاں آجائیں تو بزنس اسکول میں داخلے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔ اگر سال دوسال بعد مل جائے تو کیا کہنا ۔ اس طرح کم از کم 4 ، 5 سال نکل سکتے ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوگا؟ ممکن ہے مستقل قیام کی ایک صورت نکل آئے۔ قباحت صرف اتنی ہے کہ Teaching Assistant کی اسامی کا درومدار ، یونیورسٹی کی عام مال حالت پر ہوتا ہے۔ ایک سال مل جائے تو دوسرے سال مل کی کرنی گارنٹی نہیں۔ اگر آپ ہمارے شعبے میں ڈاکٹریٹ کریں اور Teaching Assistant بھی ہوں تو ڈاکٹریٹ کے فوراً بعد ، بشرطیکہ funds ہوں، آپ کا لیکچر کی حیثیت سے تقرر کر دیا جائے اور ہم آپ کے ویزا کی تبدیلی کی درخواست یونی ورسٹی کی طرف سے کریں۔(لیکن آپ جنوبی ایشیا کے ڈاکٹریٹ کر کے کریں گے بھی کیا کیونکہ یہاں اس فیلڈ میں ملازمتیں اب نہیں رہیں)آپ دو ایک سال اس طرح گذاریں ۔جب ویزا مل جائے تو لیکچر ر کی جگہ چھوڑ کر کوئی اور فائدہ بخش کام کریں۔ بہرحال بہت سے ifs ہیں۔ لیکن غور ضرور کیا جا سکتا ہے۔ الغرض جب آپ فیصلہ کرل لیں تو بتائیں ۔ مجھ سے جو ہوسکے گا ، کروں گا۔

ہر چند کہ آپ نہیں معلوم زینت سے متعلق کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ آپ فوری طور پر اپنی صحت کے بارے میں سنجیدہ ہوجائیے۔ معمولات میں بے اعتدالی کو خیر بار کہیے، سگریٹ نوشی ختم آیا ختم نہیں تو کم کیجئے۔ سب سے اہم یہ کہ دوسروی عورتوں سے تعلق کی جستجو ختم کیجئے۔ یہ زینت کے مال میں خیانت کے مترادف ہوگا۔

صاحب، آپ کے عشق نے تو مجھے بھی گرم کر دیا ہے۔ بیٹھے بٹھائے یہ خواہش زور پکڑ رہی ہے کہ آپ دونوں کو adopt کرلوں اور خود ہی وراع کروں۔

انتظار نے اپنا ناول بھجوا دیا تھا۔ سونگھ سانگھ کر چھوڑ دیا ہے۔ بڑھنے کا وقت کس کا فر کے پاس ہے۔ فرق العین کا ناول پاس نہیں۔ کسی سے فرمائش کروں کہ بھی بھجوا دو۔ خیر، یہ بتائیے کس نے چھاپا ہے؟ جب دونوں پڑھ لوں گا تو رائے دوں گا۔ ویسے انتظار کے بارے میں مجھے یہ یقین ہے کہ اُن کے یہاں جو مصلحت اندیشی پائی جاتی ہے وہ انہیں حقیقی معنی میں کبھی آگے نہیں بڑھنے دے گی ۔ ۔۔۔اُن کے یہاں صلاحیت بے پناہ ہے۔ سلیم نے جوتبصرہ لکھا تھا۔ وہ اگر آپ کے پاس ہو تو بھجوا دیجئے۔ وہ تو اب خط تک نہیں لکھتے۔ اپنے لونڈوں لوانڈوں کے چکر میں مست ہیں۔ ان کی بیٹھ نھونکے سے کہاں فرصت ملتی ہے۔!

آپ نے "آوارگی" کے سمع میں جو سردرق سوچا ہے اس کی کلا سیکت سے مجھ پر وہ دہشت طاری ہوئی ہے کہ انزال ہوگیا ہے، بلکہ مسلسل ہورہا ہے۔ جانے کیوں اس کے خیال ہی سے قاعدہ بغدادی اور مولانا عبدالرحمٰن بخوری کی کتاب الصرف اور کتاب النجو ذہنی میں تمتما نے لگتی ہیں۔

آپ ان 5 مضامین کے ہروف اس بار رجسٹری ڈاک سے بھیجئے گا۔

والسام

مخلص

محمد عمران

7 اکتوبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

پہلے آپ کا پیکٹ ملا اور پھر 26 ستمبر کا خط ۔ آپ کے بارے میں ایک بہت بڑا سرخ سوالیہ نشان قدرت سے میرے ذہن میں ۔۔۔ہے۔ چونکہ معاملہ ذاتی ہے اور آپ نے خود کبھی تشریح کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ میں بھی خاموش رہا۔ اب چونکہ میرا آپ سے تعلق ابتدائی بے راحتی آزمائشی دور سے کچھ آگے بڑھ گیا ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈھیٹ بن کر خود پوچھ لوں، ویسے جواب نہ دینے کا حق آپ کو کلی طور پر حاصل ہے۔

مجھے ابھی تک زندگی سے بے تعلق ہوجانے کے آپ کے جو محرکات ہیں۔ ان کا علم نہیں ۔ آپ لکھتے ہیں:" زندگی کو ایک موقع دے کر دیکھنا چاہتا ہوں۔" ایک ظیفانہ سوال آ پڑا ہے اگر آپ زندگی سے بڑے معروضی طور پر روگرداں ہیں تو میں اسے ایک ذہنی کیفیت سے تعبیر کروں گا۔ اس کا محرک کسی فرد واحد کا سلوک نہیں ہوسکتا بلکہ فرد کا خود زندگی پر ایک طویل اور عمق تفکر ! یعنی فرد کائنات پر غور وفکر (معروضیت) کے بعد زندگی کی بے بضاعتی کا قائل ہوا ہے اور اس میں کسی قسم کی جذبات تیت کا گذر نہیں۔ ایسا آدمی جو اپنی شخصیت کے اثنا دسے تاب کا رہو اپنوں اور غیروں کی کر مفرمائیوں کی وجہ سے زندگی سے تائب نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی کہ کسی انسانی جذباتی تعلق کے سر اٹھانے سے اس کا بنیادی رویہ تبدیل نہں ہوتا۔ آپ کے بارے میں مجھے یہ شک تو نہیں کہ جذباتی آدمی ہیں۔ لیکن یہ شک ضرور ہو چلا ہے کہ زندگی سے تائب ہونے کی وجوہ آپ کے یہاں"شاید" بہت ذاتی سی ہیں۔ ممکن ہے میں غلطی پر ہوں ، اور خدا کرے میں غلطی پر ہی ہوں۔ لیکن یہاں غلطی پر نہ ہونا بھی کوئی ایسی خوش آئند صورتحال نہیں رہتا کیونکہ پھر اس صورت میں اسٹی پیرا ڈاکس کا سامنا ناگزیر ہے کہ اگر فیصلہ معروفت اور غور و فکر کے بعد کیا ہے تو اس کا استاد زینت یا کسی اور کے آنے سے تزلزل نہیں ہوسکتا ۔ لیکن آپ کی تحریر سے عیاں ہے کہ اگر تزلزل نہیں تو بھی کم از کم شک و شبے میں جا پڑا ہے۔

صاحب اس شعبے میں ہندی ادب پر کام کرنا ضائع کرنا ہے۔ جو متحرم پڑھاتی ہیں وہ اپنی جہالت میں چندے مہتاب ہیں۔ میں تو کہوں گا اردو میں ڈاکٹر یٹ کریں ۔ اس صورت میں سابقہ مجھ سے پڑے گا، ظاہر ہے میں بھی آپ کو کچھ نہیں سکھا سکتا لیکن کم از کم آپ کے کاممیں ٹانگ بھی نہیں اڑاؤں گا۔ اس سے بہتر صورت یہ ہوگی کہ آپ ہمارے شعبے میں ہندواز م یا اسلام میں ڈاکٹریٹ کریں، اور اس سے کہیں بہتر یہ صورت ہوگی کہ آپ Comparative کے ڈیپارٹمنٹ میں ڈاخلہ لیں ہمارے شعبے میں داخلے کی شرائط اس پمفلٹ پر مل جائیں گی جو میں نے عرصہ ہوا آپ کو بھجوا یا تھا۔ اگر آپ کے پاس B.Aہے تو داخلہ میں دلوادوں گا۔ اپنے شعبے میں۔ اگر ادھر چھ آٹھ ماہ میں کوئی صورت نکل آئی کہ ہم اردو پڑھانے کےلیے کسی کو رکھیں تو میں آپ کو مطلع کردوں گا۔

بزنس اسکول کے ڈین سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کا ماحصل 15 ئی کے خط مپر لکھا تھا۔ جو آپ کو نہیں ملا۔ لیکن میرے پاس اس خط کی نقل موجود ہے اور آپ کے لیے ملفوف ہے۔

آپ نے اچھا کیا کہ زینت کو میرا پتا دیدیا۔ وہ شوق سے خط لکھیں۔ میں ضرور جواب دوں گا۔ اجمل صاحب میں ایک بات آپ کے کھل کر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو اندازہ نہیں کہ میری زندگی کتنی مصروف ہے۔ میں اس کا بھی متحمل نہیں ہوسکتا کہ اس کا حال سنانے بیٹھ جاؤں۔ میرے خطوط کی متعدی سےکوئی یہ نہیں جان سکتا کہ میرے سے قدرے کم ہی کر سکتا ہوں۔ مثلاً میں ملازمت نکل آئے تو آپ کو دتوا سکتا ہوں۔ لیکن دوسری یونیورسٹیوں میں داخلہ سے متعلق میں آپ کےلیے معلومات جمع نہیں کرسکتا ۔ یہ کام آپ کو خود کرنا ہوگا۔ امید ہے آپ برا نہیں منائیں گے ۔ میرا مشورہ صرف انا ہےکہ آپ کسی نہ کسی طرح ۔۔۔سے نکل کر میڈلن آجائیں۔ قدم جمانے کی جگہ مل جائے۔ پھر آپ جو چاہیں کرتےپھریں۔ یہاں رہیں یا کسی دوسرے شہر کچھ بور کرنے چلے جائیں۔ میں صرف یہ کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کے لئے اردو پڑھانے کی ملازمت شعبے میں نکل آئے۔ آیک کی ظاسے یہی اہم بھی ہے۔ آپ بغیر نوکری اور داخلے کے ۔۔۔سےیہاں کےلیے نکل نہیں سکتے۔

"آوارگی" کوشش کروں گا کہ ایک ماہ کے اندر اندر آپ کو بھجوا دوں۔ میں جو گرمیوں میں اتنی جلدی اور بے صبری کا مظاہرہ کر رہا تھا اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ الف گذر گیا تو پھر کتاب کا مکمل معجزات کی ذیل میں آئے گا ۔ خیر ۔ میں نے نوٹ 9 کو آپکا حب منشا کر لیا ہے۔ آپ اتنی کرنفسی سے کام نہ لیا کریں۔

املا کے سلسلے میں میں بعض الفاظ کے حوالے سے باقاعدہ ڈھٹائی پر اُترا یا ہوں۔ غلط یا صحیح ۔ املا وہی رہے گا جو مجھے ۔ محبوب ہے۔ اسی طرح میں اصل عربی متن بھی قائم رکھوں گا۔ (عربی اسکار/ بورحنیں) ۔ محض ترجمہ دینا اور اصل حذف کر دینا میری روح نستعلیقیت کے منافی ہوگا۔ اسی طرح فرانسیسی کا مختصر سا اقتباس بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلنے والا۔ تر اس سے مقصد قاری پر رعب ڈالنا ہر گز نہں۔

آپ نے مضمون اور پیش لفظ کے سے میں بخل سے کام نہیں لیا تھا۔ آپ نے تو سر کے سے کوئی رائے ہی نہیں دی تھی۔ مبالغ اور بخل کی بات نہیں۔ اور مرا مقصد بھی اپنی تعریف کرانا نہیں تھا۔ میں صرف آپ کی رائے کا خواہش مند تھا۔ کہ آپ کی رائے کا احترام کرتا ہوں۔

صاحب آپ ڈزائن پر متعدی سے غور و فک شروع کر دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ بغیر تاخیر کتاب ملے پر اور ایک نظر اور دیکھ لینے پر آپ اسے چھپنے دیدیں۔ محض سر درق کے باعث اس کی اشاعت التوا میں نہیں پڑنی چاہیے۔ مجھے پکاسو والی تصویر پر کے سرورق پر دینے میں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ چابی تو ذرا بڑی کردا کر سرورق پر دیدیں۔ اور سر ورق کی پشت پر بھی رپیٹ کریں لیکن اس بار سائز وہی چھوٹا میں یہ بھی چاہوں گا کہ تصویر سفید یا کسی اور بے در کھلے (suldued) رنگ میں ہو تا کہ کنڈیر اکے مافی الخیر اور خود ڈان کیہوٹے کی موہومیت ظاہر ہوسکے۔ پکا سو نے بس یہی غلطی کی کہ سفید کاغذ پر کالی روشنائی استعمال کر کے اس موہومیت کی ماں چود دی جو خود تصویر کا لب لباب تھی/ہے۔ آپ "آج: دوسری کتاب "اُٹھائیے ہلکی سرمئی/ دورھیا پس منظر میں پکاسو کی تصویر کو سفید رنگ میں تصویر کیجئے۔ آوارگی اور دیگر تحریر وں کےلیے وہی نیوی بلیو یا بلیو بلیک رنگ ۔ بتائیے کیا خیال ہے؟ ویسے مجھے اصرار ہن

محمد عمران

10 نومبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

آپ کا 23 اکتوبر والا خط چند دن پہلے مل گیا تھا۔ اس سے دوتین روز پہلے زینت کا اوائل اکتوبر کا کوشتہ بھی ملا تھا ۔ ادھر کچھ مصروفیت اتنی شدید رہی کہ آپ دونوں کو بروقت جواب نہ لکھ سکا۔ پھر زینت نے Women’s Studiesکے پروگرام کی بابت پوچھا تھا۔ ہماری یونیورسٹی میں اب ایک پروگرام ہے۔ میں نے سوچا کہ پوری معلومات حاصل کر کے ہی انہیں لکھوں۔

مجھے جہاں تک یاد آتا ہے آپ نے لکھا تھا کہ گو 15 ئی والا خط آُ کو نہیں ملا تھا ۔ اسی دن بھیجا ہوا بڑا لفافہ جب میں بزنس اسکول اور GHATکےفارم وغیرہ تھے۔ مل گیا تھا۔ ممکن ہے آپ اشارہ کسی اورلفافے کی طرف رہا ہو۔ مجھے ندامت ، غصہ ، احساس بے معنی سب باری بارتی محسوس ہو، رہے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ہمیں مہذب ہونے میں ایک اور صدی لگ جائے گی۔ اور اس کے بعد بھی یقینی نہیں کہ مہذب ہوسکیں گے۔ جو باتیں مغرب میں روز مرہ ہیں۔ ہمارے یہاں منشیات کی ذیل میں آتی ہیں۔ دیانت داری سے ڈاک کی تقسیم بھی انہیں میں سے ہے۔

آپ کے زندگی سے بے تعلق ہوجانے کے محرکات کا مجھے علم نہیں تھا۔ چناچہ ایک خلش سی تھی۔ بعض اوقات اس بھی محسوس ہوا کہ بات ہو تو رہی ہے لیکن اس کی صحیح context کا علم نہیں۔ اسی لیے وضاحت چاہیی تھی۔ آپ نے وضاحت کردی ۔ بات ختم ہوئی ۔ چونکہ میں نے آپ کو ایک فرد کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اپنی توسیع کے طور پر نہی ، اس لئے آپ کا ہر فیصلہ بھی قبول ہے۔ گو اس سے ایک فرد کی حیثیت سے مجھے اتفاق یا اختلاف ہوسکتا ہے۔ چونکہ مجھے آپ کے صحیح کوائف کا علم نہیں۔ اس لیے آپ کے بعض تاثرات پر قدرے حیرت ہوتی ہے، اور یہ صرف اپنے ذاتی نقطہ نظر اور کوائف کی وجہ سے ۔ آپ ادبی سرگمی کو ایک ایسا میدان سمجھتے تھے جہاں آدمی اپنے آئیڈیلز پر عمل کر سکتا ہے۔ لیکن تجربہ کیا تو مایوسی ہوئی ۔ میرا بھی کم و بیش یہی حال ہے۔ مجھے ادبی سرگرمی اور تعلیمی و تدریسی سرگرمی سے بھی یہی توقعات تھیں۔ لیکن منہ کی کھائی۔ خود مجھے بھی آصف کے بارے میں یہی بات پریشان کرتی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ کوفت اس کے ان صفحہ بلے انگریز ی تبصروں سے ہوتی ہے جن کا اندازہ اخبارتی ہوتا ہے اور جن میں کھل کر کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ اب کیا کیا جائے۔ ہم اور آپ اس دنیا میں ابالجبر ٹہلا دیے گئے ہیں اور ہمارا مقدم تنہائی ہے۔ اس سے وصل چاہیے۔ اختیاراً ہو یا اضطہ راً ۔ چارہ نہیں۔

اب آپ نے چونکہ زندگی کو ایک موقع دینے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو متعدی سے اپنے فیصلے پر عمل پیرا ہوں۔ مجھ سے اس سلسلے میں جو مدد ہوسکے گی۔ بلا تکلف کروں گا۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے شعبے میں ڈاخلے کےلیے میری سفارش پر ، آپ کی engineeringکی گاڑی سے کا م مل جائے گا۔۔ خیر یہ تو وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔

عبداللہ کی کتاب نکل آئی ہے اور اب میرے پاس چند فاصل نسخے بھی پہنچ گئے ہیں۔ میں جلد بھیجنے کی کوشش کروںگا ۔

خداخدا کر کے "آوارگی " سے نجات ملی ۔ مسودہ بھیج رہا ہوں۔ پرنٹنگ بے حد باریک ہوگئی ہے۔

پتا نہیں کام چل بھی سکے گا ۔ حرف آخر اور قیمت والے صفحے دونوں کے دو دو ورژن ہیں۔ جو پسند آجائے۔ آستعمال کریں۔

میں نے پروف ریڈنگ حسب مقدور کر ڈالی ہے اور اس میں اپنے تین کوئی وقیقہ نہں اٹھا رکھا۔ اس کے باوجود کچھ نہ کچھ کمی اور کسر ضرور رہ گئی ہوگی۔ آپ اسے مزید شائستہ کرنے کے چکر میں نہ پڑیں ، جو حاضر پر کناعت کریں۔ کوئی ضروری نہیں کہ یہ قرآن ثانی کی ورعی بنے ۔ آخر آپ کے اور میرے وسائل بھی تو محدود ہیں اور پھر ہماری limitations بھی اپنی جگہ ہیں۔

آپ صفحے کو بیچ سے کاٹ کر کاپیاں جوڑیں گے تو دائیں پر مضف کا نام اور بائیں پر تحریر کا نام درست ہوجائے گا۔ Xerox کرتے وقت الٹ پھیر ہوگئی ہے لیکن اس سے ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔

بس اب آپ اسے فوری چھپانے کا انتظار کیجئے ۔ اس سلسلسے میں ایک گذارش ہے۔ اگر غیر معمولی وقت پیش آنے کا اقمال ہو تو نظر انداز بھی کر سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نیو زیر نٹ کے عالوہ اس کتاب کی کم از کم 25 کاپیاں (میرے لیے) سفید کاغذ پر چھپیں لیکن کاغذ اھی کوالٹی کا ہو اور ایک طرف کی تحریر دوسری طرف نظر نہ آئے ۔ جگہ کے معاملے پر پیر کور کو ترجیع دوں گا۔ ہارڈ باؤنڈ بالکل نہیں۔ ان 25 کاپیوں پر جو خرچہ آئے گا وہ میں ادا کروں گا۔ لکھےگا کہ یہ تجویز قابل عمل بھی ہے؟

مضامین کے عنوان اور مضفون کے نام کو کتابت کرواکے چسپاں کرنے ہوں گے۔ (آپ انھیں ٹائپ سیٹ ہرگز نہ کرواتے گا ورنہ مری روح کو تکلیف پہنچے گی) ۔ اندرونی سرورق ، انتساب اور فہرست مضامین بھی شاید آپ کو کتابت کروانی پڑیں ۔ میرے ذہن میں ایک بات آتی ہے۔ یہا ں بعض مشینوں پر reductionکے علاوہ enlargement کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ میں اس چیزوں کو enlarge کر کے دیکھتا ہوں ۔ اگر پرنٹ دیدی زیب آیا تو آپ کو بھیج دوں گا۔ یہ ملفوف ہیں کیا فیل ہے، ۔۔۔۔

ڈھائی ہفتے کے لیے میرا لندن جانے کا ارادہ ہے۔ 30 دستمبر تا 18 جنوری ۔ میں ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گیا ہوں ۔ زینت بھی اس زمانہ میں یہاں آنے کی سوچ رہی ہے اور انکا ارادہ مجھے بوسٹن سے فون کرنے کا ہے۔ میں انہیں اپنے پروگرام سے مطلع کر دوں گا۔ شاید وہ 30 سے پہلے آسکیں اور بات ہو جائے۔ دیدہ باید!

آپ اس خط کی کشکی پر نہ جائیے گا۔ یہ نادانستہ ہے۔

ازراہ کرم موں ملنے پر فوری اطلاع دیدیجے گا۔

والسلام

P.S ڈان کیہوٹے کی جو ڈرائنگ بھیجی تھی وہ اس سائز میں ملی تھی

پچھلے چند رو ز سے بڑے سائز والی کی فعل تلاش کر رہا ہوں ، کامیانی نہیں

ہوئی اگر کل سون تک گل ئی تو اسی پیکٹ میں بھیجدوں گا ، ورنہ آئندہ الگ سے۔ محمد عمران

7 دسمبر 87 ء

برادرم اجمل کمال صاحب

21 نومبر کا نوشتہ ملا۔ ہاں صاحب اس بار تو آپ کےمحکمہ ڈاک نے اپنے اگلے پچھلے سارے گناہوں کو بخشوانے کی سبیل کر ڈالی۔ مجھے خود اس حیرت انگیز مستعدی پر یقین نہیں آتا ۔ یہاں رجسٹری فیس اتنی گراں ہے کہ ٹاٹ کبھی ہوجاتی ہے۔ اس لینے وکالت مجبوری ہی اسے استعمال کرتا ہوں۔

صاحب آپ اپنے جنون کا احترام کیجے اور عنوانات جیسے چاہیں چھاپیے۔ اور اگر سرورق پر بھی اسی بدعت کے حق میں ہیں تو میں آپ کی مشکل آسان کیے دیتا ہوں: "آوارگی" کا اظلا رجمنٹ بھیج رہا ہوں۔ کیوں نہیں صاحب کتاب کی context کی مرہومیت ، جو پکا زو کی تصویر سے اور بھی سفید ہوگئی ہے، اس کا لحاظ کتاب کی forum میں بھی ضروری رکھنا چاہیے۔ enlargement میں عنوان کی outline کا انتشار اس موہومیت کو اجاگر کرنے میں کام آئے گا۔

صاحب میں اپنا تعارف غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ مصرمیں تو حاضر ہے ۔ اس میں اپنے افسانوں کے مجموعے "حصار" کا ذکر بھی کردیا ہے۔ اس کی توجیہ یہ ہے: مجھے یکایک جنون سا چڑھا اور افسانوں کو کمپیوٹر پر ٹائپ کرنے بیٹھ گیا۔ 4 کر لیے ہیں لہٰذا جانے سےپہلے جسنے مکمل ہوجائیں گے، نظرثانی کےلیے آپ کو بھجوادوں گا۔ بقیہ فروری میں۔ آپ کا اران اگر نہ چھاپنے کا ہو تو تعارف سے یہ entry منہا کر دیجے گا۔ پھر یہ میں نے آپ سے پوچھے بغیر ہی کیا ہے۔ اس کی سزا بھی، بہرحال ملنی چاہیے۔

آپ نے جن عبارتوں کو ٹائپ کر کے بھیجنے کا لکھا ہے، ملفوف ہیں۔ ساتھ ابن رشد کے متعلقہ صفحا ت بھی۔ میں نے محض بربنائے تفنن "ترتیب" بھی ٹائپ کرکے بھیدی تھی گو یہ اندازہ نہیں تھا کہ آپ اس کی بھی کتابت کروانے کے حق میں بھی نہیں۔ "خوش نویس" نہایت primetime پروگرام ہے۔ مجھے ترتیب کا ہر حصہ الگ سے ٹائپ کرکے چپکانا پڑا تھا۔ اور alignment سیدھا نہیں رہا اس سے متعلقہ سارے حصے دوبارہ بھیج رہاہوں۔ آپ سیدھے چپکا لیجئے۔ (نہیں بھجوا رہا ۔ نظر انداز کر دہ باشیدا)

پکا سو کی تصویر پر نوٹ لکھنا فضول ہے۔ ہاں یہ اعتراف ضروری ہےکہ تصویر پکاسو کی ہے۔ جس کےلیے اتنا ہی کافی ہے: "سرورق: " ڈان کہوٹے" باعمل : پاملو پکاسو" سو حاضر ہے۔

آپ نے میری گذارش کی طرف توجہ نہیں کی: کیا "آوارگی" ی 25 کاپیاں اچھے ، سفید کاغذ پر میرے خریدے چھپ سکتی ہیں؟

میں نے زینت کو جواب لکھ دیا تھا۔ "شاید" آوارگی" آپ کو بھیجنے کے دو ایک دن بعد اب ان کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔

آپ اپنی شاعرہ دوست (کیا سارہ شگفتہ ہیں؟) کی نظیر ضرور بھجوائیں میں جلد از جلد پرنٹ کر کے بھیج دوں گا۔

لندن میں رالف رسل، ساقی اور عبداللہ حسین سے ملاقات ہوگی۔ ویسے میں صرف تھکن اتارنے جا رہا ہوں ۔ یہاں رہا تو مستقل کام کرتا رہوں گا۔ صحت ویسے ہی ستیاناس ہو چکی ہے۔

میں کے حد مصروف ہوں ۔ لیکن جلدی متعلقہ شعبے کو فون کر کے ہدایات دیدوں گا ۔ میرا خیال ہےکہ معاملہ اگر Psecholashingکا زہوتو داخلہ کسی وقت بھی ہوسکتا ہے۔

بھائی میں نے کوئی تہلکہ نہیں مچایا ۔ (انتظار وال کتاب بھی آگئی ہے) آپ دیکھیں گے کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگے گی۔ پتا نہیں آصف بھی ان خرافات پر تبصرے لکھیں گے یا نہیں۔ گو ان کے مخفی تبصروں کا رنگ قدر کے صحافیانہ ہوتا ہے اور ان سے تشنگی اور بڑھ جاتی ے۔ خیر ۔ ولیے آپ نے عبداللہ دال کتاب انہیں دکھائی تو ہوگی! کیا فرماتے ہیں؟

بیکر صاحب سے میں اخلاق اور شائستگی کی حدود میں رہ کر "خوش نویس" کی حصول یا بی کی بات کئی بار کر چکا ہوں۔ وہ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے اور میں اصرار کرنے سے مجبور رہوں۔

سنا ہے مظفر اقبال پچھلے دنوں لاہور آئے ہوئے تھے۔ مقصد اپنا ناول اپنی نگرانی میں اپنے خرچ پر چھپوانا تھا۔ انھوں نے بھی بیکر کا پروگرام ہی استعمال کیا ہے۔ سُنا ہے ان کا ناول بہت خوب صورت چھپا ہے۔ آپ کی نظر سے گذارا؟

"آوارگی" کے بارے میں مجھے ایک تشویش ہے۔ پر پرنٹ بے حد باریک ہوگیا ہے۔ کچھ پابندیاں تو خود پروگرام کی ہیں۔ کچھ تجربہ کرنے کےلیے وقت کی کمی نے عائد کر ڈالیں۔ حضرت آپ کا م سوچ سمجھ کر لمحے رکا۔ میری پہلی کتاب ہے۔ بیڑا غرق نہ ہو جائے ۔ میں تو کہوں گا کہ آپ اگر وسکے تو ایک صفحہ چھوڑ کر دیکھ لیں کیا نکلتا ہے۔ پھر اگر اطمنان ہو جائے تو معاملہ آگے بڑھائیں۔ اگر بات نہ بن رہی ہو تو پرنٹ ذرا بڑا کرنے کی کوئی سبیل کی جائے۔

اگر اس لفافے کی وصولیابی کی رسید بھی اتنی ہی مسقدی سے مل جائے تو کیا کہنا۔

باقی باقی۔

آپ کا

محمد عمران

23 دسمبر 87ء

برادرم اجمل کمال۔

میرا 7 دسمبر والا سبز لفافہ ، جس میں بورخیں والے تصحیح سکرہ 5 صفحے نیز دیگر اشیاء شامل تھیں۔ ملا ہوگا ۔ ممکن ہے آپ نے جواب بھی دیدیاہو۔ میں بہرحال منتظر ہوں۔

ادھر ایک اور تماشا ہوا۔ آپ نے کتاب کا مودہ ملتے ہی رسید کے طور پر جو پروگرام 18 نومبر کا لکھا تھا، وہ مجھے 16 دسمبر کو (یعنی کوئی ایک ماہ بعد) ملا۔ اس سے آپ کو ہر دو ملکوں کے محکمہ ڈاک کی چستی اور متعدی کا اندازہ ہوجائے گا۔

حسب پروگرام 20 کو زینت باسٹن پہنچیں ۔ میرا خیال تھا وہ رات کو مجھے فون کرٰیں گی۔ لیکن انھوں نے کوئی چھ بجے شام کے لگ بھگ فون کیا۔ اس وقت ہمارے یہاں ایک مہمان خاتون بیٹھی ہوئی تھیں اور شام کا کھانا میز پر چنا جا چکا تھا۔ میں دوسرے کمرے میں فون پر زینت سے باتیں کر تا رہا۔ کچھ انشفال یا preoccupation کی کیفیت تھی۔ میں ان سے آپ کے بار میں گفتگو کرنےلگا لیکن محسوس ہوا وہ قدرے ہچکچاری تھیں۔ چاہیے بھی تھا۔ اس وقت تو بالکل ذہن سے اتر گیا لیکن بعد میں کھانا کھاتے وقت بات بالکل صاف ہوگئی۔ ظاہر ہے وہ بات اپنے بھائی کے گھر سے کر رہی تھیں۔ پتا نہیں وہ میرے بارے میں کیا سوچتی ہوں۔ آپ میں میری طرف سے معذرت کو لیجئے گا۔ واقعی مجھ سے سہو ہوگئی۔

انھوں نے کہا کہ آپ کو مشورہ دیا ہے کہ اپنی لائن نہ تبدیل کریں۔ چونکہ یہاں اردو پڑھانے کا معاملہ یقینی نہیں اس لیے یہ تبدیلی مناسب نہ ہوگی۔ خود میں بھی نہیں چاہتا کہ آپ اپنی حدف سے ہٹ جائیں۔ لیکن میرا تاثر یہ تھا کہ آپ بہر قیمت یہاں آنا ثاہتے ہیں۔ اس context میں میں آپ کےلیے کوشش کر رہا تھا۔ اگر آپ کو یہاں ایک سال کے لیے بھی اردو پڑھانے کی جگہ مل جائے تو آپ اس بہانے وہاں سے نکل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو Engineering میں یہاں داخلا مل جائے تو آپ اس کے باوجود ہمارے شعبے میں اردو پڑھا سکتے ہیں۔ دوسری شکل یہ ہوگی اور شام عارضی اعتبار سے بہتر بھی ، کہ آپ ہمارے شعبے میں داخلہ لیں اور یہیں پڑھائیں۔ پھر آنے کے بعد کوشش کر کے انجنیرنگ میں داخلہ لے کر ایک سال بعد ٹرانسفر ہوجائیں۔ اس صورت میں اگر اردو کی ملازمت جاری نہ بھی رہے تو بھی آپ کے پاس انجنیئرنگ میں داخلا ہوگا، جس کی بنیاد پر ویزا on-campusکفالیت کے چھوٹے موٹی ملازمت کی اجازت مل جائے گی۔ بہرحال۔

لیکن اس معاملے میں غیر یقینی صورت اردو کی ملازمت ملنا ہے۔ میں پوری کوشش کررہا ہوں ۔ دراصل پچھلے 17 سال سے ان لوگوں سے تیرا معصل جگھڑا چل رہا ہے کہ اردو کو ہندی سے الگ کردیا جائے، لیکن یہ پہلے سال کی ہندی اور اردو ساتھ ساتھ پڑھانے کے حق میں ہیں۔ اس مضائقہ نہیں اگر کام ایمانداری سے کیا جائے۔لیکن ایمانداری سے کرتا کون ہے۔ صرف ہندی پڑھاتے ہیں اور اردو کی طرف سے لاپرواہی برتی جاتی ہے۔

اگر میں اپنی مساعی میں کامیاب ہوگیا تو بتاؤں گا۔

جیسا کہ میں نے لکھا ، میں اینت سے آپ دونوں کے مستقبل کے بارے میں کھل کر اور مفصل بات کرنا چاہتا تھا لیکن نہ شد ۔ ممکن ہے بھائی کلے گھر کے علاوہ فطری حجاب بھی مانع ہو۔ میں نے زینت کو یہاں آنے کی دعوت پہلے بھی دی تھی اور فون پر بھی۔ یہ بھی نہ شد! میں 30 کو لندن جا رہا ہوں۔ کوشش کروں گا کہ میڈلن والی سے قبل دو ایک دن کےلیے ایمسٹر ڈم چلا جاؤں اور وہاں زینت سے بات کروں۔ میں نے اس امکان کا ان سے ذکر کر دیا ہے۔ وہاں کا فون نمبر بھی لے لیا ہے۔ دیدہ باید (میں واپس 18 جنوری کو پہنچو ں گا۔)

میں نے لکھا تھا کہ میں نے اپنے افسانوی انتخاب پر کام شروع کردیا ہے۔ چھ ان نے تیار ہوگئے ہیں۔ پروف ریڈنگ کےلیے بھیج رہا ہوں۔ خود نظر ثانی کا موقع نہیں مل سکا ہے۔ آپ لوٹا ئیں تو رجسٹری سے بھیجیے گا۔

میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ "آوارگی" کا پرنٹ بہت باریک ہوگیا ہے۔ اس سے بچنے کی خاطر چند تجربے کیے ہیں۔ وہ بھی ملفوف ہیں۔ آپ دیکھیے کہ آپ کے کتابی فارمیٹ میں کونسا مناسب طریقے پر فٹ ہوتا ہے۔ حوالہ دیتے وقت نمبر ضرور لکھے گا۔ میں نے ہر صفحے پر نمبر لگا دیے ہیں۔

مجھے ایک بات سے قدرے تشویش ہو چلی ہے۔ آپ نے اپنے مصفل آخری خط میں لکھا تھا کہ ہفتے کے اندر اندر "آوارگی" کے ٹائٹل کا پلان بھیج رہے ہیں۔ مجھے ابھی تک کوئی پلان نہیں ملا۔ حضرت آپ ضروری چیزیں رجسٹری سے بھی کریں۔

افسانوں کے انتخاب کی طرف رجوع کرتا ہوں ، چھ بتا رہیں۔شاید یہ چند اور نکل آئیں۔ ان کو سامنے رکھ کر آخری

انتخاب آپ کیجئے گا۔ نظر ثانی کے وقت آپ املا کے علاوہ ار کہیں عبارت درست کرنے اور متن میں قطع و برید کی ضرورت محسوس کریں تو بلا تکلف کر گذریں۔ میری انا مجروح نہیں ہوگی۔ بلکہ اسے اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا۔

قبلہ آصف پھر مفقود الخبر ہوگئے ہیں۔

آپ اپنی شاعرہ ردوست کی نظیر بھجوائیے۔

آپکا

محمد عمران

24 دسمبر 87ء

برادرم

کل آپ کا 13 دسمبر تا خط ملا ۔ اور کل ہی میں ناپ کا بڑے سائز کا ایک صحیح لفافہ بھیج چکا ہوں جس میں اپنے 6 افسانوں کے پروف ہیں۔ اس میں زنیت سے فون پر اپنی گفتگو کا ماحصل بھی درج کردیا ہے۔

موجودہ خط میں آپ کا فی مضمل اور بپڑمردہ نظر آتے ہیں۔ ظاہر ہے ایک بے کیف دوسرے بے کیف کو کیا خاک شگفتہ خاطر کر سکتا ہے۔ لیکن اس خط کا مقصد آپ کا غم غلط کرنا ہی ہے۔ جس قدر بھی ہوسکے۔ ان دنوں میری حالت بھی آپ سے بہت زیادہ مخلف نہں۔

کنڈیرا دال کتاب کی فروخت کی رفتار واقعی بے حد مایوس کن ہے۔ یہ تو مجھے معلوم تھا کہ اس قسم کی کتابوں کے گاہک ہماری طرف ذرا کم ہی ہوتا ہے ۔ لیکن اتنے کم ۔ یہ اندازہ نہیں تھا۔ اگر آپ کاروباری قسم کے منٹس ہوتے تو اس دفتر کو پتہ کرنے کا مقررہ دیتا ۔ مگر برادر آ پ کو اس دھندے کی بے رضاعی کا پہلی ہی ہی سے خوب علم تھا۔تاہم آپ اس میں جان بوجھ کر داخل ہوئے۔ ظاہر ہے آپ کا مقصد اس سے نفع اُٹھانا نہیں تھا۔ ایک مشن کا احساس تھا۔ یہ مشن بہرحال اب بھی قائم ہے۔ آپ تو پھر بھی پلئر ہیں۔ میری مثال لیجیے ۔ آوارگی پر اب تک میرے کئی ہزار گھنٹے صرف ہوچکے ہیں۔ اور مجھے خوب معلوم ہے کتنے اسے خرید کر پڑھیں گے۔ تاہم یہ کام کر گذار ۔ ٹھیک ہے ہوگا ایک بڑا محرک آپ کے کام میں آپ کی ہمت افذاں کی کا جذبہ تھا۔ لیکن یہ مہم احساس بھی تھا کہ کل جب اس کے پڑھنے والے پیدا ہوگئے تو محنت بالکل ہی اکارت نہیں جائے گی۔ پچھلے دنوں ایک بے حد ذہین ، پیارے اور پاکستانی دوست ۔ جو انگریزی کے شاعر ہیں اور Swizerland میں رہتے ہیں (عالم گیر ہاشمی) ۔ دوتین روز کےلیے آئے ہوئے تھے۔ انھوں نے "آوارگی" کا کچھ حصہ پڑھا۔ اسی شام کھانے پر اس کا ذکر چل نکلا تو میری بوں نے کہا: یہ جو تم سال بھر اس کتاب ہر جٹے ہوئے ہو تو اس کے پڑھنے والے کتنے ہوں گے؟ پھر جو انگریزی جانتے ہیں وہ ۔۔۔۔۔کو اردو میں کیوں پڑھنے لگے؟ میں نے جواباً کہا کہ اس کتاب میں میں نے اردو کےلب و لہجے کو سنوارنے کی کوشش کی ہے۔ اردو کو سننے سے زیادہ پڑھنے کی زبان بنانے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ کل اگر ہمارے یہاں کوئی بڑا ذہن پیدا ہو جائے تو اسے اپنے انکار کے لیے جس زبان کی ضرورت محسوس ہو اس کا کچھ حصہ ہے اسکی تعاب میں مل جائے۔ ان کا موں کی فوری افادیت اور شہرت نہیں ہوتی۔ چناچہ ، برادرم ، آپ مایوس نہ ہوں۔ نہ ایسے جنونی خیالات ذہن میں لائیں۔ غالب کا وہ شعر تو آپ کو خوب یاد ہوگا جو مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ۔۔۔فرصت کا ایک احساس خود عمل میں ہوتا ہے۔

ایک خیال آتا ہے: آپ سلیم سے بات کر کے اپنی مصبوعات "قوسین" کے حوالے کیوں نہیں کر دیتے؟ ممکن ہے یہ لوگ نسبتاً زیادہ بیچ لیں۔ ظاہر ہے ان کا کاروبار خسارے میں نہیں چل رہا۔ سلیم تو ولی اللہ ہیں اور انکی ضروریات زندگی ہوا اور پانی سے پوری ہوجاتی ہیں۔ لیکن ریاض کے گھر کا خرچ ضرور "قوسین" کی مطبوعات کی فروخت سے چل رہا ہے۔

ایک اور بات : یہ مشفق خواج اور پچاس ہزار دوسرے جو دنا دن کتابیں چھاپ رہےہیں تو ان کی کتابیں کیسے بک جاتی ہیں؟ یا نہیں بکتیں؟ اور میرا خیا ل ہے ان کی مطبوعات کی نیت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ارے بھئی ، آپ کے آنے ۔۔۔دوست ہیں: امر، آصف، افضال۔۔۔ان سب کے ذمے لگائیے کہ کم از کم 20، 20 کاپیاں بیچیں۔ خصوصا آف کے جاننے والوں کی تعداد تو سینکڑوں میں ہوگی۔ یہ کہا کہ بے شرم ہونے کے لیے آپ اور میں ہی رہ جا ئیں۔ ادب میں ہاتھ ڈالے ہیں تو یہ لوگ بھی ذرا اپنی پگڑی اتروا کر دیکھیں۔ اس ملک میں ہم کبھی ایک دوسرے کی کتاب مفت نہیں لیتے۔ ہمیشہ خرید کر پڑھتے ہیں۔ عبراثر کی نئی کتاب میں کوئی پندرہ آدمیوں کو بیچ چکا ہوں۔ اس معاملے میں آپ آصف کو باکمل معاف نہ کریں ۔ ادب سے سب سے زیادہ فائدہ اس نوجوان ہی کو پہنچا کےہے چاہیے کہ ادب کے یے خود بھی کیوکر کے دکھایے۔ ۔۔۔۔

نسرین انجم بھٹی کا نام سنا ہوا ہے ۔ شاید سلیم نے ان کے مجموعے پر انگریزی میں تبصرہ بھی لکھا تھا۔ وہ خاص مثبت تھا۔ بہر حال آپ نظموں کا انتخاب کر کے رجسٹری ڈاک سے بھجوادیئے ۔ کیا ان کی کتاب میں بھی ہیڈر اور فٹر استعمال ہوں گے؟ پرنٹنگ کا سائز کیا ہوگا؟ امید ہے آپ کی کتاب ہمشیرہ کی شادی بخیر و خوبی انجام پائی ہوگی کور آپ کے سابقہ شب و روز بحال ہو گئے ہوں گے۔

میں نے Industrial Engineering والوں کو فون کر کے تاکید کردی تھی۔ لیکن یہاں بھی اسے بے اتفاقی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ خیر پیر کو پھر فون کر کے ہدایت کردوں گا۔

والسلام

آپکا

محمد عمران

28 دسمبر 87 ء

**برادرم اجمل کمال**

میرے حالیہ دو خط ملےہوں گے۔ ساتواں افسانہ بھی تیار ہوگیا ہے، بلکہ آٹھواں بھی بھیج رہا ہوں۔ آپ بے تکلف ان کا بھی حلیہ درست کر دےیجیے۔

پچھلا خط سپرد ڈاک کرنے کے بعد ایک خیال آیا ۔ "آوارگی" کی اشاعت کے بعد اس کی ایک ایک جلد کیوں، میرے اور آپ کے ادیب اور غیر ادب دوستوں و میرے ای خط ک ساتھ بھیجی جائے جس میں ان سے کتاب کو خرید کر پڑھنے کی گذارش کی جائے؟ ان دوستوں میں انور سجاد، انتظار حسین کشور ناہید ، وغیرہ وغیرہ شامل ہوں۔ ممکن ہے نتیجہ کچھ نہ نکلے لیکن ۔ آپ کا اور میرا مقصد اپنے نقطہ نظر کی وضاحت سے زیادہ کب رہا ہے۔ وہ ضرور بعد ا ہوجائے گا۔ دل کی بھڑاس نکل جائے گی۔ اور یہ کم نہیں۔

میں نے اپنے خط کا متن تیار کر لیا ہے۔ آ پ کی صواب دید کے یہ ملفوف ہے۔ جو ردوبدل کرنا چاہیں بلکہ تکلف کریں۔

اس خط کو کتاب کے ساتھ بھیجنا کوی ضروری نہیں۔ میرا مطلب ہےکہ اگر آپ نامنا سب سمجھتے ہوں تو مجھے بھیجنے پر اصرار نہ ہوگا۔ اپنے محسوسات سے مطلع فرمائیں۔

امید ہے یورپ سے واپسی پر آپ کے دو ایک خط منظر ملیں گے۔

واسلام

آپ کا

محمد عمرا

10 نومبر 86 ء

**برادرم اجمل کمال صاحب۔**

آپ کے 27 اکتوبر کا خط خاصی یا بلکہ غیر معمولی پھرتی سے بہاں پہنچا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی طرح ڈاکیہ بھی کافی بے چین تھا۔ بہر حال میں فوری جواب اس لئے نہ لکھ سکا کہ یہاں ۔۔۔9 تک ایک کانفرنس تھی یہ ہماری سالانہ کانفرنس ہے اور کوئی 5 سو کے لگ بھگ محقق حضرات اپنے مقالے سنانے آتےہیں ۔ اس سال پروگرام کمیٹی کا صدر میں ہی تھا۔ چناچہ خاصی بھاگا دوڑی رہی۔

کئے آپ نے رجسٹرڈ سے تراک برا قائم کیا؟ میرے پاس ہنوز اس کا کوئی خط نہیں آیا جسکے سبب قدر ے تفکر ہے۔ ممکن ہے وصل یا وصل کے نتیجے میں وصال ہوچکا ہو۔ بہرحال لکھئے گا۔ خدا کرے محترمہ راستے میں لہولہان ہے۔ ممکن ہے وصل یا وصل کے نتیجے میں وصا ل ہو چکا ۔ بہرحال لکھئے گا۔ خدا کرے محترمہ راستے میں لہو لہان ہوئے بغیر اپنی عفت سنبھالے آپ تک پہنچ جائیں۔ میں پکنگ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ کس و ناکس کی دست برد کا اثر کم ثر ہو۔

آپ اردو پروگرام سے کچھ ضرورت سے زیادہ متاثر ہوگئے۔ یہ صوری اعتبار سے اچھا سہی۔ عملی ہرگز نہیں۔ اول تو یہ ورڈ پروسسیسر نہیں۔ یہ انگریزی ورڈ پروسسر Word Perfect یا Volk Writer کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی ورڈ پروسسنگ جب مکمل ہوجاتی ہے تو اسے DOS COMMANDپر Save کیا جاتا ہے (اس کا مطلب ہوا کہ ٹائپ کرتے وقت اسکرین پر رچن حروف میں ارد و لکھی جاتی ہے جو نہایت سست رفتار معلامہ ہے) اور پھر اردو پروگرامکے ذریعے text کو Toshiba کے ایک خاص انی میں پرنٹر پر بھایا جاتا ہے۔ یہ پروگرام Toshiba کے علاوہ کسی پرنٹر پر نہیں چھپ سکتا۔ ایک صفحہ پرنٹ ہونے میں بعض اوقات پندرہ سے بیس منٹ لگ جاتے ہیں۔ اگر کھی کے اس صبر جمیل ہو تو بیٹھک ہے ورنہ رومن حروف کی نگرانی اور پرنٹنگ کی سست رفتاری رحوم ہنفور کر دینے کےلئے کافی ہے۔ اگر تیزی سے ٹائپ کرنے کی عادت ہوجائے تو اتنا گیا گذرا بھی نہیں۔ آپ نے جو معلومات چاہیی ہیں وہ میں اس لئے بہا نہیں کر سکتا کہ مجھے پروگرامنگ کی باریکیوں کا علم نہیں۔ ہاں یہ ضرور جانتا ہوں کہ یہ پروگرام جسے "خوش نویس" کا نام دیا گیا ہے۔ IBMیا IBM Compatible کمپیوٹر ز ہری استعمال ہوسکتا ہے۔ میرے اس جو کمپیوٹر ہے وہ Zenith کا 250 میگا بائیٹ کی ہار ڈ ڈسک والا ہے۔ اسکے علاہ ورڈ پروسیسنگ کےلئے ورڈ پرفیکٹ یا فوک رائٹرز پروگرام کا استعمال ضروری ہے۔ یہ بھی کہ یہ نہ صرفToshiba کمپنی کے ڈوٹ میٹرکس پرنٹرز پر ہی چھپ سکتا ہے ، ویسے اگر کوئی چاہے تو دوسرے پرنٹرز کے ٹے اسے modify کیا جاسکتا ہے لیکن ان تیکنیکل باریکیوں کو میں سمجھنے کا اہل نہیں۔

میرا خیال ہے سو صفحوں کو ٹائپ کرنے میں مجھ جیسے ناشقکو 50گھنٹے لگ جانے چاہیے یا زیادہ اور چھپانے سے کوئی 25 گھنٹے دیر اس لئےہوتے ہےکہ خوش نویس پروگرام کو بائیں مارجن کو Justify کے لئے کافی گنجلک compotation کرنا پڑتا ہے اور یہ نظر باسط ہوتا ہے۔ (سناہے IBM والے اردکا ورڈ پروسسیسر نکالنے والے ہیں ۔ وہ نکل آیا تو مشکل آسان ہوجائے گی۔ عیں باہر!

ارے بھائی وہ تو میں نے یونہی نہیں مذاق میں لکھ دیا تھا۔ آپ سچ سمجھ بیٹھے۔ میرے پا س ان دنوں اتنا وقت کہاں کہ اپنی کہانیوں کا مجموعہ کمپیوٹر کرواں یا ترمجہ و رجمہ گردوں۔ اور میری جو رفتار ہے اس کے پیش نظر ہاتھ سے لکنا کمپیوٹر پر کمپوز کرنے سے کم وقت لے گا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ آئندہ اردو میں کوئی کام کیا نوٹ کمپیوٹر پرہی کروں گا۔ بھرکے بھیکہ یہ کام میں یہاں کسی اور کے نہیں لے سکتا ۔ مجھے خودہی کرنے پڑیں گے۔

تو بھئی آپ کو ملازمت مل گئی؟ حضرت میں اس حوالے سے متفکر ہوں۔ ضرور لکھئے گا۔

یعنی آپ یہ سوچ رہےہیںکہ صرف و محض کنڈیرا سے متعلق صفحات کو "آج : دوسری کتاب" کی حیثیت سے چھاپ دیں۔ یعنی اور کچھ نہو اس میں ؟ ۔۔۔بھئی آپ جو چاہیں کریں۔ مدیر آپ ہی اسقسم کےفیصلے میں ہمارا کیا عمل دخل ۔ اگر یہی صورت قابل عمل 44 ثابت ہو تو پر میرا انٹرویو کی اور چھپوا دیجئے گا، ایسی جگہ جہاں کتابت میں کم غلطیوکاامکان ہو۔ ہندوستان کے رسائے " نئیں نسلیں" کو بھی بھیجا جا سکتا ہے ، بشر طیکہ وہ پرچہ نہوز تصدحیات ہو۔ آصف سے بھی رائے ل لیں۔ میرا خیال ہے اس انٹر ویو کو اب چھپ ہی جاناچاہئیے۔

جب آج نکل آئے تو ایک دو کاپیاں رجسٹری ہوائی ڈاک کے مجھے بھجوا دیجئے گا اور ایک کاپی ہوائی ڈاک کے غلام محمد کو سانلنہ کی قیمت اور ڈاک کا خرچہ سب میرے ذمے۔ غلام محمد کا پتہ ہے۔

Mr. Ghulam Muhammad

“Pushpeeta”

254 North Shahjahanpur

Dhaka -17 , Bagladesh

یہ حضرت بطور خاص کنڈیرا کو پڑھنے کے مشتاق ہیں۔

یہ خط خاصابے کیف ہے۔ مجھے بھی اندازہ ہے۔ لیکن پ نے جلد جو اب دینے کو لکھا تھا اور میرا ذہن خاصا پرآفندہ ہے، چناچہ فی الحال اسی پر اکتفا کیجئے ۔ آپ کا اگلا خط آنے تک شادالی کا کچھ نہ کچھ احساس بہرحال قائم ہوچکا ہوگا۔

والسلام

مخلص

5 دسمبر 1986

برادرِ عزیز ، اجمل کمال

تسلیمات!

آپ کے آخری خط کا جواب 10 نومبر کو دے دیا تھا۔ مجھے اِحساس ہے کہ وہ خط بڑی افرا تفری کے عالم میں لکھا گیا تھا۔ وہ صاحب جن کے وساطت سے پوسٹر آپ کو ملنے والا تھا، اب تک پاکستان چھوڑ چکے ہونگے، یا انہیں ایک دو دنوں میں چھوڑنے والے ہونگے۔ آپ دونوں کی جانب سے خاموشی نے مجھے اچھی بھلی الجھن میں ڈال دیا ہے۔ خدا کرے پوسٹر آپ کو مل گیا ہو، ورنہ ان کے وہاں سے نکل جانے کے بعد یہ "کبریت احمر" آپ کو کو دوبارہ بھجوانےکا میرے پاس فی الحال کوئی ثقہ اور تیر بہدف ذریعہ نہیں۔ ادھر د و تین دن پہلے یہ خیال آوارہ سا در آیا کہ PAN AM کی پرواز اب سرزمین پاک پر بند ہو چکی ہے اس لئے ڈپلومیٹک پاؤچ کا نظام درہم برہم ہوچکا ہوا اور ان وگوں کو دوسرا کوئی ذریعہ تلاش کرنے میں کچھ نہ کچھ وقت تو ضرور لگ جائے گا۔ بہر حال ، میری تشویش بڑی حقیقی ہے۔ منرو سے وصل اردو غزل کے محبوبسے وصل کی تمنا میں نہ بدل جائے، یا اس کی حسرت میں۔

ارے بھائی ، آپ نے جانے کس کس سے کہدیا کہ میں نے آپ کو کنڈیرا کے کچھ تراجم کر کے دیئے ہیں۔ دو ہفتے ہوئے کشور ناہید کا پٹاخہ خط حلا کہ میری ادارت میں "ماہ نو" اس قابل ہوگیا ہے کہ جس ذہانت کے تم طالب ہو اس ذہانت کی چیزیں اس میں چھپیں: چناچہ اسکے لئے کچھ لکھو۔ اس طرف بھی اشارہ کردیا کہ "تم نے کنڈیرا کی ڈھیر ساری چیزیں اجمل کمال کےلئے ترجمہ کر کے بھیجی ہیں"۔

پہلے تو میں ٹال گیا، لیکن پھر ایک بڑی چلبلی چیز ہتھے چڑھ گئی۔ یہ پرو (Peru) کے ناول نگار ماریو برگس یوسا کی فلو بیر پر کتاب (جسکا ترجمہ پچھلے دنوں انگریز میں ہو چکا ہے) کا ایک قتباس ہے جو حال ہی میں New York Times Book Review میں چھپا تھا۔ بڑی معرکہ الا راء چیز ہے۔ ایک دم firecracker رگ شرارت پھڑکی اور ترجمہ کر کے دو تین دن ہوئے کشور کو بھیج دیا ہے۔ مزہ یہ کہ اسکا نفس موضوع ٹھیک وہی ہے جو کوئی سرکاری ادارہ، اور خصوصا اپنی طرف کا، کبھی برداشت نہیں کر سکتا ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ معترمہ اسے چھاپتی بھی ہیں یا نہیں۔ "ذہانت " کا ج جو ٹکڑا لگایا تھا انہوں نے ، پلٹ کر پڑے گا اور جان کا عذاب بن جائے گا۔

شرارت کے شرارے کو میرا انتساب بھی ہوا دیگا: "انور سجاد انتظار حسین اور ماہ نو کے لئے۔" کیوں کسی رہی؟ اس میں یوسا نے جدید فکشن کے دو ایسے رجحانوں کی مذمت کی ہے جس سے ہمارے یہ دونوں بڑے ادیب متصف ہیں۔ کچھ انکی مزاج پر سی بھی ضرورت تھی۔"ایما، فلوبیر اوراصول لذات" ۔ طبیعت خو ش ہوجائیگی سب کی ۔ اگر میں لاہور میں ہوتا تو کشور کے چہرے پر اٗڑتی ہوائیاں دینی ہوتیں۔

میں نے سوچا پتہ نہیں کشور چھاپے نہ چھاپے ، کم از کم آپکو ضرور پڑھوا دینا چاہیئے۔ چناچہ زیر اکس ملغوف ہے۔ فوری پڑھیں، اور "فوری تر" اس کے کے بارے میں اپنی "گرانقدر" رائے سے نوازیں ۔ اگر کشور نہ چھاپے تو کبھی آئیندہ ، لیکن عنقریب ، آپ ہی چھاپ دیجئے گا، یا کسی معتبر جگہ، جس سے آپ مطمئن ہوں، چھپوا دیجئے گا۔ یا اگر سلیم "محراب" عقریب نکال رہے ہوں تو انہیں بھیج دیجئے گا۔

ایک عجیب بیہودہ سا خیال آیا: ایک ترجمہ یہ ہوگیا ہے ، کنڈیرا والے آپکو بھیج چکا ہوں، سال چھ ماہ میں، اگر تحریک ہوئی ، تو چند ایک اور کر لونگا۔ اس ملغوبے سے "متفرقات" پر مشتمل ایک کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔ اس میں صرف اس قسم کی چیزوں کے تراجم ہونگے۔ عنوان "آوارگی" رکھا جا سکتا ہے۔ اشارہ ذہنی آوارگی کی طرف ہی ہے۔ مگر چھاپے گا کون؟ ۔اگر آپ ہمت کریں، یا کرنے پر رضا مند ہو جائیں، تو کمپیوٹر پر پرنٹ کر کے بھیجنے کی سوچوں؟ ہر چند کہ ٹائپ کرنے اور پرنٹ کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ آپکے ذمے صرف آفسٹ پر چھپوانا اور جلد بندھوانا ہی باقی رہے گا۔ لکھئے گا۔ اگر با ت جی کو لگے تو یہ بھی لکھئے گا کہ کوئی چیز ایسی ہے جس کا ترجمہ آپ کو بطور خاص دیکھنا چاہتے ہوں۔ وہ بھی کر ڈالونگا۔

آپکی ملازمت کا معاملہ کس برج میں چومکھی کھیل رہا ہے۔

"آج ۔ دوسری کتاب" یعنی کب دیدار ہو رہے ہیں اس حسن جہاں سوز کے؟

اسد محمد خاں اور افضال کیا کچھ کر رہے ہیں ان دنوں ؟ دونوں کو میرا سلام پہنچے۔

والسلام

مخلص

۱۲ دسمبر ۱۹۸۲

**برادرم اجمل کمال صاحب :**

تسلیمات! ... " لو وہ بھی کہتےہیں کہ بے ننگ و نام ہے!" ۔۔۔اب آپ بھی مذاق اڑانے لگے!؟ حضرت، اگر آپ عزیز نہ ہوتے تو باقاعدہ برا مان جاتا ۔ چلئے آپ بھی کیا یاد کریں گے، آئندہ مذاق کے آگے بریکٹ میں وضاحت کر دیا کروں گا ۔ آپ کے الحكم - اور فرمائیے؟

في الحال ایک چیز کی وضاحت ہو جائے ۔ جواب جسقدر جلد ممکن ہو سکے دے دینا اب کچھ میری عادت ثانیہ بن چکا ہے، لیکن، آپ کی طرح، ہر خط مناسب ترین موقعے پر نہیں لکھا جاتا ۔ اس میں حالات کا قصور زیادہ ہے۔ اگر مناسب موڈ کا انتظار کرنے بیٹھوں تو ”کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک “ والی شکایت سننے میں آئے گی۔ آپ کی جس طرح اپنے شب و روز اور اپنے وقت پر حکمرانی ہے، وہ میرے حصے میں نہیں آئی۔ (بریکٹ میں گذاشت ہے کہ سابقہ جملے میں طنز کا کوئی پہلو مقصود نہیں، مقصود تو کیا، مقدر تک نہیں ۔ ) آپ شاید اوائل عمبر سے پتہ تھا کہ اپنی زندگی کس رنگ ڈھنگ سے گذارنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ اپنے ایام کو اپنے حسب منشاء مرتب کرنے میں اگر کچھ قربانیاں دینی پڑ جائیں تو بسر و چشم دیں گے۔ میں، بدقسمتی سے، ان لوگوںمیں سے ہوں جنہیں 40 سال کے بعد کہیں جاکر پتہ چلتا ہے کہ انہیں کرنا کیا ہے؛ یعنی کہ جو کرنا ہے وہ یہ کہ کچھ نیہںکرنا ۔ لیکن اس دیر آمدہ آگہی کے ہمر کاب وہ آزادی نہیں آتی جو اسے عملی شکل دینے کےلئے از بس ضروری ہے۔ آگھی کی دہلیز تک پہنچتے پہنچتے جانے کتنی بیڑیاں پہنچنی جا چکی ہوتی ہیں کتنے compromises اضطرارا یا اختیاراً ۔ کئے جا چکے ہوتےہیں۔ اب اگر ان کا احساس ہوتا ہے۔ اور ذمہ داری کے ساتھ حس لطافت اور حس مزاح کا سنجوگ بہر حال ایک اتفاق امر ہے، کوئی کلیہ نہیں۔ چناچہ عدم آسودگی کے لمحوں میں لکھی ہوئی بہت سی تحریروں کی نادانستہ و ناخواستہ خشکی ۔ اسکا احساس مجھے اپنے مخاطب سےپہلے ہی ہوجاتا ہے، اور مقابلہۃ کچھے زیادہ ہی ہوتا ہے۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟ ۔ صاحب ، آپ خوب گھڑے پھوڑیں ، بادل دیکھ کر یا بغیر دیکھے ہی (گھڑی آخر بنے کس لئے ہیں؟) لیکن کہے دیتا ہوں، یہ بیل آسانی سے منڈھے نہیں چڑھنے والی۔ اول تو بیکر صاحب نے خوش نویس پرورام کسی معاہدے کے تحت بناتا ہے، جس کی رو سے اس یونی ورسٹی کے اساتذہ ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ نہ یہ ہنوز پبلک ڈمین میں آیا ہے، اور نہ ہی فی الحال بک رہا ہے کہ خریدا جاسکے۔ بیکر صاحب نے دیتے وقت واعدہ کرالیا تھا کہ صرف میرے تصرف میں ہی رہے گا۔ (ویسے میں ان سے آپ کے لئے پوچھ ضرور سکتا ہوں، بلکہ ضد بھی کر سکتا ہوں۔ نتیجہ، بہرحال ، اب جو کچھ بھی نکلے۔) دوسری مشکل : بیکر صاحب نے ابھی تک اس کے استعمال کا ہدایت نامہ (manal)نہیں تیار کیا ہے۔ طریقہ استعمال زبانی سمجھا دیا تھا۔ جب کہیں گاڑی اٹک جاتی ہے، ان سےفون پر رجوع کر لیتا ہوں۔ وہ ان دنوں دیگر اہم کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔مینول لکھنے کی باری ابھی نہیں آئی ہے، پر آئے گی ضرور ۔ فصبر جمیل!

آپ نے جو یہ manufacturer’s documentation منگوائی ہیں تو بھائی آپ شاید یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ کوئی پانچ سات صفحے کی چیزیں ہیں۔ ایسا نہیں:

میرےپاس جو WordPerfect ہے وہ میں نے خریدا نہیں تھا۔ ایک دوست سے پروگرام مستعار لے کر ڈسکٹس پر منتقل کر لیا تھا اور manual جو کوئی ڈیڑھ دو سو صفحے کا ہے، کے متعلقہ صفحوں کی مشینی نقل بنوالی تھی، جو خاصہ دقت طلب اور اس سے زیادہ صبر آزما کام ثابت ہوا یہ ورڈ پرفیکٹ کا تازہ ترین ورژن ہے (یعنی 1۔4) اور بیحد ماہر القادریانہ (یعنی sophisticated ) بھی ۔ باینھمہ ، اس خوبی میں خرابی یہ ہے کہ خوش نویس سے جفت پر تیار نہیں ۔ بوس و کنار کا ضرور قائل ہے، لیکن والہانہ سپردگی کے ساتھ مباشرت سے گریزاں ، یا خوف زدہ، یا جو کچھ بھی میں نے تنگ آکر بیکر صاحب سے رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ خوش نویس کا رشرعی نکاح در اصل فوکس رائٹر (Volks writer) سے ہوا تھا۔ اب دوڑ دھوپ شروع ہوئی اور فوکس رائٹر مانگ کر ڈسکس پر منتقل کیا گیا اور مینول سے معلقہ صفحوں کی مشینی کاپی نکلوائی گئی۔

Toshibaکا جو پرنٹر میں استعمال کر رہا ہوں وہ P321ہے۔ ویسے خوش نویس P1340 پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مینول بھی خاصہ ضخیم ہے۔

میرا کمپیوٹر Zenith ZW 158 43ہے۔ اس میں ایک 250 میگا بائیٹ کی ہارڈ ڈسک ہے اور دوسری Floppy Disk Drive ہے۔ اس کے ساتھ جو کتاب آئی تھی وہ در اصل DOS Operating Systemکے بارے میں ہے اور ضخامت میں اسے بھی جنات سے کم نہ سمجھیں (تین چار سو صفحے)

آپ کی مشکل صرف ایک طرح آسان ہو سکتی ہے: اگر بیکر صاحب تیار ہو جائیں تو خوش نویس ڈسکٹ پر منتقل کر کے آپ کو بھیج دیا جائے اور بعد میں جب وہ مرتب کرلیں تو ، ترکیب استعمال بھی۔ وہاں آپ Toshiba پرنٹر کا پتہ لگائیں۔ کسی نہ کسی کے پاس ہوگا۔ اسی طرح ایک ایسا کمپیوٹر تلاش کریں جو IBM compatibleہو ۔ اس کے ساتھ یقیناً Dos Operating System کا ہدایت نامہ بھی ہوگا۔ فوکس رائٹر بھی وہاں کسی نہ کسی کے پاس نکل آنا چاہئیے، ورنہ پھر یہاں سے آپ کو بھجوانے کی سبیل کی جائے۔

خیر آپ پہلے وہاں جو کام نپٹائے جا سکتے ہیں نپٹا لیجئے ۔ ادھر کے کاموں سے عہدہ برا ہونے کی کوشش میں کر لوں گا نوٹ : یہ خیال رہےکہ خوش نویس ٹائپ رومن میں ہوتا ہے، اور screen پر بھی رومن ہی میں نظر آتا ہے، صرف چھپتے وقت ہی اُردو رسم الخط سے پہلی بار ملاقات ہوتی ہے،

مجھے خود بھی اندازہ تھا کہ آپ رچرڈ سے نہیں مل پائینگے ۔ اسی لئے میں نے اُسے ہدایت کر دی تھی کہ خود ہی آپ سے رابطہ قائم کرے۔ مگر میرے پاس کوئی اور ذریعہ بھی نہیں تھا۔کسی پاکستانی کے ہاتھوں بھیجتا تو ایئرپورٹ پر کسٹم آفیسر دیکھتےہی ضبط کرلیتا، اِس حال میں کہ آنکھیں فرنٹ ویو پر ثبت ہوتیں اور منہ اور ذکر دونوں سے رال ٹپک رہی ہوتی۔ منرو کی اس توہین پر نہ آپ رضامند ہوتے اور نہ میں ہی ۔ تو صاحب ، محترمہ سے وصل کا مزہ لینا ہے تو توقیِر نفس کے اضمحلال کے سانحے سے بھی گذرنا ہوگا۔

آپ کے خط میں ایک سوئے ظن ( میں وضع داری میں پڑکر حسِن ظن کا نام نہیں دونگا) ایسا ہے جس سے آپ کو فورن فارغ کر دینے میں ہی ہم دونوں کی عافیت ہے:

اِسٹیٹ ڈپارٹمینٹ (SD) کے لوگ جنکی وہاں پوسٹنگ ہوتی ہے وہ عام طور پر ہماری یونیورسٹیوں کے فارغ التّحصیل نہیں ہوتے۔SD اِن کی ٹریننگ خود کر لیتا ہے ، اور اِس کے اپنے خاص الخاص اِدارے ہوتے ہیں جہاں زبانوں کے تعلیم دی جاتی ہے۔ کبھی ہمارا طا لب ِ علم فارغ ہونے اور درس و تدریس کی ملازمت کی تلاش میں ناکامہونے کے بعد اگر SD کا رُخ کرے تو دوسری بات ہے۔ اِس صورت میں اِس طالبِ علم کا رویہّ وہاں کے لوگوں کے حوالے سے نسبتاً شائستہ ہوتا ہے، ( جو آپ نے رچرڈ میں دیکھا ہوگا، اور اس کا کریڈٹ ہمیں ملنا چاہیئے) ورنہ اگر خود SD کا فارغ التّحصیل آپ لوگوں سے ملے یا بات کرے تو وہ منٹ کے اندر اندر ہی آپ کو اپنے سے متنفّر دردے۔ پھر یہ الحاظ بھی رہے کہ ضروری نہیں کہ جس شخص کا یونیورسٹی میں Discipline جنوبی ایشیاء رہا ہو، اٗسکی پوسٹنگ بھی جنوبی ایشیاء میں ہو ۔ رچرڈ خوش قسمت تھا اب اُسکی پوسٹنگ کینیڈا میں ہو رہی ہے۔

میں نے اپنی نگرانی میں سیکریٹری سے اپنے شعبے کا معلوماتی کتا بچہ کل ہوئی ڈاک سے آپ کو بھجوا دیا ہے، کچھ کام آپ بھی کریں، وہاں کسی امریکی لائبریری میں جاکر Bulletin Letters and Science University of Wisconsin . Madison

نکال کر اس میں ہمارے شعبے کا حال پڑھ جائے۔ کتابچے کے ساتھ داخلے کے فارم بھی رکھ دیئے ہیں ۔ بزنس کا کورس ختم کرکے آپ اردو میں ڈاکٹریٹ کرنے یہاں کیوں نہیں آجاتے؟

Interview کے لئے " نئی نسلیں " اور "محراب " کا اِنتخاب بالکل درست ہے۔ اگر تامّل ہے تو بس یہی کہ" محراب " بڑی بے قاعدگی سے نکلتا ہے۔قبلہ مشفق خواجہ کوئی ضخیم سا پرچہ نکالتے ہیں۔ آصف سے پوچھئے۔ اگروہاں جلد نکل آنے کا اِمکان ہو تو۔۔

اُمید ہے کہ میرا 5 دسمبر کا خط مل گیا ہوگا اور آپ یوسا کا ترجمہ اب تک پڑھ چکے ہونگے۔ میں نے " آوارگی " کے عنوان سے جو کتاب مرتّب کرنے کا ذکر کیا تھا، اُس کے بارے میں نہایت سنجیدہ ہوں۔ اگر آپ اسے چھاپنے کی طرف راغب ہوں تو لکھئے گا، میں ٹائپ کرنا شروع کردونگا۔ Kundera کا Pairs Review والا Interview بھی ترجمع کر ڈالونگا۔ الغرض اگر آپ آمادہ ہوں تو لکھئے گا کتاب کے صفحے کا سائز کیا ہوتا ہے، اور اِس صفحے پر متن کا رقبہ کیا ہوتا ہے۔ میں چھاپ کر اِس طرح Reduce کروالونگا کہ عبارت آپ کے متعیّنہ رقبےپر پوری اُترے۔ آپ فیصلہ کرتے وقت لحاظ ، دوستی ، محبّت ، اور مروّت کو بالائے طاق رکھ کر یہ دیکھیں کہ(1) کتاب کا کوئی مطلب بھی نکلتا ہے، اور (2) اِس کو چھاپ کر آپ مالی اعتبار سے لہو لہان تو نہیں ہو جائینگے ، یعنی جو لاگت آئے گی وہ کتاب کی فروخت سے Recover بھی ہو سکے گی یا نہیں ۔ (لاگت صرف آفسٹ پر طباعت ، کاغذ ،اور جلدبندی کی ہی آئے گی۔)

مجھے بھی نصیحت کرنے کا کوئی حق نہیں، لیکن منرو سے اپنی انسیت کو اپنے والدِ بزرگوار سے منوانے پر آپ کیوں مصر ہیں ؟ ظاہر ہے آپ دونوں دو مختلف دنیاؤں کے آدمی ہیں۔ بہر حال ، جیسا کہ کہا، مجھے اِن معاملات میں کلام کہاں ۔

اِس خط کا لہجہ بھی کچھ مائل بہ سنجیدگی ہے۔ لیکن یہ قصداً نہیں ۔ شاید میں ذہنی طور پر ہنوز مضطرب ہوں، گو اِس اضطراب سے آپ کو خط لکھتے وقت گلو خلاصی حاصل کرنے کی کوشش ضرور کی تھی۔

آپ کے خط کا انتظار رہے گا

والسّلام

مخلص

محمد عمر میمن

20 دسمبر 86ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

ان دنوں میں جلاوطنی کے تجربے پر ایڈورڈ سعید کے مضمون کا ترجمہ کرہ رہا ہوں۔ The Mind of winter Reflections on life in Exileاس میں انہوں محمود درویش کی نظم کا ایک ٹکڑا نقل کیا ہے۔ شاعری کا ترجمہ میرے بس کی چیز نہیں۔ سوچا آپ لوگوں کو زحمت دی جائے۔ یہ ٹکڑا میں نیچے نقل کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی جس context میں سعید نے اس استعمال کیا ہے اس کے چند جملے بھی دے رہا ہوں تاکہ جو شخص ترجمہ کرے اسے drift کا کچھ اندازہ ہوجائے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ آپ خود طبع آزمائی کریں۔ یا اگر کسی وجہ سے ہچکچائیں تو پر افضال سید کو گھر میں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس خط کے وصول ہونے کے بعد ہفتے کے اندر اندر یا زیادہ سے زیادہ دس دن میں ترجمے مجھے بھید یا جائے۔ میں مترجم کا حوالہ اپنے ترجمے میں دیدوںگا۔ یعنی محنت کا پھل بھی ملےگا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ ا س سے آپ بازار میں کچھ نہ خرید سکیں۔

امید ہےکہ آپ کو میرے پچھلے دونوں خط (5 اور 11 دستمبر) اور ہمارے شعبے کی بردشور اب تک مل چکا ہوں گے۔ مزید یہ امید ہے کہ آپ یکم دسمبر کے طوفان سے بھی صحیح سلامت گذر لئے ہوں گے۔

والسلام

مخلص

محمد امیں

A sense of the Palestinians’ need to reconstruct the self out of the refractions and discontinuities of exile is found in the earlier poems of Mahud Darwish whose considerable work amounts to an epic effort to transform the lyrics of loss into the indefinitely postponed drama of return. In the following lines he describes concretely his sense of homelessness:

But I am the exile.

Seal me with your eyes.

Take me wherever you are—

Take me wherever you are.

Restore to me the color of face

And the warmath of body,

The light of heart and eye,

The salt of bread and rhythem,

The Taste of earth… the Motherland.

The taste of earth… the Motherland.

Shield me with your eyes.

Take me as a relic from the mansion of sorrow.

Take me as a verse from my tragedy;

Take me as a toy, a brick from the house,

جنوری 87ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

15 کو آپ کے دونوں خط ساتھ ساتھ ملے۔ وہاں کی حقیقی صورت حال کی بے کم وکاست ریورٹنگ یہاں کم ہی ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ضرور معلوم ہوگیا تھا کہ حالات دگر گوں ہیں۔ چناچہ میرے خطوط کے راستے میں شہید ہوجانے کا خطرہ ہے، اور آپ کے خطوط کا تاخیر سے پہنچنے کا امکان۔

نظم کا ترجمہ خوب ہے۔ شکریہ۔

اگر یہ وہی ظفر ہیں جن سے میری قرابت نکلتی ہے تو بھئی مجھے آپ سے باقائدہ معذرت کرنی ہوگی۔ اور معذرت کرتے ہوئے جو تکلیف ہو رہی وہ میں ہی جانتا ہوں۔ آپ ویسے بھی بہت کم فرمائش کرتے ہیں۔ میرے اور اُن کے درمیاں تو مراسلت کا تعلق بھی باقی نہیں رہا۔ ویسے اگر آپ اس کے متحمل ہوسکیں تو عندالملاقات اُن سے ذکر کردیں کہ میرے دوست ہیں۔ اگر اُن کے نزدیک میرے کچھ اہمیت ہے تو کام کردیں گے۔

یہ آپ نے کیا لکھ دیا۔ آپ کا کوئی خط میرے لئے طویل نہیں ہوتا۔ بلکہ افسوس تو یہ ہے کہ باقائدہ خواہش طویل نہیں ہوتا۔ گو میں آپ کو مجبور نہیں کروں گا کہ مجھے بلے بلے خط لکھا کریں، لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس حماقت سے پر دنیا میں مجھے آپ سے یہ مختصر سی نیم ملاقاتیں جن میں رفاقت کی درہم آنچ کا ذائقہ بھی ہوتا ہے، کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں معلوم ہوتیں۔

میں نے آپ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا وہ اب ایسے غلط بھی نہیں ۔ شاید الفاظ اور طرز ادا کے انتخاب میں بھول چوک ہوگئی ہو۔ میرا شارہ اس ذہنی آزادی اور کفالت ذات (؟) کی طرف تھا جس کا مظہر مثلاً یہ جملے ہیں: "اس کھیل کو جب چاہوں ختم کردینے پر اختیار رکھتا ہوں" اور یہ اختیار "ایک طویل، سرد اور غیر جذباتی ذہنی عمل کا نتیجہ ہے۔"

"میں کسی شعبے میں کوئی تیر مارنا نہیں چاہتا۔" ب اوقات اچانک کسی موڑ پر کسی اور کی زبان سے اپنے ہی کسی احساس کو سُن کر بڑا سرور انگیز تعجب ہوتا ہے۔

چلئے اچھا ہواکہ ترجموں کے مجموعے کا خیال آپ کو بھی پسند آیا۔ اگر ایک معقول قاری بی مل جائے تو پھر اشاعت کا جواز نکل آتا ہے۔ اب میں سیمی وضع داری اور رنگ رہیں نہیں پڑوں گا۔ کیوں نہ اس مجموعی کے حوالے سے کچھ گفتگو ہو جائے ؟ : "آوارگی عنوان کیا رہے گا؟ یا پھر آپ کوئی مناسب عنوان تجویز کیجئے۔ میں نے تحریر وں کو شامل کرنے کا سوچا تھا۔ وہ یہ ہیں: بورخیں والا مع تعلیمات (حواشی) اور تعارفی مضمون! کنڈیرا کی یہ چیزیں: variation والا مضمون ، فلپ راتھ والا انٹرویو، پیرس روی والا انترویو (ترجمہ کر لیا ہے)؛ یو ساکا مضمون ؛ یو ساکی فلدبیر پر جن کتاب سے یہ مضمون لیا گیا ہے اسپر جو لین بارنس کا تبصرہ (ترجمہ کرلیا ہے)؛ ایڈورڈ سعید کا جلاوطنی یا بے وطنی والا مضمون (ترجمہ کرلیا ہے) ۔ کیا آپ کنڈیرا کے ناولوں کے جو حصے میں نے ترجمہ کئے تھے، وہ بھی شامل کرنا چاہتے ہیں؟ Sontag کا کونسا مضمون آپ کو زیادہ اہم لگتا ہے؟ کتاب کا حوالہ ضرور دیجئے گا۔ ان دنوں میں ان تمام تراجمہ پر نظر ثانی کر رہا ہوں تاکہ ارد و میں روانی آجائے۔

سعید کے مضمون میں ایک پارہ الیا ہے جسپر گرفت ہوسکتی ہے۔ وہ میں الگ سے لکھ رہا ہوں۔ آپ خوب غور کر کے بتائیے کہ کیا اسے کتاب میں شامل کیا جا سکتا ہے؟ یہ مضمون مجھے بہت پسند ہے۔

آپ نے اطلا کے سلسلے میں جو ہدایات دی ہیں ان کا شکریہ ۔ ان میں سے بعض میری پسندیدہ ہیں اور ان کا الزام رکھنے کی کوشش بہرحال کرتا ہوں۔ اس خط میں دو کمپیوٹر پر پرنٹ کے ہوئے صفحے ہیں۔ ان میں سے ایک پر جہاں جہاں"0" استعمال ہوئی ہے، اسے بیشتر دو چشمی"ھے" سے پرنٹ کیا ہے، اور دوسرے پر بیشتر معمول "ہے" سے ۔ ذرا دیکھ کر بتائیے کہ صوری اور جمالیتاتی اعتبار سے کونسی مرغوب ہے۔

اسکے علاوہ کچھ اور چیزیں ہیں، مثلاً مرکتب الفاظ۔ میں خود انہیں الگ الگ لکھنے کا قائل ہوں لیکن آپ دیکھیں گے کہ " بے کراں" کے مقابلے میں "بیکراں" صوری اعتبار سے بہتر لگتا ہے۔ بہرحال ۔ ان صفحوں پر سطروں کے چھوٹے بڑے ہونے یا format پر چیں بچپن نہوں۔ پروف ریڈنگ کے بعد پرنٹ کرنے سےپہلے reformat کے موقع پر یہ نقائص نکل جائیں گے۔ میں نے جملہ قابل توجہہ الفاظ کو ایک نسخے میں انڈرلائن کردیا ہے تاکہ آپ کو سہولت ہو۔ یہ کام فوری کردیں۔ اِن دنوں میں اسی کتاب پر لگا ہوا ہوں۔ پتہ نہیں کب کوئی چیز فجائیہ ہوجائے اور کام گل جائے۔ مزید : یہ جو در صفحے میں آپ کو بھیج رہا ہوں ، وہ وہاں کی فوٹو اسٹاٹ کی مشین ہر آپ کے مطلوبہ/ مرغوبہ سائز 'یعنی 7”x 4 ¼” پر reduce ہوسکتےہیں؟ ذرا معلوم تو کیجئے ۔

میرا خیال ھے یہ کام یہاں بھی ہوسکتا ہے۔ میں ٹوہ میں رہوں گا۔ مزید بر مزید : آپ صفحوں کا شمار متن (text) یعنی اصلی متن کے پہلے صفحے سے شروع کرتے ہیں یا کتاب کےپہلے صفحے سے؟

یو ساکا مضموں آپ کو پسند آیا یہ بہت اچھا ہوا۔ جو باتیں آپ کے حساب سے محل نظر یں وہ "یہاںکے اور مغرب کے حالات کے فرق کی وجہ سے "ہی ہیں۔ باقی رہیں " شاید کہ ترے دل ۔۔۔" سے میری تشویش کے کچھ زیادہ ہی ظاہر ہونے کی بات ، تو وہ بالکل درست ہے۔ ترجمہ بھیجنے کے ہفتے عشرے کے بعد دوبارہ پڑھا تو خود مجھے یہ ٹکڑا قدرے odd لگا۔ عبداللہ حسین کا خیال ھے کہ مجھے انتساب کے چکر میں سرے سے پڑنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ یا تو لوگ اسے اپنی تحسین پر محمول کریں گے، جو ظاہر ہے میرا دوعانہیں ، اور یا اپنی ہتک پر، جس کے نتیجے میں دشمن بنیں گے، اور یہ بلا ضرورت ہوگا۔ ٹھیک ہی کہتا ہے عبداللہ ۔لیکن اپنی طبیعت سے مجبور رہوں ۔ چھیڑ چھاڑ کی عادت نہیں جاتی۔

قبلہ مظفر اقبال صاحب بھی وہی پروگرام استعمال کر رہے ہیں جو میں کر رہا ہوں۔ آپ سے شاید میں نے ذکر کیا تھا کہ میں نے 1984-85 والے تعلیمی سال میں انہیں یہاں اردو پڑھانے کے لئے ملازم رکھا تھا۔ بیکر صاحب ایک عرصے سے یہ پروگرام develop کر رہے تھے۔ میں نے ایک دفعہ اقبال صاحب سے اس کا ذکر کردیا۔ بس انہوں نے خودہی رابطہ قائم کر لیا اور مستفید ہوئے۔ اُن دنوں وہ بہر حال یونی ورسٹی سے منسلک تھے۔ اب وہ یہاں سے واپس کینیڈا چلے گئے ہیں۔ کینیڈا میں کہاں، یہ خدا جانے۔ اگر کبھی خط لکھیں گے تو پتہ چلے گا۔ سُنا ہے وہ کینیڈا سے اردو کا ایک رسالہ نکا لنا چاہتے ہیں جو اسی کمپیوٹر پروگرام پر کمپوز کریں گے۔

آپ تو شیبا پرنٹر اور IBM compatible کمپیوٹر کا ضرور پتہ چلائیے ۔ فوکس رائٹر بہرحال یہاں سے بھیجا جا سکتا ہے۔ رہا "خوش نویس" تو میں مظفر اقبال کا حوالہ دے کر بیکر صاحب کو رام کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ اگر انہوں نے اجاز ت دی تو وہی شرط ہوگی کہ آپ کہ علاوہ کوئی اور استعمال نہ کرے ۔ دیدہ باید !

بھٹی آپ اپنے کمرے پر تالا ڈال دیا کیجئے اور مزد کے پوسٹر کے پیچھے اسی سائز کا آئینہ لگوا لیجئے ۔ جب کوئی آپ کی موجودگی میں کمر ے میں آئے کے لئے دستک دے، آئینہ والا حصہ سامنے کرلیا کریں، اور عدم موجودگی میں دروازے کا قفل مزو کی عصمت اور قوم کے اخلاق کو کافی ہے۔ دلیے یہ حربہ خود آپ کو سب سے زیادہ لہو لہان کرے گا۔

یہ آ پ نے اچھی خوش خبری سُنائی کہ کنڈیراوالی کتاب بس نکلا چاہتی ہے۔ بلکہ اب تک نکل آئی ہوگی۔ ایک نسخہ ہوائی اور رجسٹری ڈاک سے غلام محمد کو ضرور بھجوا دیجئے گا۔ آپ شرمندہ نہوں ، نہ ہی خود کو بے بس محسوس کریں۔ جس دن آپ کے دوستوں پر قوت صبر وتفہیم جواب دے جائے ، خوب جی بھر کے شرمندہ ہولیجئے گا۔ فی الالحال اس قسم کے کسی apocalypse کا امکان نہیں۔

آپ کو شعبے کا کتابچہ برائے تفنن بھجوایا تھا۔ میں بقائمی ہوش و حواس اپنے دشمن کو بھی یہاں آکر یا وہاں رہ کر اردو یا humanities میں ڈاکٹریٹ کرنے کی رائے نہیں دے سکتا۔ اردو رہی ایک طرف،، یہاں تو اب تاریخ، سوشیالوجی وغیرہ میں بھی ملازمت نہیں ملتی۔ ولیے یہ خیال نہایت کیف آگیر تا کہ آپ پاس ہوتے اور ہم جی بھر کے منصوبہ بناتے ، اور کم از کم چند ایک کو عملی جامہ بھی پہنا دیتے۔ ایک عملی شکل یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کو ہمارے بزنس اسکول میں MBAکے ٹے داخلہ مل جائے، اور فیس او ر دیگر اخراجات کا بندوبست اس Teaching Assistant shinyسے جو ہمارا شعبہ اردو پڑھانے کے ٹے آپ کو پیش کر سکتے ہو جائے۔ لیکن یہاں بھی چند سخت مقامات کا سامنا کرنا ہوگا۔ اول تو بزنس اسکول والے داخلہ دیں، دوم ہم قطعی assistanshing پیش کر سکیں۔ (اور یہ خاصا “ify”معاملہ ہے۔ عام طور پر اس کا فیصلہ سال کے سال ہوتا ہے۔) پھر یہ کہ مظفر اقبال کے بعد جن صاحب کو رکھا تھا وہ فی الحال اپنی جگہ پر قائم ہیں، گو اس سمسٹر سے پیوں کےنہونے کی وجہ سے اپنی فارغ کر دیا گیا ہے۔ ستمبر میں پیسے ہوئے تو کسی نہ کسی کو رکھنا ہوگا۔ اور اگر وہ اس وقت تک یہ دور امتحان و آزمائش جھیل گئے تو حق، اخلاقی طور پر، انہیں کا ہوگا۔ یہ تو ساری منفی باتیں ہوئیں۔ اِن کے باوجود ، کمر ہمت کس لی جائے تو یہ بیل منڈھے چڑھ سکتی ہے۔

آپ نے جو تحریر یں بھیجی ہیں ضرور پڑھوں گا اور رائے بھی دوں گا۔ بہت سے کاموں کو باوضو ہوکر کرنا احسن ہوتا ہے۔ اس قسم کی تحریر میں اسی ذیل میں آتی ہیں، اور یہاں باوضو ہونے کا مطلب وہ احساس فراغت ہے جس میں ہمہ تن کسی متن یا محبوب چیز کی طرف مائل ہوا جاسکے۔ یہ فراغت تیری زلف کے سر ہونے سے پہلے، بہر حال ، فراہم ہوجائے گی۔

والسلام

مخلص

"ایک جلا وطن

شاعر کودیکھنے کا مطلب ، ایک جلا وطن شاعر کا کلام پڑھنے کے برعکس ، جلاوطنی کے تضادات کو مجم اور بھگتا ہوا دیکھنا ہے۔ چند سال پہلے میں نے اردو کے معامر شعراء میں سے عظیم ترین شاعر ، یعنی فیض احمد فیض ، کے ساتھ کچھ وقت گذارا ۔ ضیاء الحق کی عسکری حکومت نے فیض کو ان کے پیدائشی ملک سے جلاوطن کر دیا تھا، اور بیروت کے خرابے نے ایک طرح سے انہین خوش آمدید کہا تھا۔ ان کے قریب رین فریق فلسطین تھے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ فیض اور فلسطینیوں میں روحانی یگانلت کے باوجود کوئی اور چیز ایک دوسرے سے مشابہہ نہیں تھے۔ نہ زبان ، نہ شاعرانہ رسم و رواج ، نہ سوانح صرف ایک بار جب اقبال احمد ایک پاکستانی رفیق اور ہم جلد وطن ، بیروت آئے تو کہیں جاکر فیض اپنے چہرے پر ہمہ وقت طاری احساس غربت پر قابو پاسکے۔ ایک رات ہم تینوں دیر تک ایک میلے کچھلے ریتوراں میں بیٹھے رہے۔ فیض نے اپنی چند نظمیں سنائیں۔ کچھ دیر بعد دونوں نے ان نظموں کا میرے لئے ترجمہ کرنا بند کردیا۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ میرے سامنے جو منظر تھا اسے کسی ترجمے کی حاجت نہیں تھی: یہ گھر بازر سی کا ایک ایسا منظر تھا جو گردن گردن سرکشی او ر ساتھ ہی ساتھ ، احساس ضیاء سے کہہ رہا ہو: "لو دیکھ لو ، ھم گھر واپس آگئے !" ظاہر ہے، صرف ضیاء ہی اپنے گھر آنگن میں تھا۔"

20 فروری

**برادرم اجمل کمال۔**

آپ کا تازہ (مفصل ) خط 12 فروری کو ملا ۔ میں چاہتا تھا کہ "آج دوسری کتاب" آلے تو اسے دیکھ کر جواب دوں ۔ افسوس کہ یہ ابھی تک نہیں ملی۔ 8 روز انتظار کرلیا۔ اب مزید التوا سے دامن کش ہوکر خط لکھ رہا ہوں۔ پتہ نہیں کیا حادثۃ ہوا ہے۔ آپ کے خط سے اندازہ نہو سکا کہ بندریعہ ڈاک (ہوائی/ رجسٹری) بھیجی تھی یا کسی آتے جاتے کے ہاتھوں ۔ بہرحال ، جو ہوا سو ہوا۔ آپ ایک بار پھر زحمت کریں اور فوری ایک نسخہ مضبوط پیکنگ کر ا کے بذریعہ ہوائی ڈاک اور رجسٹری سے بھیجدی ۔ پھر جب مہلت ملے، 5 نسخے سمندری ڈاک سے رجسٹری کر اکے بھیجدیں ۔ ان کی پیکنگ اور بھی زیادہ مضبوط ہونی چاہیے۔

تمام نسخوں کی قیمت اور ڈاک خرچے میرے ذمے ہوگا۔ میں جلدی رقم آپ کو بھجوادوں گا۔

مجھے نہیں لگتا کہ کشوور ماہ نو کا معلقہ شمارہ مجھے بھیجے گی۔ ابتی تک تو آیا نہیں۔ کبھی کبھار واشنگٹرز میں سفارتخانے سے ماہ نو آجاتا ہے لیکن اشاعت کے 4 ماہ بعد ۔ غرض یہ کہ اگر معلقہ شمارہ با آسانی مل جائے تو وہ بھی رجسٹری ہوائی ڈاک سے بھجوادیئے۔ (اس کا کل خرچے بھی میرے ذمے) ۔ اگر بہ آسانی دستیاب نہو سکے تو رہنے دیں۔ اول آخر مل ہی جائے گا۔

میں "آوارگی" ہر مقدی سے کام کر رہا ہوں۔ جلدی لے آؤٹ کے سلسلے میں خط لکھوں گا۔

میں نے فیصلہ کیا ہےکہ جو کچھ تیار ہوگیا ہے اسی پر مشتمل کتاب نکال دی جائے ۔ نئے ترجمے کرنے بیٹھا تو کمپیوٹرپر چڑھانے کا کام التعداد وہیں پڑجائے گا اور اگلے دو ماہ میں کوئی ناگہانی مصروفیت نکل آئی، تو سب کچھ ملتوی ہوجائے گا۔ میں بعلبکی کا ترجمہ شامل کر لوں گا۔ اور وہاں ، پس بارہ سال ہوئے، میں نے ۔۔۔ کے چنہ خطوط کا ترجمہ کیا تھا۔ ان میں سے بعض شاملکرنے کا ارادہ ہے۔

یہ خط بے حد بزنس لائک ہے ۔ برانہ مانیے گا۔ جلد لکھوں گا۔ اور مفصل لکھوں گا۔ دریں اتنا آپ بلا تاخیر "آج " بھجوانے کی ترکیب کریں۔

والسلام

مخلص

یکم مارچ 87 ء

**برادرم ا جمل کمال۔**

میرا 20 فروری والد خط ملا ہوگا۔ "آج 2 " ہنوز نہیں ملی۔ پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا حادثہ ہوگیا۔ بہرحال اس دور نا پر ساں میں ہو بوالعجبی قطعی متوقعہ ہے۔ اِن دنوں بے حد بدحواس ہوں، اس لئے پہلے سے اس خط اور میرے لب ولہجے کے کاروبار ی ہونے کی معذرت کئے لیتا ہوں۔ غلام محمد صاحب کو ایک نسخہ بھیجنے کا بے حد شکریہ ۔ وہ پڑھ کر آپ کو دعا دیں گے۔ رہا میں، تومیں نے اُن کے آخری خطا کا، جو 3، 4 ماہ سے آیا رکھا ہے، ہنوز جواب نہیں دیا۔ حق مغفرت کرے عجیب آزار مرد ہوں۔

تو بھئی کتاب کا نام آوارگی ہی رکھا جائے گا۔ آ پ نے مار جو کردیا ہے۔ نیچے "منتخب ترجمے کے الفاظ لکھنے کی تجویز بھی بے حد معقول ہے۔ ا سےسے "آوارگی" کی د بندی ہو جائے گی۔ میں نے لکھا تھا کہ جو حضر ہے، اسی پر اکتفا کرنی چاہیے ۔ سہئتاگع اور رشدی اور بہت سے دوسری ادیبوں کی چیزیں دوسری والیوم پر اٹھا رکھتا ہوں۔ تجربے کے طور پر یہ کتاب چھپ جائے، اور معقول چھپ جائے تو پھر مسلسل کچھ نہ کچھ کرنے کی تحریک رہے گی۔ جاج پولے کا ایک معرکہ اتدراء مضمون ہے۔ پر دست پر برسوں سے سوچ رہا ہوں ۔ اس سے بزد آزما ہوں۔ دیکھئے رشدی کا مضمون اچھا ہے لیکن ترجمے کرنے بیٹھا تو بہت وقت لگ جائے گا۔ آئندہ کے پروگرام میں شامل کرلیا ہے۔ مطمئن رہیں۔

"ھ" اور "ہہ" کے سلسلے پر آپ کی ہدایت نوٹ کرلی ہے۔ اور کوئی حکم؟

خشک او ر سیال روشنائی کا و پتہ لگا سکتا ہوں لیکن بڑ پیپر ہر فوٹو کاپی بنوانا ناممکن ہے۔

بڑ پہر نام کی کوئی چیز یہاں نہیں ملتی کہ یہاں طباعت space age کو پہنچ چکی ہے اور بڑ پیر جیسے قدیم حربے ترک کئے جا چکے ہیں۔ یہ کام آپ کو وہیں کرانا ہوگا۔ کوئی 3 سال ہوئے سلیم نے بھی اس قسم کی بات لکھی تھی اور میں خوب خوار ہوا تھا ۔ جس سے اور جہاں پوچھا ناکامی ہوئی۔ بعضے تو یہ سمجھے کہ میں چونا لا رہاہوں۔ یا پھر گدو بذر سے رسی تڑا کے پہنچا ہوں۔

کتاب کے 2 صفحوں کا نمونہ (نمونے) ملفوف ہیں۔ بیکر صاحب نے میرے کہنے پر 36 لاٹن کا پروگرام بنا دیا ۔ اس سے زیادہ سطروں کی11 x 8 1/2والے کاغذ پر کنجائش نہیں بناسکتی۔ میں نے آپ کے کہنے پر header بھی لگایادئے میں لیکن header اور متن کے درمیاں صرف ایک سطر کی فصل ہی رکھی ہے۔ فصل بڑھا تا ہوں تو سطر میں 34 کم ہوجائیں گی۔ الغرض آپ دیکھ کر بتائیے ۔ ایک نمونے پر footer بھی لگا دئے ہیں اور انہیں میں صفحے کا نمبر بھی جڑدیا ہے۔ لیکن footer مجھے الگ سے کاٹ کر چپکا نے پڑے ۔ اگلے صفحے سے حسب ضرورت سطر میں کاٹ کر چپکانے کی جو تجویز آپ نے پیش کی ہے وہ آپ کے لئے اچھا خاصہ درد سر بن جائے گی۔ ایک صورت یہ ہوسکتی ہےکہ میں صفے پر 36 لائنیں متن کی رکھوں اور الگ سےheader اور footer بھیجدوں جنہیں آپ سائز کے حساب سے چپکالیں۔ footer کے پانچ نمونے بھیج رہا ہوں۔ صفحوں کے نمبر میں نے محض خانہ پری کےلئے لگادیئے ہیں۔ آپ کو جو نمونہ بھی پسند آئے، بتائیں۔ میں وہی وافر تعداد میں بھیجدوں گا اور جہاں صفحہ کا نمبر دیا ہے وہ جگہ خالی چھوڑ دوں گا۔ آپ نمبر وہی لگوالیجئے گا۔

آپ نے Variation والے مضمون میں جس جملے کی طرف توجیہ دلائی ہے اس کے لئے ممنون ہوں۔ ہاں واقعی بات الٹ ہوگئی ہے۔ دراصل جلد بازی کا نتیجہ ہے۔ میں درست کرلوں گا۔

ایڈورڈ سعید والے مضمون میں "ضیاء الحق" کو بدل کر "ضیا" کرنے سے خلش ہم دونوں کو رہے گی۔ چناچہ مجھے آپ کی فٹ نوٹ لگانے والی تجویز زیادہ پسند ہے۔ واقعی فیض کو ملک بدرنہیں کیا گیا تھا۔ "بڑھا بھی دیتے ہیں کچھ زیب داسناں کے لئے " والد مضمون ہے۔

کنڈیرا کے نادلوں کے حصے "آوارگی" میں شامل نہیں کر رہا۔ لیکن بعلبکی کا ترجمہ شامل کرلیا ہے۔ اس کے علاوہ انتو نیو گرامئی کے 5 ، 6 خطروں کے تراجم بھی ۔ سوچتا ہوں۔ یہ کتاب ایک طرف ہو اور اس کے بعد آپ میں اور مجھ میں جان باقی رہ جائے تو ایک کتاب فکشن کے تراجم کی بھی تیار ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ سارے منصوبے مستقبل بعید کی باتیں ہیں۔

آپ کے علاوہ اس طرف سے کم کم ہی خط آرہے ہیں۔ اس طرح سے دیکھیں تو آپ کے خط اور زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن اصلی اہمیت تو ان کی اپنی …….Value کے سبب سے ہے۔

اور آپ کی ملازمت کا کیا بنا؟

واسلام

مخلص

10 مارچ 87 ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

ان دنوں خاصا بیمار ہو ں اور اسی لئے طبیعت بھی کافی چڑ چڑ ہوگئی ہے۔ (اب سال میں 8،7 ماہ بیماری کی نذر ہو جاتےہیں، بقیہ وقت میں بھی طبیعت گراں رہتی ہے۔ شاید وجہ تمباکو نوشی ہو، یا (overwork) الغرض دوپہھر کو دفتر سے لوٹا تو آپ کا 28 فروری کا خط مع افضال کے مجموعے اور "آج ۔ دوسری کتاب" ملا طبیعت کی گرانباری کے موسم میں اس سے لطیف اور کیا تحفہ ہو سکتا ہے، اور ٹائمنگ بھی ۔۔۔۔۔۔

صاحب طبیعت خوش ہوگئی ۔ کس سلیقے سے چھایا ہے۔ لیکن بھائی یہ آپ نے میرے نام سے منسوب کرکے میرے لئے اتنی خاص مشکل پیدا کر دی، وہ یوں کہ "آوارگی" کے انتساب کے ٹے آپ نظر میں تھے ۔ یہ کتاب اگر کبھی چھپی تو آپ کی وجہ سے ہی چھپے گی۔ آپ اس کے لوگ اول ہیں۔ اور سیح تو یہ ہے کہ اگر آپ نہو تے تو میری رجعت کا امکان بھی نہ رہتا ۔ میں اب مزید اپنے کو اتنا تنہا نہیں محسوس کرتا۔ اس تحفے کا میں کہاں تک مستحق ہوں، یہ تو خدا جانے ، لیکن بہرحال کفر ان نعمت کا یا رابنی ۔ میرا اشارہ آپ کی طرف ہے، انتساب کی طرف نہیں۔ بہرحال۔

آپ نے جو نسخہ پہلے بھجوایا تھا وہ ہنوز نہیں ملا۔ پتہ نہیں کیا سانحہ ہوا ہے۔ آپ نے رجسٹری کروایا تھا؟ رسید ہو تو ڈاکخانے والوں کی کوشش مال کیجئے۔ ایک بات کا خاص خیال رکھیں۔ پکنک ہمیشہ مضبوط ہونی چاہیے اور ڈوری ضرور باندھی جائے۔ کل غلام محمد کا خط آیا۔ 25فروری کا نوشتہ ہے اور اس میں اس نے "آج " کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ یعنی 25 تک یہ اسے نہیں ملا تھا۔ ممکن ہے اب مل کیا ہو۔

آپ نے جو 5 کا پیاں کسی صاب کی معرفت بھجوائی تھیں۔ وہ بھی ہنوس نہیں ملیں۔ لیکن یہ آپ نے اہن کب دی تھیں؟ تاکہ اسی حساب سے تشویش کروں، اور بے چین بھی ہوں۔ ان کا نام پتہ معلوم ہو تو لکھیں، میں ہی یہاں سے انہیں کھڑکھڑانے کی کوشش کروں۔

چلئے مریئے کوئی ماہ نو کو۔ "آج " آگیا یہ کافی ہے۔

"آوارگی" کو ۔۔۔کمپیوٹر پر نقل کرلیا ہے۔ بس تصحیح اور نوک ہلک سنوارنا باقی ہے۔ آپ کی طرف سے مطلوبہ ہدایات آپس تو پھر پرنٹ کر کے تصحیح شروع کردوں ۔ اسی اثنا میں پوری نیت سے استری کا ترجمہ کرنے کی کوشش کردوں گا۔

ہاں بیکر صاحب کے لئے سوالنامہ ضرور بھجوائیے۔ یہ بہت اچھا چاکہ مطلوبہ کمپیوٹر اور فوکس رائٹر کا آپ نے واں پتہ لگایا ہے۔

یہ خط میں بھی افی جلدی میں لک لاوں۔ صرف اس لئے کہ آپ کو "آج" کی رسید مل جائے اور کوفت دور ہو۔ 5 بجے ایک funeral میں جانا ہے۔ انوہ امر یکن اسٹڈیز کے ایک نوجوان استاد تھے، نومبر میں لاپتہ ہوئے۔ 4 روز پہلے جھیل سے لاش برآمد ہوئی ہے۔ کچھ خودکشی کہہ رہے ہیں۔ کچھ حادثہ ۔ خدا جانے۔

16 مارچ 87ء

**برادرم۔**

28 فروری اور 10 مارچ والے خط ملے ہوں گے۔ اس قدر جلد سہ بارہ خط لکھنا نہ صرف نا درست ہےبلکہ یہ ذوتی بھی لیکن ایک اطلاع دینی ہے اور چند وضاحتیں چاہیں۔

میں عرصے سے آپ کو کچھ پیسے بھجوانے کی فکروں میں تھا لیکن بات بن نہیں رہی تھی۔ الغرض 40 دن ہوئے میں نے اپنے بڑے بھائی کو لکھا ہے کہ آپ کو پانچ ہزار روپے بھیجدیں۔ شاید وہ رقم آپ کو رجسٹری ڈاک سے چیک یا ڈرافٹ کے ذریعے بھیجیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نہ بھیجیں ۔ وہ کافی ضعیف ہوگئے ہیں اور اکثر و بیشتر بیمار رہتے ہیں۔ اور جب یہ سب کچھ نہو تو مجھ سے ناراض ۔ میں یہ خط صرف آپ کو تبنہ کرنے کو لکھ رہاہوں۔ ہاں یہ کہنا تو بھول ہی گیا کہ وہ حیدرآباد رہتے ہیں۔

یہ رقم آپ کے اشاعتی عزائم ۔ یا ventures کے لیے ہے۔ یہ "آوارگی" کے پیش نظر نہیں بھیجی جاہی۔ "آوارگی" کا مسئلہ تو اب اٹھا ہے۔ بھیجنے کی تمنا دیر ینہ تھی۔ اگر آپ 1958 میں مجھ سے دوبارہ ملنے آگئے ہو تے تو ان نہیں تو قدرے کم ہی سہی آپ کے حوالے کر دیتا۔ جب آپ نہ آئے تو آصف کے ساتھ محض چند نوٹوں سے زیادہ یعنی ایک طرح کا assumption نظر آیا۔ پتہ نہیں آپ کیا سمجھ بیٹھیں۔ اور assumption نہیں تو کم از کم ایک طرح کا تضع ضرور تھا۔

یہ رقم آپ کا منہ چڑانے کےلئے نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ کرم ۔ آپ کا اشاعتی پروگرام چلتا رہے۔ اس میں باقائدگی آجائے ۔ میں تو یہی کہوں گا کہ اسے آڑے وقت ہری استعمال کیا جائے۔ یعنی یہ کہ ایک کتاب کےپیسے ابھی واپس نہ آئے ہوں تو ا س رقم سے دوسری چھاپ دی جائے ، اور جب پہلی کے پیسے آجائیں تو وہ بینک میں اسی رقم میں ملا دئے جائیں۔ بہر حال۔

میں آپ کی دل آزاری نہیں چاہتا۔ اگر اس yesture سے آنا کو ٹھیس پہنچنے کا امکان ہو تو آپ واپس کر سکتے ہیں۔ ویسے میرا خیال ہےکہ آپ بالغ آدمی ہیں اور آپ کو آنا کو اسکے صحیح مقام پر استعمال ۔ یا متحرک ۔ کرنے کی بصیرت حاصل ہے۔

آخرا: ایک بار پھر یہ عرض کروں گا کہ یہ "آوارگی" کا عرصا نہ بنیں۔ ایک زمانے میں رہا ہوتو ہو، اب بہرحال مجھے اپنا نام چھپا ہوا دیکھنے کا شوق نہیں رہا۔ کئی بار مختلف دوستوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جاتی رہی ہےکہ اگر میں کچھ لگا دوں تو میری کتاب چھپ سکتی ہے۔ اور میں اس تجویز کو مسلسل resist کرتا رہا ہوں۔ اوروں کی مثال بھی دی گئی۔ ایک صاحب تو مندن سے کمک بھیجتے ہیں۔ ا کا بھی مجھ پر اثرا نہیں ہوا۔ وجہ یہ نہیں تھی۔ یا کم از کم کملتہ یہ نہیں تھی۔ کہ مجھے اپنی کتاب پیہ دیے کر چھپوانے پر اصولی اختلاف یا خدا واسطے کا برے۔ بلکہ یہ کہ مجھے ان میں سے بیشتر کے یہاں سلیقے اور منصوبہ بندی کی کمی نظر آئی۔ اور ان میں سے اکثر یہاں مجھے دانش کا فقدان بھی نظر آیا۔ صاحب اس نما ترانی کا کیا فائدہ۔ صاف سیدھی بات یہ ہےکہ آپ مجھے پسند ہیں۔ ختم شد۔

ممکن ہے رقم آپ کو نہ ملے۔ یہ بھائی صاحب پر منحصر ہے۔ لیکن آج نہیں تو کل بھجواؤں گا ضرور ۔ اگر انہیں دس پندرہ دنوں میں مل جائے تو۔ ازارہ کرم ۔ فوری اطلاع دیدئجئے گا۔

اب آئیےوضاحتوں کی طرف: "آج دوسری کتاب" دیکھ کر خیال آیا کہ "آوارگی" میں مصنفیں کے نام اور عنوانات کو جلی نسلیق ہی میں کیوں نہ چھپا یا جائے۔ خوش نویش لفظ کے سائز کو بڑا نہٰں کر سکتا اور نہ ہی بولڈ ۔ متن میں عبارت کے لفظوں کا حجم اور سرخیوں وغیرہ کے الفاظ کا جم آکر ایک سے ہوںتو عجیب سا لگے گا۔ گو مجھے بہت زیادہ اعتراض نہں۔ بہرحال لکھئے آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر سرخیوں وغیرہ کی کتابت آپ بہ آسانی کر اسکتے ہوں تو بتائیے گا۔ یہ تجویز آپ کی پسندیدہ ہو تو لگھئے گا ۔ میں پرنٹ کے وقت ہر تحریر کےپہلے صفحے پر مصنف اور عنوان کی جگہ خال چھوڑدوں گا۔

پرنٹ کےسلسلے میں اگر آپ کچھ اور متعدرے دینے چاہتے ہوں تو بتائیے گا۔

مجھے " آج دوسری کتاب" کا ٹائٹل بے حد پسند آیا ہے۔ اس میں رنگ بھی وہی استعمال ہوئے ہیں جو میرے پسندیدہ ہیں۔ میں تو کہوں گا کہ "آوارگی" کا ٹائٹل بھی بالکل اسی طرح ہو۔ فیصلہ بہرحال آپ کا حق ہے۔

"آج دوسری کتاب " کا بقیہ حصہ دیکھ لیا ہے۔ آپ کی منت اور سلیقے کی داد دیے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن آپ کی محنت شاقہ کے باوجود کچ اغلاط رہ گئی ہیں۔ میرا خیال ہے اب اور اردو کتابوں کے کمپیوٹر پر کمپوز ہونے کا وقت آگیا ہے۔

تو جناب آپ نے وہ سوال نام تیار کر لیا جو میرے توسط سے بیکر صاحب کو بھجوانا چاہتے ہیں؟

افضال سید کی کتاب بھی جستہ جستہ دیکھ لی ہے۔ صاحب کیا زور اور شائستگی کا رکب ہے یہ شہری لب و لہجہ ۔

عجیب آتش امکان ہے بدن اس کا

مجھے خراب اسے خوش نما جلاتا ہے

انہیں میرا سلام شوق پہنچے اور مبارک باد!

اور حضرت ، ان دو تین ماہ کی کاروباری باتون میں اپنی اور آپ کی باتیں تو رہ ہی گئی۔ آپ نے ایک خط میں لکھا تھا کہ یہ ادھار رہیں۔ سو بسم اللہ! منتظر

3 اپریل 86 ء

**برادرم۔**

انتظار کے بعد کل آپ کا خط ملا ۔ چلیے اگر آپ کے خیال میں یہ " رجعت " نہیں تو یوں ہی سہی ۔ لیکن یہ تو آپ مانیں گے ہی کہ اگر آپ سے ، اور آپ کی سلیقہ مندی سے ملاقات نہ ہوتی تو یہ سرگرمی نہ ہوتی۔ میرا لوگوں سے زمانہ ہوا اعتبار اُٹھ گیا ہے۔ اب الیے آدمی کی جستجو ہے جو اعتبار کرو انے کا مدعی ہو نہ کو شاں۔ شاید آپ ہی وہ آدمی ہیں۔ واللہ اعلم!

ان دنوں میں کتاب ختم کرنے کے چکر میں لگا ہوا ہوں۔ تاکہ جان چُھٹے اور اپنے اردگرد نظر اُٹھا کر دیکھنے کاموقع ملے ۔ یہ تو پیر تسمہ ہاکی طرح سوار ہوگئی ہے۔ سارے تراجم مکمل ہوگئے ہیں اور کمپیوٹر پر چڑھا دیے ہیں۔ (میں نے آپ کے رشدی کو بھی نبھا دیا ہے۔) صرف کنڈمیرا کے کچھ تضادات پر مضمون لکھنا باقی ہے اور پیش لفظ ۔ شمولات کی فہرست بھیج رہا ہوں۔

ہیڈر اور فٹر آپ کے حسب بحکم بنا دیے جائیں گے۔ آپ نے نمونے والے صفحے سے متعلق جو باتیں لکھی ہیں، ان میں سے چند غور طلب ہیں۔ بیکر صاحب کے پروگرام میں ایسی کوئی سہولت موجود نہیں جو سطروں کے مابین الفاظ کو درخت ہونے سے محفوظ رکھ سکے۔ الفاظ کے درمیاں Spacing کا معاملہ یہ ہے کہ Space bar دبانے سے ایک مقررہ spacing در لفظوں کے درمیاں قائم ہوجاتی ہے ۔ اس کے علاوہ # کو دبانے سے ایک بہت معمولی سا فاصلہ دیا جا سکتا ہے، اسے آپ # کو متعدد بار دبا کر بڑھا سکتے ہیں۔ اس Key کی ایک خاص ضرورت ہے جس سے فی الحال غرض نہیں ۔ میں اس مرکب الفاظ کے درمیاں معمولی سا فاصلہ دینے کے لئے استعمال کرتا ہوں۔

[ مثلاً : گرد و پیش: gird ##w## pes ؛ یا ہم رکاب Eham##rikAb :لیکن اس کے باوجود یکسانیت نہیں آسکتی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بائیں اشے کو justify کرنے کے لئے متن کو فامیٹ کرنا پڑتا ہے۔ اور پروگرام اسی حساب سے spacing کرتا جاتا ہے۔

میرا ارادہ تھا کہ اب تک جو کچھ ٹائپ کر لیا ہے اس کی تصحیح کر کے مردے کو آخری شکل دیدوں اور آپ کو چھینے کےلیے بھیج دوں۔ لیکن آپ بڑے نستعلیق واقع ہوئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ تمام در دسری کے بعد آپ املا وغیرہ سے غیر مطمئن رہیں۔ کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ آخری شکل دے کر مردہ آپ کو بھیجوا دیا جائے اور آپ بھی اس کو ایک نظر دیکھ لیںاور اپنی سفارشات لکھ بھیجیں ۔ ہجے ، الفاظ کا استعمال ، طبع شدہ شکل ، وغیرہ۔

میں ان سفارشات کی روشنی میں ۔ ردوبدل کرنے کے بعد find ورژن تیار کر کے بھیج وں۔ پھر آپ چھاپتے رہیں اس میں کافی وقت لگ جائے گا، میری ایسی ۔۔۔ہوجائے گی، لیکن کم ا ز کم ہم درنوں عافیت سے سو سکیں گے۔ کیا خیال ہے؟

میں ہر مضمون سے پہلے مصنف کے نام اور تحریر کے عنوان کےلیے کافی جگہ چھوڑدوں گا۔ لیکن آپ خد ا کے واسطے لیٹر پریس پر بولڈ ٹائپ میں کمپوز نہ کرائیں بلکہ کتابت کردار کے چسپاں کر دیجئے گا۔ میرا خیال ہے ۔۔۔ شاید صوری اعتبار سےدلکش ٹائپ نیس ابھی نہیں نکلا ہوگا۔یا اگر صورت مختلف ہے تو بتائیے ۔ کچھ نمونے ہوں تو بھجوائیے۔ "آج 2 " کے عنوان وغیرہ بے حد دیدہ زیب ہیں۔

آپ کے reservations اپنی جگہ ، میں انت ب کے سلسلے میں آپ کی ایک نہ سنتا ۔ مشکل یہ ہے کے سلسلے میں آپ کی ایک نہ سنتا ۔ مشکل یہ ہے کے آپ نے "آج 2 " میں جو حرکت میرے ساتھ کردی ہے اس کے پیش نظر میرا انشاب "من تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" ہی نظر آئے گا۔ مجے تو یہ گمان ہو چلہ ہے کہ شاید آپ کو میرے نیت کا پہلے سے علم تھا، اور یہ مدافعتی کاروائی ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر! دو اور نام ذہن میں آتے ہیں: شمس الرحمٰن فاروقی اور شمیم حنفی : اول الذکر کے تجر علمی کا متعرف ہوں لیکن دل میں کوئی جذبہ نہیں پاتا۔ ثانی الذکر کے یہ جذبہ تو ہے لیکن ان کی تحریر میں ارتکاز کا انتشار اور غنائیت کو فی نفسیہ ایک قد ر پاتا ہوں جس سے مفاہمت مشکل نظر آتی ہے۔ تو پھر ابن العربی ہی سہی (جس سے مجھے دیوانگی کی حد تک عشق ہے) لیکن یا رگوب کبی گے کہ رعب جمار رہا ہے۔ عجیب مصیبت ہے! مگر انتشاب کی ایسی کیا ضرورت ہے بھی ؟ درست ۔ لیکن باطنی کمینگی سے کہاں مفر ہے۔ میں آپ کے معاملے میں چوں کہ خود کو بے لوث پا تا ہوں اس لئے کمینگی کو رخصت کیا جا سکتا تھا۔ آپ مقابلے سے خارج ہوگئے تو اب انتشاب کو ایک در پر دہ statement کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیا ضروری ہے کہ انشاب انہیں کے نام ہو جو عزیز ہوں ۔ آدمی اس کے ذریعے ناپسندیدگی کا اظہار بھی کر سکتا ہے۔ اور بس یہی کمینگی ہے۔

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ بیکر صاحب سے پوچھ کرلکھوں گا۔ ان دنوں وہ غائب ہیں۔ اصل میں وہ خرابی میں مکان خرید کر منتقل ہونے کی فکروں میں ہیں۔ ذرا جم لیں تو پھر جا کر تنگ کروں۔

اگر آپ کے دوست مجوزہ پروگرام تیار کر لیں تو واقعی آ پ کی بڑی مشکل آسان ہو جائے گی۔ بلکہ شاید میری بھی۔

میں نے آپ کے رشدی ترجمہ کرلیا ہے۔ لیکن بڑا وقت لگا۔ اول حصے کے دو تین پیرا گراف نے تو باقاعدہ ایسی تیسی کردی ۔ خیر ایک عجیب بات کا پتہ چلا۔ برطانیہ کی رائج الوقت انگریزی کا فی درہ تقریبا اجنبی ہے یعنی خاک رکے ئے ابھی دوتین دن ہوئے کہ قبلہ محمد صاحب کا خط ملا۔ آپ شاید سمجھتے ہوں کہ مجھے خط لکھنے کا مالی خولیہ ہے۔ لیکن غلام محمد اس معاملے میں مجھ سے سو گز آگے ہے۔ غرض انہیں آپ کی بھیجی ہوئی کتب گل ئی ہیں۔ ان کے خط سے ایک مجلہ آپ کی تفریح طبع کے لیے نقل کرتا ہوں: " آپ کے ترجمے سے شرارتاً ایک نکتہ دلچسپ برآمد کروں۔ اس کا تولق آ پ کے"مشاہدے" سے زیادہ ہے۔ صفحہ 13 ۔ "تمنہ کے مخصوص 'نوانی اعضا رطوبت سے بالکل عاری تھے۔"ان " اعضا " کی تعداد اور جائے وقوع بیان فرمائیے۔" تو جناب اجمل کمال صاحب اب مجھے بتانا ہوگا کہ میں فائش لائٹ لے کر ٹانگوں کے بیچ گھتا ہوں اور مشاہدہ کرتا ہوں۔

جب آپ ڈاک خانے والوں کی گوش مالی ضرور کریں۔ پہلا نسخہ ہنوز نہیں ملا ہے۔ میں نے آج آپ کے ندیم صاحب کو بھی ایک خط داغ دیا ہے۔ شاید انہیں ہم دونوں کو ممنون کرنے کاخیال آجائے۔ ایک عمر کے تجربے کے بعد میں نے لوگوں سے اس قسم کے کاموں کی توقع چھوڑی دی ہے۔ لوگ بدنیت نہیں ہوتے، صرف ایک باطنی انضباط یا Self discipline سے عاری ہوتے ہیں۔ اس لئے اکثر یہ نسخے میں آتا ہے "آپ کا خط نہیں ملا۔" اور تو اور ہمارے بیش تر مؤقر ادیب بھی یہی حربہ بے دریغ استعمال کرتے ہیں، جبکہ تجاہل عارفانہ چہرے سے یوں ٹہک رہا ہوتا ہے جیسے عضوتناسل سے فی۔

ارے بھئی آپ نے کوئی اور عشق و شق کیا؟ بڑی ضروری چیزہے۔ اور ان خاتوں کا کیا بنا جو گیری ؟ رٹ کی آرزو میں یہاں آئی تھی؟ خیر خیریت ؟ خط تیر؟

جہاں بزنس اکتنا ہی معصوم سہی، درمیاں میں آجائے، ہرچیز کو خٹک کر دیتا ہے۔ جب سے یہ کتاب آپ کے اور میرے بیچ میں آئی ہے، ہم بڑی دنیا دارانہ باتیں کرنے لگے ہیں۔ آصف تو بالکل لاپتہ ہوگئے ہیں؟ بارے ان کے بارے میں کچھ لکھے۔

"آج تیری کتاب" کےلئے کیا کچھ جمع کرلیا ہے؟ جو لین بارنس نے یو ساکی کتاب پر مزیدار تبصرہ کیا ہے۔"آوارگی" میں شامل کر رہا ہوں۔ آپ چاہیں تو بھجوا دوں۔ ویسے خیف قریشی کا"برطانیہ نرم رو ۔ رفت و گذشت" بھی اچھا رہے گا۔

میں نے وسط مارچ کے لگ بھگ آپ کو ایک اور خط لکھا تھا۔ ملا ہوگا۔ اور بڑے بھائی کی طرف سے بھی ایک لفافہ آپ کو پہنچ گیا ہوگا ۔ ان کا خط آگیا ہے( حیدرآباد سے) کہ وہ آپ کو لفافہ بھیج چکے ہیں۔ آپ دوسطرمیں رسید آ مجھے ضرور لکھ بھیجیں۔ جن لوگوں سے آپ کچھ ربط محسوس کرتے ہوں، انکی یہ چھوٹی موٹی ایڈیو سنکریز بہرحال برداشت کرنی ہی پڑتی ہیں۔

اچانک یاد آیا کہ اگر space bar کی بجائے # استعمال کریں تو لفظ دولخت نہیں ہوتا، لیکن اس میں یہ قباحت ہےکہ اگر آدھا لفظ ہٹ کر دوسری سطر میں اپنے نصف سے ۔۔۔لیکر ہوجائے تو پچھلی سطر میں اسکے ہجر ے paking بڑھ جائے گی یہ خیال رکھ کے ایک صفحے کے متن کو فارمیٹ کرنے میں پندرہ بیس منٹ لگ جاتے ہیں اور ہر فٹ کرنے میں پندرہ ۔جب تک آپ فارمیٹ نہ کرلیں پتہ نہیں چلے گا کہ لفظ دو لفت ہوا ہے یا نہیں۔ اب اگر تبدیلی کرتے ہیں تو reformat کرنا ہوگا یعنی نرم بیس منٹ فی صفحہ ۔ ہوسکتا ہےلیکن بے حد وقت طلب ہوگا ۔ میرا خیال ہے ہمیں عصمت دری سے چارہ نہیں۔

13 مئی 86 ء

**برادرم اجمل کمال صاحب**

آپ کا 27 اپریل کا خط چند دن ہوئے ملا۔ اسی دن سلیم الرحمٰن کا خط بھی ملا ۔ انہوں نے بھی لاہور آپ کے قیام اور آپ سے اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے ۔یہ ناگہانی آپ لاہور کا درورہ کسی کر آئے ؟ یہ بے ضرر سا سوال ہے؟ اسے تجسس بیجا پر محمول نہ کیجئے گا۔

میں تو یہ سو چے بیٹھا تھا کہ مارچ اپریل تک آج ۔ 2 کی کتابت ختم ہو جائے گی۔ لیکن ظاہر ہے یہ خیال خام ہی تھا۔ وہاں کے انداز اپنے ہیں اور پنا زالانظام الاوقات ۔ اس میں میری نیک خواہشات اور آپ کی نیک ترتخیات کا بھلا کہاں عمل دخل ! دل چھوٹا نہ کیجئے ۔ اول آخر یہ بیل بھی منڈ ہے چڑ ھ ہی جائے گی۔

میری بہت سی کوتاہوں اور بیماریوں کی جڑ ایک بڑا بنیادی سا کانڑا ڈکشن ہے۔ یوں ارد دادب کے حوالے سے خود کو مرحوم و منفور منوانے کی اذان دیتا رہتا ہوں۔ لیکن موقع تو اس کے حوالے سے مسقد بھی ہوجاتا ہوں، لیکن اس مسقدی میں تجرہوتا ہے اور نہ ہی وہ سائی جسکی سامع کو توقع ہوتی ہے۔ اب بھلا دیکھئے اس انٹرویو کی ضرورت ہی کیا تھی۔ لیکن دے ڈالا ، نتیجہ آپ شاکی ہیں کہ اس میں اسد محمد خان کا ذکر نہیں اور اس طرح میں نے گویا ان کے بارے میں اپنی رائے کا بالواسطہ (آپ بلاواسطہ تو نہیں کہنا چاہتے تھے؟) اظہار تو نہیں کردیا ۔ نہیں، یہ بات نہیں۔ جہاں اور بہت سے لوگوں کا ذکر نہیں آسکا ، وہاں ان کا بھی نہیں ، میں نے جان بوجھ کر انہی نظر انداز نہیں کیا ہے، آپ مطئن رہیں۔

حضرت اگر آپ خود اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے وہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں تو پھر "اجنبی" کے ترجمے کی ضمن میں تردد اگر جوشی وغیرہ وغیرہ کے کیا معنی ؟ خیر کیجئے ایک طرف وہ جو اشائتی منصوبے تھے آپ کے۔۔۔ ان کا کیا بنے گا؟ بدقسمتی سے ہمارے یہاں نہ اشاعت کا کام باقائدگی سے ہوتا ہے اور نہ رسالے کا کام۔ لوگ ، بشمول بلراج مزا، نہایت والہانہ پن اور صدق دل سے پرچہ نکالتےہیں، دو تین شمارے بے قاعدگی سے نکل بھی آتے ہیں، پھر معاملہ ٹھپ اس لئے ان مساعی کا دیر پا اثر بھی نہیں قائم ہوجاتا۔ آپ سے ملا تو آپ ے یہاں عزم کے ساتھ سلیقہ اور ان دونوں کے ساتھ حقیقت شناسی رجحان بھی نظر آیا اور بڑی ہمت بندھی کہ سفید چکے کاغذ پر نہ سہی، نیوز پرنٹ پر ہی سہی ، سلسلہ بہرحال چلتا ضرور رہے گا۔ اب آپ بھی فرار ہونے کے در پے ہیں۔ چلئے اس سے سلسہ بالکلیہ منقطع نہ بھی ہوا تو کم از کم معطل ضرور ہو جائے گا۔ تو صاحب یہ سب لوگ جو آپ سے جائز امیدیں وابستہ کئے بیٹھے ہیں، سمجھے ان کا کیا ہوگا؟

یہ میرے لئے جز سے کم نہیں کہ آصف کی شادی ہوگئی ہے۔ انہوں نے اپنے گذشتہ خط میں اس طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا تھا۔ بہرحال جب دو سوات سے زفاف کی میتوں ، یا بلکہ سر میتوں (یوں کہنے کو خرمتیوں ، بھی کہا جا سکتا ہے) کے بعد لوٹیں تو مری طرف سے مبارک باد پیش کر دیجئے گا۔ حضرت اگر نہوز پابستہ نہوں، تو اب ہوجائیے ۔ آپ بھی ایک عدد شادی کر ڈالئے ۔ اس کے بعد ادبی جنون میں خاطر خواہ کمی کا امکان ۔۔۔ممکن ہے آپ کہیں کہ یہ انتظامی کاروائی کے طور پر تجویز کیا جا رہا ہے۔ چونکہ اب حضرت خود آزاد نہیں رہے، میری آزادی کے در پے ہیں۔

آپ نے کس پچھلے خط میں اشارہ کہا تھا کہ "گمشدہ خطوط " میں بعض جگہوں پر ترجمے سے مطمئن نہیں، اور تفصیل بعد میں لکھیں گے۔ اگر غیر اطمینانی نہوز باقی ہو تو تفصیل لکھ بھیجئے کہ سرماروں ، یعنی مزید سرماروں۔

اگر آپ کے بمبئی والے دوست نے پیر س ریویوکا یورا حوالہ دیا ہو (یعنی نمبر اور سال اشاعت) تو مجھے بھی بتائیے تاکہ نکلوا کر پڑھوں۔ اس کا ترجمہ بھی شامل کر رہے ہیں؟ ترجمہ کس نے کیا ہے؟

مارچ میں" اجنبی" کے حوالے سے کچھ جوش آیا تھا،پھر کچھ اور کام نکل آتے جن میں لگ گیا ۔ اب بخا ر اُتر چکا ہے۔ انتظار کر رہاہو ں کہ پھر چڑھے تو کام شروع ہو۔ اپنے ہر جبر کرنے سے کبھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اٹھا کام بگڑ جاتا ہے۔ چناچہ اب موڈ کے انتظار عادت ڈال لی ہے۔

یہ خط تو بہت لمبا ہوگیا۔ اس سے آپ شاید یہ نتیجہ نکا لیں کہ راوی نے میری قسمت میں چین ہی چین لکھ رکھا ہے۔ ظاہر ہے یہ نادست ہے۔ چناچہ قبل اسکے کہ آپ مذکورہ نتیجے کی طرف لپکیں۔

والسلام

مخل

30 جون 86 ء

و آدابکم! (کیوں ، یہ جوابی کاروائی کیسی رہی؟) 11 جون کا رقعہ ( اسے خط تو کوئی سر پھرا ہی کہ سکتا ہے) باعث تسکین دل و جان وقرۃ العین ہوا! ۔ آپ کے بارے میں جو حُسن ظن تھا، یعنی آپ کے نہایت لستعلیق قسم کے آدمی ہونے کے بارے میں ، یعنی نہایت باقاعدہ ، آپ رائٹ وغیرہ وغیرہ اس پر نقب زنی آپ ہی کر رہے ہیں۔ صاحب رمضان سے آپ کے خط لکھے رکھنے یا تاخیر سے لکھنے کا تعلق ! یہ عُذر لنگ تک نہیں۔ یہ محض الل ٹپو قسم کی چیز ہو تو ہو۔ اگر آپ روزے رکھ رہے تھے تو پھر جواب لکھنے کا وقت ہی وقت تھا۔ نہیں رکھ رہے تھے تو پھر اور زیادہ وقت تھا۔ یہ بہانہ تو کار آمد ثابت ہوتا دکھائی نہیں دیتا ، تخلیقی کو اور مہمز لگائیے ، شاید کوئی مقتول عذر نکل ہی آئے۔ مثلاً ایک معقول عذر یہ ہو سکتا ہے کہ صاحب، اُس عشق کے آفٹر افیکٹس سے I was still reeling ! اس پر آپ کو معاف کیا جا سکتا ہے، بلکہ آپ سے باقاعدہ ہمدردی بھی کی جاسکتی ہے۔ نہایت انسانی کام ہے، اور اس کے ائد تم بھی نہایت انسانی ہی ہیں۔

صاحب، آپ "آج دوسری کتاب" کی کتابت یا بلکہ اس کی رفتار کا جب ذکر کرتے ہیں، میرے ذہن میں بیل گاڑی یا بلکہ کھوتہ گاڑی (نہیں بیل گاڑی ہی ٹھیک رہے گا) تیر جاتی ہے۔ چشم عاشق ہو اس فرام کے صدقے ! اگر میں انتظار کروں ، یا کرنے بیٹھ جاؤں تو جو حشر ہوگا وہ معلوم ہی ہے۔ جب کتابت کی رفتا میں نزلہ ، زکام، کھانسی، جماع جیسی اور بہت سی چیزیں خارج ہوں وہاں انتظار کوئی ناقص العقل ہی کر سکتا ہے۔ سو میں نے انتظار والا دفتر بند کر رکھا ہے۔ پھر بھی کھی یہ خیال ضرور آتا ہے کہ وہ جو ہم کر جنوری تا مارچ محنت کی تھی، اس عملی صورت میں جلد دیکھ لوں ۔ لیکن صاحب 9 ماہ سے پہلے کیا ہونا ہے۔ اسقاط کا گور (یہ انگریزی لفظ ہے) دیکھنے کی تاب نہیں۔ چنانچہ گلے دیجئے قباوقت گلے۔ اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں۔ بہر حال ۔ وہاں ایڈیٹر سے زیادہ کاتب کے رحم و کرم والی بات ہے۔

آپ سپینس کے عنصر بہت زیادہ کام لیتےہیں، بلکہ اس باقاعدہ exploit کرتے ہیں۔ سو جاسوسی کہانیا ں لکھا کیجئے۔ ابن صفی نسبتاً گھاٹے اسودا نہیں۔ جس عشق بلافیز کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ کچھ سمجھ میں آیا کچھ نہیں۔ لیکن ذکر مزیدار ضرور تھا۔

اسمگل تو اس قسم کی چیز بہر حال ہوسکتی ہے لیکن یہ جو چھ فٹ چھ فٹ کی شرط آپ نے لگائی ہے، یہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ عاشقین ۔۔۔ شاعر غزل سے مبالغے کا سبق سیکھا بھی ہے یا نہیں اور نتیجتہ غلو کو چھ فیٹ تک پہنچایا ہے یا نہیں۔ بہرحال دیکھوں گا، اسمگل کرنے مرحلہ تو بعد کی بات ۔ حضرت جب آپ کے قبضے میں ریل تھنگ تھی، تو اسے کیوں جانے دیا، اور اب کیوں سائے کے پیچھے ہلکان ہو رہے ہیں؟

آپ نے کنڈیرا کے پیرس رویو میں کسی انٹریو کا زکر کیا تھا، اور میں نےا س کا حوالہ مانگا ھا۔ آپ تو بالکل بھول گئے۔ خیر اب سہی۔

آصف کا خط بھی ملا۔ انہی جلد لکھنے والا ہوں ۔ سنگ میل والے نتظار کے افسانوں کے انگریزی تراجم کی ایک کتاب چھاپ رہےہیں۔ ی انہیں جنوری میں ملی تھی۔ میرے پاس ہروف آگئے ہیں۔ آج ہی لوٹا رہا ہوں۔ دیکھئے کتاب کب تک منظر شہودیر تشریف لاتی ہے اور اغلاط سے کس قدر جمال افروز ہوتی ہے ؟!

والسلام

یکم اگست 86

برادرم اجمل کمال

بھئی اس دفعہ تو آپ نے کمال ہی کردیا۔ جو اب اتنی جلدی ملا کہ یقین کرنے میں تامل ہوا۔ چلئے اچھا ہواکہ اس بار خط لکھنے کے لئے موٹر "فوراً دستاب" ہوگیا۔ویسے اس کی "دستیابی" یعنی فوری دستیابی میں شاید میرے خط کے کچھ چلبلے فقروں کا ہاتھ بھی رہا ہو۔ خط کےلئے مناسب موڈ اور ماحول ہونا واقعی بہت ضروری ہے یہ آپ نے بالکل درست کہا۔ خدا کرے مجھے خط لکھنے کےلئے آپ کو مناسب موڈ اور ماحول جلد ہی مل جایا کرے۔ آپ کے خط خیر دل چسپ تو ہوتے ہی ہیں لیکن مجھے جو بات سب سے زیادہ پسند ہے وہ کہ کہ آدمی آپ سے جلد خول منڈ ھے بات کرسکتا ہے۔ ہماری طرف بیشتر لوگوں میں یہ وصف عموماً ناپید ہے۔ اچھا صاحب مان لیا۔آپ نستعلیق باقاعدہ اور آپ رائٹ " وغیرہ بنیں، لیکن اس میں کلام نہیں کہ آپ روشن ذہن دل پذیر حد تک کچھ کلاہ صاف گو اور Cynicism کی معقول مقدار سے لیس ہیں۔ بس یا فہرست طویل کردوں؟

میں آپ کو جلد جواب دینا چاہتا تھا لیکن آپ کے خط میں مولانا صلاح الدین محمود کا ذکر خیر بڑھ کر طبیعت پر وہ گرانی طاری ہوئی کہ "مناسب موڈ" رفو چکر ہوگیا۔ عجیب سئےہیں موصوف اس اہین علی گڑھ سے جانتا ہوں جب وہ نومڈے ہوا کرتے تھے اور میں لونڈاترً! کرکٹ اور ٹینس کے اچھے کھلاڑی تھے۔ اس میں نام پیدا کرتے یہ بیٹھے بٹھائے شاعرہ کی کیا سوجھی ۔ اسیر بر فور غلط اسلامی بن جاتا مستزاد ۔ کبھی ملاقات ہوگی تو تفصیل سے ذکر کروں گا۔ ان کا ستایا ہوا ہوں۔ تو نظہائے عمل سے آپ تواضع کی گئی؟ وہ "چڑیا" والی نظم بھی سنائی انہوں نے؟

وہی: کالی چڑیا نیلی چڑیا پہلی چڑیا پیڑ کے اوپر بعد کئی چڑیا؟ بچپن میں آدمی کی تربیت مناسب نہو تو آدمی کی سدابہار طفلیت کا عذاب پوری قوم کو بگھتنا پڑتا ہے۔

میں آپ کی سدا بہار طفلیت کا عذاب پوری قوم کو بگھتنا پڑتا ہے۔

میں آپ کی مزو کے سلسلے میں ابھی تک کچھ نہیں کر سکا ہوں ۔ لیکن اس پھر مسلسل سے آپ کو نجاب دلانے کے لئے کچھ نہ کچھ بہرحال کرنا ہی پڑے گا۔ تو اے مومن ، صبر کر!

تو ۔۔۔سے ملاقات ہوگئی ؟ میں نا بڑے شرمیلے سے آدمی؟ انہیں نستعیلق کہا جا سکتا ہے؟ اگر آصف اپنے والد او اپنے دوستوں کو قی الامکان الگ الگ نہ رکو سکے تو آپ اپنی طبع سلیم کے استعمال سے کیوں دس بردار ہوئے؟

آپ کنڈیرا کے پرسس رویو والے نڑویوکی نقل ضرور بھجوا ئیے ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ!

میں تو سمجھا تھا کہ میں اشاعتی معاملات کے حوالے سے خاصا لاتعلق ساہوگیا ہوں، لیکن ، یہ محض فریب تھا۔ اکثر اج کتاب 2 " کو دیکھنے کو طبیعت مچل جاتی ہے۔ پھر آپ کے کاتب کے مختلف عزر یاد آنے میں اور مایوس ہوکر بیٹھ جاتا ہوں۔ انہں کس طرح تیز کام کیا جاسکتا ہے؟ مالن غرو کی ایک تصویر اپنی بھی بھجوا دی جائے۔ کیوں کیا خیال ہے؟ لیکن اس صورت ان کی تیز گامی کا رخ کسی اور طرف ہوجائے گا۔ گویا یہ ترکیب قابل استعمال نہیں۔

"مجاز" کا جواز بہر حال موجود ہے۔ وقت دراصل cultural context کی وجہ سے پیدا ہورہی ہے۔ لیکن مجھے آپ سے اتفاق ہے۔ اسے "روادار" کردینا چاہئے۔ تو کردیجئے ۔ اس قسم کی چھوٹی موٹی تبدیلیاں ضروری کر لیا کریں۔ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ۔ میری "انا" ونا مجروح نہیں ہوگی۔ یہ درست نہیں۔ درست یہ ہے کہ مجھے آپ کی صلاحیت پر اعتماد ہے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہےکہ انور سجاد کے تنقیدی کا رناموں کامجموعہ آئے اور مجھے نہ ملے؟ میرے دیر بعد کر مفر ماہیں اور انی کتاب فوراً بھجواتے ہیں۔ سو یہ والی بھی چھتے ہی بھجوادی تھی۔ابھی تک پڑھ نہیں سکا ہوں۔ دو ماہ سے اوپر کتاب آتے ہو رہے ہیں۔ ہاں صاحب بورخیس نور آئے ۔ لیکن یہ وظیفہ شوہری کی بجا آوری کا نتیجہ تھا۔ خدا جانے۔ آپ نے NYTB میں مختصر سا انٹریو پڑھا جو ابھی کوئی 3 ، 4 ہفتے پہلے چھپا تھا؟ مجھے انٹرویو ر کے سوالات زیادہ بورچنیں کے جواب پسند آئے۔ کچھ غصہ بھی آیا کہ نا معقول آدمی نے بورخیں کو قرینے سے بولنے نہیں دیا اور بعض غیر ضروری یا کم اہمیت سوالات جھاڑ دئے۔

میں مز وزے میں تو خیر کیا ہوں لیکن آپ نے جس "امید" کا ذکر کیا ہے اس کے لئے بہرحال آپ کا ممنون ہوں۔ میں نے آصف کو جواب لکھا تھا۔

آپ کا گذشتہ جون سے موجودہ اگست تک کتنی نئی تجابر چھاپیں؟

واسلام

مخلص

10ستمبر 84

برادرم اجمل کمال (یا مصدقہ حالیہ بے روزگار)

آپ کا 30 اگست کا خط چند دن ہو ئے ملا۔ ہم لوگ 21 اگست کو مونٹ ریال سے لوٹے ، ساتھ میں بڑے لڑکےکو درمونٹ سے لیتے آئے۔ میں پڑھتا تو یونیورسٹی آف پینسل دانیا میں ہے، لیکن گر میوں میں درمونٹ کے ایک کالج میں interview Arabic کا کورس پڑھنے گیا ہوا تھا۔ چند سال پہلے ان حضرات کی جانب سے ہم دونوں میں بیوی خاصے متفکر رہا کرتے تھے ۔ لیکن اب قدرے کم کہ با سلیقہ ہوگئے ہیں۔ کچھ عقل وقل بھی آگئی ہے۔ بالفاظ دیگر ، ان سے دوستی کا مزہ آنے لگا ہے۔ وہ یکم ستمبر کو فلاڈلیں سدھارے۔ الغرض ، درمیانی وقت ان کے ساتھ گذارا گیا اور اس کا لفط بھی لیا گیا۔ اسی درمیانی وقفے میں چھوٹے لڑکے کا اسکول کھل گیا اور یونیورسٹی کے ہی کھلنے کی گرما گرمی بھی رہی، اور اب بیمار پڑگیا ہوں۔

بھٹی کچ کلاہ میں بھی ہوں۔ اس کا کچھ نہکچھ اندازہ آپ کو بھی ہوگیا ہوگا۔ اور مجھے بھی اس گنج گرانمایہ کی خاصی قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے ، ازا این جملہ تہائی ۔ مجھے تو بیشتر لوگ بالکل اندھے لگتےہیں۔ بہر حال ، پرانی لت ہے، اور اسی لئے عزیز بھی ۔ عمر بھر کا ساتھ رہا ہے۔ اور رشتوں میں بھی یہی ایک رشتہ نسبتاً قابل اعتماد ثابت ہوا ہے۔ چناچہ اس سے دستبردار ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

تذکرہ فاتون کی کچھ ادائی ۔ جی تو چاہ رہا ہےکہ کم فہمی یا بے عقلی کیوں ، لیکن کچھ آپ رعب کا اثر ہے۔ کچھ یہ خیال کہ آپ کے محبوب کے قیام بھی مجھ وہی عزت واجب آتی ہے جو آپ کے حق میں۔ اور کچھ کلامی کی بنا پر بے روزگار ہو نے کے سلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتا ۔ اور یہ باتیں آپ نے میری مدد یا ترحم کے حصول کے لئے لکھی بھی کب ہیں۔ (آپ خود کلامی کر رہے تھے، وہ تو اتفاق نچہ کیلئے کہ ہر زہ میرے والے الفاظ میں رکھ دیا ۔ سہوا) لیکن میں آپ کا درود بہرحال محوس کر سکتا ہوں۔ اور جو میں محسوس کر رہا ہوں، منت، اظہار کا پابند نہیں۔

حضرتایک بات بتائیے: آپ کو کتنی انگریزی آتی ہے؟ یعنی آپ پڑھتے تو بے تکان ہیں، اور اس کا مجھے اندازہ ہے، میرا اشارہ بولنے کی طرف ہے۔ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر کبھی یہاں آپ کو بلانے کی کوئی صورت بن گئی تو اندازہ رہے۔ فی الحال کوئی صورت نہیں۔ دوسال ہوئے مظفر اقبال کو بلایا تھا ۔ بعض اوقات انا کی زیادتی اورحس لطیف کی کمی بنے بناتے کام بگاڑ دیتی ہے۔ الغرض ، دوسال سے زیادہ ٹکے بنیں ۔ اول تو یہ سارا معاملہ ہی ہوا ئی ہے، دوم یہ کہ کوئی صورت بن بھی گئی تو کیا آپ آنا پسند کریں گے؟ اس کا علم نہیں ۔ بہر حال لکھئے گا۔

اگر آپ ، فرض کیجئے ، ان کو بستر پر گھسیٹ لیتے تو کیا وہ واقعی ناراض ہو جاتیں ؟ برا مان جاتیں؟ وغیرہ وغیرہ ؟ یہ سوال میں تجربے کی کمی کے باعث کر رہا ہوں ۔ آپ برا ہر گز نہ مانیئے گا کہ میری نیت بالکل معصوم ہے۔

آپ لاکھ بہتر ہیں کہ عام قطع تعلقی کے باوجود اپنا ایک حلقہ تو ہے جس میں آسودگی کا ایک موقع تو مل جاتا ہے۔ میری حالت قابل رحم ہےکہ بالکل تنہا ہوں۔ یہ تنہا ئی اتنی بیز ہےکہ عام آدمی اپنا ذہنی توازن کہو سکتا ہے۔ اس پاس جو جم غیفر ہے ا س سے میری نہ بنی ہے نہ کبھی بنے گی۔اور رہی اس سےمفاہمت تو یہ میں کرنے کے لئے کسی قمیت پر آمادہ نہیں۔

آپ غرو کے حوالے سے ہمیشہ وال پیپر کا ذکر کرتے ہیں۔ میرا خیال کہ آپ کو اسکی قدآدم تصویر (پوسٹر) کی تلاش ہے۔ وال پیپر شئے دیگر ہے۔ کسی بھی ذزائین کا ۔۔۔۔ہوتا ہے جسے دیوار پر روغن لگانے کی بجائے چپکا دیا جاتا ہے۔ بہرحال لکھے گا کہ و ال پیپر کی حاجت اول ہے یا پوسٹر کی۔ الذکر شاید ہی دستیاب ہو کہ ایسی کوئی چیز نہ میرے علم میں کبھی آئی نہ میرے مشاہدے میں۔

کنڈیرا کا انٹرویو ملا ، اُسی وقت پڑھ گیا اور خوب بہرہ مند بھی ہوا۔ یہاں بعض ان نکات کا تشرکی ذکر ملتا ہے جو اس نے اجمائد دوسری جگہ چھیڑے ہیں۔ یہ آپ نے اچھاکیا کہ اس کا ترجمہ بھی شامل کرلیا ترجمہ کس نے کیا ہے؟

کاتب کی طبیعت رواں ہے۔ یہ تو ثردہ جانفراء سنا یا آپ نے حضرت بس اب ڈٹ جائیے اور "آج ۔ دوسری کتاب نکال کر ہی دم لیجئے ۔ اپنی بے چینی میں مجھے طفلاز خوب نظر آرہی ہے۔ آپ کو تو یہ بالکل بچکانہ لگ رہی ہوگی۔

تو اس سال کے آخر تک کونسی ایک دوکتاب منصہ شہود پر آرہی ہے؟ تفصیلاً بنیں تو اجمالا ذکر میں کیا مضائقہ ہے؟!

آپ کا کیا خیال ہے میں جو یہ سب کام چھوڑ کر آپ کو خط لکھتا ہوں تو کیا صرف آپ کے لئے لکھتا ہوں؟ ان میں خود کلامی کا شائبہ تک نہیں؟ ایسی بات نہیں برادر۔ مجھے بھی خود کلامی کی لت پڑی ہوئی ہے۔ ایک لحاظ سے میرے لئے بے حد ضروری بھی ہے۔ اس سے کم از کم مجھے اپنے زندہ رہنے کا احساس تو رہتا ہے۔ورنہ میں تو پچھلے 20 سال سے باقاعدہ ایک غیر متخم خود کشی کے عمل سے درچار ہوں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آپ جب چاہی اور حقدر چاہیں اپنے بارے میں لکھیں۔ اور نہ چاہی تو نہ لکھیں ۔ لیکن اپنے فیصلے کی بنیاد اس خیال نام کو کبھی نہ بنائیں کہ اس عمل سے خدانخواستہ آپ کی نامت کم ہو جائے گی، کہ شاید آپ کسی موقع پر خود کو برہنہ یا لٹا ہوا محسوس کرنے لیکر گے، یا، آخر آ ، یہ کہ مجھے ناگوار محسوس ہوگا۔ میں نے تو خود کو اکثر یہ کہتے اور محسوس کرتے ہوئے پایا ہے کہ بعض رشتے تو عام انسانی کمزوریوں کی بنیاد پر بہتر استوار ہوتے ہیں اور دوام نصیب ۔ اور یہ مجھے ناگوار محسوس ہوگا۔ میں نے تو خود کو اکثر یہ کہتے اور محسوس کرتے ہوئے پایا ہے کہ بعض رشتے تو عام انسان کمزور یوں کی بنیاد پر بیتر استوار ہوتے ہیں اور دوام نصیب ۔ اور یہ بھی کہ ہرکسی و ناکس کے سامنے اپنا ذکر کرنا دانشمندی نہیں۔ اب میں "کس" ہوں یا "ناکس" اس کا فیصلہ آپ کریں۔

لیجئے یار لوگوں نے آپ کے ملک عزیز کو بین الاقوامی نزاکتوں اور سیاستوں کے عین بیچ میں کھینچ ڈالا ۔ میرا اشارہ PAN A4والے واقع کی طرف ہے۔

قبلہ انتشار حسین کے کالم کے حوالے سے معلوم ہوا کہ شمیم حنفی آئے اور وہاں کے چرند پرند ، نبات و حشرات سب کا پتہ لے کر اور مزاج پر ستی کر کے وطن عزیز سدھارے۔ اب ہندوستان سے اور کونسے لکھا زیات کے ماہرین وہاں قدم رنجہ فرماہیں، اور کن کن چیزوں کا حساب لے رہے ہیں؟

آصف کو سلام کیجئے گا۔

میرا خیال ہے خط خاصہ طویل ہو گیا ہے۔ اب آپ بھی باقاعدہ dissertation لکھ ماریئے۔

کراچی

۲۴نومبر ۸۶

میمن صاحب

مجھے اس واقعے کی تفصیلات ٹھیک سے یاد نہیں، بہت پہلے کہیں پڑھا تھا کہ چراغ حسن حسرت کے ایک اپرنٹس کالم نگار نے اپنے ایک کالم میں کسی مشہور سیاستدان کے نام کے املا میں کچھ الٹ پھیر کردی ۔ مولانا حسرت نے سرخ نشان لگا کر موصوف کو طلب کیا اور پوچھا " مولانا یہ کیا لکھ دیا آپ نے؟"

"جی یہ طنز کیا ہے۔"

"تو بر خوردار، بریکٹ میں یہ بھی لکھ دیا ہوتا کہ طنز ہے!"

مجھے ہرگز ایسی کوئی خوش فہمی نہیں کہ میں کسی کو اس طرح کی ( یا کسی اور طرح کی) نصیحت کرنے کا اہل ہوں، لیکن درخواست ہے کہ جب آپ لہجے سے اتنے سنجیدہ معلوم ہورہے ہوں تو مذاق کے آگے بریکٹ میں وضاحت کردیا کریں۔

بادل دیکھ کر گھڑے بھوڑنے والی کہاوت تو آپ کو یاد ہوگی۔ یا پھر اس ستم رسیدہ شوہر کا تصور کریں جو کوئی تازہ تر امکان دیکھ کر اپنی کہنہ مشق بیوی کو ایک ساتھ تینوں طلاقیں دے ڈالے۔ میرا رویّہ بھی اس سے کچھ مختلف نہیں تھا جب میں نے اس حسین(اور گریزپا) ٹائپ کی جھلک دیکھ کر کاتبوں کو طلاق (غیر رجعی یا مغلّظ یا جو کچھ بھی اسے کہا جاتا ہے) دے کر فارغ کردیا۔ یہ رویّہ مجھے خود بھی ایسا قابلِ تحسین نہیں لگتا، مگر اپنی چیز ہے، اسے برا کہنے یا ترک کیے بھی نہیں بنتا۔

لیکن شاید تازہ تر امکان ایسا موہوم بھی نہیں۔ کچھ تفصیلات تو آپ کے خط ہی میں موجود ہیں۔ مزید یہ کہ کیا مندرجہ ذیل چیزوں کی DOCUMENTATION (جو آپ کو مینوفیکچررزسے ملی ہوگی) فوٹو کاپی کی شکل میں فراہم کرسکتے ہیں؟

۱۔ انگریزی ورڈ پراسیسر(ورڈ پرفکٹ/فوک رائٹر)

۲۔ "خوش نویس" سوفٹ ویر

۳۔ توشیبا ڈوٹ میڑکس پرنٹر

۴۔ آپ کا کمپیوٹر

یوں IBMیاIBM COMPATABLE اب یہاں ایسی نایاب شے نہیں رہی۔

میرلن منرو کے اس شہرۂ آفاق پوسٹر کا قبضہ بلآخر حاصل کرلیا گیا۔ آپ کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے(ہر چند دشمنی ہےدعا کو اثر کے ساتھ)۔ مرحومہ کی اداؤں کا قتیل پہلے سے ہوں، سو اس سلسلے میں وفاتِ مزید کا کیا امکان ہے؟(مگر کہ زندہ کنی خلق راوباز کشی!)۔ پوسٹر کو بالاہی بالا، ایک جھلک دیکھ کر ، شایان شان طرح پر ماؤنٹ کرانے کے لئے خود سے جدا کرنا پڑا۔ وصال کی منزل کے بہت قریب سے گزرنے کا اتفاق البتہ امریکی کونسلیٹ کے قلعے میں ر خنہ ڈالنے کی جدوجہد کے دوران ہوا۔پہلے توآڈمز صاحب سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش میں UMPTEENفون کالز جن میں موصوف کے "حلق" کے تین دربانوں کو قصہء غم آغاز سے انجام تک سنانا پڑا۔پھر کمبخت کوئی مشکل سوال پوچھتے تھے(مثلاً کیا وہ آپ کو جانتے ہیں؟ یا کیا انھیں توقع ہے کہ آپ انھیں فون کریں گے؟) جس کا جواب ہاں میں دیتے ہوئے خود مجھے یقین نہ آتا تھا۔رفتہ رفتہ کونسلیٹ کا عملہ اس قصے سے اتنا واقف ہوگیا کہ جب بلآخر آڈمز صاحب کے کہنے پر میں وہاں پہنچا تو مجھے اطراف سے"ادھر آبےابے او چاک گریباں والے" کا آوازہ سنائے دینے کی پوری توقع تھی ۔ لیکن امریکیوں کا طریقۂ واردات ذیادہ SUBTLEہے۔انہوں نے وفاداری میں قیس و کوہن کی آزمائش کی خاطر سیکیوریٹی کا ایک خاص نظام وضع کر رکھاہے جو اپنی پیچیدگی میں بیک وقتHUMILIATINGاورLAUGHABLEہے۔ دھات کی بن ہوئی تمام چیزیں کاؤنٹر پر رکھ دینے پر میں نے چشمہ، گھڑی ،چابیاں، قلم غرض سارے DETACHABLE PARTSڈھیر کردیئے، پھر بھی اس مشین نے (جسے آپ بخوبی جانتے ہیں) سلامت گزرنے کی اجازت نہ دی۔ جامہ تلاشی کے بعد میں نے انھیں بتایا کہ ایک تو میں METALLURGISTہوں ، دوسرے یہ کہ مشین کی اس ضد کی وجہ شاید میرے دانتوں کی پلیٹ میں لگے ہوئے دھات کے تار ہیں(میرے سامنے والے دو دانت چند برس پہلے موٹر سائیکل کے ایک حادثے میں کیفرِ کردار کو پہنچےتھے)۔ سیکیوریٹی کے تین مراحل سے گزر کر نیم جاں میں اس ہال میں داخل ہوا جہاں امریکی ویزا کے طلبگار شیشے کی ٹھوس دیوار کی دوسری طرف والے گوشت پوست کے آدمیوں سے باری باری فون پر اظہارِ مدّعا کرتے تھے۔ یہاں کے ستم پیشہ خواتین و حضرات کا پسندیدہ سوال یہ تھا: کیا آپ ان سے ویزا کے سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں؟ اس سوال کا کم و بیش پندرہ بار جواب دینا پڑا، پہلے خوش دلی سے،پھر رفتہ رفتہ امریکی ویزا اور اس کے متعلقین کے بارے میں اپنے برا فروختہ جذبات کو دبا کر مصنوعی شائستگی سے ۔خودداریِ طبع نے اس عرصۂ محشر میں دل کو جو جو ملامتیں کیں محتاج و قابل بیان نہیں۔ بس اتنا یاد ہے کہ سیکیوریٹی کی اسی مذکورہ عالم الغیب مشین کے قریب جب آڈمز صاحب سے بالآخر ملاقات ہوئی تو میں خاصا نڈھال ہوچکا تھا۔ انہوں نے نہایت خوش طبعی سے مجھے اطلاع دی کہ باہر والی گتے کی پیکنگ کو پھاڑ کر یہ تسلی کی گئی ہے کہ کہیں اس میں EXPLOSIVEنہ رکھا گیا ہو۔اور یہ کہ اندر پولیتھین میں ملفوف جو بھی چیز ہے وہ امید ہے کہ محفوظ رہی ہوگی۔میں نے عرض کیا کہEXPLOSIVE اگر ہوگا تو اسی اندر والی پیکنگ میں ہوگا۔ انہوں نے پہلے تو ہنستے ہوئے اس خیال کو لغو قرار دیا، پھر احتیاط کو مزاح پر مقدم جانتے ہوئے رول کو اس مشین کے سامنے سے گزار کر اس خیال کے غلط ہونے کی تصدیق کرلینا مناسب سمجھا ۔ واپسی کی منزل نسبتاً آسان تھی کیونکہ موصوف میری حالت اور دربانوں کی شقاوت کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے کونسلیٹ کی عمارت سے باہر چھوڑنے آئے۔

اس حکایت ِدراز ما حصل یہ ہے کہ میں وہاں سے وفات پائے بغیر نکل آیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ یہ آخری مشکل مقام تھا۔جب یہ پوسٹرپہلی دسمبر کو میرے کمرے کی دیوار پر آویزاں ہوگا( کمرہ الگ تھلگ ہے لیکن ایسا الگ تھلگ بھی نہیں) تو بزرگوار والد صاحب کے جذبات پر کیا روا یا نا روا دباؤ ڈالے گا اس کی پیش گوئی مشکل ہے، بہرحال جیسے آپ کہتے ہیں،دیدہ باید!

کونسلیٹ کے سیکیوریٹی نظام کا تھوڑا سا مزا چکھ کر مجھے احساس ہوتا ہے کہ شاید اس کی وجہ سے بہت ٹھوس قسم کے خطرات ہیں لیکن بہرحال یہ خطرات بھی تو اِدھر کے علاقوں میں امریکہ کے قطعی طو ر پر متناعہ طرز عمل سے پیدا ہوے ہیں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ادھر آنے والے لوگ شاید آپ کی یونیورسٹی کے (یا اور کسی یونیوسٹی کے) ساوتھ ایشین اسٹڈیز سنٹر سے گزر کر ہی آتے ہیں۔ مجھے اس میں کچھ دلچسپی پیدا ہوگئی ہے کہ آخر آپ انہیں کیا پٹی پڑھا کر بھیجتے ہیں ۔ کیا آپ کے سنٹر کے دائرہ کار اور طریقہ کار کے بارے میں تفصیل محلوم ہوسکتی ہے؟

افضال احمد سید کی غزلوں کا مجموعہ خیمہ سیاہ کل زیور طبع سے آراستہ ہوکر منصہ شہور پر جلوہ گر ہوگیا (یعنی چھپ کر آگیا) اس کی ایک کاپی آپ کو بجھوانے کی فکر میں ہوں۔ کنڈیرا والی کتاب تصحیح کے مرحلے سے گزر رہی ہے جس میں انھی دوتین دن اور لگیں گے۔ چھپنے پر غلام محمد صاحب کو یقیناً بھیج دوں گا۔

آپ کا انٹرویو سوچتا ہوں نئی نسلیں (علی گڑھ) اور محراب (لاہور) کو بھیج دیا جائے۔ بہر حال آصف سے مشورہ کر کے ہفتے بھر میں اس کام کو نمٹا دوں گا۔

ملازمت ہنوز نہیں ملی ۔ ویسے متفکر ہونے کا شکریہ۔

میں آجکل (اور خصوصاً آض) خامخا مزے میں ہوں جس کا اندازہ آپ کو طول کلام سے ہوگیا ہوگا۔ ممکن ہے وجہ یہ ہو کچھ رباعیات خیام (مع سرائیکی ترجمے کے) تازہ تازہ ختم کی ہیں اور اس وقت اسی کتاب کا پشتہ بنا کر آپ کو خطہ لکھ رہاہوں۔ یا ممکن ہےکوئی اور وجہ ہو ،بہرحال علت کی تحقیق کو میں نے اِدھر کچھ دنوں سے انچا عادات سے خارج کر رکھا ہے۔ ہرچہ بادا باد!

خط کا انتظار کروں گا۔

فقط

۲۰ اکتوبر ۱۹۸۴

برادرم اجمل کمال صاحب : آداب، ثمّ آداب:

آپکا ۱۷ ستمبر کا خط مل گیا تھا۔ گواب دینے میں اس بار کچھ غیر معمولی تاخیر ھو گئی جسکے لئے معذرت خواہ ہوں۔آپ نے پوسٹر کے لئے زمانہ پہلے لکھا تھا اور میں اپنی مسلسل مصروفیات کے سبب اس طرف متوجّہ نہ ہوسکا؛ چنانچہ اسی تگ و دو میں رہا کہ اس کام کو نمٹا کر ہی آپکو خط لکھوں۔ تو لیجیئے صاحب، مارلن منرو سے آپکے ہجرِ مسلسل کے دن تمام ہوئے؛ میں نے آپ دونوں کے وصل کا اِنتظام کردیا ہے۔ میں نے مطلوبہ پوسٹر چند دن ہوئے حاصل کر لیا ہے۔ اِسکی dimensions۷۴/۲۶ انچ ہیں، اور یہ محترمہ کا، بقولِ سیلز مین، فرنٹ ویو( front view)ہے۔ میرا خیال ہے یہی کارآمد ویو ہواکرتا ہے، کیوں کیا خیال ہے؟

تو یہ آپکو کس طرح پہنچے؟یہ مسئلہ ذرہ پیچیدہ ہے۔ آپ شاید رچرڈ آڈمز (Richard Adams)سے واقف ہوں؟ یہ وہی حضرت ہیں جنکے یہاں میں نے پچھلے سال قیام کیا تھا۔شاید آپ کو یاد ہو کہ جس شام ہم لگ ہوٹل جبیس میں انجمن آراء تھے، یہی صاحب قدرے تاخیر سے وہاں مجھ سے ملنے آئے تھے، اور آپ تمام حضرات سےاِنکا باقائدہ تعارف کرایا گیا تھا۔ بہرحال، دو روز ہوئے میں نے پوسٹر اُنھیں بھیج دیا ہے، اور چار روز ہوئے ا ُنھیں خط لکھ کر آگاہ کر دیا ہے کہ جب پوسٹر انھیں مل جائے ، آپکو ایک پوسٹ کارڈ ڈال دیں ،کہ آ کر لے جائیے۔پوسٹر انھیں ایک ماہ کے اندر اندر مل جانا چاہیے۔بہتر ہوگا کہ آپ متنبّہ ہو جائیں۔ میں نے اپنے خط میں انھیں آپکا پتہ دیدیا ہے ،اور انکا پتہ حاصل کرنے کے لئے آپ American Consulateفون کرلیں ۔چلیے ،انجامِ کار،میرے شانے ہلکے ھوئے ۔

حسبِ معمول موجودہ خط بھی حسِّ لطیف کے نہایت شائستہ اور دل افروز اِستعمال سے متّصف ہے ۔ اگر آپ متذکّرہ خاتون سے باقاعدہ عشق کرنا چاہتے تھے تو بہت اچّھا ھوا کہ یہ بیل منڈھے نہیں چڑھی ۔ آپ دونوں کے مزاجوں میں بعد المشرقین ہے؛اگر ، اسکے باعث ِ افسوس ۔ لیکن یہ کہ وہ خود بہ خود بستر پر ہنسی خوشی چلی آئنگی ، اور اِس قسم کے معاملات میں شعوری فیصلے کی قوّت سے بھی متّصف ہونگی ، تو بھائی،یہاں آپ سے چوک ہو گئی ۔چوک کیا ہوئی ،آپ بس اِس بہاؤمیں بہتے چلے جانا چاہتے تھے ،گو آپکو نتیجے کا پہلے سے ہی علم تھا ۔ چلیے کیا فرق پڑتا ہے۔

مجھے یہ پڑھ کر خا صا افسوس ہوا کہ آپ Kundera کا یہ Paris Review والا انٹرویو شامل نہیں کر رہے ۔یہ بہت اَہم چیز ہے ۔لیکن اَب کیا بھی کیا جائے ؛ یہ آپکو ملا ہی اتنی دیر سے۔ خیر آئندہ سہی۔

اور وہاں کے کیا حال چال ہیں ؟یارانِ طریقت و شریعت کیا کچھ کر رہے ہیں ؟ارے ہاں ،خوب یاد آیا ، آپ پرانی ملازمت سے تو آزاد ہو گئے ، کوئی نیا دھندہ تلاش کیا؟

میں یہ خط کمپیوٹر پر لکھ رہا ہوں ۔ اِس طرح لکھے ہوئے ایک صفحے کو اگر ۷۶فیصد (reduce)کرالیا جائے تو آپکی طرف چھپی ہوئی اردو کتاب کا سائز بن جاتا ہے ۔ اور تخفیف کرانے سے حروف ذرا چھوٹے اور زیادہ شارپ ہو جاتے ہیں ۔بس پھر آپ لوگوں کے لئے اِتنا ہی کام باقی رہتا کہ صفحوں کا عکس نکلوا کر آفسیٹ سے چھپوا دیں اور جلد بندھوا دیں۔لیجیئےکتاب تیّار!کتاب کا کھڑاک ہی ختم !اور یہ فائدہ میں کتاب کتابت کی اغلاط سے پاک !تو پھر کیا ارادہ ہے؟اپنی کہانیوں کا مجموع تیّار کرکے بھیج دوں؟ یا کسی ناول واول کا ترجمہ شرجمعہ ؟

اچّھا حضورِ پر نور ، یہ خط کافی طویل ہوگیا، چنانچہ اَب اِجازت دیجیئے۔

تمام دوستوں کو سلام اور دعا۔ جواب ضرور دیجئے گا۔

والسلام،

مخلص

۱۶ مارچ ۸۶

برادرم

کل آپ کو ایک لفافہ بھیجا ہے جس میں "انتساب" اور Variationپر آپ کا مطلوبہ نوٹ شامل ہیں۔ لیکن جلدی میں تھا اور ایک اہم بات رہ گئی۔

میں نے ۶ مارچ کو آپ کو" گمشدہ خطوط" کا ترجمہ بھیجدیا تھا۔ اسے دوبارہ پڑھا تو احساس ہوا کہ جہاں جہاں میں نے"چاندی کے تسلے" لکھا ہے وہاں" نقرئی تسلے" بہتر رہے گا۔ کیوں کیا خیال ہے آپ کا۔؟اگر آپ متفق ہوں تو ان صفحات پر تصحیح درج کرلیں۔

صفحہ ۲۱ : سیکشن۱۷، لائن ۳ : "چاندی کے تسلے میں گر رہی ہو"

کی بجائے "نقرئی تسلے میں گر رہی ہو"

صفحہ ۲۲ : لائن ۳ : '' ''

'' : ۹ : '' ''

* X -

اور کوئی قابل ذکر بات نہیں۔ ہاں خوب یاد آیا۔ میں نے انتظار کے انگریزی تراجم پر مشتمل ایک کتاب مع پیش لفظ جنوری میں انتظار حسین کو بھجوادی تھی۔ پچھلے سال گرمیوں میں جب وہاں تھا تو سنگ میل والوں نے چھاپنے کی پیشکش کی تھی۔ اب انتظار کا خط آیا ہے کہ اسکے پروف نکل آئے ہیں اور ہفتے عشرے میں مجھے بھیجے جائیں گے۔ میں تو اس مستعدی پر حیرت زدہ رہ گیا۔ ویسے جب تک پروف نہ آئیں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ یہ بھی دیکھنا ہے کہ اغلاط کا اوسط کیا بنتا ہے۔ کتاب ممکن ہے اسی سال نکل آئے۔

والسلام

مخلص

۷اپریل ۸۶

برادرم اجمل کمال صاحب

میں نے ۶ مارچ کو"گمشدہ خطوط" کا ترجمہ آپ کو بھیج دیا تھا۔ میں واشنگٹن اور فلا ڈیلفیا دو ہفتے قیا م کے بعد کل جب واپس اپنے مستقر پہنچا تو اسی توقع کے ساتھ کہ آپ کا رسید ی خط منتظر ملے گا۔ایسا نہوا اور اب مجھے یہ تکلیف کھائے جارہی ہےکہ ترجمہ آپ کو ملا بھی یا نہیں۔ الغرض بھائی آپ فوری لکھئے تاکہ اگر نہ ملا ہو تو دوبارہ بھجوادوں۔

"انتساب" اور وے ری ایشن پر نوٹ میں نے ۱۵ مارچ کو بھیجدئے تھے اور اسکے اگلے دن ایک اور خط بھی لکھا تھا۔ امید ہے یہ دونوں آپ کو مل چکے ہوں گے۔

دو باتیں:

واشنگٹن میں مجھےJacques and his Masterمل گئی ۔ مقابلہ کیا تو "دیدرو"ہی نکلا۔ چنانچہ آپ وے ری ایشن صفحہ ۵ ۔ سطر۱۵پر " تنہا دیدرو" ہی کرلیں۔

کوئی بات بغیر حوالہ دئے نہیں کرنی چاہیے۔لیکن جب وے ری ایشن پر نوٹ لکھ رہا تھا اس وقت مطلوبہ کتاب بتلاشِ بسیار بھی نہ مل سکی۔ لیکن واشنگٹن میں ایک دوست کے گھر نظر پڑ گئی۔ چنانچہ آپ سے درخواست ہے کہ نوٹ والے صفحے پر نیچے سے پانچویں لائن میں "…پر بھی نکل آئی۔" کے بعد بریکٹس میں مندرجہ ذیل عبارت کا اضافہ کرلیں:

(" اصطلا حاتِ ڈرامہ"، مرتبہ : ڈاکٹر محمد اسلم قریشی : نظر ثانی و اضافات : سید اظہار کاظمی: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ، ۱۹۸۴-)

اگر " گمشدہ خطوط" کا ترجمہ مل گیا ہو اور پڑھ بھی لیا ہو تو اپنی رائے سے آگاہ کیجیئے۔ آصف کے خط سے معلوم ہوا کہ انہوں نے آپ کو جون کراچی والا انٹرویو پڑھنے کے لئے دیدیا ہے۔کہیئے کیسا لگا آپ کو؟

میں "اجنبی" کو نپٹانے کا بڑی نیک نیتی سے ارادہ کررہا ہوں، باقی دیدہ باید! آپ مجھےمسلسل تنگ کرتے رہیں۔ شاید یہی نسخہ کارگر ہو۔

والسلام

مخلص

۶ مارچ ۸۶

برادرم اجمل کمال

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔۱۷ فروری کو " گرانڈ مارچ" کا ترجمہ بھیج دیا تھا۔ ملا ہوگا۔ رسید کا انتظار ہے۔ اگلے دن آپ کا "انٹرویو" کا رسیدی خط ملا۔ اس کا جواب ۲۰کو دیدیا تھا۔۱۷ اور ۲۰ والے خطوط میں کچھ جواب طلب باتیں تھیں۔ ان کی طرف ضرور متوجہ ہوں۔۲۰ والے خط میں میں نے آپ کو ایک خوش خبری سنائی تھی۔ یہی کہ آپ کے لیئے کنڈیرا کے ایک اور ناول کے حصّہ کا ترجمہ کررہا ہوں۔ وہ تیار ہوگیا ہے۔اسی خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ یہ حصّہ مجھے بے حد پسند ہے۔ شاید آپ کو بھی پسند آئے۔ پتہ نہیں آپ اسے چھاپ سکیں گے یا نہیں۔ اس میں جنس کے حوالےسے صاف صاف بات کی گئی ہے۔ میں نے بچ نکلنے کی کوشش تو بہت کی ہے اب خدا جانے کامیاب کہاں تک ہوا ہوں۔ صفحہ ۲۷ پر "مخصوص نسوانی اعضاء" سے آپ کے ہاتھ پاؤں پھول جائیں تو" اعضاء تولیدی" سے بدل لیجیئے۔

صاحب مجھے تو کنڈیرا سے عشق ہوگیا ہے۔ ہمارے بیشتر لکھاڑیوں کا تجربہ تو خیر کم کم ہے ہی، مطالعہ اس سے بھی کم، اور غور و فکر تو با لکل منقود۔ یہ لوگ اگر چاہیں تو کنڈیرا سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

بھئ اب میرا آپ کا حساب بے باق۔ کتابت شروع ہوچکی ہوگی۔ میرا خط بہت خراب ہے۔ اصل میں میرے دائیں شانے میں سخت درد رہتا ہے جسکی وجہ سے ہاتھ پر قابو نہیں رہتا اور الفاظ کی شکل بگڑ جاتی ہے۔آپ کو زحمت تو ہوگی لیکن کوشش کیجیئے گا کہ کتابت میں غلطیاں نہ رہ جائیں ورنہ میری روح کو سخت تکلیف پہنچے گی۔

آصف فرخی سے عندالملاقات یہ پیغام پہنچادیں کہ ان کا خط مل گیا ہے اور انٹرویو کا وہ صفحہ بھی جو رہ گیا تھا۔ ترجمہ سے فارغ ہوگیا ہوں اور انہیں دو تین دنوں میں وہ صفحہ نقل کرکےانہیں بھیجدوں گا۔ مطمئن رہیں۔

باقی سب خیریت سے ہے ۔ آپ سنائے ، آپ کے اور ےیاران طریقت و شریعت کے کیا حال احوال ہیں؟شب وروز کس آزمائش یا حسرتِ آزمائش میں گزر رہے ہیں ؟

صاحب آپ لوگ بہت ظلم کرتے ہیں ۔ آپ نے مجھے ترجمعے کے کام میں پھنسا کر میرے لیے باقاعدہ مصیبت کھڑی کردی ۔پہلی بار ۔ اِن ۲۴سالوں میں ،میں نے بڑی اداسی سے سوچا کہ میں نے لکھنا کیوں بند کردیا ہے۔ پہلی بار مجھے اپنے پر پیار آیا ہے اور اپنے مرحوم ہونے کا دکھ ہوا ۔لیکن کیا کروں ،وہی پرانی بیماری ہے۔مجھے تو سلیقے سے پڑھنے کا وقت بھی نہیں ملتا۔آپ یہا ں ہوتے اور میرے شب و روز دیکھتے تو مجھپر رحم کرتے۔کاش قبلہ مظفر اقبال میں بھی جملہ علائق دینوی اور دینوی سے آزاد ہوتا ۔

یہ خط کچھ جذباتی سا ہو چلا ہے ، اور ایرک بینٹلے خوا ہ کچھ کئے ،جذبات کا خرچِ فضول بہر حال کمزوری کی ذیل ہی میں آتا ہے ۔چنانچہ اب میں یہ دفتر بند کر رہا ہوں۔آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

والسلام

مخلص

۱۵ مارچ ۸۶

برادرم

۲۷ فروری کا نوشتہ دو دن ہوئے موصول ہوا۔ یہ مستعدی قابل ِتکریم ہے۔ تساہل سے، خواہ اپنا ہو خواہ دوسروں کا ، میری روح میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ (سوچا"شگاف" بہتر رہے گا! پھر خیال آیا کہ اسکے تلازمات خا صے خوفناک ہیں! اور آج صبح میں پاسبانِ عقل کو چھٹی دینے کا تہیّہ کئے بیٹھا ہوں۔ سو" دراڑوں" پر ہی گزر اقات کرنی ہوگی۔) اچھا لگا کہ آپ کو باب کا ترجمہ بھا گیا۔ اور وہ جو آپ نے بڑی میٹھی میٹھی باتیں کی ہیں، عنایت، حسن ظن، محبت، شکریہ!

پہلے یہ عرض کردوں کہ ۶ مارچ کو "گمشدہ خطوط" کا ترجمہ بھیجدیا ہے۔ اس کی رسید بھی آنی چاہیے۔دوسرے یہ کہ اسکے پہلے، تعارف والے صفحے کی چوتھی لائن میں"تکنیکی تجربے" کے بعد "کے" کا اضافہ فرمالیں۔(خدا کرے یہ ترجمہ بھی آپ کو اتنا ہی پسند آئے جتنا اس سے پہلے والا پسند آیا تھا۔)

"انتساب" ملفوف ہے۔ کنڈیرا والے حصّے کو دو حصّوں میں ہی تقسیم کیجئے۔ میری حماقتیں ایک میں اور بقیہ چیزیں دوسرے میں۔ یہ سالمیت محض انتساب کی مجبوری سے ہے ورنہ میں اپنی ذات کے حوالے سے نظر کا حلقہ ابدیت پر تنگ نہیں کر کے رکھتا۔میں تو اس "ذات" ہی کو حذف کرنے کی فکروں میں لگا ہوں، اور یہ انتساب بھی اسی راہ کا ایک قدم ہے۔

صاحب ، یہ تراجم خاص الخاص آپ کے لئے کئے گئے تھےاور آپ کے "آج-۲" میں ہی سب سے پہلے چھپیں گے۔ مطمئن رہیں۔"شب خون"، " نئی نسلیں" وغیرہ کی باری بعد میں آئے گی۔

آپ عنوان " ایک ویری ایشن کا تعّارف" ہی کرلیجئےکہ یہی مناسب رہے گا۔ آپ نے جو نوٹ مانگا ہے، وہ بھی حاضر ہے۔ لہجہ ذرا سخت ہوگیا ہے۔ لیکن جب مقطے میں سخن گستانہ بات آپھنسے تو انتظار حسینی لطافت سے کنفیوژن کے پھیلنے کا امکان اور بڑھ جاتا ہے۔

ویری ایشن: صفحہ ۳، سطر ۱۳: " اپنی کتاب" کرلیجیئے۔ صفحہ ۵، سطر ۱۵: فی الحال اسٹرن کی بجائے "دیدرو" ہی مناسب رہے گا۔ میرا خیال ہے یہ سہو نیویارک ٹائمز بک ریویو میں ہی تھی اور میرا ماتھا اس وقت ٹھنکا تھا۔پھر بھول بھال گیا۔ وہ شمارہ تو پھینک پھانک دیا گیا۔ اس کا Xeroxبنا لیا تھا لیکن ۳ ہفتے ہوئے وہ غلام محمد کو ڈھاکہ بھیج دیا ہے۔ (وہ ایک زبردست ناول لکھنے کی فکروں میں ہیں)، کتاب دکانوں پر تلاش کی مگر کہیں ملی نہیں۔ لائبریری گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی صاحب نکلوالے گئے ہیں۔ چنانچہ اُسے ان سے واپس منگوایا گیا ہےلیکن اس میں دو ہفتے لگ جائیں گے۔میں ملتے ہی اس سلسلے میں آپ کو لکھوں گا۔ لیکن سیاق وسباق کے اعتبار سے "دیدرو" ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ آپ کتابت شروع کرادیں۔

رہا Kunderaکا تلفظ تو صاحب کرنل محمد خاں سے اس معاملے میں شاید یہ بھول چوک ہوگئی ہے۔ میں نے کئی لوگوں سے جو مشرقی یورپ کی زبانوں سے واقف ہیں پوچھا ، بلکہ پروفیسرہ سے بھی جو چیک ہیں اور چند سال پہلے ہی وہاں سے آئی ہیں۔ دراصل چیک کا Dنہ "د" ہے نہ "ڈ"، گو "ڈ" سے قریب ترہے۔ اس کے تلفظ کا انحصار بڑی حد تک سابقہ Nپر بھی ہے۔ لہذا ٓپ جو چاہیں کیجیئے۔ چند دن ہوئے آصف کو انٹرویو کے باقی صفحے بھی نقل کرکے بھیجدیئے ہیں۔

والسلام

مخلص

جناب اجمل کمال صاحب

یہ ان کتابوں کی تخمینًا قیمت ہے جو آپ نے مجھے دی تھیں۔ہر چند کہ یہ تحفتًا دی گئی تھیں (جس کے لئےممنون ہوں)لیکن اگر آپ کے اشاعتی پروگرام میں آپ کی اعانت نہ کی جاسکےتو کم ازکم آپ پر بوجھ بھی نہ بنا جائے۔

والسلام

مخلص

۶ اکتوبر ۸۲

برادرم اجمل کمال صاحب

امید ہے کہ آپ بخیرو عافیت ہوں گے۔ آپ شاید مجھ سے واقف نہوں۔لیکن ۱۹۶۴ تک ہندو پاک کے اردو نواز حضرات مجھے افسانہ نگار کی حیثیت سے ضرور جانتے تھے۔ ۱۹۶۴ میں میں امریکہ چلا آیا اور اب یہاں یونی ورسٹی آف وسکانسن/میڈیسن میں شعبہ جنوبی ایشیاء سے متعلق ہوں۔ ( عجیب اتفاق ہے کہ امریکہ آنے سے قبل میں سندھ یونی ورسٹی میں پڑھاتا تھا۔) یہاں آکر میں اردو سے متعلق کام کرتا رہا ہوں گو تخلیقی سرگرمیاں منقود ہوگئی ہیں۔

آج اس خط کو لکھنے کی تقریب کا ہی ذکر ہوجائے۔ پاکستان ٹائمز میں میں نے اپنے دیرینہ کرم فرما محمد سلیم الرحمٰن کا تبصرہ آپ کی مرتبہ کتاب آج:پہلی کتاب پر پڑھا اور بہت متاثر ہوا۔اسی وقت سے اس انتخاب کو پڑھنے کی خواہش تھی۔ ان کہیں جاکر ایک دوست کے ذریعے چند روز کو یہ انتخاب ملا اور خود کو سلیم الرحمٰن کی رائے سے متفق پایا۔آپ نے جس سلیقے سے اسے ترتیب دیا ہے اس کی جتنی داد دی جائے کم ہے۔ انتخاب بیشتر کنایت وقع ہے۔ لیکن جس بات نے علی الخصوص مجھے متاثر کیا وہ آپ سب لوگوں کا نہایت ہی امید افزاء رویہ ہے۔ خیر، بہت سی باتیں ہیں جن کا ذکر آپ سے عندالملاقات کروں گااور وہ اس وقت کہ جب اگلی با وہاں آنا ہو۔ میرے بڑے بھائی سندھ یونی ورسٹی میں مدت تک شعبہ جغرافیہ کے صدر رہ کر رٹائر ہوچکے ہیں۔ دوسرے بھائی کی تلک چاڑھی پر "میمن اسٹورز"تھی۔

ان دنوں میں جدید اردو افسانے کے انگریزی تراجم کا ایک انتخاب تیار کر رہا ہوں جس میں اسد محمد خان اور حسن منظر کے افسانوں کو بھی شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے ایک درخواست کرنی ہے:کیا آپ مجھے ان دونوں حضرات کے پتے بھیج سکتے ہیں ؟ اگر حسن منظر صاحب حیدرآباد ہی میں ہوں تو ان سے یہ عرض کردیں کہ مجھے فوری ان کے افسانوی مجموعے "رہائی" کی اشد ضرورت ہے۔ آپ کے مرتبہ انتخاب میں میں نے ان کا "سفید آدمی کی دنیا" پڑھ لیا ہے۔اور وہ مجھے پسند بھی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان کا مجموعہ بھی دیکھ لوں ۔ اگر وہ یہ مجموعہ مجھے ہوائی ڈاک /رجسٹری سے بھجواسکیں تو بڑی عنایت ہوگی۔ اگر ڈاک کا خرچ اور کتاب کی قیمت کا ادا کرنا باعث زحمت ہو تو مجھے لکھیں میں قیمت بھجوانے کی کوشش کروں۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ اب تک آج : دوسری کتاب بھی نکل آئی ہوگی۔ کیا آپ پہلی اور دوسری دونوں مجھے بھجواسکتے ہیں؟ یہ آپ چاہیں تو Surface Mailرجسٹری سے ہی بھیجیں۔ ۴ ماہ کے اندر اندر مل ہی جائیں گی۔ لیکن اس صورت میں آپ کو Packingکا خاص خیال رکھنا ہوگا۔ مضبوط ہو اور اوپر ڈوری بھی باندھ دیں ۔ احتیاطًا اندر ایک صفحے پر زائد پتہ بھی ہو۔ اکثر رگڑا کھا کر پارسل سےپتہ پھٹ جاتا ہے اور یہ منزل مقصود تک پہنچنے سے قاصر رہتا ہے۔

حیدرآباد میں ، ایک زمانے میں ،میرے بہت سے دوست ہوا کرتے تھے۔ ان میں سے بیشتر لکھنے والے ہوا کرتے تھے۔ خداجانے یہ لوگ اب کہاں ہیں۔

میں نے آپ کے ذمّے اتنے بہت سے کام لگادئیے ہیں۔ لیکن بھائی مجبور ہوں، ورنہ ہرگز تکلیف نہ دیتا۔

آپ اس خط کا جواب ضرور دیں اور اگر حسن منظر صاحب کو بھی مجھے لکھنے کی ترغیب دلاسکیں تو عنایت خاص ہوگی۔

الغرض، حسن منظر اور اسد محمد خاں کے پتے ضرور بھجوائیں۔

میرے لائق کوئی خدمت۔

والسلام

مخلص

۱۶ اکتوبر ۸۵

برادرم اجمل کمال صاحب

وعلیکم السلام-

آپ کی اس حالیہ عنایت کے لئے ممنون ہوں۔ یہاں آکر Outsiderکا ترجمہ تلاش بسیار کے بعد برآمد کرلیاتھا۔ اس کی اکلام آصف صاحب کو دیدی تھی۔ چونکہ آپ کے ساتھ پھر کوئی گفتگو نہوسکی، میں نے نظر ثانی و ثالث کا کام شروع ہی نہیں کیا۔ یہاں میری مصروفیات بہت ہیں۔ آپ پاس ہوتے تو خود اندازہ کرلیتے۔ اب میری عادت یہ ہوگئی ہے کہ جب تک کسی چیز کی

ا شاعت کے امکانات محکم نہوں، اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا کہ وقت بہت کم ہے، زندگی اس سے بھی کم، اور مصروفیات نسبتًا بیت ذیادہ۔ رہا کمپنی کی مشہوری کا سودا- تو بھائی عمر کے ساتھ ان باتوں کی اہمیت کم ہوجاتی ہے۔ اب آپ نے لکھا ہے تو پہلی فرصت میں اس طرف ر جوع ہوں گا۔ لیکن چند مہینے اس کام میں ضرور لگ جائیں گے۔ میری صرف ایک شرط ہوگی۔اسے بھی اسی خوش سلیقگی سے شائع فرمائیے گا جس کا مظہر آپ کے کتبے کی دیگر کتب ہیں، بالخصوص"۱۲ ہندوستانی شاعر"۔

ہر شخص یہ ہی چاہتا ہے کہ اس کا انتخاب آجائے۔ میں بھی یہی چاہتا تھا۔ اب کوئی خاص دلچسپی نہیں رہی۔ آپ چھاپنا چاہیں تو کوئی اعتراض بھی نہیں۔ لیکن یہ عنایت آر تکلفًا نہو تو ہم دونوں خوش رہیں گے۔ اگر آپ واقعی اس حوالے سے سنجیدہ ہیں تو لکھئے۔ میں انتخاب تیار کر کے دے دوں گا۔ لیکن اس میں بھی وقت لگے گا لیکن قدرے کم۔ اور بھی وہ خوش سلیقگی کی شرط رہے گی۔ بولئے منظور ہے؟

میں نے یہاں پہنچکر آپ ۳وں حضرات کے لئے" وجود کی نا قابل برداشت لطافت" کی ایک جلد خرید لی تھی۔ اس وقت سے کسی معتبر آدمی کا متلاشی ہوں جو دستی طور پر یہ وہاں لے جاسکے۔ ڈاک پر مجھے بھروسہ نہیں رہا۔

اگر آپ یہ بتاسکیں کہ "آج۲" کے لئے مواد کی وصولیابی کی آخری سے آخری تاریخ آپ نے کیا مقرر کی ہے تو وعدے وعید میں آسانی ہوجائے گی۔ اس کے لئے میں آپ کو ۲ چیزیں دے سکتا ہوں ۔ ایک کندیرا کے اس مضمون کا ترجمہ جسکا ذکر میں نے وہاں کیا تھا۔ ترجمہ میں کرچکا ہوں۔ نظر ثانی کی دیر ہے۔ دراصل بہت سی اصطلاحات کے لئے موزوں اردو الفاظ اس وقت ملے نہیں تھے ورنہ اسی وقت نظر ثانی بھی ہوجاتی۔ دوسری چیز اسکے " وجود…" والے ناول کے چند صفحات کا ترجمہ بہرحال آپ لکھئے کہ وقت کی توسیم آپ نے کس طرح کی ہے۔ پھر بات آگے بڑھے گی۔

قائد اعظم پر کتاب کے مصنف کا نام Stanley Wilbert ہے۔ یہ کتاب میں آپ کوفی الحال نہیں بھجواسکتا۔ ہارڈ کور میں نکلی ہے اور قیمت میری بساط سے باہر۔ خود میں نے مانگ تانگ کر پڑھی اور منتظر ہوں کے Paper backمیں آجائےتو خریدوں۔ اکثر دو چار سال گزرنے پر ہارڈ کور بھی سستی مل جاتی ہے۔ ایسا ہوا تو آپ کے اور اپنے لئے ضرور خریدلوں گا۔ امید ہے کہ میری صاف گوئی باعث دل آزاری نہوگی۔

بھئ آپ کی فرمائشات کی فہرست طویل ہو یا مختصر – میرے ناراض ہونے کی بات آپ نے کیسے کی؟ میں کیوں ناراض ہونے لگا۔ اگر آدمی کو معلوم ہوکہ کائنات میں اس کو درجہ اشرف المخلوقات کا نہیں تو پھر وہ اپنی کھال میں ہی ریتا ہے۔ میں کوشش یہی کرتا ہوں کہ جسقدر ہوسکے دوسروں کو ان کے کاموں میں مدد پہنچا سکوں ۔ اسلئے نہیں کہ اس سے مجھے کوئی خاص خوشی ہوتی ہے۔ یا کہ اُن کو کوئی خاص خوشی ہوگی۔ بلکہ اسلئے کہ ہم میں سے کسی کی کسی چیز پر اجارہ داری نہیں، کوئی چیز ہماری ملکیت نہیں۔ ہم سب ایک ہی کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ اس قسم کے خیالات کو دل میں نہ آنے دیں۔ اور میری صاف گوئی کے لئے بھی تیار رہیں کہ کو ئی کام نہوسکا تو بلا تامل کہدوں گا۔ مسلسل جھوٹے وعدے نہیں کروں گا۔

افضال کی چیزیں اب بھجوانے کی جلدی نہیں۔ جس پرچے کے لئے سوچاتھا وہ اب نکل ہی آیا ہے۔

امید ہے کہ آپ نے امتحان میں اعلٰی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہوگا۔

منسلکہ خط آصف صاحب کودیدیں۔

والسلام

مخلص

۳۰ نومبر ۸۵

برادرم

امید ہے کہ آپ خوش و خرم اور نہایت چاق و چوبند ہوں گے۔بری طرح مصروف رہا ورنہ آپ کے ۶ نومبر کے خط کا جواب بروقت دیدیتا۔مصروفیات تو مختلف اقسام کی تھیں ، البتہ دو ادبی نوعیت کی تھیں۔ ایک پبلشر کچھ مائل نظر آیا تو میں عبداللّٰہ حسین کے تراجم کی ایک اور کتاب نبٹانے کے چکر میں پڑ گیا۔ اس سے نجات ملی تو ایک انتظار حسین کے تراجم پر مشتمل کتاب تیار کرنے بیٹھ گیا۔ وہ اب کہیں جا کر ختم ہوئی ہے۔گرمیوں میں لاہور میں انتظار حسین نے ایک پبلشر سے ملوایا تھاجو اس قسم کی کتاب چھاپنا چاہتا تھااور میں وعدہ کر آیا تھا کہ جلد مکمل کرکے بھیجدوں گا۔ خیر----

بھئی آپ کا خط بھی ، ماشااللّٰہ، بہت اچھا ہے- کھراکھرا- معلوم ہوتا ہے سامنے کوئی جسم تو ہے جس سے باتیں ہورہی ہیں، اور جسے چھوا بھی جاسکتا ہے، اکثر ہماری طرف کےلوگوں سے یہ گفتگو کرو تو محسوس ہوتا ہے دیوار سے باتیں ہورہی ہیں اور آواز گنوں سایوں سے آرہی ہے۔ ہاتھ بڑھاؤ تو لگا کہ کہنی تک روٹی میں دھنسا چلا جارہا ہے۔معاف کیجیئے گا، آپ کی طرف کے سیاستداں ہی نہیں بیشتر ادیب بھی ---خیر بتائیے۔

بھئ آپ جو منصوبہ بنا رہے ہیں، نہایت مفید اور ادب کے حق میں خوشگوار نتائج کا حامل ہوگا۔بس آپ اپنی سی کئے جائیے۔ اور ہاں، مفت کتاب(جسے بطور تکلف ہم لوگ اعزازی کاپی کہنے کے عادی ہیں) کسی مائی کے لعل کو ہرگز نہ دیجیے گا۔ اس میں میں اور آپ کے جملہ دوست بطور اولٰی آتے ہیں۔

کندیرا کے تراجم آپ کو جنوری کے آخر ، یا ہوسکا تو اس کے وسط تک بھیجدوں گا۔

میں نے آپ سب دوستوں کے لئے ۲۱ اکتوبر کو وجود کی ناقابلِ برداشت لطافت رچرڈز آڈمس کو بھیجدی تھی۔ ان حضرت کا خط ابھی نہیں آیا ہے لیکن میرا خیال ہے کتاب یا انہیں مل گئی ہوگی یا بس اب ملا چاہتی ہوگی۔ میں نے تاکید کردی تھی کہ وہ ملتے ہی آصف کو فون کرکے اکلام دیدیں کہ بھئ آؤ اور اپنی امانت لیجاؤ۔ آصف کا فون نمبر بھی دیدیا تھا۔

خوب یاد آیا۔ عندالملاقات آصف کو میرا یہ پیغام دیدیں کہ حضرت اب خلیل احمد کا افسانہ"بھابھی" تلاش کرنے اور بھجوانے کی زحمت نہ کریں۔ وہ میں نے حاصل کرلیا ہے۔

20جنوری ۸۶

حضور پرنوربرادرم اجمل کمال صاحب

السلام علیکم۔

پہلے تو یہی کہ آپ کے آخری خط کا جواب نومبر میں ہی دے دیا تھا۔ملا ہوگا۔ یہ بتائیے کہ میلان کنڈیراکی"وجود کی ناقابلِ بیان لطافت" جو رچرڈ ایڈمز تے توسط سے آصف فرخی صاحب کو بھجوائی تھی وہ انہیں مل گئی ہے یا نہیں۔

حسبِ وعدہ کنڈیرا کی ایک تحریر کا ترجمہ ملفوف ہے۔اس کا ترجمہ کرتے وقت دو باتوں کا مسلسل احساس رہا:(۱) میری اردو کو دیمک لگ چکی ہے۔(میں نہایت سنجیدگی سے سوچ رہا ہوں کہ اردو میں بالکل لکھنا چھوڑ دوں ۔قدم قدم پر قلم ٹہر جاتا ہے۔) (۲) انجمن ترقی اردو کی عمارت کی پیشانی پر جو یہ شعر کندہ ہے:"گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے شمع یہ سودائی دل سوزئ پروانہ ہے" ہنوز صادق آتا ہے۔اردو میں ترجمہ کرنے بیٹھئے تو پتہ چلتا ہے کہ ہم لوگوں نے زبان کی آبیاری کرنے کے بجائےاسے اور قلاش کردیا ہے۔انگریزی الفاظ کا ایک جم غفیر جس کے لئے مناسب مترادف الفاظ نہیں ملتے۔قبلہ وحید قریشی صاحب اسلام آباد کے "مقتدرہ" سے جو چھوٹی موٹی اصطلاحات کی کتابیں چھاپ رہے ہیں ان میں سے ایک ڈرامے کی مصطلحات سے متعلق ہے۔کتاب چھان گیا لیکن adaptationکا لفظ ہی نظر نہیں آیا، اسکت اردو مترادف کو جانے دیجیئے۔ایک اور لفظ variationہے جس نے بھی کافی تنگ کیا۔اور کمال یہ کہ کنڈیرا کے مضمون کے عنوان میں موجود ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے ترجمعے کی پیشانی پر انگریزی عنوان ہی قائم رکھا ہے۔اگر آپ کو کوئی مناسب اردو لفظ مل جائے تو عنوان اردو میں کردیجیئے گا۔

بھائی صاحب، اردو فکشن کا معیار بڑھانے کے لئے اچھے غیر ملکی فکشن کے تراجم کی اہمیت تو خیر مسلم ہے۔لیکن میرا خیال ہے کہ فکشن سے متعلق غیر ملکی ادب میں جو بحثیں اٹھائی جاتی ہیں ان کے تراجم بھی کم اہم نہیں۔موجودہ ترجمہ بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔اس سے ملتی جلتی ایک چیز کنڈیرا کا وہ انٹرویو ہے جو اس سے فلپ راتھ نے لیا تھا اور کنڈیرا کے ناول

The book of Laughter and Forgetting کےآخر میں چھاپ دیا ہے۔مختصر ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ اس کا ترجمہ بھی کر ڈالوں۔رہا "وجود کی ناقابل برداشت لطافت" کے کسی باب کا ترجمہ تو ارادہ اب بھی قائم ہے لیکن مصروفیات کے انبار میں آثار اچھے نظر نہیں آرہے۔لیکن کوشش پوری کروں گا۔

موجودہ ترجمہ پر ایک نوٹ دینے کا ارادہ ہے۔آپسے جنوری کا وعدہ کرلیا تھا اسلئے ترجمہ تو ابھی بھیجے دے رہا ہوں۔نوٹ جو ذرا وقت لگے گا ہفتے بھر بعد بھجوادوں گا۔ اگر ترجمہ آپ کو پسند آجائے تو کتابت شروع کروادیجیئے۔نوٹ بھی آجائے گا۔

باقی سب خیریت ہے۔

والسلام

ترجمعے کی رسید فوری بھجوادیجیئے گا ورنہ تشویش رہے گی مخلص

۲۸ جنوری ۸۶

برادرم اجمل کمال صاحب

آداب۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔میں نے ۲۲ جنوری کو آپ کی خدمت میں ایک لفافہ بھیجا تھا جس میں خط اور میلان کنڈیرا کے ایک مضمون کا اردو ترجمہ تھے۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ جیسا کہ خط میں لکھا تھا، مضمون پر ایک نوٹ کی ضرورت ہے۔ میں نے لکھا تھا کہ یہ بعد میں بھیجوں گا۔ سو اب حاضر ہے۔اسے مضمون کی سرخی اور متن کےدرمیان لگا دیجیئے گا۔

اسی خط میں میں نے فلپ راتھ اور کنڈیرا کی ایک گفتگو کا ذکر بھی کیا تھا۔اتفاق سے دو تین دن کم مصروفیت کے مل گئے اور میں نے اس گفتگو کا ترجمہ بھی نمٹا دیا، جو مع طویل نوٹ کے اسی لفافے میں ہے۔امید ہے کہ نوٹ آپ کو بہت ذیادہ تلخ نہیں لگ گا۔ بہر حال اسپر اپنی رائے کا ضرور اظہار کیجئے گا۔

لیجیئے دو چیزیں تو"آج نمبر ۲" کے لئے تیار ہوگئیں۔ اگر آپ اشاعت ایک مہینے کے لئے رکوادیں تو میں"وجود کی ناقابل برداشت لطافت" کے ایک پورے جزو کا ترجمہ فروری کے آخر تک بھیجنے کی کوشش کروں گا۔اس پر آج سے ہی کام شروع کررہا ہوں ۔ اگر مستعدی کا یہی عالم رہا تو ترجمہ جلد ہی نپٹ جائے گا۔

ہمارے امریکی دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ"وجود کی ناقابل برداشت لطافت" آصف صاحب کو مل گئی ہے۔ نہ آپ نے لکھا نہ خود فرخی صاحب نے۔ ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسےکیسے!

حضرت بہت سے خط آپ پر واجب الاداءہوگئے ہیں۔اپنی خیر چاہتے ہیں تومستعدی دکھائیے۔ان دونوں تراجم کی رسید کا انتظار رہے گا۔

والسلام

مخلص

۱۷ فروری ۸۶

برادرم

لیجئے صاحب، آپ کا حساب بے باق ہو گیا۔ "وجود کی ناقابل برداشت لطافت" کے چھٹے حصّے" گرانڈ مارچ" کا ترجمہ مع مختصر تعارف ملفوف ہے۔ (اس کے مشمولات آپ کو بطور خاص پسند آنے چاہیئں کہ جو ہو رہا ہے ان کے عین حسب حل ہیں۔)

اس درمیان میں آپ کو فلپ راتھ والے انٹرویو کا ترجمہ مع طولانی تعارف مل گیا ہوگا جو ۳۰ جنوری کے لگ بھگ بھیجاتھا۔پہلے ترجمعے پر جو تعارف بقایا تھا وہ بھی ساتھ رکھدیا تھا۔پچھلے دنوں فرخی صاحب کو بھی ایک لفافہ بھیجا جس میں اس انٹرویو کی نقل تھی جو کراچی میں انھوں نے لیا تھا۔ ذرا پوچھ لیجئے گا کہ ملا یا نہیں۔اور ساری چیزوں کی رسید فوری بھجوائیے گا۔

صاحب ، ناول کے ایک ہی حصّے کا ترجمہ کرتے ہوئے میں کنڈیرا کا عاشق ہوگیا ۔ بڑا جی چاہتا ہے کہ پورے ناول کا ترجمہ کروں اور اس کے فن پر بھرپور مضمون لکھوں، لیکن وقت کہاں ملتا ہے۔ "اجنبی" کا ترجمہ بھی آپ کو دیر سویر سے مل ہی جائے گا۔ہاں، آپ کا خط مل گیا ہے۔

دو ایک باتیں ہوجائیں: "آج" کب تک نکل آئے گا؟

بھائی صاحب ، آپ ان تراجم میں صحت املاء کا خاص خیال رکھئے گاورنہ میری روح کو تکلیف پہنچے گی۔ اگر کوئی لفظ یا فقرہ سمجھ میں نہ آئے تو صفحے کا نمبر دے کر مجھ سے پوچھ لیں۔ اصل میرے پاس موجود ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ میں کہ میں لکھتا لکھاتا کم ہی ہوں۔ لیکن رفقاء مستقل چیزیں مانگتے رہتے ہیں۔ شمس الرحمٰن فاروقی اکثر تقاضہ کرتے رہتے ہیں۔ اگر میں یہ تراجم"شب خون" کے لئے انھیں بھیجدوں تو آپ برا تو نہیں منائیں گے؟ اس سلسلے میں جب تک آپ کاعندیہ نہ معلوم ہو میں انہیں کچھ نہیں بھیجوں گا۔

آپ نے مظفر اقبال صاحب کے بارے میں پوچھا ہے۔وہ یہاں تشریف لے تو آئے ہیں لیکن مجھ سے کھنچے کھنچے سے رہتے ہیں۔جانے کیا بات ہے۔

آپ کے رسیدی خط کا انتظار رہے گا۔ اس معاملے میں کوتاہی سے کام نہ لیں۔

نیازمند

۲۰فروری۸۶

برادرم اجمل کمال

آداب۔

دو دن ہوئے آپ کا ۱۲ فروری کا نوشتہ موصول ہوا۔چلئے اچھا ہوا کہ دو چیزیں تو آپ تک بخیر و خوبی پہنچ گئیں۔ میں نے ۱۷ کو "وجود کی ناقابل برداشت لطافت" کی چھٹے حصّے"دی گرانڈ مارچ" کا ترجمہ مع یک صفحی تعارف بھی بھیج دیا ہے۔ ملتے ہی رسید بھجوایئے گا۔

آپ کے خط مجھے ہمیشہ بہت بھلے لگتے ہیں۔ ان میں کوئی تضع نہیں ہوتا(اور یہ بڑی بات ہے ،خصوصاً ا س دور میں جب ہر شخص خود کو چھپانے کی درد انگیز، اور اتنی ہی قابلِ رحم، کوشش میں خود کو فنا کئے دے رہا ہے)، ان میں اعتماد کی دھیمی سی آنچ بھی ہوتی ہے۔ میں تو کہوں گا کہ آپ مجھے ضرورت بلاضرورت خط لکھا کریں،لیکن، بہرحال ،آپ کی اپنی مصروفیات ہوں گی۔

بھٔی میں نے سوچا کہ جب آپ نے کمر کس ہی لی ہے، تو کچھ اور کام بھی کر دوں۔ پھر باب ششم کا ترجمہ ذرا جلدی ہی ہوگیا۔ قلم قدرے رواں، اور گرم ہے، چنانچہ میں نے کنڈیرا کے ایک اور ناول "خندہ اور فراموشی کی کتاب" کے چوتھے حصّے"گمشدہ خطوط" کا ترجمہ کرنے بیٹھ گیا ہوں۔ یہ ذیادہ سے ذیادہ وسط مارچ تک آپ کی طرف روانہ ہوجائے گا۔ اس میں بھی کہانی مکمل ہے اور تشنگی کا احساس نہیں ہوتا۔

اب دو ایک اور باتیں: میں نے آصف والا انٹرویو صاف کر کے انہیں بھیجدیاہے۔ میری خواہش تو یہی ہوگی کہ وہ بھی"آج ۔۲"میں ہی آجائے۔ آخری فیصلہ بہرحال آپ کا اور ان کا ہوگا۔

فلپ راتھ والے ترجمہ میں ایک سہو ہوگئی ہے۔صفحہ۹(نیچے سے چھٹی لائن): اصل عبارت"خود تمینہ ان تمام تعطیلات میں محوِخیال ہےجو اس نے اپنے مرحوم شوہر کی معیت میں گنوا دیں" کو اس عبارت سے بدل لیجیئے:" خود تمینہ ان تمام تعطیلات کو ، جو اس نے اپنے مرحوم شوہر کے ساتھ گزاری تھیں اور جو اب محو ہوتی جارہی تھیں ، یاد کرنے کی ایک بڑی حسرت آمیز کوشش کررہی۔" یہ تبدیلی از بس ضروری ہے، ورنہ مطلب خبط ہوجائے گا۔

صاحب، کامیو کے ناول کی پیش رفت کے بارے میں کیا لکھوں۔ میں نے ۲۰ سال پہلے والا ترجمہ جستہ جستہ پڑھا اور بلکل پسند نہیں آیا، یعنی معاملہ اسے از سرِنو ترجمہ کرنے کا ہے۔ سوچتا ہوں کہ اب اس پر اتنا ہی سر مارنا پڑے تو کسی نئی چیز کا ترجمہ ہی کیوں نہ کر ڈالوں۔مثلاً کنڈیرا کے ان دو ناولوں میں سے ہی کوئی ایک؟ بہر حال ابھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا ہے۔" گمشدہ خطوط " سے نپٹ لوں تو پھر اس طرف غور کروں گا۔میرے لئے ابتداء کرناہی مشکل ہوتا ہے۔ ابتدا ہوجائے تو پھر جلد ہی کام نپٹا لیتا ہوں،جہاں اتنا انتظار کیا ہے،کچھ اور کر لیجیئے۔

افضال اور سید کی نظموں کے تراجم اب نہ بھیجیں۔ جس پرچے کے لیئے مانگے تھے اس کا وقت نکل چکا ہے۔آئندہ کوئی امکان ہوا تو بلاتکلف لکھوں گا۔البتہ جیسے ہی ان کا انتخاب چھپ جائے ایک نسخہBook-Post, Registered, Surface Mail سے بھجوادیجیئے گا۔پیکنگ دہری اور خوب مضبوط،ورنہ راستے ہی میں شہید ملت ہوجائے گا۔کسی صاحب کے ساتھ بھجوانے کی آرزو میں خشک نہو جائے گا، کہ "صاحبان" اس موملے میں معتمد نہیں ہوا کرتے۔ کتاب کی قیمت مع ڈاک خرچ میرے ذمّے۔ یہاں تکلف کے چکر میں نہ پڑیے گا۔ورنہ مجھے بہت برا لگے گا۔

آخراً ایک چھوٹی سی درخواست ہے۔ اگر پوری کرنے کے اہل نہوں تو بلا تکلف لکھدیں۔یہ جو ۴ تراجم آپ چھاپیں گے، میں چاہتا ہوں کہ ان سے پہلے ایک مکمل صفحے پر آپ مجھے اپنی اس کاوش کے "انتساب" کا حق دیں۔دو عورتوں کا میری زندگی پر بڑا گہرا اثر ہے۔ ایک میری بیوی ہے جس نے مجھے سوچنا سکھایا، اور دوسری میری دوست جس نے جذبے کی شائستگی اور تہذیب۔ میں جو کچھ ہوں انہیں کی وجہ سے ہوں۔میں ان کے لیئےکچھ نہیں کرسکا ہوں۔ جہاں کچھ کرسکتا تھا، یعنی اپنی تخلیق، تو زمانہ ہوا وہ دفتر ہی میں نے بند کردیا(مجھے تو پڑھنے کی فرصت بھی اتنی نہیں ملتی جتنی چاہتا ہوں) سوچتا ہوں یہ قرض، جسکی ادائیگی سے خوبصورت کوئی اور شئے نہیں، تخلیق میں نہ سہی، ترجمعے میں ہی کسی حد تک ادا ہوجائے۔ بہرحال لکھئے گا۔

Christoph Meckelسے میں واقف نہیں، ممکن ہے میری بیوی ہوں۔

والسلام

مخلص